

میرزا عبد القادر

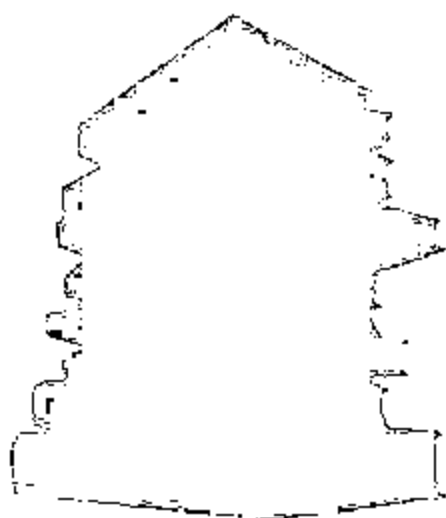
تیسریں

# کتابتیں

اللہ

**Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi  
Preserved in Punjab University Library.**

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ  
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ



•



میرزا عبد القادر سبیل

کلیات سبیل

انتخاب

اللبت

39141

۴

ناشر	الکتاب گنج بخش روڈ لاہور
طبع	معارف پرنٹنگ پریس
سال اشاعت	۱۹۷۸ء ۱۳۹۸ھ
تعداد	۳۰۰
قیمت	۵۳/-

ادارت و اہتمام  
محمد سلیم اسماعیل چشتی



## فہرست

۲	غزلیات
۲۶۲	شعری محیط اعظم
۳۵۵	نکات بیدل
۴۲۵	حکایات و اشارات
۴۷۶	رباعیات

# سخنہائے گفتنی

میرزا عبدالقادر بیدل نے جو علمی و ادبی ورثہ چھوڑا ہے وہ بلند پایہ ہونے کے ساتھ ساتھ مقدار کے اعتبار سے بھی کسی طرح فرمایا نہیں ہے۔ چنانچہ ان کی منظومات میں غزلیات کے ایک ضخیم دیوان کے علاوہ قصائد، ترجیع بند، ترکیب بند، محسن، قطعات و رباعیات اور مہم طویل مثنویاں شامل ہیں۔ نثر میں چہار عنصر، رقعات اور نکات بیدل ان سے یادگار ہیں۔

بیدل کا تعلق شاعری کے اس دبستان سے تھا جو ”سبک ہندی“ کے نام سے موسوم ہے نہ صرف یہ کہ وہ اس دبستان کے سربراہ اور وہ شعرا میں سے ہیں، بلکہ ان کے عہد میں یہ طرز ارتقا کی منازل طے کر کے فنی لحاظ سے اپنی منتہائے کمال کو پہنچ چکا تھا، ان کی باریک بین اور بھمتہ سنج طبیعت کو یہ سبک بہت راس آیا اور اس میں ان کے جوہر خوب کھلے۔ لیکن کس قدر افسوس کی بات ہے کہ جس سرزمین نے اس نابغہ روزگار کو جنم دیا اس میں اسے وہ پذیرائی حاصل نہ ہوئی جسکا وہ مستحق تھا۔ بہر حال اپنائے وطن کی بے اعلیٰ کا ازالہ دیا۔ غیریں ہوا۔ چنانچہ افغانستان اور اس سے بھی آگے ترکستان تک کلام بیدل کے مفتوح علاقے ہیں اور ان علاقوں پر آج بھی اس کا موثر کنٹرول ہے۔

برصغیر میں اگرچہ کلیات بیدل کے متعدد نسخے طبع ہو چکے ہیں لیکن ان میں سے کوئی ایک بھی بیدل کے مکمل آثار کو محیط نہیں ہے۔ مندرجات کے لحاظ سے بھی ان نسخوں میں فرق ہے، کلام بیدل کو تمام و کمال شکل میں پیش کرنے کا شرف اہل افغانستان کے لیے مقدر تھا، وہاں کی وزارت تعلیم کے زیر اہتمام کچھ عرصہ ہوا ”کلیات بیدل“ شائع کیا گیا ہے جو ٹائپ کی طباعت میں بڑی تقطیع کی چار ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس سلسلہ میں جس تلاش و تفتیش کو بروئے کار لایا گیا

ہے، اس کی جتنی بھی واوردی جائے کم ہے۔

برصغیر کے مختلف مقامات سے کلامِ بیدل کے جو مجموعے شائع ہوئے ہیں ان کی تفصیل

یوں ہے۔

- ۱۔ کلیاتِ بیدل لکھنؤ، ۱۲۸۷ء
- ۲۔ کلیاتِ بیدل مطبع صفحہ میمبی ۱۲۹۹ء
- ۳۔ کلیاتِ بیدل ۱۳۰۲ء
- ۴۔ ۱۳۰۲ء
- ۵۔ ۱۳۰۲ء
- ۶۔ ۱۳۰۲ء
- ۷۔ ۱۳۰۲ء
- ۸۔ ۱۳۰۲ء
- ۹۔ ۱۳۰۲ء
- ۱۰۔ ۱۳۰۲ء
- ۱۱۔ ۱۳۰۲ء
- ۱۲۔ ۱۳۰۲ء
- ۱۳۔ ۱۳۰۲ء
- ۱۴۔ ۱۳۰۲ء
- ۱۵۔ ۱۳۰۲ء
- ۱۶۔ ۱۳۰۲ء
- ۱۷۔ ۱۳۰۲ء
- ۱۸۔ ۱۳۰۲ء
- ۱۹۔ ۱۳۰۲ء
- ۲۰۔ ۱۳۰۲ء

یہ مطبوعہ نسخے اب قریب قریب نایاب ہیں۔ ان میں سے ۳ کو ”الکتاب“ نے ری پرنٹ کیا ہے۔

اس نسخے کی تنگ دامانی سے ظاہر ہے کہ اس میں کلامِ بیدل کا محض قلیل حصہ ہی سما سکتا ہے،

اسی بنا پر ہم نے اس اشاعت کے لیے ”انتخاب“ کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اس مجموعے کے مرتبین

کے پیش نظر، انتخاب کرتے وقت کونسا تنقیدی معیار تھا، اس کے بارے میں کچھ کہنا مشکل

ہے کیونکہ یہ نسخہ مقدمے یا دیباچے سے محروم ہے، تاہم اس میں بیدل کے فکر و فن کی چونکہ کافی

حد تک نمائندگی ہو گئی ہے، اس لیے اگر اسے ”انتخاب“ کہہ لیا جائے تو کچھ ایسا ترحج بھی نہیں ہے۔

امید کہ اس معذرت کے بعد اہل علم لفظ ”انتخاب“ کے اس غیر محتاط استعمال سے کبیدہ خاطر نہ ہوں گے

آج جبکہ کلیاتِ بیدل مکمل شکل میں طبع ہو چکا ہے تو اس قسم کے نامکمل اور فرسودہ مجموعے

کو بچھاپنے میں کیا تنگ ہے؟ یہ ایک متوقع اور اچھا سوال ہے۔ نامناسب ہو گا

اگر اس ضمن میں چند معروضات پیش کر دیے جائیں۔

اول یہ کہ نسخہ کا بل بیش قیمت ہے اور ہر شخص اسے خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتا

علاوہ ازیں چونکہ یہ ایک ”درآمدی“ چیز ہے اس لیے بروقت بازار میں دستیاب بھی نہیں۔

دوم یہ کہ قلمی نسخوں کی طرح کلاسیک کتابوں کے اولین مطبوعہ نسخے بھی تمارے علمی و ادبی

سرمائے کا ایک قیمتی حصہ ہیں اور ان کو نابود ہونے سے بچانا بھی ہماری ذمہ داری ہے۔ لہذا

ناایاب مطبوعہ کتابوں کے ری پرنٹ کی اشاعت اسلاف کے ورثے کو محفوظ کرنے کی ایک



صورت ہے۔ ”الکتاب“ کے اشاعتی پروگرام میں اس بات کو برابر اہمیت دی جاتی ہے۔ کلیاتِ بیدل (انتخاب) کی اشاعت کے ذریعہ ایک تفتیریاً معدوم نسخہ نے گویا نئی زندگی پائی ہے، سوم یہ کہ اس ”انتخاب“ کی حیثیت اب ایک طرح سے ”تعارف نامہ“ کی ہے، جو حضرت کم فرصتی یا کسی اور وجہ سے مکمل کلیات کا مطالعہ نہ کر سکیں، ان کے لیے اس مختصر مجموعہ میں تسکینِ ذوق کا سامان موجود ہے اور وہ اس کے توسط سے بیدل کے فکر و فن کے ساتھ بخوبی آشنا ہو سکتے ہیں۔ لیکن اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ اس ”انتخاب“ کی اشاعت کا مقصد قارئین کو مکمل کلیات سے بے نیاز کرنا ہے، اہل ذوق کو نہ اس قسم کا مشورہ دیا جاسکتا ہے، اور نہ ان سے اس انداز فکر کی توقع کی جاسکتی ہے۔ یوں بھی علم کی جو طبیعتیں پایاب ندیوں سے گزر کر گہرے سمندروں میں شناوری اور غوطہ زنی کے لیے آمادہ و بے تاب رستی ہیں۔

ہمارے مشفق دیرینہ جناب صوفی محمد افضل فقیر نے اس اشاعت کیلئے ایک نہایت پر مغز اور فکر انگیز مقدمہ تحریر فرمایا ہے۔ امید کہ قارئین مطالعہ بیدل کے سلسلے میں اسے بہت دلچسپ اور مفید پائیں گے، ہم اس عنایت کے لیے موصوف کے شکر گزار ہیں۔

محمد افضل

# مفت

## عالمی صاحبِ دست اما کسی بیدل نشہ

مرزا عبدالقادر بیدل کی ولادت ۱۰۵۴ ہجری میں بہ مقامِ عظیم آباد (پٹنہ) ہوئی۔ باپ کا نام عبدالخالق تھا۔ اجداد کا تعلق ترکستان کے مغل قبیلہ برلاس سے تھا۔ ساڑھے چھ سال کی عمر میں باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا تو والدہ ماجدہ نے قریبی مدرسے میں داخل کر دیا، جہاں دس سال کی عمر تک فارسی و عربی مبادیات پڑھیں، اس کے بعد مکتب کی تعلیم کو خیر باد کہہ دیا۔

حضرت مولانا شیخ کمال، مرزا بیدل کے خاندانی شیخِ طریقت تھے بیدل کو اپنے عم بزرگوار مرزا قلندر کے ہمراہ ان کی بابرکت مجالس میں اکثر شرفِ حاضری نصیب ہوتا۔ حضرت شیخ کمال جو وظائف و اوراد بیان کرتے، بیدل انہیں خاموشی سے سنتا اور بوقتِ ضرورت عمل میں لاتا۔ مرزا بیدل سے بتائید ایزدی بعض خوارق بھی ظہور پذیر ہوئے، جن پر حضرت شیخ کمال کو حیرت ہوئی۔ حضرت شاہ صاحب نے یہ دیکھ کر مرزا بیدل کو اپنی غایتِ درجہ شفقت سے جملہ اوراد و معمولات کی اجازت مرحمت فرمادی۔

تعلیمِ اخلاقیات اور باطنی معاملات کے سلسلے میں وہ مرزا قلندر کی تعریف میں رطب اللسان ہے۔ اس کے علاوہ بیدل کو اپنے خال مرزا طریف کی صحبت سے بھی مستفید ہونے کا موقع ملا، جسے فقہ و حدیث میں یدِ طولیٰ حاصل تھا۔ ۱۰۷۱ ہجری میں اسے اپنے خال مرزا طریف کے ہمراہ اڑیسہ جانے کا اتفاق ہوا۔ یہاں فقر و درویشی کے مقامات کی

حامل ایک ہستی شاہ ابوالقاسم ترمذی تشریف فرما تھے۔ بیدل تین سال مسلسل ان کی خدمت و صحبت سے فیض یاب ہوتا رہا۔ شاہ صاحب قرآن و حدیث کے معارف و حقائق بیان کرتے اور اثنائے گفتگو مرزا بیدل پر خصوصی توجہات مبذول فرماتے۔ شاہ صاحب قبلہ کبھی کبھی بیدل سے یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ میں تمہارے درد کی دوا بن کر آیا ہوں موصوف نے ہمارے عظیم شاعر کے مقام بلند کی پیشگوئی بھی کی تھی۔ بیدل نے اپنے قلم سے شاہ صاحب کی بے شمار کرامات چہار عنصر میں رقم کی ہیں۔ ان کے علاوہ حضرت شاہ ملوک، شاہ یکہ آزاد اور حضرت شاہ کابلی ایسے اہل عرفان و مستی کی صحبت نے بیدل کے فطری جوہر کو چمکایا اور اس کی مشیت خاک کو رفعت افلاک بخشی۔

جن ایام میں اورنگ زیب عالمگیر مہمات دکن کے فرو کرنے میں مصروف تھا بیدل متھرا میں قیام پذیر تھا۔ متھرا کے قرب و جوار اور دوسرے علاقوں میں جاٹوں اور مرہٹوں نے اودھم مچا رکھا تھا۔ ہر طرف وحشت و ہرندگی کا دور دورہ تھا۔ تاجروں کا کوئی قافلہ رہزنیوں کی دستبرد سے محفوظ نہ تھا۔ احباب کے منع کرنے کے باوجود بیدل افراد خانہ کو لے کر متوکلا علی اللہ متھرا سے شاہجہان آباد پہنچا، اس کا ذکر اس نے نواب شکر اللہ خاں کے نام ایک مکتوب میں بھی کیا ہے۔ یہاں پہنچ کر بیدل نے مسلک آبائی، سپہ گری کے پیش نظر فوج میں ملازمت اختیار کی اور پنجاب کے بعض علاقوں کی سیاحت بھی کی۔۔۔ حسن ابدال تک سفر کیا، ایک برہمن سے دوران سفر توجید ذات باری پر اس کا مناظرہ ہوا۔ برہمن اس قدر متاثر ہوا کہ وہ بالآخر مشرف بہ اسلام ہوا۔

ہندوستان کے امراء و رؤسا شاہجہانی و عالمگیری دور سے لے کر محمد شاہ رنگیلے کی تخت نشینی کے اوائل تک سب اس کے آستانے پر حاضری دیتے رہے مگر بیدل نے ان امراء کے در پر حاضر ہونا غیرت فقر اور قلندرانہ شان کے منافی سمجھا، یہاں تک کہ ایک مرتبہ نواب شکر اللہ خاں کے صاحبزادے نواب شاکر خاں نے شہنشاہ ہند سے

دکن میں ایک جاگیر بیدل کے لیے منظور کروائی مگر بیدل نے اس پیشکش کو ٹھکرا دیا۔ مذکورہ بالا امرامیں اکثر ایسے تھے جو بیدل سے دلی ربط اور گہری عقیدت رکھتے تھے۔ بعض کو شعر و سخن میں تلمذ بھی تھا، ان میں مرزا آصف جاہ قابل ذکر ہے۔ اس نے بھی ایک مرتبہ بیدل کو دکن آنے کے لیے کہا تو مرزا بیدل نے نفی میں جواب دیتے ہوئے یہ شعر لکھ کر بھیجا۔

دنیا اگر وہ بند، سنجیدہ نہ جائے خویش  
من بستہ ام حنائے قناعت بہ پائے خویش

مغلوں کے قبیلہ برلاس سے تعلق رکھنے کے باعث فہم و ذکا، اسے ورثہ میں ملا تھا۔ طبیعت میں بے پناہ استعنا تھی۔ فاقہ کشی کے عالم میں بھی کبھی کسی کے سامنے دست سوال دراز نہ کیا، بلکہ امرامشاہی کے عطیات کو وصول یا بی کے وقت ہی اکثر و بیشتر اہل استحقاق میں تقسیم کر دیا۔ اس کی فطرت میں قناعت اور سیرستھی تھی۔ بے باکی اور شہ زوری میں اس کا کوئی ثانی نہ تھا۔ ایک مرتبہ شاہزادہ اعظم خاں کے سامنے جنگل میں سفر کرتے ہوئے بیدل نے ایک شیر کو اپنی تلوار سے موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔

عالم بالا کے اسرار اس کے دل پر جلوہ ریزہ ہوتے اور وہ ان کے الوار و تجلیات سے اپنے عقیدہ مندوں اور تلامذہ کے دامن کو مالا مال کرتا۔ تلامذہ کے اس زمرے میں زعمائے سلطنت سے لے کر اصحاب فن اور علمائے عشرتک شامل تھے۔ ایک عام قاری کو بیدل کے احوال و آثار پڑھ کر حیرت ہوتی ہے کہ دست قدرت نے ایک انسانی پیر میں مختلف الانواع اور عجیب العقول کمالات کس نظم و ضبط سے یکجا جمع کر دیئے ہیں۔ عربی زبان کا مشہور شعر مرزا بیدل کی عظمت کا ترجمان ہے۔

لَيْسَ مِنْ اِثْمِ اللّٰهِ بِمُسْتَنْكَرٍ اَنْ يَّجْمَعَ الْعَالَمُ فِي الْوَاحِدِ

لے اللہ رب العزت پر یہ مشکل نہیں کہ کسی انسان میں ایک عالم کو جمع کر دے۔

مرزا بیدل کے بارے میں اس کے شاگرد خاص خوشگونے اپنے سفینہ میں ان خیالات کا اظہار کیا ہے۔  
 قسم بجان من کہ فقیر دریں مدت عمر بہ جامعیت کمالات حسن اخلاق، بزرگی و بھاری  
 شگفتگی و رسائی، تیز فہمی و دوررسی، و انداز سخن گفتن و آداب معاشرت، حسن سلوک و  
 دیگر فضائل انسانی بچو سے ندیدہ ام۔

اورنگ زیب عالمگیر نے اپنے مکتوبات میں مرزا بیدل کے اشعار کا حوالہ دیتے  
 ہوئے بسا اوقات اپنے موضوع سخن کی وضاحت کی ہے۔ مظلوموں کی داد رسی کے  
 بارے میں عالمگیر نے شہزادہ اعظم خاں کو بغرض اصلاح و تنبیہ مرزا بیدل کا یہ شعر لکھا ہے  
 بترس از آہ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن  
 اجابت از در حق بہر استقبال می آید!

مرزا بیدل کا وصال ۱۱۳۳ ہجری میں دہلی میں ہوا۔ سالہا سال اس کا مزار اہل عقیدت و  
 ارادت کا مرکز رہا اور عرس کی سالانہ تقریبات بھی نہایت باقاعدگی سے منعقد ہوتی تھیں  
 شعر و سخن کی خصوصی مجالس کا اہتمام ہوتا اور مرزا بیدل کا کلام ذوق و شوق سے پڑھا جاتا مگر  
 افسوس کہ زمانے کی شکست و ریخت سے اس کے مزار کا محل وقوع مبہم ہو گیا جس  
 کے نتیجے میں آج بیدل کی عظمت فن کی طرح اس کی آرام گاہ بھی چشم خلق سے نہاں ہے  
 رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رحمۃ واسعہ۔ اس کی غزل کا ایک مطلع کس قدر المامی ہے کہ اس کی اپنی ذات  
 کے بارے میں پیشگوئی کے مترادف ہے۔

نشد آئینہ کیفیتِ مآظاہر آرائی

نہاں مانڈیم چوں معنی بہ چندیں لفظِ پیدائی



**تبصرہ** مرزا بیدل کا شاعرانہ مقام متعین کرنے کے لیے ضروری ہے کہ فارسی شاعری کا ایک مختصر تدریجی و ارتقائی جائزہ پیش کیا جائے تاکہ ایک قاری شعرو سخن کے مختلف ادوار اور ان کے مختصات سمجھنے کے بعد اصل موضوع تک مکمل رسائی حاصل کر سکے۔ فارسی ادبیات کے ادوار، ان کے اثرات و رجحانات اور اہل سخن کا صحیح مقام متعین کرنے کے لیے جدید ایرانی نقادان فن نے مختلف سبک و صنایع کیے ہیں۔ یہ سبک جہاں فارسی شعرو سخن کی ارتقائی ہیئتوں کو ہمارے سامنے اجاگر کرتے ہیں وہاں ان ادوار کی نشاندہی بھی کرتے ہیں، جن کے اثرات کے تحت کوئی ادب معرض وجود میں آنے کے بعد پروان چڑھا۔ فارسی ادبیات کا پہلا دور، جو ایران میں خود مختار ریاستوں کے قیام کے ساتھ ظہور پذیر ہوا۔ سبک خراسانی سے موسوم ہے۔ اس سبک کا دائرہ نفوذ خراسان، ترکستان اور ماوراء النہر کا مشرقی علاقہ ہے۔ یہ دور طامہریہ، صفاریہ، سامانیہ اور غزنویہ سے لے کر دور سلاجقہ تک پھیلا ہوا ہے۔ بالفاظ دیگر تیسری سے ساتویں صدی ہجری تک کا ادب اس کے ذیل میں آتا ہے۔ اس دور کے مشہور شعراء رودکی، فرخی، فردوسی، مسعود سعد سلمان، حکیم سنائی ناصر خسرو و قبادیانی، انورنی، خاقانی اور نظامی گنجوی ہیں۔ شعرو سخن کی زبان سادہ، فطری اور بے تکلفانہ ہے۔ منوچہری دامغانی اس روش سے مستثنیٰ ہے وہ ایک ایسا شاعر ہے جس نے عربی الفاظ فارسی اشعار میں بکثرت استعمال کیے ہیں۔ دیگر شعراء کا طبعی رجحان خالص فارسی الفاظ کی جانب ہے۔ طویل قصائد جن میں فطری مناظر کی عکاسی ہے۔ اس دور کا طرہ امتیاز نہیں۔ قصیدے کا ابتدائیہ جسے تشبیب کہا جاتا ہے، غزل سے عبارت ہے۔ صنایع بدائع رواں دواں صورت میں نظر آتے ہیں مگر ان میں آدب اور ذہن اور کسی قسم کا تصنع بارگوشش محسوس نہیں ہوتا۔ رزمیہ شاعری ہے اور متصوفانہ مضامین بھی کہیں کہیں دامن دل کھینچتے ہیں۔

فارسی شاعری کا دوسرا دور سبکِ عراقی کہلاتا ہے۔ یہ دور ساتویں صدی ہجری کے وسط سے نویں صدی ہجری کے آغاز تک پھیلا ہوا ہے۔ سبکِ عراقی میں عراق سے مراد عراقِ عجم ہے جس کا اطلاق اصفہان، آذربائیجان اور رے (موجودہ تہران) پر ہوتا ہے۔ یہ وہ دور ہے جس کا دامن چنگیز خان کی یلغار اور اس کی بربیت سے خونچکان ہے۔ تاتاریوں کی یورش کسی صورتِ رستخیز سے کم نہ تھی، جس میں اکابرِ علمائے امت شہید ہوئے۔ خراسان کا علاقہ اکثر و بیشتر تاخت و تاراج ہوا۔ جس کے نتیجہ میں اکثر اہل علم و فن ایران کے دوسرے علاقوں کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئے۔ فارسی ادب کی کائنات میں مذکورہ بالا ظاہری شکست و ریخت کے باوجود یہ دور نہایت درخشندہ و پاکیزہ ہے۔ شعر و سخن کی وہ روایات، جنکی داغ بیل سبکِ خراسانی میں ڈالی گئی تھی۔ سبکِ عراقی میں اپنے عروج پر نظر آتی ہیں۔ صنائع، بدائع میں بے ساختگی، جوش اور بختگی ہے۔ غزل ایک علیحدہ صنفِ سخن کی حیثیت سے ابھری اور اس نے ایک منفرد، تابناک اور لازوال شان سے خود کو متعارف کرایا۔ شاہی درباروں سے شعراء کا رابطہ بہت کم نظر آتا ہے۔ وہ حتی المقدور ظاہری تعلق اور چالپوسی سے آزاد رہے۔ حافظ شیرازی کا شعر

کس قدر حسبِ حال ہے ۰

غلامِ ہمتِ آنم کہ زیرِ چرخِ کبود  
زہرِ چہ رنگِ تعلق پذیرِ آزاد است

بہر کیف شعراء نے شعر و سخن کو وسیلہٴ تبلیغِ ہدایت بنایا اور فقر و تصوف کے مضامین کو دلآویز و رنگین پیرائے میں کنایات و تشبیہات کی اصناف سے بیان کیا۔ اس دور کے عظیم شعراء رومی، سعدی، حافظ شیرازی، بوعلی قلندر، امیر خسرو اور مولانا جامی رحمہم اللہ ہیں۔

شعر و سخن کا تیسرا دور جو سبکِ ہندی سے موسوم ہے، دسویں سے بارہویں

صدی ہجری کے فارسی ادبیات کا ترجمان ہے۔ دسویں صدی ہجری کے اوائل میں ایران صفوی خاندان کے زیرِ نگیں تھا۔ صفویہ کے ذاتی رجحانات کے باعث ان کے دور میں مذہبی شاعری کو فروغ حاصل ہوا۔ سرزمین ہند ان ایام میں شاہانِ مغلیہ کی علم پروری کے باعث اہل شعر و سخن کے لیے موجب کشش تھی۔ چنانچہ نیشاپور، تبریز، اصفہان اور شیراز جیسے عظیم الشان لسانی و عمرانی مراکز سے اہل قلم نے دربارِ اکبری کا رخ کیا۔ ان میں ایسے بیشتر شعراء شامل تھے جو خانانان کے دربار ہی سے عمر بھر وابستہ رہے، فارسی زبان کی عذوبت اور فنِ ہندی کے امتزاج سے ایک نیا طرزِ سخن وجود میں آیا۔ جسے سبکِ ہندی کہا جاتا ہے۔ مضمون آفرینی، صنائعِ بدائع کا استعمال، تمثیل نگاری، مسلمات و حقائقِ عالم کا بیان، باریک بینی و وقت نگاری اس طرزِ سخن کی امتیازی خصوصیات ہیں۔ عرفی، فیضی، نظیری، صائب، ابوطالب کلیم، غنی کشمیری، ناصر علی سرہندی اور مرزا غالب اس طرزِ سخن کے علمبردار ہیں۔

چمن زارِ شعر و سخن کا گلِ سرسبد، ادبیاتِ فارسی کا سرمایہٴ افتخار، عظیم آباد کی سرزمین سے اُبھرنے والے عظیم الشان سخنور، ابوالمعانی، عارفِ ربانی مرزا عبد القادر بیدل رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق بھی اسی طرزِ سخن سے ہے۔

دل بسیار است بیدلے را در یاب

مرزا عبد القادر بیدل اقلیمِ سخن کا تاجدار ہے۔ وہ ادبِ فارسی میں نادرہ زانی اور معنی آفرینی کے باعث منفرد ہے۔ فطرتِ الہی نے اسے جو ذاتِ طبع اور ندرتِ فکر سے نوازا تھا۔ اس کا اندازِ بیان حقائقِ کائنات سے لے کر معارفِ تصوف و عرفان تک وسیع ہے۔ مزید برآں اس نے عالمِ ہست و بود کی ناپائیداری، حسن و عشق کے معاملات مقاماتِ فقر و استغنا اور اس قسم کے دوسرے موضوعات کو جس شان و شوکت اور استحکام و جزالت سے بیان کیا ہے، وہ روزِ ازل سے اسی کا مقدر تھا۔



بیدل نے تمام اصنافِ سخن، قصیدہ، غزل، مثنوی، مستزاد اور رباعیات پر طبع آزمائی کی ہے اور لطف یہ ہے کہ ہر صنفِ سخن میں اس کی انفرادیت اور امتیازی شان نمایاں نظر آتی ہے۔ اس نے فکر و زبان کو شامانِ روزگار کی مدح و ستائش سے آلودہ نہیں کیا۔ جس طرح اس کی زندگی کا انداز قلندرانہ اور بے نیازانہ تھا، وہی شانِ استغنا اس کے کلام کا طرہ امتیاز ہے۔ ایک مرتبہ امیر الامراء سید حسین علی خان نے مرزا بیدل کو ۳ لاکھ روپے پیش کیے۔ بیدل نے یہ رقم خطیر قبول کرنے کے فوراً بعد ان الفاظ کے ساتھ لوٹادی کہ ایک درویش کی جھونپڑی میں اس قدر گراں بہا نعمت کی گنجائش نہیں ہے۔

بیشتر قصائد حمدِ باری تعالیٰ عز اسمہ، نعتِ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی منقبت میں ہیں۔ پہلا نعتیہ قصیدہ خاقانی کی زمین میں ہے، لامیہ قصیدہ حکیم انور می کے جواب میں لکھا ہے، جو عرفان و حکمت کی گوہر مائی کے باعث انور می کے قصیدہ سے کسی صورت کم مرتبہ نہیں، یہ قصیدہ مناقب جناب حیدر کرار رضی اللہ عنہ میں ہے۔ شینیہ قصیدہ بھی آپ کے مناقب میں ہے، یہ قصیدہ اس زمین میں ہے جس میں خاقانی، عرفی، امیر خسرو اور دیگر اساتذہ سخن نے طبع آزمائی کی ہے۔ بطور نمونہ چند اشعار پیش خدمت ہیں۔

کہ امیں شیرِ زیداں، مرتضیٰ آل صفہ غالب کہ می خوانند مردانِ حقیقت شاہِ مردانش  
دو طاقِ منظرِ حمت، خمِ محرابِ ابرویش دو مصراعِ درِ علمِ نبی لبہائے خندانیش  
چو ذاتِ حق بچندیں دستگاہِ عالمِ اسما بخود گنجیدہ چنداںے کہ نتواں یافت پائانش  
رانیہ قصیدہ جو ۲۸۸ اشعار پر مشتمل ہے، حضورِ حتمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ہے یہ قصیدہ گلہائے عقیدت و احترام کا چمن زار ہے اور ادبیاتِ فارسی کا ایک زندہ شاہکار، چند اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

نشستہ ایم بس یا تو یا رسول اللہ  
 بہ کنج نیستی از عجز ز روی برد یوار  
 ترحم تو اگر دست عجز ما گیرد  
 سر فلکندہ ببالہ ہزار گروں وار  
 تو بہر طرف کہ ہدایت کنی ہماں قبلہ  
 بسوٹے ہر چہ اشارت کنی ہماں دیدار  
 توئی کہ باغ ربوبیت از تو دار درنگ  
 توئی کہ ساز الوہیت از تو بند دتار

اطاعتِ تو ہماں برگِ طاعتِ معبود

شفاعتِ تو ہماں سازِ رحمتِ غفار

اس کے علاوہ دیگر قصائد، قطعات، مستزادات اور محسنات کے ذخائر ہیں ان

سے پہلے ترکیب بند اور ترجیح بند ہیں جو معارف الہیہ سے لبریز ہیں۔

مرزا بیدل کی جولانی طبع کا اظہار خاصی حد تک پردہ غزل میں ہوا ہے۔ اس کی

غزل کے اکثر مضامین عرفانِ خداوندی اور سیر و سلوک پر مشتمل ہیں جن کے بیان کے

لیے بیدل نے مختلف تراکیب اور پیرائے ایجاد کئے ہیں۔ اس نے حیرت آئینہ،

حباب، موج، گہر، دریا، منزل، جرس اور اسی قبیل دیگر الفاظ کو ان کی بھرپور اصنافی و

کنایاتی شان کے ساتھ استعمال کیا ہے اور ماہرانہ فنکاری سے ان کی نقش طرازی

کی ہے۔ اس کی نگاہ حجابات مجاز سے آن واحد میں گزر جاتی ہے اور جو اسرار و غوامض

کہ عامۃ الناس سے ورا ہیں۔ انہیں اپنی گرفت میں لانا چاہتی ہے۔ عربی کا ایک مشہور

شعر اس حقیقت کا مظہر ہے کہ ہر شے میں آیات الہیہ پوشیدہ ہیں جو اپنے خالق

کی جتنائی پر وال ہیں۔ بس یوں سمجھیے کہ وہ آیات الہیہ جو انفس و آفاق پر جلوہ ریز ہیں

بیدل کا فکر ان کی تجلیات سے مستفیر ہے، اسے وہ لطیف انوار بھی نظر آجاتے ہیں۔

جہاں عام آدمی کے تخیل کی رسائی محال ہے۔ حقائق و معارف ربانیہ کا سیلاب جو اس

کے اشعار میں موجزن ہے، دراصل انہی تجلیات کی بوقلمونی کا انعکاس ہے۔ مثال

تَدُلُّ عَلٰی اَنَّهُ وَاٰحِدٌ      نَفِيْ كُلِّ شَيْءٍ لَّهٗ اٰيَةٌ

کے طور پر گوہر کے لفظ پر غور کریں تو اس کی چمک دمک کا تصور ہمارے ذہن میں آئے گا  
لیکن بیدل نے بے شمار لطیف نکات اور معارف کا استنباط اور ان کی وضاحت  
لفظ گوہر کی وساطت سے کی ہے۔ مشتے نمونہ از خروارے ۷

۱- منصب گوہر فروشی نیست مخصوص صدق

ہر نوائے کز لب خاموش جوشد، گوہر است

ب - سہل نبود در محیط دہر پاس اعتبار

آبروئے چوں گہر ہمراہ سرداریم ما

ج - تا تو اں آزاد بودن، دامن عزت مگیر

موج را در ہر تپش بر وضع گوہر خندہ ایست

د - جمعیت گوہر نکند ز حمست امواج

بیدل بہ خموشاں نکشد اہل زباں بخت

۵- زان تبسم کہ حیا ز ریش پناہاں داشت

چہ شناہا کہ نہ در موج گہر می کردم

اسی طرح حیرت، آئینہ، حباب اور دیگر الفاظ کو جہاں جہاں بیدل نے استعمال  
کیا ہے۔ ان کی فراہم آوری مسلمات حیات کی نشاندہی کے مترادف ہے۔ چمن زاہر  
حیات میں امحا و اثبات کا قانون جاری و ساری ہے۔ پلک جھپکنے کی دیر میں  
ایک عالم مٹ جاتا ہے اور دوسرا اس کی جگہ لے لیتا ہے۔ اسی طرح بیدل الفاظ  
کے قالب اور پیکر سے حیرت انگیز طور پر بے شمار موافق اور جداگانہ الوان کی تصویر  
کشی کرتا ہے، اس کے ہاں قدامت کا اساطیری انداز بیان نہیں جس میں قد و خسار و  
گیسو کو تصویری و معروضاتی صورت میں پیش کیا جاتا تھا۔ اس کی پاک باطنی،  
رفعت فکر کے ساتھ بیک رنگ ہو کر معنی آفرینی اور عرفان پیرائی کرتی ہے، اس کے

دل میں سوز و گداز، آنکھ میں اہل اللہ کی محبت کا نور، طبع میں استغنا، عمل میں اخلاص اور فنکری میں ملائع اعلیٰ کی طرف پرواز کی ہمت موجود ہے۔ جب یہ تمام قرینے مہیا ہوں تو اس کے رشحاتِ قلم نگارستانِ معانی کیونکر نہ بن جائیں۔ جس طرح قافیہ کے بارے میں مشہور ہے کہ الفاظِ فوج در فوج اس کے سامنے استاد رہتے تھے بعینہ حقائق و معارف کی فوج مرزا بیدل کے جنبشِ خامہ کی منتظر رہتی ہے۔ اس کی ہمہ گیر شخصیت آفاقی ہے، جو شاہانِ عصر کے جنگ و جدل، گردشِ ایام کی ناہمواری اور عسرت و فلاکت سے بے نیاز اور غیر متزلزل ہے، وہ مرزا غالب کے دور میں بھی ہوتا تو بیدل ہی ہوتا۔ یہ امر بدیہی ہے کہ کوئی فنکار بیدل کے ظاہری و باطنی محاسن کا حامل ہی باحسن طریق اس کے تتبع پر قادر ہو سکتا تھا۔ اس کے کلام کو محض مجموعہٴ تراکیب اور مرقعِ تشبیہات گرداننے کے باعث اس کی روش کے دلدادہ مہمل گوئیات ہوئے اور نتیجہٴ تولید گئی و فکر کا شکار ہو کر رہ گئے۔

اس کے جواہر پاروں میں سے چند ایک بطورِ تمثیل پیش کیے جاتے ہیں، جن کا ذکر بلاشبہ ایمان افروزی کا موجب ہوگا :-

ذاتِ باری تعالیٰ کا ادراکِ تام انسانی فکر سے بالاتر ہے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے اس مقام پر فرمایا کہ اِنَّ تَعَالَى وِراءَ الْوَرَاءِ ثُمَّ وِراءَ الْوَرَاءِ۔ اس کے ادراک سے عاجز ہی اس کا صحیح ادراک ہے۔ فکر و نظر کی تمام شاہراہیں اس کے مظاہر تک پہنچ سکتی ہیں، ذات ان سب سے آگے ہے، بالفاظِ دیگر نگاہ کی سائی محل تک ہی ممکن ہے اور لیلیٰ مقصود اس سے وراہ ہے۔ بہر کیف استادِ سخن مرزا عبدالقادر بیدل رحمہ اللہ نے اسے کس طرح بیان کیا ہے، ملاحظہ فرمائیں :-

زبرقِ این تجیر آب شد آسینہ دلہا کہ رہ تا محل و لیلی ست بیرون تازِ محلہا  
عرفانِ الہی کا دوسرا عظیم موضوع سیر و سلوک میں صداقتِ طلب ہے کہ سالک

کا مقصود صرف اور صرف ذاتِ باری تعالیٰ ہو۔ تجلیات و مشاہدات محمود ہیں مگر انہیں کسی صورت مقصود قرار نہیں دیا جاسکتا اور معرفتِ حق کا کوئی مقام ان سے متعلق نہیں، یہ ایسے حجابات ہیں کہ اکثر سالکین ان میں گرفتار ہو کر رہ گئے اور شاید معنی تک نہ پہنچ سکے۔ حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے بھی فرمایا کہ جو کچھ دیکھا اور سنا گیا، تمام غیر ذات ہے، کلمہ لا سے اس کی نفی ضروری ہے۔ دیکھئے مرزا بیدل نے اس مضمون کو کیسے دل نشیں انداز میں بیان کیا ہے۔

آگہی مستغنی ست از فکر سودائے شہود دیدہ بینا اگر نبود، دلِ دانا بس است  
 اس کے سینے میں عشقِ الہی کا سمندر موجزن ہے، افکار میں وہ طوفان اور تلاطم ہے کہ ایک غزل لکھنے کے بعد روح کا جوش نہیں ٹھہتا۔ چنانچہ حصولِ تسکین کے لیے بیدل بسا اوقات دوسری غزل لکھتا ہے۔ عرفی و نظیری کی زمین میں اکثر دو غزل کہتا ہے جافظ شیرازی کی زمین میں جس کا مصرع "اگر آں ترک شیرازی بدست آرد دلِ مارا" ہے، بیدل کی چارہ پانچ طویل غزلیں ہیں۔ مضمون آفرینی اور جولانی فکر میں کہیں کمی واقع ہوتی نظر نہیں آتی، کہیں کوئی بھرتی کا شعر یا بوسیدہ خیال نہیں، کبھی یہ گمان نہیں گزرتا کہ شاعر کا فکر کسی مقام پر عاجز ہو کر رہ گیا ہے۔ اس نے اکثر طویل بحر کا انتخاب کیا ہے، جو غالباً اس کی وسیع المشرقی اور وسعتِ قلب کی زیادہ آئینہ دار تھیں۔ عام طور پر بحرِ طویل میں شعر لکھتے ہوئے اہل فن کو رطب و یابس کا سہارا لینا پڑتا ہے، لیکن بیدل کا طرزِ بیان یہاں بھی قابلِ ہزار ستائش ہے کہ اس پر تنقید کی گنجائش مشکل ہے۔ سہل ممتنع قسم کی چھوٹی بحر میں بھی وہ لگاتار تصوف کے اسرار و رموز بیان کرتا چلا جاتا ہے اور وہاں بھی داد و تحسین کا مستحق ہے۔ اس کی لطافتِ طبع کے مقابل سنگلاخ قوافی یا کسی ردیف کی غرابت کبھی حائل نہیں ہوتی۔ سبحان اللہ! بیدل کا اپنا شعر ہی حسبِ حال معلوم ہوتا ہے۔

بلند و پست خارِ راہِ عجزِ مانمی گردد بہ پہلو قطع ساز و سایہ چنبدیں کوہ و صحرا را  
 اس کی ندرتِ افکار اس پر بھی اکتفا نہیں کرتی اور جدتِ طرازی کی وہ شان دکھلاتی  
 ہے کہ اس کی انفرادیت اور نبوغ کا انکار گناہ معلوم ہوتا ہے۔ اس اجمال کی تفصیل یہ  
 ہے کہ بیدل نے چند ایک ایسی بجز بھی وضع کی ہیں جن کا فارسی شاعری میں سرے سے  
 وجود ہی نہیں تھا، یہ بجز اس نابغہ روزگار ہستی کے وقاد ذہن کا نتیجہ ہیں۔ مفعول  
 فاعلات مفاعیل فاعلات عام اور متہ اول بجز ہے، بیدل نے اس کے آغاز میں کلمہ  
 فح (ہر دو حرف متحرک) کا اضافہ کر کے اسے فعلاتن مفاعلن فعلاتن مفاعلن کا حسین  
 جمیل سپیکر بنایا، اس کے دو شعر درج ذیل ہیں۔

بادائے تکلمے، بفسونِ بختے۔ شکرے راقوامِ وہ، نمکے راگداز کن  
 چو عبا ر شکتہ در سرِ راہت نشستم۔ قدمے بر زمین گزار و مرا سرفراز کن  
 مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن کی بجز فارسی شاعری میں بجز متداول ہے۔ اساتذہ  
 فن نے اس کے آخر میں ایک سببِ خفیف کا اضافہ کر کے اس میں جدتِ طرازی  
 کی ہے اور آخری رکن فعلن کو فعلاتن بنا دیا ہے، اس کی مثالیں فارسی وارد ہیں بھی  
 دستیاب ہیں۔ مرزا غالب نے لکھا ہے۔  
 قضائے تھانے مجھے چاہا خرابِ بادۂ الفت فقط خراب لکھا بس نہ چل سکا قلم آگے  
 بیدل نے اس بجز میں بھی کئی غزلیات کہی ہیں۔

دنیوی حیات کے نشیب و فراز، سیرالی اللہ کے معاللات، نفسِ انسانی کی ریشہ دوانیاں

۱۔ بجز مثنیٰ اعرب مکفوف مقصور

۲۔ سببِ ثقیل

۳۔ بجز محبت مثنیٰ، مجنون مقصور

۴۔ مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن۔ بجز محبت مثنیٰ مجنون۔

تسلیم و رضا، فقر و استغنا اور دیگر غوامضِ تصوف جنہیں بیدل نے پیرایہ سخن میں بیان کیا ہے، اگر انہیں بجا جمع کر دیا جائے تو قافلہ زلیلت کو ایک گنج گراں مسابقت میں آ جائے اور طالبانِ حق اس سے دیدہ دل کی روشنی حاصل کریں۔

بیدل کی معنی آفرینی اور ترکیب سازی نے اکثر ناقدین فن کو ورطہ حیرت میں ڈال رکھا ہے، ان کے نزدیک بیدل کی یہ روش ابہام کی حامل ہے اور اس سے زبان و محاورہ کی روانی مجروح ہوتی ہے۔ اس اشکال کا ازالہ اشد ضروری ہے۔ کچھ اس طرح یاد ہے کہ ایک مرتبہ راقم الحروف اپنے سابق رفیق کار پروفیسر معراج الدین صاحب کی معیت میں حضرت مولانا غلام رسول مہر مرحوم کے مکان پر حاضر ہوا۔ شعرو سخن پر گفتگو چل نکلی۔ مہر صاحب مرحوم نے بتایا کہ انہوں نے ایک دفعہ علامہ اقبال علیہ الرحمہ کے سامنے رومی کا یہ شعر پڑھا ہے

اے خدا! بنما تو مارا آل مقام کا نذر آں بے حرف می روید کلام

حضرت علامہ علیہ الرحمہ نے فرمایا: اچھا! تم نے رومی کو پڑھنا شروع کر دیا ہے رومی کے ہاں اس طرح کے اور جواہر پارے بھی تمہیں بکثرت ملیں گے۔

مہر صاحب مرحوم نے تبصرہ جاری رکھتے ہوئے فرمایا: حرف کے بغیر کلام کا تصور ممکن نہیں، پھر روئیدگی کلام ایک حیرت انگیز مابعد الطبیعیاتی امر ہے، لیکن رومی جس لامہوتی مقام سے نغمہ پیرا ہے، وہاں یہ سب کچھ مرنی ہے اور اس میں کچھ استبعاد نہیں۔

مہر صاحب مرحوم نے مزید فرمایا کہ علامہ اقبال علیہ الرحمہ نے عرفی پر اپنے خیالات کا اظہار فرماتے ہوئے لکھا ہے: فضائے عشق پر تحریر کی اس نوا ایسی اب فصحا میں نوا کا تحریر کرنا بظاہر عجیب معلوم ہوتا ہے لیکن جس روحانی و عرفانی مقام سے شاعر متکلم ہے، اس کی لطیف فصاحتیں وہ اس نوائے جگرگداز کو تحریر شدہ

صورت میں نگاہِ تخیل سے مشابہہ کرتا ہے، لہذا اس خاص وجدانی کیفیت کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔

رفع ابہام کے سلسلے میں یہ مبادیات اگر پیش نظر رہیں تو مرزا بیدل کی ترکیب سازی اور تشبیہات و استعارات کی نیرنگی کو سمجھنے میں کوئی دقت پیش نہیں آتی، کیونکہ جو الہیاتی مضامین وہ بیان کر رہا ہے اور جس عظیم مقام سے گویا ہے، وہاں کیفیات و واردات کے اظہار کے لیے حرف و صوت کا دامن تنگ ہے۔ یہ اس کی دراک طبعیت کا کمال ہے کہ ان وجدانی کیفیات کو جنگی شان سماوی ہے، انہیں خاص مہارت اور چابکدستی سے اہل زمین کے لیے قابل فہم بنا دیتا ہے۔

اصنافِ سخن میں رباعی کو ایک خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ وہ ترانہ اور دوہتی کے نام سے بھی مشہور ہے۔ اسے رودکی نے دریافت کیا تھا۔ قریباً ہر دور کے شعراء نے اس میں اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ رباعی کا وزن لاجول ولاقوة الا باللہ بھی قرار دیا جاتا ہے، اس میں نوزحاف ہیں۔ جن سے چوبیس اوزان پیدا ہوتے ہیں۔ رباعی نگاری کے سلسلے میں ایک بڑی دلچسپ حقیقت بھی دیکھنے میں آتی ہے، وہ یہ کہ کثرتِ زحافات کے باعث کسی مصرعے کے ساقط الوزن ہونے کا امکان بہت کم ہوتا ہے، پھر بھی کوئی قادر الکلام شاعر ہی رباعی لکھ سکتا ہے۔ جن شعراء نے رباعی کو اپنایا اور ان میں بقائے دوام حاصل کی، ان کی تعداد بہت قلیل ہے۔ معروف شعراء میں ابوسعید الخیر، حکیم عمر خیام اور سحابی استرآبادی ہیں۔ حضرت ابو علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی رباعیات کہی ہیں۔ متاخرین میں مرزا بیدل، غالب اور مولانا گرامی شامل ہیں۔ مرزا غالب کی رباعیات کی تعداد ایک سو ستائیس ہے۔ مولانا گرامی کے کلیات حال ہی میں پیکر سے شائع ہوئے ہیں، جن کے آخر میں رباعیات شامل ہیں۔ مرزا بیدل کی رباعیات کوئی چار ہزار کے لگ بھگ ہیں۔ بیدل نے جس قوت اور مہارت سے رباعی کے تمام



تغییرات اور زحافات کو استعمال کیا ہے، اس نے رباعی کو زندہ جاوید کر دیا ہے اور اس کے دامن کو گلہائے رنگازنگ سے مزین کیا ہے۔ اس کی رباعیات کے مضامین بالعموم وہی ہیں، جو اس کی غزلیات کا طرہ امتیاز ہیں، مگر یہاں ان کا توجہ نہایت تیکھا، روشن اور سریع الاثر ہے، یہ اس لحاظ سے ضروری بھی ہے کہ کائنات کی کسی مسئلہ حقیقت کو مختصر ترین پیرائے میں بیان کرنا رباعی کے مقتضیات میں سے ہے پہلے دو مصرعے تمہیدی انداز کے حامل ہوتے ہیں، تیسرے مصرع میں سابقہ تمہید کا ارتقا پیش کیا جاتا ہے اور چوتھے میں جو رباعی کی روح کہلاتا ہے حقیقت کی اصلی ہیئت کو پیش کیا جاتا ہے۔ یہ ایک بنیادی اصول ہے، اس کے علاوہ جس قدر محاسن اور خصائص رباعی کے پیکر میں موجود ہیں، بیدل کی رباعیات بہ تمام و کمال ان سے آراستہ و پیراستہ ہیں۔ اس کی رباعیات کے مطالعہ سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ بیدل کو جس قدر عبور اس صنف سخن پر حاصل ہے، اس کی نظیہ متقدمین و متاخرین میں بمشکل ملے گی۔

بطور نمونہ ایک رباعی ہدیہ ناظرین ہے۔

استعداد و تابہوش سامان نشود      از جہد کے صاحب عرفان نشود

صد سال اگر حلقہ زند بردر چشم      انداز نظر نصیب مژگان نشود

اب چند مصرعے پیش خدمت ہیں، جو تغیرات زحافات کے حامل ہیں اور صنف رباعی میں وسعت و اضافہ کا موجب ہیں :-

۱۔ اے پیراں! طرفِ طرفے ساز کنید

۲۔ خواب امنی را آتشیان داشت کجاست

۳۔ بیدل کار دیگر ندارد اینجبا

۴۔ آگاہی در آتش دامن زود است

بیدل کی مثنویوں میں محیطِ اعظم فارسی ادب کا گراں بہا سرمایہ ہے۔ یہ مثنوی آٹھ ادوار پر منقسم ہے۔ ہر دور کسی خاص موضوع سے شروع ہوتا ہے، جس کی توضیح میں حکایات نظم کی ہیں۔ دورِ اول کا عنوان جو کوشِ اظہارِ خمستانِ وجود ہے، جبکہ دوسرا دور جامِ تقسیمِ حریفانِ شہود ہے۔ دوسرے دور میں مرزا بیدل نے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم تک خاص جلیل القدر انبیاء کے مقامات، ان کے احوال و آثار اور ارشادِ خلاق کے طریقوں کو فصوصِ الحکم کے انداز پر لکھا ہے۔ ہر مقام کو خمستانِ وجود اور حریفانِ شہود کی ترکیبی رعایت کے باعث جام کے کنایاتی سابقہ سے بیان کیا ہے جیسے جامِ یوسفی، جامِ داؤدی، جامِ سلیمانی اور جامِ موسوی وغیرہ۔ یہ دور جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پر ممتہی ہوتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں مرزا بیدل نے لکھا ہے ۷

محمد شہِ محفلِ قدس ذات	محیطِ خمِ ہستی کا ثنات
ترجمِ بہارِ علامتِ او	کرمِ ہجو حق لازم ذاتِ او
دو عالم از دستِ پیرا یہ بود	کہ شخصِ وجودش عدم سایہ بود
ز لفظِ محمدِ گر آگہ شومی !!!	ادانمِ الحمد للہ شومی !
شیوناتِ ذات اللہ افعالِ او	ظہورِ کلام اللہ اقوالِ او
گلستانِ رحمت، بہارِ قدم	بہشتِ شفاعت ز سرتا قدم

تیسرا دور موجِ انوارِ گہر ہائے ظہور ہے۔ اس میں کیفیتِ عقائد و اوضاع، کیفیتِ نقص و کمال کا بیان ہے اور آخر میں منظوم حکایات ہیں۔

چوتھا دور شورِ سرخوشِ شرابِ بے قصور ہے۔ اس موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے اور نظم حکایت ہے۔

پانچواں دور رنگِ اسرارِ گلستانِ کمال ہے، اس میں باغ و بہار، سبز و گل، رنگ و بو

درغو و طراوت کی تصویر کشی کی ہے اور حسب سابق اختتام پر حکایات ہیں۔  
چھٹا دور بزمِ نیرنگ اثر ہائے خیال ہے، اس میں شراب و شاہد و مینا و ساغر اور چنگے  
دف پر اشعار لکھتے ہیں۔

ساتویں اور آٹھویں دور کے عنوان بالترتیب حل اشکالِ خم و بیچِ زبان اور ختمِ طومارِ گاپوٹی  
زبان ہیں۔ ان کے تحت زبان و بیان کے مختلف اشکال بیان کیے ہیں، ان کا حل اور  
مختلف فوائد منظوم ہیں۔ آٹھویں دور میں تہذیب و تمدن اور اکل و شرب کی بعض  
چیزوں پر خیالات کا اظہار کیا ہے، جن میں کیفیتِ پان، صفتِ پیرہ، سپاری اور چونہ  
خاصے دلچسپ ہیں۔

طلسمِ حیرت مرزا بیدل کی نہایت جامع اور معلومات افزا مثنوی ہے۔ یہ مثنوی  
ہمیں بیدل کی ہمہ گیر شخصیت سے روشناس کراتی ہے، اس کی عظمت کے بہت  
سے پنہاں گوشے اس مثنوی سے آشکارا ہوتے ہیں۔ بیدل کی شان یہاں ایک اعلیٰ  
پایہ کے ماہر نفسیات اور نظامِ جسمانی کے فاضل کی حیثیت سے ہمارے سامنے  
متشکل ہوتی ہے۔

مثنوی طورِ معرفت صنائعِ بدائع، تشبیہات و استعارات اور معنی آفرینی کا  
چمن زار ہے۔ مرزا بیدل نے اس مثنوی کو جو قریباً ۱۲۰۰ اشعار پر مشتمل ہے، صرف  
دو دن میں نظم کیا۔ یہ کوہِ بیراٹ اور اس کے حسین و جمیل مناظر سے رنگین ہے نواب  
شکر اللہ خاں نے بیدل کو علاقہ میوات کی سیر و تفریح کے لیے بلایا تھا۔ مرزا بیدل کو  
موسمِ برسات میں اس خلد زار سے لطف اندوز ہونے کا موقع میسر آیا۔ ایک وسیع و عریض سبزہ  
زار اور گل ریز خطے نے شعر و سخن کی تحریک کی اور یہ مثنوی قلیل ترین عرصے یعنی دو روز  
انعام پذیر ہوئی۔ مرزا بیدل نے اس مثنوی کو خود یک عالم چراغاں و صد ہزار گوبرِ بداماں  
سے دیکھا ہے۔

ثنوی عرفان گیارہ ہزار ابیات پر مشتمل ہے۔ اس میں بیدل نے کراہن پر زندگی کے آغاز، اس کی نشوونما اور دیگر ارتقائی ہستیوں پر بحث کی ہے، اس کے نزدیک ذاتِ باری تعالیٰ کے اسماء و صفات کی تجلیات سب سے پہلے جمادات پر ظاہر ہوئیں، جن کے فیضان کے تحت زندگی کے تمام آثار اور اس کی کامل توانائی ان کے اندر موجود ہے۔ اس کے بعد مختلف دھاتوں کے خواص کا بیان ہے۔ بیدل کے نظریے کے مطابق سونے میں اسم بصیر کی تجلیات کا انعکاس ہے جس کے باعث سونا مقوی بصر ہے، اسی طرح چاندی بھی مقوی قلب ہے۔ بعد ازاں وہ عالم نباتات کے اس سلسلہ جنبانی کرتا ہے اور لکھتا ہے کہ جس طرح انسانی عقل و فکر اور شعور علم سے فارہ اٹھتے اور زجر و توبیخ سے متاثر ہوتے ہیں، بعینہ زبانی تشبیہ اور بدنی سزا کا اثر شجار اور دیگر نباتاتِ ارضی پر ہوتا ہے۔

حاصل الامر ہم جهان نبات علم دارد ہزار رنگ آیات

اس کے بعد حیاتِ انسانی پر بحث کرتے ہوئے اسے عالم خلق کی حقیقت جامعہ قرار دیتا ہے اور کہتا ہے کہ انسان خلاصہ موجودات ہے، اس کی فطرت کا اعتدال قابل ہزار ستائش ہے۔ عقائد اور اس کے محرکات پر بحث ہے۔ بیدل نے ہندوؤں کے مسئلہ تناسخ کی نہایت شدت سے نفی کی ہے اور اس کے مقابلہ میں امتِ محمدیہ کی عظمت اور شان بیان کی ہے جو اس قسم کے توہماتِ فاسدہ سے ارفع و اعلیٰ ہے۔ بیدل کی نثر مرصع، پر شکوہ، ولولہ انگیز اور صوری و معنوی محاسن سے لبریز ہے۔ مرکبات سلسلہ در سلسلہ ہیں اور اکبری دور کے انشاء کی صداٹے بازگشت سنائی دیتی ہے تاہم بیدل کی نثر میں سابقہ دور کے انشاء پر ایک اضافہ بھی نظر آتا ہے، وہ یہ کہ اس کا اسلوب نثر تخیلاتی باد پیمائی پر مبنی نہیں، اس میں ایک کسک، درد مندی اور روح میں ازجانبہ ولی لبر موجود ہے جو عبارتِ آرائی کے ہاتھوں اکثر متقدمین کے ہاں دب

جایا کرتی ہے۔ بیدل نے اپنے نثری ادب پاروں میں شوکتِ الفاظ کے ساتھ درد مندی  
دل کو بھی یکساں طور پر سمویا ہے اور کہیں نفسِ مضمون کو شکوہِ عبارت پر قربان کرنے کی  
کوشش نہیں کی۔ اس کی نثر نظم کی طرح ریفیع و وقیع ہے۔ ہر مرگب کے تلازمات باہم  
مربوط ہیں اور متکلم کے فکر و نظر کی وضاحت کرتے نظر آتے ہیں۔ یہ سب مختلف  
رنگ مل کر ایک جاذبِ نگاہ فن پارے کو ہمارے سامنے اجمارتے ہیں۔

اس کی تالیفات میں چہار عنصر بیدل، نکات بیدل اور رفات بیدل فارسی

نثر میں یادگار ہیں۔

چہار عنصر کی اہمیت و افادیت اس اعتبار سے امتیازی ہے کہ اس کے مندرجہ  
بیدل کے احوال و آثار، شبانہ روز مصروفیات، صلاحیت و استعداد، شعر و سخن  
کے ارتقائی مراحل اور اہل اللہ کی بارگاہ سے کسبِ فیض کے بارے میں مستند اور  
معلومات افزا ماخذ ہم پہنچاتے ہیں جس طرح انسانی وجود میں اربعہ عناصر کا امتزاج  
کار فرما ہے، اسی رعایت سے بیدل نے اپنی تالیف کو چہار عنصر پر منقسم کیا ہے۔

بیدل کی دوسری تصنیف لطیف جو اسرار و معارفِ لدینہ سے تابناک ہے،  
نکات بیدل ہے۔ کل نکات کی تعداد ۵۰ ہے۔ خصوصی اور اہم موضوعات بہت  
ولایت، تقویٰ اور اس کے متعلقات اور باعیات ہیں، بعض مقامات پر اشارات  
اور حکایات بھی نظم کی ہیں، کہیں کہیں غزل بھی ملتی ہے۔ مثال کے طور پر نکتہ نمبر ۱۳  
ملاحظہ فرمائیں :-

قربِ الہی جنوں وارد و قربِ دنیا ہوش، در اینجاد انشہا مصروفِ تعلق  
اسباب است و آنجا ہرچہ غیر اوست فراموش پس معاملاتِ اہل دنیا بہ اہل اللہ  
راست نیاید و اطوارِ اصحابِ شعور ہم نسبتِ مجنون نشاید۔

اس کے نیچے ایک لغت بھی لکھی ہے جو ۱۳ اشعار پر مشتمل ہے۔ اس کا پہلا

شعر ضرب المثل کی حد تک درست اور دلآویز ہے ۷

زبانم قابلِ حمدِ خدا شد کہ بانامِ محمد آشنا شد

رقعاتِ بیدلِ جامعیت و اختصار کے باعث خاصے معروف ہیں، اکثر و بیشتر رقعاتِ نواب شکر اللہ خاں کے نام ہیں۔ نواب صاحب موصوف اور ان کے تینوں صاحبزادے مرزا بیدل کے عقیدت مند تھے۔ مرزا بیدل کو بھی ان سے ولی النس تھا، شفقت و موت کا یہ احساسِ رقعاتِ بیدل کے پس منظر میں نمایاں نظر آتا ہے۔ ایک رقعہ میں مثنوی طلسمِ حیرت کا ذکر ہے جو بیدل نے نواب شکر اللہ خاں کو بھیجی تھی۔ بعض میں تہنیتِ عیدِ الضحیٰ اور ارسالِ قند و نبات کا ذکر ہے۔ کچھ رقعاتِ عاقل خاں اور مولانا عبدالعزیز عزت کے نام بھی ملتے ہیں۔ ایک رقعہ شاکر خاں کے نام ہے جس میں دکن کی جاگیر قبول نہ کرنے کا بیان ہے۔ سیاقِ عبادت اس طرح ہے۔

بہ شاکر خاں ہنگامی کہ از دکن از پادشاہ برائے فقیر ملک گرفتند۔ اگرچہ فقیر قبول نکرد، اما شکرِ احساں بجا آورد ۷

بیدل مددِ جمیع کارت ز خداست از سعی کسی دگر نمی آید راست  
در صورتِ نہر و چشمہ و جوی و بحاب لے مزرعِ تشنہ آبِ اریات دریاست

بیدل کے فلسفیانہ افکار بے تاب ہیں کہ اہل فن کی نگاہ ان سے درسِ حیات لے۔ ایران میں ہنوز اس کے افکار کی پذیرائی کما حقہ نہیں ہوئی، مگر جب رفتہ رفتہ نشر و اشاعت کا سلسلہ زمین کے ایک خطے سے نکل کر قریبی ممالک تک پہنچے گا تو انشاء اللہ مرزا بیدل کے کلام و معارف سے اہل زبان اور دیگر اہل ورد مستفیض ہوں گے۔ ملک الشعراء بہار کے اس ارشاد سے ۷

بیدلے چوں رفت، اقبائے رسید

یہ مترشح ہوتا ہے کہ موصوف جہاں بیدل و اقبال کی عظمت اور قادر الکامی کے معترف تھے، وہاں علامہ اقبال کو مرزا بیدل کا بدل سمجھتے تھے، آرزو ہے کہ دورِ جدید میں ملک الشعراء بہار جیسا کوئی نکتہ ور اور نکتہ شناس سرزمینِ ایران سے اٹھے اور ایک غیر جانبدارانہ جائزہ لیتے ہوئے مرزا بیدل کے نکات و معارف سے اہل ذوق کو آگاہ کرے۔

حافظ محمد افضل فقیر  
لاہور

۱۹ جمادی الاول ۱۳۹۸ھ



ندعی بگذرا از دعوی طرز بیدل  
سحر مشکل که کیفیتِ عجب از رسد





بہ عین خاتون و زمان و صورت از او جانسی

مجموعہ کلام معجز نظام جناب شاعر ساجد میرزا عبدالقادر سید



باہتمام شیخ نور الدین جوغانی تاجرتبہ مالک مطبع حیدرآباد

مطبع معتمد واقع بمبئی لیاہی لکھنؤ

سید  
دیوان

بسم الله الرحمن الرحيم

<p>سرموئی گرا پنجا خم شومی شکس کلاه چو شبنم سر مهر شک میباید نگاه تبتسم تا کجا چیده باشد دستگاه بهم می آورد چشم تو قرگان کیا سری در حیب خود زویدم و بروم شمر در سنگ دارد پرفشانهای شکست رنگ کس آبی ندارد زیرگاه همه گر شب شود روزت میگرد و راه مگر در خود فرو رفتن کند ایجاد ز نقش پاسری باید کشیدن گاه بنت آید مگر این جام و گردد عذر خواه</p>	<p>با وج کبریا کره پلوی عجزت را او بگاه محبت ناز شوخی بر نمیدارد بیاد محفل نازش سحر خیر است اجرام مقیم دشت الفت باش خراب نایمان سعی غیر شکل بود از شوب دوی خوشا بزم وفا که ز خجالت اظهار بومید ز طرز مشرب عشاق سیر منیوانی کن ز بس فیض سحر میجو شد از گرد سواد دل بکنعان هوس گردی ندارد یوسف خیال جلوه زار نیستی هم عالمی دارد دل از کمظرفی طاقت نیست احرام ازاد</p>
---	--

زمینگیرم با فسون دل بی مدعا بیدل  
وران وادی که منزل تیر می افتد براه اشجا

<p>تا سحر کشتن گریبان میدرد و عریان ما صبح میریزد گل خورشید در و امان ما</p>	<p>گر باین وحشت دهد دستی جنون سامان ما فیضها میجو شد از خاک بهار بخودی ما</p>
--	---

در تماشایت برکت شمع هر جا میرویم مجوگردیدن علاج اضطراب دل بخرد از شهادت انتظاران بساط حیرتم منزل مقصود گام اول افتاد گسیت در جامی رسین چمن چون گل نصیب نمانند سوخت بیش از مادرین محفل چراغ انتظار مطرب سازت ظلم برده دار خوبی گسیت بستی موهوم غیر از نفسی اشیائی نداشت	دیدۀ ما یکدم پیش است از مرگان ما از تخیل سرسبز یک موج شد طوفان ما رخمها و اما ندن چشمست در میدان ما همچو شک ایگاش لغزیدن شود جولان ما زنگ ناگردانده آخر میشود دوران ما دیدۀ یعقوب تا با ناست در کنعان ما شعله یلبو شد جهان از ناله عریان ما رفتن ما کردید اگر دازد امان ما
---	---

چشم تا بر هم ز نیم شکی بخون غلطیه است  
بسمل ایجاد است بیدل حبش مرگان ما

رخسرمی نگه بودم خراب آباد غارتها سواد نامرام کم نیت در منع صفای دل بذوق کعبه گذر از طواف کلبه مجنون بجو دم داغ شوق کرد و ایجاد سرشک این شکست برگ گل بزم از تبسم عالمی دارد بجاک خود تبسم ساحل امن دگر دارد	بحیرانی مژه برداشتم کردم عمارتها عبا یعنی الفت نباشد از عمارتها ز دل هر جا سوید جوش زد و از زبانها عرق ریز است هر جا جمع میارود و حراتها خر آورده بروی ناز تو از بارشارتها مشو چون از بدان طوفانی آب شپاها
---	---

ز کسب خلق بیدل تا توان در جنت آسودنا  
چه حاجت در دل دوزخ نشستن از شرارتها

زهی نظاره را از جلوه حسن تو زیور ما سیر سودانی ما را غم دستار کی باشد زبان خانه من نعمه ساز که شد یارب حوادث عین آسایش بود از آوه مشرب اگر طالع بجام تست نشین امین از کوشش	رک برکت ظل از علس تو در آینه جوهر ما که همچون عنقی از بویت بطوفان می رود که خط پرواز دارد چون صدای مار سطر ما که موج بجز دارد در شکست خویش جوهر ما ز گردش زبیر زبیر ملکین دارنده اختر ما
--	--

گشا و عقد دل بی گداز خود بود مشکل

کز گشا بد بجز سوزن گره از تار گوهر ما

مجویبیدل علاج سر نوشت از گزیه حسرت  
بموج مایه نتوان شست بر گز خط ساغر ما

غیر و حدت بر نما بد همت عرفان ما  
شوق در بیدست و پائی نیست مایوس طلب  
معنی اظهار صبح از وحشت انشا کرده  
زین دستان مصرع زلف مسلسل خوانده ایم  
یار در آغوش و نام او نمیدانیم حسیت  
و در طیب نگاه امکان شوخی نظاره ایم  
مغفم دارای شمر جولا که آغوش سنگ  
جلوه در کار است ما با خود قناعت کرده ایم  
مدعا از دل بلب گذشته میوزد نفس

و امر خویش است چون صحران گل دامان ما  
چون قلم شوق قدم مسیباله از قمرگان ما  
نماند آهیم بیستابی همان عنوان ما  
خامشی مشکل که گردد مقطع دیوان ما  
سادگی ختم است چون آینه بر نیان ما  
از غبار می میتوان ره بست بر جولان ما  
تنگی فرصت بغل و اگر در میدان ما  
به که بروی تو باشد چشم ما حیران ما  
اینقدر دارد خموشی اتش پنهان ما

بیدل از حیرت زبان ورود دل فهمیده هست  
آئینه بدو شد امشب ناله عریان ما

بهر ما در گستی کمش رنج امید اینجا  
مقیم نارسائی باش پیش از خاک گردیدن  
محیط از جنبش بر قطره طوفان جنون دارد  
گداز نیستی از انتظارم بر نمیدارد  
ز سار الفت آهنگ عدم در پرده کوشم  
درین وحشت سر آئینه اشک تنیام  
کیاب خام سوز آتش حسرت دلی دارم  
نیاز سرکشان حسن آشوب دگر دارد  
ظشهای نفس از پرده تحقیق میگوید

که خونهای منخورد تاثیر میگرد و سفید اینجا  
که مغز برود عالم چون عرق خواهد چکید اینجا  
شکست نگ مکان بود گر کیدل طمید اینجا  
ز خاکستر شدن گل میکند چشم سفید اینجا  
نوانی میرسد کز بخودی نتوان سفید اینجا  
که در دست و پائیها مرا باید درید اینجا  
که ما را بیوانی سوخت و دودش میرشد اینجا  
کمیکاه تغافل شد اگر ابر و خمید اینجا  
که تا از خود اثر داری نخواهی رسید اینجا

<p>بلند است آنقدر با آتشبان عجز بیدل که بی سعی شکست بال و پرنه توان رسید اینجا</p>	<p>نالہ میخو آنم بلند بیامی مضمون ترا تیره بختی سایه پیدا است مجنون ترا بسکه گل پوشید نقش پای گلگون ترا درنی فرگان چه فراید است مخزون ترا رشته باسخت چچید است قانون ترا عمر باشد خوانده ام بر خویش افسون ترا هر دو عالم کیسز انو است مجنون ترا دیده آهو فرو برد است نامون ترا</p>	<p>کرده ام سر مشق حیرت سر و موزون ترا شام پرورد غم با صبح اقبالم حکما خاکبای این چنین می بایدم بر سزودن سازم شکر گشت آفاق از نگاه حیرت سور غنا برون از پرده های عجز است فهم کیا نیست شوق اعتبارات دوتی هر چه می بینم سراغی از خیالت میدم ایدل دیوانه صبری کز سویدا چاره نیست</p>
<p>بیدل آنروز که استقبال آغوش کند آنقدر و اشو که نتوان بست مضمون ترا</p>	<p>دو عالم میدر باز است هجوم کلید اینجا بسعی نقش پاراهی میگردد سفید اینجا توان گریامی تا سرشک شد نتوان چکید اینجا چه وسعت میتوان چیدن ز آغوش امید اینجا منید آنم کد امین بی وفا آئین چید اینجا ببار سایه ز کین از گل و آب است و بید اینجا ز عریانی برون اگر توانی شد شهید اینجا</p>	<p>سی در بند غفلت مانده چون من نید اینجا سراغ منزل مقصد میرس از ما نید اینجا طپیدن زون دارد در تحسلی گاه حیرانی شخیرگر چشم انتظار مانده پردازد بدل نقش نمی بندد که با وحشت نه پیوند مرا از بی پری بهم راحتی حاصل نشود کفن در مشهد ما بینوایان خونها دارد</p>
<p>هجوم در و چیده است بستی با عدم بیدل تو هم گر گوش داری ناله خواهی شنید اینجا</p>	<p>مگر در آب چون با قوت کیرند آتش ما را کهر در دیده است اینجا عنان ضبط دیر ما</p>	<p>زید پرده فانوس دیگر شمع سودا را دل آسوده ما شور امکان در نفس ما را</p>

بهشت عاقبت رنگ بهار آبرو با  
 غبار اصیاج آنجا که دامان طلب گیرد  
 بعرض خود بیا گرم کن بیگانه مشرب  
 درین محفل بریشان جلوه است آن حسن بر جانی  
 سبک دست شوق آما من آن ذوق بینگیم  
 بداع بی نگاهی رفت ازین محفل چراغ من  
 بهوس چون نارسا شد نسبه نقد حال میگردد

در آغوش نفس گر خون کنی عرض تمسار  
 روانست آبرو هر که برفتار آوری بار  
 که می نامیده اند اینجا شکست رنگ مینار  
 شکستن کو که پروازی دهد آینه مار  
 که درنگ شمار از خوش خالی میکنم جارا  
 شکست آینه رنگی که کم کردم تاشارا  
 امل دارشته کوفه ساز و عفتی گیر دینار

رثو بی سانی بی ستالی شد نشان بیدل  
 که کم گشتن ز کم گشتن برون آورد عفتارا

باز آب شمیرت از بهار جوشیها  
 ناله تا نفس وز دید من بسره خوابیدم  
 یا تعافل از عالم یا ز خود نظر بسین  
 مایه دار هستی را یاد ما و من کفر است  
 زاهدی نمیدانم تقوی نیچو لطم  
 ساز محفل هستی بر کیستن آهنگست

داو مشقت خونم را یاد گل فروشیها  
 کرد شمع زین محفل داغم از خموشیها  
 زین دو پرده بیرون نیست سار عیب پوشیها  
 بی بضاعتان دارند عرض خود فروشیها  
 سینه صافی دارم نذر درد نوشیها  
 از نفس که میخواهد عاقبت سروشیها

محرم فنا بیدل زیر بار کسوت نیست  
 شوق جامه دارد از برهمنه پوشیها

کیست از راه تو چون خاشاک بردار و مرا  
 نشه از دو و محمودی سناک افتاده ام  
 بستیم عهدی بنقش سجده او بسته است  
 پیکرم کرد و غبار یاس و بر خیزد ز خاک

شعله جاروبی کند تا پاک بردار و مرا  
 شوق میخواهد بدست تا ک بردار و مرا  
 خاک خواهد شد اگر از خاک بردار و مرا  
 به که دست منت افلاک بردار و مرا

صبح بی سرمایہ احرام بر خود رفتیم  
 کو گریبان تا بدوش چاک بردار و مرا

<p>گهی از چین ابرو سکنه خواند بلیت عالی را  جرس آخر منزل میکند کم هرزه نالی را  ز خاکستر طلب کن راحت افروده بالی را  بخباری برهوا کن فیض فطر تبای عالی را  کمینگاد هوسها کرده وضع بی سوالی را  که چینی خاک گردد تا شود قابل سفالی را</p>	<p>که از موی میان شهرت دهد نازک خیالی را  دل از خود میرود بگذار تا مست فغان گردد  پر پروانه آتشخانه شور عافیت باشد  در انوادی که خاکست اعتبار جہل و آہ نشہا  قناعت پیشه کن از کاین حرص عنایت من  بچنگ اغنیاد امان جاہ آسان نمی افند</p>
--	---

چه امکانست بیدل منعم از غفلت برون آید  
بجو م خواب خرگوش است اینجا شبہ قالی را

<p>غنی شود امن آرام بچنگ است اینجا  صافی آئینه در کسوت رنگ است اینجا  مستی ما و تو آواز ترنگ است اینجا  قدم را پروان گردش رنگ است اینجا  اشک چون آینه شد کام ننگ است اینجا  چمن از سایه گل شیت پلنگ است اینجا  انچه پیش تو نگاه است خدنگ است اینجا  دل بر کس بطیفا فیه ننگ است اینجا</p>	<p>در خموشی بر صلح و بر جنگ است اینجا  دیده بر بند اگر ذوق تا شانی هست  جوخ پیمانہ بدور افکن یک جام تہی است  سوق دل هم سفر آئینه بیوشی است  طرف دیدہ خونبار نگردی ہرگز  منزل عیش بوشت کدہ امکان نیست  از سمدیدگی طالع من هیچ میرس  دو جهان ساغر کلیف ز خود رفتن است</p>
--	---

بیدل افسرد گیم تو حی ہے دارد  
تا شمر نیست ز خود رفتن رنگ است اینجا

<p>تا رو بود کفن از موی سپید است اینجا  بسگی چون رود از قفل کلید است اینجا  وود بر چھوہ آتش شب عید است اینجا  پای تا سز کفن چشم سفید است اینجا  یا بگو یا بشنو گفت و شنید است اینجا</p>	<p>صبح پیری اثر قطع امید است اینجا  غسبہ و اشدہ مشکل کہ ولی بلشاید  بلند از رنگ کہ آئینہ اقبال صفاست  ہر کہ تسکین ندہ منتظر وصل ترا  چہ تعطیل صفت نقص کمال ذات است</p>
---	--



<p>موی زولیده همان سایه بید است اینجا حیرت گشت ندانم که شید است اینجا</p>	<p>در جنون عشرت عیش گرا زنجیر است زین چنین مهرک گل دامن خون آلود است</p>
<p>بوی یاس از چمن جلوه یاس است امکان دگر ای بیدل غافل چه امید است اینجا</p>	
<p>دانه ما و ام راه خویش داند ریش ما ناله یک نی با تش سید و صد پیش را کس ندارد جز صد اقدار شکست شیشه را کو کهن بر صورت شیرین زانده تیشه را</p>	<p>نیست با مفرگان تعلق اشک و حشت پیشه عشق بردارد سر مهر از زبان عاجز آن عیش ترک خانان از مردم آزاد پرس گر نباشد بی تمیز بسیار مال کار عشق</p>
<p>مجلسا ز بیدل از مسق خموشی چاره نیست تنگدستی باز میدارد ز قلقل شیشه را</p>	
<p>بیادت آسمان پر طپیدن جوش یار بها که از یک نعره وارش می طپد آغوش قالیها قدم محو است اینجا در صفای نقش طلبها تبتسم با پشی صبح است چنین دامن شبها نفس دزد است اینجا بس فسونش خمر بها سخن را کوس رخصت بود گو یا بستن بها</p>	<p>زهی سودای توی تو به مذهبها و مشربها چو آهنک جرس ما و سبک و خانه جولا عبار جنبش مفرگان ندارد چشم قربانی زگرده و حشت و امانده بختان فغین میبارد بخاموشی توان شدیم از انداز کج بختان زبان در کام دزدیدم و دواع گفتگو کردم</p>
<p>بهار بی نشان عالم نومیدیم بیدل سراغم میتوان کرد از شکست رنگ شنبها</p>	
<p>که همدوشیت بار یک روان سنگ نشانها را مگر سوز و فراموشی متاع این دکا بنهارا که برگشتن ازین وادی نمی باشد عیانها را مکن شمع مزار زندگانی استخوانها را که از وسعت فرورد است این دریا گرانها را</p>	<p>درینوادی چنان آرام باشد کاروانها را بتدبیر از غم کونین و شوار است وارستن چو رنگ رفته ما آسمان سودی نمی بخشد نفس سرایه بیای است افسردگی تا کی بجز کشتی شکستن ساحل امنی نمیباشد</p>

من و عرض نیاز از عزت و خواری چه پیلر	که نقش سجدہ پیش از صدہ خواهد آستانہارا
چنین کہ خامہا گلہای معنی میچکد بیدل توان گفتن رگ ابر بہار این ناودانہارا	
ز برق این تحیر آب شد آئینہ دلہا کجا راحت چه آسودن کہ از نایابی مطلب چه دنیا و چه عقبی سد راہ تست ای غافل دلغے میرسانم از شکست نالہ رنگی دریں مربع چه لازم غرمن آرای ہوس باشی چو اشک از کلفت پندارستی در گره بودم زبان شمع ہمیدم ندارد غیر این حرفے	کہ رہ تا محل و لیلی است بیرون تاز محلہا بیای جستجو چون آبلہ خون گشت منہا بیابگذر کہ از بہر گذشتہا است حاملہا بخون رفتہ پرواز دگر دارند بسملہا ولی باید بدست آرمی ہمیں تخت و صلا چکیدم تاکہ از چشم خود و حل گشت مشکہا کہ در خود گر تو ال آتش زدن مفقت محفلہا
کنار عافیت کم بود در بحر طلب بیدل شکست از موج ما گل کرد و بیرون سخت ساحلہا	
ہر کجا تسلیم بند و بر میان شمشیر را بس ل فوج منم نہ خم بہاں خمیازہ است جو ہر تجرید قطع الفت خویش است پس زائل از زینت نگردد جو ہر مرد انگلی بر شجاعت پیشہ ننگست از شجاعت ہم مر ای فغان بگذر ز چرخ و لامکان تاثیر باش عاشقان بسبل آہنگت مہیا کردہ اند	میکند چون موج گوہر بیزبان شمشیر را در لب ساغر کن ای قاتل نہاں شمشیر را بر سر خود میتوان کرد امتحان شمشیر را قبضہ ز را از برش مانع مدان شمشیر را حرف جوہر بر نیاید بر زبان شمشیر را چند در زری سپر کردن نہاں شمشیر را جہہ شوقی کہ داند آستان شمشیر را
نوبہار عشرتم بیدل کہ باین لاغری خون صیدم کرد شاخ ارغوان شمشیر را	
بہر برگ و غنچہ سودای خلقت پیچیدہ دلہارا خراست بال شوقم داد و در پرواز حیرانی	رگ گل رشتہ شیرازہ شد جمعیت مارا کہ چون قمری قدح در چشم دارم رویار

<p>نگد شد شمع فانوس خیال از چشم پوشیدن      درین محفل سراج گوشه امنی نمی بایم      کف خاکی ندارم قابل تعمیر خود دار      بغیر از هستی لوح عدم صورت نمی بند      ندارد حال ما اندیشه مستقیل دیگر      نه از موج نسیم است اینقدر با جوش بیای      خموشی غیر افسردن چو گل ریز و دانات      اقامت نهستی در محفل کم فرصت هستی      مال شوق بهم دغست اگر اسودگی خواهی</p>	<p>فنا مشکل که لذعاشق بر د شوق ما شمارا      چو شمع آخر گریبان میکنم نقش کف پارا      جنون افشاند و پرویرانه ام دامان صحرا      که گرم کردیم در آغوش دی امروز و فردا را      اگر خواهی که گردی جلوه گر آئینه کن مارا      اگر آزاده باناله پیوند اعضا را      تب شوق کسی در رقص دارد نفس دریا را      چو عکس از خانه آئینه بیرون گرم کن جارا      بصدگردن مدها کف جبین سجده فرسارا</p>
<p>نشانه نیست غیر از نام آنهم تا توان بیدل      جھان دیده بشمار نقش بال عنقارا</p>	
<p>خاکسار تو طپیدن کند آغاز چرا      جیب حسنت گره از بیضه فولاد گشود      دل بدست تو و ما از تو دیگر مانع چیست      سیل بنیاد جهانست نظر و اکردن      ساز بیابانی دل گره عروج آهنگست      گره سازیت یقین را بطه هریم وزیر      بی نیازی اگر از عجیب و هنر مستغنی است      نیست جز خود شکنی دامن اقبال بلند</p>	<p>جرس آبله بیرون دهد آواز چرا      دیده ما بجمال تو نشد باز چرا      خود نمائی نکنند آئینه پرداز چرا      بهوش ما هم نشود خانه بر انداز چرا      نفس از بیم طیش میشود آواز چرا      شکوه شد ز مزمه طالع ما ساز چرا      حیرت آئینه دارد لب غماز چرا      اخزای مشت غبار آئینه پرواز چرا</p>
<p>بیدل آئینه معشوق ما در بر لشت      این نیازی که تو داری نشود ناز چرا</p>	
<p>گذشت از چرخ و بگرفت آبله چشم دریا را      نگر دو مانع جولان اشکم چو مگرگان</p>	<p>هوایت تا کجا از پاشانده مال ما را      پر ماهی بگیرد دامن امواج دریا را</p>

<p>شکست دل صلائی میزند رنگت ما سارا          بین داغ دل و دریا ب نقش پای غمها را          که پیش از بخودی مسان می کردند طیارا          نگه هم زیر پا باشد سرافقاده مارا          عدم آفتون خود داری نگاه جلوه پودارا          که چون آتش زیا افتد خاکستر دهد جارا          در امروز هست گم کرده سکانی دمی و فردارا</p>	<p>نه از عیش است اگر چون شیشه می قفل آنگه          سرانجام کاروان دارم دم از عالم مشغول          نه بندی بر دل آزاد نقش تمت حیرت          شکوه کبریائی وز عجز ما چه میسر          یکبار و متاع هوش با یوسف خریداران          مقام ظالم آخر بر ضعیفان است ارزان          غبار ماضی و استقبال از حال تو میجو شد</p>
<p>باین کثرت زمانی غافل از وحدت مشو بیدل          خیال آئینه ما در پیش دارد شخص تنهارا</p>	
<p>فریاد کزین قافله بردند جرس را          از کسب یقین عشق تو انکر دهبوس را          اندیشه من آب زد این آتش خیس را          دل عقده شد و آبله پاکر و نفس را          چون صبح به پرواز نفقتم نفس را          این آتش بزرگت نسوزد همه کس را</p>	<p>بستی بطیش رفت و اثر نیست نفس را          ل مایل تحقیق نگر و دیدو گرنه          رفع هوس زندگی با وفا کرد          آزادی ساخت پر افشان فنا بود          تا رمز گرفتاری ما فاشش نکرد          هر دل نبرد چاشنی از داغ محبت</p>
<p>بیدل نسومی بخیر اگر سیر کربان          اینجا است که غنچه بال است گس را</p>	
<p>نوانی نیست در خاطر شکست نکت مینارا          اگر ساحل شوی در آب گوهر گیر در یارا          بر سو میروم چون موج بر خود می نهم پارا          مگر آبی زند خاکستر ما آتش مارا          هوای گرد باد را جای برد اجزای صحرارا          درون خانه ام و ز خویش خالی کرده ام جارا</p>	<p>تا مل گر چه در گوشش افکند پیمان ما را          مدار و شور امکان جز بکنج فقر آسودان          درین دریا ز بس فرس است اجزای وجود من          بده بر دگر نتوان زد داغ کلفت آسودان          بحال خویشتن نگذاشت دل را شوخی بهم          درین ویرانه هم چشم نگاهم کز سبک روحی</p>

بہشتی از دل ہرزوڑہ در پرواز می آید  
بر سو چشم و اگر دم نگہ وقف خطا کردم

اگر بر خاک ریزد حیرتم رنگت تیارا  
نمیدانم چه پیش آمد من غفلت تقاضا

ہمین درد است ترک عشرت خونین دلان بیدل  
ہجوم گریست و خندہ دارد طبع مینارا

دریای خیالیم و نمی نیست در اینجا  
رمزد و جهان در ورق آئینہ خواندیم  
عالم ہمہ میناگر سید و شکست است  
بر لغمت دنیا چہ ہوسہا کہ نہ پختیم  
بر ہم نرنی سلسلہ نماز کرمان  
مایخبران قافلہ دشت خیالیم  
از حیرت دل بند نقاب تو گشودیم

جز وہم وجود و عدمی نیست در اینجا  
جز گرد تخت رومی نیست در اینجا  
وین طرفہ کہ سنگ ستمی نیست در اینجا  
ہر چند غذا جز قسمی نیست در اینجا  
محتاج شدن بی کرمی نیست در اینجا  
رنگت بگردش قدمی نیست در اینجا  
آئینہ گری کار کمی نیست در اینجا

بیدل من و بیکاری و معشوق ترا  
جز شوق برہمن صنمی نیست در اینجا

خط آوردی و نوشتی برات مطلب تارا  
ہوایت نکمت گل را کند داغ دل گلش  
سفید از حیرت این انتظار است اشخوان من  
غبار رنگ ما را عاجزی بالی نزد ورنہ  
حریف و حشت دل دیدہ گریان نمیکرد  
سخن ما در جهان باقیست از محرومی آزادم  
خران چہرہ بس باشد بہار آبروی من  
بلند و سبت خار راہ عجز نامی کرد  
الہی از سر ما کم نگر و دسایہ مستی  
بیزم وصل از شوق فضول امین نیم بیدل

بخود کردی در از آخر زبان دور و لہارا  
تمنایت نگہ در دیدہ خون سازد تا شمارا  
کہ یارب ناوکت در کو چہ دل کی کند خارا  
شکست طرہات عمرت پیدا میکند تارا  
گہبہ شکل فراہم آورد اجزای در یارا  
زبان گفتگو ما بال پرواز است غفارا  
گو او فتح دل دارم شکست رنگ اعضا  
بہیلو قطع سازد سایہ چندین کوه و صحارا  
کہ بہ صہبایہ پیشانی سجود می نیست مینا  
سبا و ابرام تمہید تقافل کرد و ایارا

<p>بوی وصلت گریلا پیدل ناکام را صحن این کاشانه زیر سایه گیرد بام را</p>	<p>گرد باد آینه ساز و حلقه های دام را و هم تاکی وصال خود بد پیغام را مغفرت چیرتا اگر سیراب سازد نام را رشته شیرازه ما ساز خط جام را آسمان سر سبز دارد میوه های خام را شمع صبح عالم اقبال داند شام را بیقراران بند منزل کرده اند آرام را دوش و حشت بر ندارد و جامه احرام را ورنه دام دلبری کو آهوان رام را پرده زنبور است اینجا دیده با دام را</p>	<p>طائر آژادگی گریبال وحشت وا کند دیدن همگامه هستی شنیدن پیش نیست منعم از نقش نگین جونی خیالی میکنید ساقیا چون موج می امشب پریشان دریم پختگی راهی بدرد بسنوائی صبر کن تیره بجی نیز مغفرت اعتبار زنده کیست موج در یار ابا ساحل همیشینی صحت است شعله ما دور گرد الفت خاکستر است شوق میباید بقدر کم نگاه می های حسن در چمن هم از گزند چشم بد این مباحث</p>
---	---	---

چون خط پرگار بیدل منزل ما جاده شد  
جستجوهای عنس رضی آغاز کرد انجام را

<p>پریشان مینویسد کاکت موج حوال درین خوش آن رهرو که در دامان می افکند و در تا آخر از خجالت عرق کرده است سوز سحر پیرو عدم خواهد فراموش کرد اجزار زخون کشتن توان در دل گرفتار حبل و خنجر صد اگر دست گیره سانه نقش قدم بهار که با پر موج میباید دست از جویس دیار مگر از زمانت یابی نسو بال افشانی مار که غیر از کا و نتواند کشیدن بار دنیا را</p>	<p>نقش آشفته میدارد چو گل جمعیت یار را درین داوید میباید که شست از هر چه پیش ز دردم طلب نایاب باید گریه سر کردن دین فرست شو شیرازه بند شو جستی گداز درو لنت فیض الییر دگر دارو بجای ناله منخیز و غبار از خاکسار است با گاهی چه امکانست گردد جمع خود را درین کاشن چو گل یکت پر زدن رخصت میباید فلک کلینف جا بهت گر کند لاف حماقت</p>
--	---

<p>چرا محسنون ما را در پریشانی و ظن نبود ترا کتبه است در آغوش میا خانه حیرت</p>	<p>که از چشم غزالان خانه بر دو شست صحرا را مژه بر هم مزن تا نشکنی رنگ تاشا را</p>
<p>سید روزی فروغ تیره بچمان بس بود بیدل ز دو دوشش باشد سر می چشم داغ دلخارا</p>	
<p>از طلب ما چند ریزی آبروی کام را داغ بودن در خار مطلب مایاب چند گذرا از موقع شناسی ورنه در عرض نیاز میخراید پیش پیش دل طشهای نفس دوری و صلت بقدر و سگاه جستجو است حسن مطلق داشتیم خود بسیم آینه کرد چون غبار شیشه ساعت نشلی دشمنیم زندگی تا کی بکاک کعبه و دیرت کند از تغافل تا نگاه چشم خوبان فرق نیست کی رود فکر مضرت از مزاج اهل کین</p>	<p>یک سبق شاگرد استغنا کن این برام را پخته نتوان کرد ز آتش آرزوی خام را پیش ز آروغ است نفرت آه بی بهنگام وحشت از نخچه بهم پیش است اینجا دام را قطع کن و هم خیال فاصد پیغام را اینقدر ما هم اثر طیبوده است او ما مدد از مزاج خاک ما هم پرده اندازام را چه که از دوش افکنی این جامه حرام را نشکر نگشت اینجا درو و صاف جام را ما نتواند جدا از زهر دیدن کام را</p>
<p>عرض مطلب دیگر و اطهار صنعت دیگر است بیدل از آینه نتوان یافت وضع جام را</p>	
<p>بود سرشق درس بخودی بار یک بینیا مر از ضعف پرواز است سیر آشیان ورنه نیاز من عروج نشسته ناز و کردار و دل رم آرزو شکل بود مجوس تو مید نفس زدودیم شد باعث جمعیت خاطر غبار فقر رنگ سرکشی را میشود صفتل بشوخی آمد از بید تکاهی احتیاج من</p>	<p>ز مواگشت حیرانی بلب و ارد چینیها نفس گیرم چو بوی غنچه از خلوت گزینیها سهر آورده ام بر آسنت از ز صینیها که سنگ اینجا شمر میگرد و از وحشت کینیها بدام افتاد صید مطلم از دانه چینیها سیاهی میرد از شعله خاکستر نشینیها درازی کرد دست آخر ز کوناه آستینها</p>

<p>خروش اهل جاه از خفت اوراک میباش          طریق دلربائی مایک جهان نریگ میخواهد          دو تا گشتیم در اندیشه یکسجده پیشانی          مگر از فکر عقبی باز کردم تا بخود آیم</p>	<p>تکلف فحیت یکسر عالت فریاد چینیها          بحسن محض نتوان پیش بردن ناز نینیهها          براه دوست خاتم کرده مارا بی نگیهها          که از خود بخت دور افتاد دام از دور سینهها</p>
--	---

دم تیغست بیدل راه بار یک سخن سخی  
 زبان خامه هم شوق دار و از حرف او نینیهها

<p>کی بود سیری زمازان نرگس خود کام را          من هلاک طرز اخلاقم چه خلق و کو عتاب          ضبط آداب و فاگر یک طپش خیمت بود          نیست ای افشائی راز عاشقان پرواز رنگ          حلقه زلف تو رونق از عیار دل گرفت          پیش چشمیت جز شکست خود نمی بیند مان          از کتاکشهای موج بحر ماهی فارغ است          ای خمیس از ساز شدت هم نوایت پست          خاک بستی بکلمه درد من دشت و ماست          دل عشقت آب چون شد نشاء بیاید بچوب          چون سبدم از زود حشت کین آتش است</p>	<p>باده پیمانی لرانی نیست طبع جامه را          بوی گل آئینه دار است از لبست دشنام          چون پرهاوس در پرواز دارم دام را          بال و پر باید شناسستن طایر پیغام را          دو آه و امید باشد سر بر چشم دام را          کر زره جوهر شود بر استخوان دام را          انقلاب غم چه پروا مردم ناکام را          از نگین کنده خوش در کور کردی نام را          من ز روی خانه می یاد بر هوای نام را          احتیاج بادو نبودند خون آتش نام را          تا بدوشش ناله بندم محمل آرام را</p>
--	---

بسکه محمود گرفتار نیست بیدل صید من  
 جوش ساغر من شادم حلقه های دام را

<p>ای از روی میوه نوسیداب کینهها          آتش پرست شعله اندیشه ات جد          از حیرت صفای تو خو نیست هیچکد          در کارگاه حکم تو بگرد از سنگ</p>	<p>بر همزن که دورت سنات پست          آئینه دار و داغ هوای نوسیداب          اشک روان سطر ز چشم سفید          آتش برون و در نفس انگین</p>
---	---



<p>چون شد گل شرافت ذات از کینها چو نصیح چاک دل فلک پرده زینها</p>	<p>آنجا که مهر عشق کند وزه پرور تا پای زهر محبت نشان دهد</p>
<p>بیدل بخاکساری خود ناز می کنند ای در غبار دل ز خیالت و نینها</p>	<p>ای آینه حسن منمای تو جانها دو پرده دل غیر خیالت چه توان یافت از شوق تمنای تو در سینۀ صحرا بی زمرنه حمد تو قانون جها ترا آنجا که بود جلوه که حسن کمال از مرحمت عام تو در کوی اجابت با قوت تائید تو تحریک نسیمی در چارسوی دهر کدر کرد خیالت بیاب بصالت دل اما چه توان کرد</p>
<p>اوراق گلستان تنهای تو ز باها جولان کده پر تو ماه اندکها همچون دل بیاب طیان ربیک روانها افسردۀ چو خون رگ نار است بیابها چون آینه محو است یقینها و گماها گمگشته اثر ما بتکا پومی فضاها بر سحر کشد از شکن موج کماها لبریز شد از حیرت آئینۀ دکاها چشم است بر امت گره رشته جانها</p>	<p>در سینۀ بیدل بود بیدل پر خون بی دلغ هوای تو درین لاله ستاها</p>
<p>تو جلوه دادی و مدبوش کرده مار دگر برای چه آنغوش کرده مار چه مشربی که قدح نوش کرده مار تو می تراوی اگر جوش کرده مار چه گفته نیست فراموش کرده مار په نیم شعله که خاموش کرده مار که حکم خون شد، خاموش کرده مار تام آله برد و شوش کرده مار</p>	<p>لقاب عارض گل جوش کرده مار ز خود تهنی شد کان گره از تو لبریز اند خراب میکند عالم خیال تو ایم ز تاب قطره همین جز محیط نتوان یافت نمود وزه طلسم حضور خورشید است اگر بناله نه از زیم رخصت آهی برنگ آتش یا قوت و باد خاموشی چه بار کلفتی ای زندگی که همچو جاب</p>

<p>چو چشم چشمه خورشید حیرتے داریم</p>	<p>نوا می سزہ زچہ خس پوش کرده مارا</p>
<p>نوائے پرده خاکیم یک قلم بیدل</p>	<p>بجاست عبرت اگر گوش کرده مارا</p>
<p>ای گردنگا پوی سراج تو نشانها حیرت نغمه شوخی حسن تو نظرها در کنه تو آگاہی و غفلت همه معذره عمر لیت که نه چرخ برنگ گل تصویر آن کست شود محرم اظهار خفایت بر اوج عنایت فرسد هیچ کس آنجا که فنا نشه اسرار تو دارد بر سبزه درین دشت شد انگشت شهادت از شوق تمت می تو در سینه صحرا جز ناله بس زار تو دیگر چه فرود شیم</p>	<p>وامانده اندیشه راه تو گمانها خامش نفس عرض شنای تو زبانها دریا زمین غافل و ساحل زکوانها وا کرده بخیال زده بوی تو دبانها آینه نوشتند عیانها و نهانها بیهوده رسن تاب خیالند فغانها پیمان کش جوش بهارست نوزادها تا از گل خود رویتو دادند نشانها بچو دل بیقاب طپان یکسانها ایست متاب بیدل بیگانهها</p>
<p>بیدل ره حمد از تو نصیب مرحد دور است خاموشش که آوار و تو اندر بیان</p>	<p>جوش پریشانت شسته بران زمینها تیغ زبانی ده دین خورشیدها جوید ز جوش آبله پاسترینها بر ناخن شکسته طپد زینها نازد لب شوخی پر طافوس پیچها بر روی برک لال شمشند آینهها خلقه در آب آینه وارد سفینهها ویرانه را غما زسد از دینها</p>
<p>ای موی زن بهار خیالت ز سینه با جو تو پنبه هر گلستان داغ دل سودائی تو با نهر تاج خردان از فضل و رحمت تو لب اشک میزند در خرقه نیاز گدایان در کعبت نازک دلان باغ تو چون شبنم سحر در قلزم خیال تو نتوان کنار بست دل را محبت تو بهمان خاک رسد</p>	<p>بیدل ره حمد از تو نصیب مرحد دور است خاموشش که آوار و تو اندر بیان</p>

<p>چون بیدل آنکه مهر خست و انشیں اوست نقش نگین نمی شودش حرف کینه با</p>	
<p>معنی به نفس محو و عبارت بزبانها بگسسته چو تار نفس موج عنانها آئینه مانیز عیار لیست از انہا حسن از خط نوخیز بر آورده زبانها در و نفس سوخته سر جوش فغانها چون تیر توان جست پرداز کمانها دریا بیاں محوشد از جوش کراہیا دامن ز شوق خائیکستست یانها وسعت ز مکان کم شد و فرصت ز زمانها</p>	<p>ای داغ کمال تو عیا نہا و نہا نہا خلفی بہو ای طلب گو بہر وصلت بس دیدہ کہ شد خاک نشد محرم دید تا دم زند از خرمی گلشن صنعت در یاد تو ہومی زد و بر ساغر دل سخت آنجا کہ سجود تو دہد بال خمیدن طوفان عیار عدیم آب بقا کو پیدا است بمیدان ثنایت چہ شاد تا ہمچو شرر بال کشودم بہو است</p>
<p>بیدل نفس سوخته ما چہ فروشد حیرت ہمہ جا تخته نمود است دکا نہا</p>	
<p>رقص سستی ہمہ دم شیشہ سوار اینجا ہر کہ رو تافت ز آئینہ دو جارا اینجا ہر قدر ساغر و میناست خار اینجا ای جنون تاز نفس آئینہ زار است اینجا تا بکے رنگ توان باخت بہارا اینجا روز و شب صورت پشت رخ کار اینجا روز ہم آئینہ دار شب تار است اینجا خاک صیاد گل از خون شکار است اینجا سنگ شیرازہ اجزای شرار است اینجا جہت از کف ندہی۔ دامن یارا اینجا</p>	<p>جوش شکیم و شکست آئینہ دار اینجا عرصہ شوخی ما گوشہ ناپیدا نیست عافیت چشم ز جمعیت اسباب ار بغزور من و ما کلفت دلہا مپسند لفی خود میکنم اثبات بر من می آید ہر چہ آید بہ نظر آن طرفش موہوم است سایہ ام با کہ دہم عرض سبختی خویش دامن چیدہ درین دشت تنزہ دارد عشق می داند و بس قدر گران جانی من چند بیدل بہو او دست گریبان بودن</p>

<p>جام امیتد نظر گاه خمار است اینجا          همیشه غیر تاشای زبان کاری نیست          عافیت میطلبی منتظر آفت باش          فرصت برق و شرر با تو حسابی دارد          چه جگر تا که بنومیدی و حسرت بگذرخت          پرده هستی مو بهوم اثر ما دارد          انجمن در بغل و ما همه بیرون دریم          بحر طاقت همه دم شاید معدومی است          سجده ام از عرق شرم رهی پیش نبرد</p>	<p>حلقه و ام تو خمیازه شکار است اینجا          در خور با جتن رنگ قمار است اینجا          سر بالین طلبان تحفه دار است اینجا          امتیاز یک نفس در چه شمار است اینجا          فرصتی نیست و گرنه همه کار است اینجا          که جاییم و نفس آئینه دار است اینجا          بحر چند آنکه زنده موج کنار است اینجا          نفس سوخته یک شمع مزار است اینجا          از قدم ما بچمین آبله زار است اینجا</p>
---	--

بیدل اجزای جهان پیکری مثالی است  
 حیرت آئینه با خویش دو چار است اینجا

<p>گذر گوهر دل باد و ناست شبم را          تگر و جمع نور آگهی باطلت غفلت          بهر جا میروم در اشک نومیدی وطن          نگردی غافل امی اشک نیاز ترک خود را          تا شانیست که چشم پوس گریه میان فتنه          گل اشکم اگر منظور جانان شد عجب بود          خط خوبان کند غفلت ابل نظر باشد          فضولی میکنم در انتظار مهر تا باش          بوصل کلر خان توان کنار عافیت جستن          ضعیفی هست چندین تعلق است بر عالم</p>	<p>غم چشم تحیر عالم آست شبم را          صفای دل ناکت در پرده خوابت شبم را          چشم خود جهان بگذشت سید آست شبم را          که بروش چکیدن سیر بهتا است شبم را          حیا آئینه گلهای سیر آست شبم را          که رود چشم خورشید جهان آست شبم را          رگ گلهای این کاشن رگ خوابت شبم را          گر فتم پرده بردارد کجا آست شبم را          که در آغوش کل خون در جد آست شبم را          ز با افتادگی یلعالم آست شبم را</p>
---	--

میخورد خون نفس این دل غم پیشه ما  
 جوهر سر تیغ بود خار و خس پیشه ما

بسکه چون شمع نغم نشو و نایافته ایم  
 سختی دہر ز دست دل مازنہار سیت  
 قد خم گشتہ تہ ہمان ناخن فرما و غم است  
 شغل رسوائی و دوسوزی احوال طلبت  
 چشم امتیند از ہم زکشت و گران  
 خاکسپہا سبق مکتب بیابان ماست  
 نشہ مشرب یگرنگی ازان صافتر است

شعلہ زاموج طراوت شمردیشہ ما  
 آب شد طاقت سنگ از جگر شیشہ ما  
 سعی بجایست بخر جان کنے ازیشہ ما  
 نکمت زلف کہ چچیدہ بر اندیشہ ما  
 دل مادانہ مانالہ ماریشہ ما  
 کیعلم نالہ ما بود کنے بیشہ ما  
 کہ شود موج پری در دتہ شیشہ ما

بیدل از فطرت ما قصر معانیست بلند  
 پایہ دار و سخن از کر کے اندیشہ ما

صورت وہی ہستی مہتمم داریم ما  
 محفل ما چون جرس جوش عیشہا می دانست  
 انقدر فرصت کہین قطع الفتانہ ایم  
 میتوان از میکہ ما کچھان محراب ریخت  
 دل متاعی نیست کردشش توان انداختن  
 شوخ چشمی رنج استغابی ارباب جانت  
 گر بخود سازد کسی سیر و سفر در کار نیست  
 رنگما وار و بہار عالم ہر رنگ عشق  
 گر نباشد اشک جملت ہم تلافی میکند  
 دید و حیران سراغ ہر چہ خوابی میدہد

چون جناب آئینہ برووش عدم داریم ما  
 شوق بیدار دورینواد زام داریم ما  
 عمر صحیم از نفس تنغہ دو ہم داریم ما  
 ہچو ابرو بر سر ہو وقت ختم داریم ما  
 گر ہمہ خون نشیند و مغنم داریم ما  
 ہر قدر نظارہ میسبالد دوم داریم ما  
 اینکہ برسو میر و ہم از خویش ہم داریم ما  
 حسن اگر دارد بہنر آئینہ ہمہ ہم داریم ما  
 ہر عذر چشم ترکیت جبہ ہمہ ہم داریم ما  
 خلقی از خود رفتہ و نقش قدم داریم ما

چند باید بود رحمت پرور بار اسید  
 بیدل از سامان بو میدی چہ کم داریم ما

عافیت سوز بود سایہ اندیشہ ما  
 میچکہ خون تخرز زگہ و ریشہ ما

نخل شمعیم کہ در شعلہ دو دریشہ ما  
 بسکہ چون جوہر آئینہ ما شا نظریم

<p>یک نفس ساکن دامان خیالیم مرور      گریه تسلیم وفا پاشد و طاقت بجز      از گل راز بمرغان هوس نونده      گرد صحرائی ضعیفی گره دام وفا است      باغ جان سختی ما سبزه جوهر دارد      نفس گرم بر آتش صفیان برق فناست      دل گمشده سراغی است ز کیفیت شوق      وادی عشق سموم دل گرمی دارد</p>	<p>ورز چون آب روانت همان پیشه ما      باده از خون رک تاک کشد ریشه ما      غنچه خاموشی گلشن اندیشه ما      ناله دامن نقشآذنی بسیشه ما      آب از جوی دم تنغ خورد ریشه ما      بیستون میشود آب از شرر تیشه ما      نشه باله اگر از دست رود شیشه ما      تب شیر است اگر گرم کند بسیشه ما</p>
<p>نخل نظاره شو قیم سراپا بیدل      همچو خط در حین حسن دود ریشه ما</p>	
<p>ت جوهر آینه دل تا بهایا      عذر نیرنگ تعظیم چشم ابروی کیت      میست آشوب حوادث در بنامی رنگ عجز      سخت دشوار است ترک صحبت روشندان      بستن چشم شبان خیال دیگر است      گر نفس زیر وز بر کرده باشد دل است      زلف او نا اختیار میست در تخیر دل      کج سر ستار کشاکش دستگما و ابرو است      فرسش نخل هم بساط بوریا می فقر نیست      ساغر سر کشتگی را نیست بیم احتساب</p>	<p>چون مژه سر گشته چشم سیاه است خوابها      حیرتت از قبله رو گردانم مخرابها      سایه را اجزای سازد قوت سیلابها      موج با این سعی نتواند گذشت از آبها      از چراغ گشته سامان کرده ام مهتابها      بر ندارد تمت خط نقطه از اعابها      خود بخود در رشته می افتد گره از بابها      موج در بحر کمان میخیزد از قلابها      چون صف مرقان کشاید تو کرده خوابها      بن خلل باشد ز کرده کن کربش از بابها</p>
<p>بیدل از مانیستی هم حجلت هستی نبرد      بر نمیدارد هوا گشتن تری از اجسا</p>	
<p>چون غسغی همان بکه بدزد نفس اینجا</p>	<p>تا شکند افتادن با لم نفس اینجا</p>

از راه هوس چند دهنی عرض محبت  
 خوابی که شود منزل مقصود مقامت  
 آن به که بیدل محو کنی معنی بیداد  
 سپوده نباید چو شرر چشم کشود  
 در کوی ضعیفی که تواند قدم افشرد  
 باگردش حسرت چه توان کرد و گرنه  
 چون دل ندود در چمن زخم که بیدوست  
 چون نقش قدم قافله ماست زمین گیر  
 در کوی الفت دل صاف آینه دار است  
 سرمای هستی کسان عرض مثالی است

مکتوب نه بند زبال کس اینجا  
 از آبله پای طلب کن جر س اینجا  
 اظهار بخون می طپد از داور س اینجا  
 کرد عدم هست آئینه پیش و پس اینجا  
 اینجا است که دارد دهن شعله حس اینجا  
 بیدل بدو عالم ند بد هیچکس اینجا  
 کار دم شمشیر نماید نفس اینجا  
 باشد ره خوابیده صدای جر س اینجا  
 غیر از نفس خویش نگیرد عیس اینجا  
 ای آئینه دیگر نمائی هوس اینجا

بیدل نشود رام کسی طایر و صالش  
 تا از دل صد چاک نباشد نفس اینجا

ای ز شوخیهای حسنت موج بیچ و تابها  
 بخراش زخم عشق اسرار دل معلوم نیست  
 صاحب تسلیم راه کس تو اضع میکند  
 فکر صید عشرت از قد و نا جلیست جمل  
 رخس روشن ضمیران لمعین بلاست  
 و آنه دلرا شکست از آسیای چرخ نیست  
 گرد غفلت موج زد چند آنکه و اگر دم چشم  
 مد عابر با و رفت از آمد و رفت نفس  
 میدد زخم دل از بیداد شمشیرت نشان  
 گاه آه می بر باید گاه اشکم می برد  
 انقدر بریانس بچیدم که امیدم تا

حیرت اندر آئینه چون موج در گردابها  
 خواندن این لفظ موقوفست بر اعرابها  
 گر کنی بکایت سجده پیدا میشود محرابها  
 موج چون ماهی نیفتد در حس قلابها  
 موج میگردد نمودار از شکست آباها  
 سوده کی گردد که از گردش گردابها  
 همچو محمل بود در بیداری ما خوابها  
 نغمه گم شد در غبار وحشت مضرابها  
 میتوان فهمید مضمون کتاب از بابها  
 نقد من بکثرت خاک و اینهمه سیلابها  
 یای تا سر یک گره شد رشته ام از تابها

له جوش لخوا

کاروان عمر بیدل از نفسش دارد سر را جنبش موجبست گرد رفتن سیلا بها	ای مکتب گل اندکی از رنگ برون آ گوشیه نمودار شود سنگ برون آ گیرم همه تن صلح شوی جنبک برون آ یک آبله از رفتن دم رنگ برون آ خونی بک جمع کن و رنگ برون آ از خویش برون شود رنگ برون آ از رحمت چندین ره و فرنگ برون آ زین پرده چه گویم بچه آهنک برون آ هر چند شتر نیستی از سنگ برون آ ای صافی مطلب نفسی رنگ برون آ	از نام اگر نگذری از سنگ برون آ عالم همه در بال و پری آئینه دار است زین عرصه نیز رنگ مکش رنگ فردن تا شهرت و اماندگیت هرزه نباشد آب رخ گلزار و فاقه گذار نیست ما شیشه تیغ رنگ نشسته است بر اہت یک لغزش با پوره تحقیق طلب کن و شکار و ما و منت گرد و خرابیت افسوس نیست با و نام تعلق در بناه خامش نفسان مصلحتی هست
زندانی او نام تعلق نتوان بود بیدل ولت از بر چه شود سنگ برون آ	بر آورد از دلیم چون مالہ الطہار رسانیہا خروشی داشتیم کم کرد و دم در سرمہ سانیہا شکستن ہم نبر و از پیکر من بیحدانیہا مگر نذر ز خود رفتن کنی بیدست پانیہا کہ این پیوستگی با در فعل دارد جدانیہا مذار و فسق خلوتخانه جز با رسانیہا شمارم سنگ شد از کاغذت سنگ آسانیہا درین گلشن نفس میوزم از آتش نوانیہا نفس در خون طہیہ و گفت پاس آسانیہا	بداع حسرت و سوخت آخر خود نانیہا غبار انگریز شہرت نیست وضع خاکسار من چو رنگم بیک سر تا با طلسم ساز خاموشی درین وادی بتدبیر دیگر نتوان زدن گام مباش ای غنچه از اوراق گل مغرور جمعیت تو از سر رشته تدبیر زاید غافل و زہ کسی یارب مہا و افسرد و نیز رنگ خود اثر کم کرده آہنگم پیرس از عند لیب من بدل گفتیم کہ این شیوہ دشوار است در عالم



<p>ز طوف آسائش تا نسیم سجده در راه برنگ سائیم محمل بدوش جبه سائیها</p>	<p>تا درین کلزار چون شبم گذرداریم ما سهل نبود در محیط و هر پاس اعتبار</p>
<p>چه کلفها که در آرزوی دار و نهان بیدل بود آئیند یرت نقاب بی صفاینها</p>	<p>چون صد بهر چند در دام نفس و امانده ایم کی بسیل گفتگو بنیاد ما گیر و خلل</p>
<p>با دوه در جام عیش از چشم تر داریم ما آبروی چون گهر همراه سرداریم ما از شکست خاطر خود بال و پرداریم ما کوه تکمین خانه از گوشش کرداریم ما از زمین گیری چون نقش پایداریم ما ای هوس بگذر سری در زیر پرداریم ما چون علم گردی ز دامن ظفر داریم ما ساز چندین گلخنم و یک شریم ما کز پی شیرازه لخت جگر داریم ما از نفس صبح قیامت در نظر داریم ما گر سراغ رنگهای رفته برداریم ما</p>	<p>کس ریغ سرکشی با ما نمیکرد و طرف شعله ما فال خاکستر زد و آسوده شد رنگ ما از خاکساری بر نمیدارد شکست از گذاردل توان در کاینات آتش زدنا ناله را ایدل با دغم مده کین رشته بهیت فتنها از دستگاه زندگی گل کرده است میرسیم آخر همان با نقش پای خویشتن</p>
<p>بیدل اندر جلو و گاه چین ابروی که کشتی نظاره در موج خط سرداریم ما</p>	<p>اینه چندین شب و تابست دل ما عمر سیت که چون آینه در بزم خیالت ما نیم و همین موج فریب نفسی چند پیمانه ما پر شود آندم که بسبا لیم</p>
<p>چون داغ جنون شعله نقابست دل ما حیرت نکه کیمیره خوابست دل ما سر چشمه گویند سرا بست دل ما در بزم تو هم طرف جبابست دل ما جز سوختن آخر بچه بابست دل ما یعنی بسوال تو جوابست دل ما شبم صفت از عالم آبست دل ما</p>	<p>آتش زن نظاره بیابی ما کن لعل تو سحر آمو دادیم دل ارد ما جرعه کش ساعر سارگه ازیم</p>

<p>عمریت که در پاس حسابست دل ما  از بسکه نفس موخت کبابست دل ما  دستی که عبازش همه آبت دل ما  سرمایه صد خانه حسرابست دل ما  یک پرده تنگ ترز حسابست دل ما  گر آب شود با دوه نایبست دل ما  یار آینه می بیند و آبت دل ما  ای یاس خروشی که نقابست دل ما  در یاب که تعبیر چه خوابست دل ما  خون شو که ز دست تو کبابست دل ما  عمریت که آینه خطابست دل ما  افسوس همان خانه خرابست دل ما</p>	<p>تا چیت سراخام شمار نفس حسرت  حسرت ثمر گوشش بیجا صل خوشیم  باغی که بهارش همه سنگست دل اوست  ما خاک ز جا برده سیلاب خونیم  پیراهن ما کسوت عریانی دریاست  در بزم خیالت که جیاجام بدست است  منظور بتان هر که شود حیرتش از ماست  تا آینه باقی است همان عکس حجابست  تا چشم گشودیم بخوشش آینه دیدیم  ای آه اثر باخته آتش نفسی چند  ب نکشه خجالت محسوس می دمای  دنگ شد آینه و صد قطره که رست</p>
--	---

آینه همان چشم طوفان خیالی است

بیدل چه توان کرد سرابست دل ما

<p>خشک میکردیم اگر کایت ناله برداریم ما  تا بس دردی نباشد در دواریم ما  در خود آتش میسزیم از بس اثر داریم ما  در شکست بال پرواز و کرداریم ما  نیست جز مکرگان حجابی را که برداریم ما  بچو دل پر آب گردان جگر داریم ما  از نفس غافل خواهی بود پیر داریم ما  خاک اگر گردیم آبی در نطفه داریم ما  بچو دانه لاله شام بی سحر داریم ما</p>	<p>بسکه از ساز ضعیفها خبر داریم ما  عاشقانرا صندل آسودگی در دست است  از کمال ما چه پیری که مانند چنار  هر قدر افسرده گردد شعله از خود میرد  شش جهت آینه دار شوخی الهیار است  بچو آهی سر نزد کرنا که از می کل کرد  ما و صبح از یکجا ماحرام وحشت بسیم  انفعال از هستی ما بر داور و مرگ هم  رفع کلفت از مزاج تیره بختان مشکل است</p>
---	---

<p>همچو اشک خود جبین در زیر سرداریم ما</p>	<p>سجده بالیستم از سامان راجها پسر</p>
<p>بیدل از مانا توانان دعوی جرات مخواه کم زدن از هر چه گوئی بیشتر داریم ما</p>	
<p>مگر شکستن دل پر کند ای باغ مرا که شعله نیز بنوسد لب ای باغ مرا شکفتگی همه خمیازه کرد باغ مرا چسان علاج کند کلفت دماغ مرا مقام فتنه مکن گوشه فراغ مرا زمانه شوخی طاوس داد ز باغ مرا ز حلقه رم آهو طلب سراغ مرا به تیغ شعله بریدند ناف دماغ مرا</p>	<p>بنازگی نکشد عافیت دماغ مرا ز برق یاس جگر سوز ناله داریم نشاط باوه بمبینای غنچه با بود خارش شیشه چرخ از گونیش پیدا است در ابروی تو شکن پرور تقافل چند هزار رنگ ز بخت سیاه من گل کرد چو میل سر مرده نهادم بچشم خوش نگهان فسردگی مطلب از دلم که در اسجاد</p>
<p>مگر ز ناله می گشت سینه ام بیدل که خامشی است سبق عند لب باغ را</p>	
<p>هر بن مو چشم امید می شود بجزیر را حرف زلفت کرد سنبل رشته تقیر را خواهی آبادم کنی بر باد و تعمیر را بشکن ای نفاس اینجا خاتم تصویر را داع حیرت میکند چون نقش باز بجزیر را تا بمنزل برود ام سر رشته تعمیر را یک نفس بر باد و اینجا ک دامن گیر را میکند بال سمندر جوهر شمشیر را نیست خون گر پالاید کسی این شیر را تا بدانی بس چو بیدل قدر دار و گیر را</p>	<p>گر بگذارد خیالت در دل آرد تیر را با در خسارت جبین فکر را آینه سخت بر نمیدارد عمارت خاک صحرا می چون سخت دشوار است پرواز شکست رنگ گر باین وجه است شور و حشت دیوار ام چون خوابید وزین خوابی که فیش کم مباد تا کی از غفلت بقید جسم بر دازد دولت موج خون من که آتش داع گر میباید صبح عشرتگاه هستی از شفق آبتن است دست از دنیا دار و دامن آهی بجزیر</p>

	خط جبین ماست ہم آغوشش نقش پا دارد هجوم سجده ما جوشش نقش پا	
انگندہ ایم بار خود از دوشش نقش پا موج گلست بر سر ما جوشش نقش پا افسردہ میکنند سر مدہوشش نقش پا چون سایہ ایم خواب و اموشش نقش پا پوشیدش آسمان بر سر پوششش نقش پا بارنگ چہرہ ام بر دہوشش نقش پا خمیازہ فغان لب خاموشش نقش پا رنگ جنا بگر می آغوشش نقش پا یک جہہ سجده است بر دوشش نقش پا		راہ عدم لبعی نفس قطع می کنیم چون جادو ما بر اہ رضا سر نہادو ایم ما ہم و آرزوی حبسین سائی در می چشم اثر دیدہ ز رفتار ما نشان ہر سر کہ بخت دیکت خیال رعوتی ستانہ میخرامی و بر رسم کہ در رہت در ہر قدم ز شوق خرام تو می کشد گاہ خرام میچکہ از پای ما زکت ست بنایم از خط تسلیم رختند
	بیدل ز جوشش ابلہ ام در رو طلب گو ہر فروش شد صدف گوشش نقش پا	
دست بر قید صدمہ اشکل بود بخیر را ایکے سو داندیکہ سر مایہ کن تر ویر را احتیاطی کن کند نالہ شبگیر را چو ہر ایجا عین ابرو میشود شمشیر را سر مہ شد بخت سیاہ ہم حلقہ ز بخیر را بی نیاز از اشک میدان دیدہ تصویر را خواب ما افسانہ فمید این ہمہ تعبیر را برق آہ من فیوز و طرما شیر را ہم چشم بستہ باید خواند این شکریر را گر برنگت مار ساز از ہم ندانی زیر را		پاس کار خود بنا شد صاحب تدبیر را نفع زین بازار نتوان بردنی عین فریب بیت آسان راہ بر قصر اجابت یافتن سادہ دل از کبر و دانش تر شروئی میکشد میںوائی بین کہ در ہر اہی درس جنون در بیابان تخیل ہم چشم ما منجواہ و عظم مردم غفلت ما را قومی رہا کرد در محبت و اعدا رکوشش سچا علم نقش ہستی ہر خط لوح خیالی نفسیت نغمہ قانون وحدت ہر تو سازشما کند

راست بازار از حکم کج سرستان چاره نیست  
با کمان بیدل اطاعت لازم آمد تیر را

بگیر بنیاد زینا فتح بدست برون آ  
تو خواه سبوح شمر خواه می پرت برون آ  
ز خانه که بنایش کند شیت برون آ  
از آنچه نیست مخور غم و ز آنچه هست برون آ

چو شمع کیمیره و اکن ز پرده دست برون آ  
منز هست خرابات بی نیاز حقیقت  
قدت خمید و ز پیری و گر خطاست آقا  
امید و یاس وجود و عدم غبار خیال آ

مباش مویگان خانه فریب چو بیدل  
خدا نک ناز سکاری ز قید شست برون آ

شکست خاطر م بر طاق نیان ماند چینی را  
که افغان کرد اگر برداشت از آهم حزنی را  
همین داغ است اگر زیند و باشد و نشیبی را  
نیاز از ابدان بخبر کن درود بینی را  
ز نام جلوه آینه کن حیرت گزنی را  
غنیمت می شمر از ابدان خلوت گزنی را  
مگر از چشمت آموزد کس و ن سحر فری را  
ببستم چیده و امانت سازم ناز غمی را  
زبان سر به آلوده است سوی خویش چینی را  
ولیکن چاره نوان ساختن نقش چینی را  
تو گر خود غافل صرف عدم کن دور بینی را

نباشد یاد اسباب طرب و حشت گزنی را  
ز حسان جفا تمهید گردون پیستم این  
محبت پیشه ازورد بیدر و می بست بر کن  
صد تا کی بغفلت چند اگر در دولی داری  
درین گلشن چه لازم مچو چندین رنگ بو بود  
شر در سنگ برق خرمن مردم نمی کرد  
ورق گردانده است از کسب گها نسجه گردون  
ز دل بر گشته مرگانت تغافل بسته پیمت  
خروش نا توانی می تراود از شکست من  
بگمتر سعی نقش از سنگ ز این میتوان کرد  
نشاط اینجا بهار اینجا بهشت اینجا کار اینجا

مجو تکلیف عالی فطرت از دون همسان بیدل  
ثبات رنگ آخر نیست گلهای زمینی را

از وداع آرزو پر میدهم این تیر را  
این طلا برنگت دار و جوهر اکیر را

تا یکی در پرده دارم آوی تا تیر را  
رنگ زرد ما عیار قدرت عشقت را

<p>ما تخیر شکیان را اضطراب دیگر است آسمان با آن کجی شمع بساط راستی است نیست در بیداری هوم ما بیجا صلان</p>	<p>پرزون در رنگ باشد سهل تصویر را حلقه چشم حکان نظاره داند تصویر را انقدر خوابی که کس ز حمت دهد تعبیر را</p>
<p>پوشش حال است بیدل ساز حفظ ابرو بی نیامی میکند جوهر این شمیر را</p>	
<p>جولان ما فسر و بزنجیر خواب ما ممنون غفلتیم که بی منت طلب و اماندگی ز سلسله ما نیرود نتوان بسی آبله افسرده گی گتید انظار غفلتی طلبم کار عقل نیست</p>	<p>و امانده نیست حاصل تعبیر خواب ما ما را بار رساند شب بگری خواب ما چون جاده ایم بگری و زنجیر خواب ما خشتی نخیده ایم تعبیر خواب ما نقاش عاجز است بتصویر خواب ما</p>
<p>بیدل اگر طلب هوس اینک منر نیست ما و شکست پوشش و تعبیر خواب ما</p>	
<p>رفت و گویند صید مقصود می بندد اگر از خاک ره تا سایه فرقی میتوان کرد بسی برق تا زان شرر جولان چه پیر تو خوابی پرده ز کین ساز و خوابی چه بگلوک از آن چشم عتاب آلود و ذوق زندگانی کو ز جوش باوه میباید سداغ نثار پریشان اگر با صانع از صنوع را بی میتوان برود چو شمع از جیب خود رفتیم تا سر زان واغی شکار غیریم تا درین صحرائی بجامل نگرد و هیچ کا و موج افسون غلط بینی جهان طوفان رنگ و دل جان شتاق بری</p>	<p>مرا ز سعی خاموسه نفس گیر و کند ما جز این مقدار نتوان یافت از پست و بلند ما که بود از خود انداختن اولین که فرزند ما چه آتش که باشد سوختن دره سپین ما غم ما دام تلخی برده شیه زیند ما جهان نیز مات چو نیست عرض جوان چند ما چرا در بند نقش ما نباشد نقش بلند ما ملاش نقش بیانی داشت بیدل طلب ما حریف نمید که ای نمیکرد و کند ما عبار خویش شد در جلوه کا بهش نقش بلند ما چه ساز و جلوه با آینه شکل پسند ما</p>

کند ناله واریم در گرد عدم بیدل  
ز خاکتر صدای رفته میجوید سپند ما

بر رخت نظاره مارالغرش از جوش صفا  
تو نبهای صد چمن از جلوه بایت یک ادا  
همچو کاکل کجبان جسمع پریشان در قفا  
چشم مخمورت بخون تاک می بند و حنا  
مانده زلف سرکشت ز اندیشه و لها و تا  
میدهد گرد و خطت آئینه دل را جلا  
خفته در خون شهیدت جوش گلزار بقا  
وز شکست طره ات دل میدد جای صدا  
غنچه سازد در چمن پیراهن از خجالت قبا  
وز خراست فتنها جوشیده از هر نقش پا  
کبیت کرد و کیمیره بر هم زد و صبر آرا  
مردمک از دیده هاپیش از نگه گیرد هوا  
سو ختم خیدانکه با خوی تو گشتم آشنا

ای خیال قامتت آه ضعیفان عصا  
نشسته صد خم شراب از چشم مستت غمزه  
همچو آئینه هزارت چشم حیران رو برد  
تبع فرگانت بآب نازد امن میکشد  
ابروی مشکینت از بار تغافل کشته خم  
زنگ حالت سریره در چشم تاشا می کشد  
بسته بر بال اسیرت نامه پرواز ناز  
از صفای عارضت جان میچکد گاه عرف  
لعل خاموشت گراز موج تبسم دم زند  
از نگاہت نشسته با بالیده هر فرگان زند  
هر کجا ذوق تاشایت بر اندازد نقاب  
گر جمالت عام سازد و رخصت نظاره را  
آخر از خود رفتم راهی بضم یار برد

عمر باشد در بوایت بال عجزی میزند  
تا کجا پرواز گیرد بیدل از دست دعا

ز پیکر سرو موج خجالت شود نمایان چو می زلیبا  
طی ز مستی بروی آئینه نقش جوهر جو موج صبا  
شوم فلاتون ملک دانش اگر شناسم سر از کف پا  
نخست نقش دیگر نمایان مگر عبا ری سال عفا  
ز بعد مردن مگر نسیمی غبار ما را برد بالا  
چو حاصل است نا امید غبار دنیا بفرق عشقی

اگر گلشن ز ناز گردد قد بلند تو جلوه فرما  
ز چشم مست تو گریه قبول کیفیت نگاهی  
سخواند طفل جنون مزاجم خطی زیست و بلند می  
رضیح زار این دستان ز نسو زنگ این گلستان  
بیهج صورت ز دور گردون نصیب بانیست سر بلند  
نه شام ما را سحر امید نه صبح ما را دم سفید

<p>اگر ندیدی طپیدن دل شنیدی داشت ناله ما  بجاست آئینه تا بگیرد غبار حیرت ازین نازنا  نفس بنگ کند پیچ موج می در گوی مینا  زمهر گل بنگ دامم چو صید و بس رفته بریا  تو و خرامی صد تغافل من ز گاه بی صد تمنّا</p>	<p>رمیدی انوید بی تامل گذشتی آخر تغافل  با و لیں جلوہ از دہار صید برو گدخت طا  بدر پیما نگاہت ز نلاف می فروشتے  سوی کسان مشکباری بخوبیش پیچید ام چو نبل  بہر کجا ناز سر آرد نیاز ہسم پاکم نداد</p>
<p>ز عارض او دمید بیدل بہار خطِ نظری  بمعجز حسن گشت آخر گل ز مژد ز لعل پیدا</p>	
<p>او سپھر من کف خاک او محب و من کجا  اینقدر ہا بس کہ در کولیش رسد فریاد ما  پیش ازین آتش مزین دین آئینہا  نثار انیکہ ز خاکش گرد تار و ز جہا  القدر خاکستری کایب نہ گیر دجلا  می طپد بر نفس صد کاوان بانہا  زین بیابان نقش پام نیست آواز پیا</p>	<p>دامم از سوای خام غفلت و ہم رسا  عجز را کرد جناب سرفراز بہار ہی است  نیست برق جانگدازی در تغافلہای یار  ہر کرا اُلفت شہید چشم مخور کسند  نیست در بنیاد آتش نازہ نیرنگ دھر  زندگی محسّل کش و ہم دو عالم آرزو  بر چہ می بلیم طپش آمادہ صد سجوا</p>
<p>آرزو خویش گشته نیرنگ قطع ناز کیست  مغزہ دارد دور باش و جلوہ میگوید پیا</p>	
<p>آب آئینہ محال است کشد آتش را  خامیہ بہر کند سخن دلکش را  شمع ناچار بخورد کوچہ دید آتش را</p>	<p>کے جزا میرسد از اہل جیاس بخش را  بزر باں است سوال از دہ حرفِ خطا  استخوانم نشود سدرہ ناوک بار</p>



کینه سازی الهی نیست که زایل کردد  
از چه پرواز بزرگی نفروشد زاهد  
بگذرد از حنرقه اگر صافی مشرب خوابی  
نال که کم نیست اگر گریه عنان کوتاه کرد  
مژده باز کن از چاک کتان هستی

روز و شب سینه پراز تیر بود تر کش را  
ریش بر تافته کم نیست بز آن حفش را  
از نم میگذرانند می بغیش را  
ابر از برق سپهر اینی بکند ابرش را  
نتوان دید چشم دگر آن مہوش را

دام ما گرم روان نیست تعلق بیدل  
خار یا مانع جولان نشود آتش را

چو اشک آنکس که میچیند گل عیش از طپیدنها  
ز لبس عامست در وحشت سرای دهر بیتابی  
مجاوزه شهرت ز پرواز سبک در جان  
نگه دریده حیران ماشوخی نمیداند  
دو تا کردیم آخر خویش را در حمت پیری  
ز رونق بازمی ماند چو مینا شد زمی خالی  
مرا از پچتاب گرد باد این نکتہ روشن شد  
ز قطع الفت دلها سود آسوده نشیند  
گداز در دو نو میدی تماشای دگر دارد  
جباب از موج هرگز صرفه طاقتمی بیند  
ز هستی که برون تازی عدم در پیش می آید

بود لنگ اگر گوهر شود از آرمش  
دل هر ذره دارد در قفس چندین طپیدنها  
صدای بال مرغ رنگ بنود در پریدنها  
برنگ چشم شبنم در دایر میناست دیدنها  
رسانیدیم بار زندگانی با خمیشتنها  
شکست رنگ ظاهر میشود در خون کشیدنها  
که در راه طلب معراج دامانت چیدنها  
شود خمیازه مقراض افزون در بریدنها  
برنگ اشک ناسورم نظر باز چکیدنها  
ز بال ماگره دامی کند آحن طپیدنها  
درین وادی مقامی نیست غیر از نارسیدنها

مجاوز طفل خویان فطرت آزادگان بیدل  
پیرو از خطر کی می رسد اشک از دو دیدنها

چو سایه چند بھر خاک جبهه سودنها  
غبار غفلت روشندی نگرود جمع  
دمی که جلوه ادا فهم مدعا باشد

که رنگ بخت نگرود کم از زدودنها  
بجاست دیده آینه را غنودنها  
کشودن مژده هم مفت لب کشودنها

<p>مخواه ز آئینه حسن رفع جوهر خط گر آبرو بود از حادثات کاهش نیست کجا است عشرت اندوختن بخت مرگ مباش هرزه نوای بساط کج فهان تغافل از بدونیک اعتبار اهل حیات چوماه نومشوار آفت کمال ایمن فریب فرصت هستی مخور که همچو شرار درین محیط که نقد فسوس گوهر او است سراغ جیب سلامت نخلتوان دریا ز امتحان محبت در آتش همه عمر</p>	<p>که بیش میشود این رنگ از زود و نهها ز میان نیرسد الماس راز سود نهها مجو چو کاشتن آسانی از درود نهها که ترسم آفت نفرین کند ستود نهها که سرخ رونی چشم آورد غنود نهها همان بکاستنت می برد فرود نهها نهفتنی است اگر هست و نمود نهها کفی پر آبله کن چون صدف ز سود نهها مگر ز کسوت بیزنکست هیچ بود نهها چو عود سوختن ماست آرمود نهها</p>
<p>چو شمع از خجالت ره نورد نار سید نهها ز یک کخم شر صد گشت عبرت کرده ام جز گلستان چون را آن نهال شوق در بارم در آن وادی که طاقتنا بعرض امتحان آید چه دست و پا تو اندزد کسی در بند جسمانی بسر بردیم در شغل تا سفادت هستی دیم از ساز هستی دست در واک بتیاری ز نیرنگ نفس پردازی الفت چه پیر ز اوج اعتبار آواره کرد از وادی فخرم کردی محرم از محبت بی شکست دل از حسرت صبح بنا گوش تو مسلمیم</p>	<p>گره کشای سخن در سخن بود بیدل بناختی نقد کار لب گشود غصا</p>
<p>بجای نقش پا در پیش پا دارم چکیده نهها درین مزرع درودن میدید پیش از دبد نهها که چون آهم برون می آرد از خود قد کشید نهها نگاه ما ز خود رفتن سر شکست ما دوید نهها ندار و این نفس پیش از نفس دارمی طمید نهها رہی کردیم چون مقراض قطع از لب گزید نهها نفس ما را بر زان صبح شد و ام رسید نهها تو در آغوشی و من گشته ام از دور زید نهها نباشد و امن کوتاه من مغرور چید نهها که چون گل خواندن این نامه میباشد درید نهها که در مهتاب دار و ریش از شکم چکید نهها</p>	<p>بجای نقش پا در پیش پا دارم چکیده نهها درین مزرع درودن میدید پیش از دبد نهها که چون آهم برون می آرد از خود قد کشید نهها نگاه ما ز خود رفتن سر شکست ما دوید نهها ندار و این نفس پیش از نفس دارمی طمید نهها رہی کردیم چون مقراض قطع از لب گزید نهها نفس ما را بر زان صبح شد و ام رسید نهها تو در آغوشی و من گشته ام از دور زید نهها نباشد و امن کوتاه من مغرور چید نهها که چون گل خواندن این نامه میباشد درید نهها که در مهتاب دار و ریش از شکم چکید نهها</p>

درین گلشن که زگلش بختند از گفتگو بیدل  
شنیدنهاست دیدنها و دیدنها شنیدنها

گر کنم با این سرر شور بالین سنگ را  
من بدردنار سائیا چسان وز دم نفس  
از حسد زگلش که از دل توان دیدن  
چون صدای هر کس برنگی میرو دزین کویا  
از شکست ما صدای شکوه نتوان یافتن  
و دیده بیدار را بخت گوان زینده میت  
ساز این که بسا رخیر از ناله آهنگی بخت  
صافی دل صفت عیش است از حسد پرست  
فیض سودا مشربان از لبکه عام فناده است  
ظالم از ساز حسد بیدستگاه عشق نیست  
تا نفس وارد تردد جسم را سرگشتگی است  
گر همه بر خاک پیچ عشق حسن آرد برون  
عاقبتها نیست غیر از پرده ساز شکست

از شر پرواز خواهد کرد تکمین سنگ را  
میکند بیدست و پائی ناله تلقین سنگ را  
گر شود و امن بخون لعل ز گلین سنگ را  
اتشم فمید آخر خانه زین سنگ را  
شیشه اینجا میگشا یدلب تجسین سنگ را  
ای شر تا چند خواهدی کرد بالین سنگ را  
آرمیدن آنقدر با کرد سنگین سنگ را  
هوش اگر جامت دد پر شیشه بگزین سنگ را  
همچو مجنون میکند دامان گلچین سنگ را  
از شر ردایم چراغان در دست این سنگ را  
تا نیا ساید فلاخن نیست تسکین سنگ را  
کوشش فرهاد آخر کرد شیرین سنگ را  
شیشه می بیند نگاه عاقبت بن سنگ را

خواب غفلت میشود پا در رکاب از موج شک  
در میان آب بیدل هست تکمین سنگ را

فلک سرگشتگی چند از خار آرمیدنها  
مخورای شمع از بستی فریب محفل را  
بمان بهتر که عرض ریشه در خاک عدم باشد  
بناز محفل نیزنگ هستی سخت چیرا نم  
بشی در بخودی نظاره آن بیوفا کردم  
مقام وصل نایابست راه سعی ناپیدا

نیبایت از خاک اینقدر و امن کشیدنها  
که یک گردن نمی آرزو بچندین سر بریدنها  
برنگ صبح برق حاصلست اینجا میدنها  
که بض ناله خاموشیت دلست شنیدنها  
کنون چشم چو شمع گشته داغ است از ندنها  
چه میکردیم یارب اگر نبود ی بار

<p>کف خاک هوا سرده ای بچشم          چو اسکم ناتوانی رخصت جرات نمی بخشید          سرشکم داشت از شوق گداز آلوده تحریری          شرارم شعله ام زگم گداین طایر م یارب          ز شرم ز گس مخمورا و چندان عرق کردم</p>	<p>بگردون چند چون صحبت برد بر خویش حیدنها          مگر از لغزش پابندم هر ام دو دیدنها          بیال موج بستم نامر در خون طمیدنها          که میخواند شکست بالم افسون پریدنها          که سر تا پای من میخاند شد از شیشه حیدنها</p>
---	--

ز احوال دل غمگین بیدل چه میرسی  
 که هست این قطره خون چون غم مخمور از چکیدنها

<p>ای ز چشم می پرستت موج می در جاها          در تبتم کم نشد ز هر عتاب از زنگست          دامنت نایاب و من بیاب عرض اضطرار          صید مخرومی چون در مرغزار و بهر نیست          بسکه بنیاد مز آشوب چون جزو هم نیست          از بلای عافیت هم ایقدر ایمن مباش          پچیب شعله دل نامه چیده است          این شبستان جز غبار دیده بیاب نیست</p>	<p>حلقه زلف گر بگیرت بگوش داعها          کی بشهدقت در یزد تلخی با داعها          خواهد از خاکم غبار انگیخت این ابراعها          به زن آغاز من شد کلفت اسخا عها          میتوان از آستانم رخت زنگ باعها          آب گوهر طعمه خاکست از آرا عها          میفرستم از نفس سوی عدم پغا عها          جمع شد و در چراغ و رخت زنگ شامها</p>
--	---

بجانش لبکه بیدل بزم مارا نور نیست  
 ناخن از موج می آورد چشم جا عها

<p>عبث تعلیم آگاهی مکن از سرد و طبعانرا          بغیر از با و پیمانے چه دارد و پنج منعم          بر جاع عافیت رود اودان در تلاش افتد          حسد را ریشه نتوان بافت جز در طینت ظالم          در شانرا ملایم طینتیمای خجل دارد          اگر سوز و نفس از شور محشر باج میگردد</p>	<p>که بیانی چو چشم از سره ممکن نیست مرگانرا          ز وصل ز رهان کجاست آغوشیت منیرانرا          و دیدن ریشه کلهای آزادیت طفلانرا          سردنباله دایم در دل تیر است پیکانرا          زبان از زرم گونی سرنگون افکند دندانرا          خموشیهای اینی در گره دارد نسیانرا</p>
--	--

<p>کتاب پیکرم از موج می شیرازه منخواه          فغان کین نوحطان ساده لوح از مشق بتیانی          و گر کو تخته تا گلر خان فهمند مقدارش          چو بوی گل لباس راحت مانیت عریانی          بر بیبا مانیم وقتت اگر شور جنون گریه</p>	<p>غم آبی فراهم میکند خاک پریشانرا          بآب تیغ میویند خط عنبر افشانرا          ز نقش پانچاک افکنده اند آئینه جانرا          مگر در خواب بنید پای مجنون وصل دانا را          اگر دستی کنم پیدای منیب با هم گریبانرا</p>
<p>بچشم خون نشان بیدل توان بگر کهر ریزی          که لاف آبرو شیت گدازد ابر نیانرا</p>	
<p>گفتگو صد رنگ ناکامی دماند از کاها          غیر دیر و کعبه هم صد جا تمامی کند          ریشه نشو و نما از دانه ما گل نکرد          قطره ماتا کجا سامان خود داری کند          گل کند گرو حشت در دسر فرماندهی          چون با گاهی فتد کار اهل دنیا ناقصند          لاله و گل بس که لبریزند از صهبای رنگ          از طیش آواره های ریشه جرات مباتا</p>	<p>وصل هم سو هو مماند از شب پیغا          زندگی یکت حاصمه دارد اینمه احراها          ماند چون حرف خموشی در طلسم کاها          بگر هم از موج اینجا می شمارد کاها          چون شر از رنگ ریزد زین نگینا ناها          ورنه در تدبیر غفلت پنجه اند این خاها          در شکستن هم صدانی سر زوزین جاها          در زمین ناتوانی کشته اند آراها</p>
<p>بیدل از آئینه زنگار فرسودم میرس          داشت صبحی که غارت کرد رنگ شاها</p>	
<p>هوس مشتاق رسوائی مکن سودای منیا          ز برق ناله آتش در نهاد رنگ بو فکن          درین محفل نظر و اگر دم چون شع می سوز          کفی افشاند ام چون صبح لیک از رنگ بکا          بعضی ناز معشوقی کشید از گریه کار من          نقاب از آه من بردار و چاک دل تماشا کن</p>	<p>بر روی خنده مردم کش چاک گریبانرا          چو شبنم آبروی نیست اینجا چشم گریبانرا          تبسم در رنگ خوا بانند این زخم نایانرا          بوشت دسته می بندم شکست رنگ امکا          سرشک آخر بر انگشت حنائی کرد فرکانرا          حجابی نیست جز گردن فنها صبح عریانرا</p>

له از نشان برتی ما بسکه نامی پیش نیست  
 چه صید ما حکم صدا دار و دیو کوشش و اوما

<p>غباری دیده دیگر ز حال با چه می پرسی      ز محو جلوه ات شوخی سر موئی نمی باله      زگر و رنگ این گلشن نبود امکان حسین      ز بیانی است رخسار تعلق و امن افشاندن      درین گلشن باین تنگی نباید غنچه گردید</p>	<p>شکست آینه پرواز است رنگ ناتوانانرا      نگه در جوهر آینه خون شد چشم حیرانرا      بزنگ صبح آخر بر خود افشاندیم دامانرا      نگاه آن بکه بردارد ز راه خویش ثمرگانرا      چو گل بچاک دل و اشوبد امن کش گریبانرا</p>
<p>محو از هرزه طبعان جوهر پاسبان نفس بیدل      که حفظ بوی خود مشکل بود گلهای خندانرا</p>	
<p>پیش آن چشم سخن کو موج می در جاها      رنگ خوبی راز چشم او ثبات دیگر است      موج در یار اطمینان رقص عیش گنبدت      از مذاق ما اگر غافل نباشد کام شوق      چون خطیر کار اگر مقصد دلیل عجز نیست      از گرفتاری ما با عشق زیب دیگر است      شهده عالم شدن شکل بودی در دسر      سخت دشوار است قطع راه تسلیم عدم      مقصد وحشت حرامان نفس فهمید نیست      نشه عیشی که دارد این حمن خمیازه است</p>	<p>چون زبان خامشان مجیده سر در کاها      روغن تصویر دارد حسن ازین باواها      بسمل او را بی آرا نیست آراها      میتوان صد بوسه لذت برد از دشتاها      پامی آغاز از چه می بوسد لب اسخاها      بال مرغان میشود مژگان چشم داماها      روز و شب چین بر چین دارد نگین انجاها      بچوپیک عمر باید از نفس زد کاها      بی سراعی نیستند این بوی گل اجراها      بر پر طاوس می بندم برات جاها</p>
<p>بچکس در عالم اقبال فارغ بال نیست      رخسار نتوان تا خلق بیدل ز پشت باها</p>	
<p>شدی پرو بهمان در بند غفلت میکنی جان را      ریاضت غره دارد از اهل یک ازین غافل      بود ساز خسته و لازم قطع تعلقتما      مروت کرد دلیل همت اهل کرم باشد</p>	<p>پشت حرم کشی تا کی چو کردون بار اسکانرا      که از خود گر تھی گشتند پر کردند بمیانرا      که می آرد بعرض بی نیامی تیغ سربازانرا      چرا بر خاک ریزند آبروی ابرغسیانرا</p>

<p>جهان از شور و لهانانه زنجیر خواهد شد  بذوق کامرانهای عیش باور سوانی  دل از سطر نفس بگیر پایم جبهه میخورد  مروت کیشی الفت و فاشاق بود اما  بمضرب نفس آهنگ اسرار مینویسد</p>	<p>میفشان بی تکلف دامن زلف پریشانرا  ز شاد می لب نمی آید بهم چاک گریبانرا  ویراناز برکتوب مانوشست عنوانرا  غرور حسن رنگت با تصور کردی میانرا  بریدنهای چشم پایم گرفته است مرا</p>
<p>بجز تسلیم ساز جرات دیگر نمی بینم  خمیدن میکند بیدل کمان ناتوانانرا</p>	
<p>داغ شو قلم نیست الفت باتن آسانی مرا  بی سبب در پرده او نام تلافی میکشتم  از نفس بر خویش می پیچید بای غنچه ام  خلعت خونین دلان شریف دردی نیست  راز دار بیا معنی کوس شرت پوده است  پر سبک و حمز فکر سخت جانی فارغم  گرد بیا با از طواف دامنی محروم نیست  میروم از خویش در اندیشه باز آمدن  همچو موجم سودن دست ندامت کار کرد  غیر الفت بر نایب صافی آینه ام  این چمن یارب بخون غلطیده مرا گمان  جلوه مشتاقم بهشت و دوزخی در کار نیست  چون شرارم سازم پیدائی حیا ارشار کرد</p>	<p>چو و تاب شعده باشد نقش پشیمانی مرا  شده نفس آخر لب انگشت حیرانی مرا  نیست غیر از لب گشودن سیل ویرانی مرا  بس بود چون غنچه ام زخم گریبان مرا  چون حیا از پوشش عیب است عرفانی مرا  چون شرور رنگت توان کرد زندانی مرا  ز دلبخواهی جنون آخبر پشیمانی مرا  همچو عمر رفته یارب بر بگردانی مرا  بعد از نیم کاشش بگذار دیشمانی مرا  میکند تا خار و خس در دیده مرا  کرد حیرانی چو شبم چشم قربانی مرا  میروم از خویش در هر جا که میخوانی مرا  یعنی از خود چشم پوشانید سردانی مرا</p>
<p>میروم از موج برباد فنا نقش جناب  تنغ خوشوار است بیدل چمن پشیمانی مرا</p>	
<p>چو تخم شکست بکلفت سرشته اند مرا</p>	<p>بنا امید می جاوید کشته اند مرا</p>

<p>طلسم حیرتم و بکنفس قرارم نیست بفرصت نخی آخر است تحصیلم کجا روم که شوم امین از لب غما چگونه تخم شرارم بریشه دل بند فلک شکار کندیت سرنگونی من طپیدن نفسم بار کسوت شوقم ز آه بی اثرم داغ خامکاری خویش</p>	<p>باب آینه دل سرشته اند مرا برات رنگم و بر گل نوشته اند مرا بعالم آدمیسا نم فرشته اند مرا که هم بعالم پرواز کشته اند مرا ندامم از خرم زلف که هسته اند مرا که در هوای تو بیتاب رشته اند مرا با تشی که ندارم سرشته اند مرا</p>
<p>چو چشم بسته معمای راحتم بیدل بلغزبشش نی مرگان سرشته اند مرا</p>	
<p>دام کیعالم تخیر گشت حیرانی مرا محو شوقم بوی صبح انتظاری برده ام جوش زخم سیدام کیفیت چاک دلم ای ادب ساز خموشی نیز بی آهنگ نیست تدعیمم بکفلم چون شمع در وحشت گشت عجز هم چون سایه اوج اعتباری داشت پرده ساز جو نم خامشی آهنگ نیست نال داری سوز جیب دل برون آورده ام اعتیاج خود شناسی جوهر آئینه است</p>	<p>عاقبت کرد این در و اگر دانه زنی مرا سردای حیرت همان در چشم قربانی مرا خرقی مفت تو ای گل گر بختدانی مرا بچو مرگان ساز موسیقار حیرانی مرا اشیان هم بر نیار و از پرافشانی مرا کردوش آسانت نقش پیشانی مرا نال میگردم ببدنگی که گردانی مرا شعله شوقم مبادای یاس بنشانی مرا من اگر خود را نمیدانم تو میدانی مرا</p>
<p>بیدل افسون جنون شد صیقل آئینه ام آب داد آخر بزنگ اشک عریانی مرا</p>	
<p>جلوه او داد فرمان نگاه آئینه را منع پرواز خیالت در کف تسلیم نیست از شکست رنگ عجز اندود خود غافل سبک</p>	<p>نال کرد آخر بروی سچو ما و آئینه را تا کجا جوهر بند بر دیده گاه آئینه را بشکند تمثال تا طرف کلاه آئینه را</p>



بسکه ما آرا و گانرا از تعلق دشت است  
 امتیاز جلوه از ما حیرت آغوشان محو  
 فرش نادانیت هر جا آبرنگ عشرت  
 گفتگو سیل بنای ساده لوسه میسوز  
 عرض هستی بردل روشن غبار ماتم است  
 انیزمان ارباب جو هر دم تزویرندوس  
 با صفای دل چه لازم اینقدر پروا ختن  
 جز بحیب دل سراغ امن نتوان یافتن

عکس ما چون آب داند قهر چاه آئینه را  
 دور گرد و دید بیباست نگاه آئینه را  
 ساده لوحی داد عرض دستگاه آئینه را  
 امتحانی میتوان کردن با آئینه را  
 از نفسها خانه میگرد و سیاه آئینه را  
 میتوان دانست آب زیر گاه آئینه را  
 جلوه بی رنگت اینجا نیست راه آئینه را  
 چون نفس از هرزه گوئی کن تبا آئینه را

بیدل اندر جلوه گاه حسن طاقت سوزد است  
 جو هر حیرت زبان عذر خواه آئینه را

عمریت شعله تازی اشک روان ما  
 شمشیر آب داده رنگ ملائیم  
 ما را نظر بفیض نسیم بهار نیست  
 این رشته تا بحشر بینا و کوبی  
 چشم ترمی بگوشه دل وا خریده ایم  
 شمع از حدیث شعله نبرد است صرفه  
 لخت جگر بدیده مارنگ اشک رخت  
 از دور و نارسائی پرواز ما پسر  
 در شعله زار داغ هو نیز آتش است  
 از رنگ رفته گرد سراغی ندید نیست  
 صبح نفس متاع جهان ندانیم

گو کرد حیرتی که بلیر دعمان ما  
 باشد درشت گوئی مردم فسان ما  
 اشکی است شبنم گل رنگ خزان ما  
 شمع می آرد گرفتن نامت زبان ما  
 شبنم صفت ز غنچه بست ایشان ما  
 آتش مزین بخویش و مشورت جان ما  
 یا قوت آب گشته طلب کن زکان ما  
 چون نی گره شده هست بصد جافغان ما  
 ای باد صبح گذری از بوستان ما  
 پی ناخته چو حشت خون روان ما  
 ناچیده رفته است بغارت دکان ما

بیدل ره دیار فنا بسکه روشن است  
 چون شمع چشم بسته رود کاروان ما

<p>نبود لغبیر نام تو ذکر زبان ما چون شمع دم ز شعله شوق تو میز نیم عرض فنای ما نبود جز بنای رنگت گرد ز می بروی شراری نشسته ایم از برگ و ساز قافله یخودان میسر میخو است دل ز شکوه خوی تو دم زید تا معنی مسلسل زلف تو خوانده ایم چون سیل یخودانه سوی بحر میرویم</p>	<p>یک حرف بیش نیست زبان در دهان ما خالی مباد زین تب گرم استخوان ما چون شعله برگ ریزندار و خزان ما ای صبر بیش ازین بختی امتحان ما بی ناله میرو و در حس کاروان ما دو دسپند گشت سخن در دهان ما مشکل که مرگ قطع کند داستان ما اگر ندیم دست که دارد عثمان ما</p>
<p>مارا عجز و هوس در دو تا کرد از فریب زه شد بتا حرج ز نیستی بجان ما</p>	
<p>عیش و اندول سرگشته پریشانی را شکت در عکله دیده ندارد قیمت باریابی چو سناک در صاحب نظران زیر گردون نتوان غیر کسافت اندوخت لاف آزادگی اهل فنا زیباست جاهل از جمع کتب صاحب معنی نشود توان یافت از آن طرزه شیرینک سر عشق نبود بعمار تگری عقل شریک</p>	<p>تا خدا باد بود کشتی طوفانی را در بن چاه مدار این مه کنعانی را چین دامان ادب کن خط پیشانی را ناخن و پوست رسا مردم زندانی را دامن چیده چه لازم تن عریانی را نسبتی نیست بشیرازه سخندان را مگر آئینه کنی دیده قربانی را سیل از کف نهد دامن ویرانی را</p>
<p>باز کشتی نبود پای طلب را بیدل سیل مانسود آواز پشیمانی را</p>	
<p>نمودستی بی اثر چه نقاب شوق کنم از چیا اگر دم بد خط امتحان هوس کتاب نه آسان چکنم شوخی طبع دون قدحی نزد عرقم بچون</p>	<p>تو بمن نظری کنی دمی که طر عرق کنم از چیا مژه بر بزم آورم از این و آن همه یلوق کنم از چیا که بوسم آن لب لعل کون سحری شوق کنم از چیا</p>

ز تخمیلی که براه دین غم باطلم شده نشین  
چو ز خاک لاله برون زند قدح شکسته بخون  
ز کمال آنچه بهم رسد ز لوج و فی ز قلم رسد

من این گمان نبرد یقین که خیال حق کتم از حیا  
بوسی اگر بخون زند بهین نسق کتم از حیا  
خط نقش پا بر قدم رسد که منسبت کتم از حیا

با امید وصل تو نازنین همه را نیاز دل است و دین  
من بیدل و عرق جبین که چه در طبق کتم از حیا

ستمست اگر هست کشد که بسیر سر و چین در  
چو هو از هستی مسمی بتا ملی زده ام خمی  
نفست اگر نفسون دهد متعلق بوس حسد  
هوس تو نیک و بد تو شد نفس تو دام و دوشه  
پی ناقصای رمیده بو میزند رحمت جستجو  
غم انتظار تو برده ام بره خیال تو مرده ام  
چه کشی ز کوشش عاریت الم شهادت پیدیت  
ز سروش عالم کبریا همه وقت میرسد این  
نه هوای اوج نیستیت ز خروش عقل نیستیت  
کدام آینه مایلی که ز فرصت اینم غافل

توز غنچه کم زدمیده در دل گشا بچمن در  
گره حقیقت شبنمی شکاف و در دل من در  
زه و امن تو که میکشد که بعالم تو و من در  
که باین جنون بلده تو شد که درین رباط کس در  
بخیال حلقه زلف او گر صهی خور و بختن در  
قدمی بر پیش من گشا نفسی چو جان بدن در  
بهشت عالم عافیت در جستجو بشکن در  
که بخلوت ادب و وفاز در برون نشدن در  
چو سحر چه حاصل هستیت نفستی شو و سخن در  
تو نگاه دیده بسلی مرده و اکن و بکفن در

ر د ی ف

بدرای بیدل ازین قصص اگر انظر کشتت پس  
تو بغربت اینم خوش نه که بگو میت بوطن در

الباء

بس که دارد برق تیغیت در گذشتنا شتاب  
یا اگر افسون سخناند مانع آنجلو کسیت  
هستی ما پرده ساز تعلقهای او ست  
در عدم بیکاری ما شغل هستی پیش نیست  
از گداز من عیار عشق میاید گرفت  
رفته از خود انقدر کا آنجلوه استقبال کرد

زنگ نخیر تو میگرد ز پهلوی کباب  
در بنای و بیم غیر آتش زن و در خود تباب  
سایه مرگان بود هر جامه پوشید آفتاب  
صنعت او نام کشتی راند در موج سراب  
از جبین دارد عرق تا چشمه خورشید آب  
گردش زنگم فکند آخر ز روی او نقاب

<p>ای شعورت دور باش عافیت لختی خواب          بیصد ازین کو ہزارم سنگت می آید جواب          موج ہم دارد گرہ بر بال پرواز جاب          خانہ لیلی سیاه و وادی مجنون خراب</p>	<p>زندگی در قدر جمعیت نفییدن گذشت          آہ از روزیکه عرض مدعا سایل شود          در طلسم حریت این تحریک دام بنیست          حسن و عشقی نیست زینجا تا چه بردار کسی</p>
<p>عالم معنی شدیم و داغ جبل از ما ز رفت          کرد بیدل علمسای بی عمل ما را خراب</p>	
<p>گردنی خم کن و معراج کلاهی دریاب          بفلک گز نرسیدی بن چاهی دریاب          غوطہ در جیب گدائی زن و شاهی دریاب          چون شرر برد و جھان آبگاہی دریاب          ما گیا ہسیم و ز ما ہم پر کاهی دریاب          پی خاکستر خود گیر و گیاہی دریاب</p>	<p>فال تسلیم زن و شوکت شاهی دریاب          یوسفی کن گرت اسباب میجانی نیست          نامراد می صدف گوہر اقبال رساست          چه وجود و چه عدم بست و گشا و قرہ است          سیل بیاد و دو عالم شدی ای آتش عشق          خلوت عافیت شمع گداز است اینجا</p>
<p>دامن دید و بر سر رسید لا بیدل          انتظاری شو و گرد سر راھی دریاب</p>	
<p>کین گریست ز خود رفتنت شتاب طلب          بہر کجا گھرت میرسد جاب طلب          چو پای او سر ما ہم از آن رکاب طلب          حقیقت نفست خوانده شد حساب طلب          گر آتشی بدل افتد ز دیده آب طلب          بقدرہ فلک از صفر خود حساب طلب          کہ ہرزو است نگہ اندگی حجاب طلب</p>	<p>نگو میت بخطا ساز یا صواب طلب          اگر حقیقت انجام در نظر دار          نیاز و نیاز چنان در دو صاف یک صدفند          تو قاصد بوسی از عدم بوسی وجود          بر رفع کلفت ہر آفتی است تدبیر          جہان ز خویش تہی گشت تا تو بالیک          ز جنبش مژہ درس اشارت اینست</p>
<p>بہار می شنوی سیر رنگ کن بیدل          ز جلوہ آنچه طمع داری از نقاب طلب</p>	

<p>سایه اندازد اگر بخت سیاه من در آب      کی تو انم در دل سنگین خوبان جا کنم      گر چنین ناز و عرق از هرزه نازیهایی من      ظاهر و باطن بعرض گردید گیر کم است      صحبت روانشایان سرسبز آلودگیت      بوالهوس از شمار می میشود طاووس است      نرمی گفتار ظالم بی فسون کینه نیست      هوش میاید قومی با چشم دنیا کار نیست</p>	<p>فلس باهی دیده آهوکند خرمن در آب      من که تو انم فرو بردن سر سوزن در آب      شوخ ما را خجالت خواهد افکنند در آب      آب در گلشن نمایان است چون گلشن در آب      ایند از عکس مردم میکشد و من در آب      میکند ایجا درنگ مختلف روغن در آب      صنعتی دارد جدا از شعله پروردن در آب      جز با ممکن نباشد زیرا دیدن در آب</p>
<p>طبع روشن نیست بی وحشت زاوضاع جهان      صورت دام است بیدل عکس پرویز در</p>	
<p>بخاک راه که گردید قطره زن مهتاب      بصد بار سر و برگ این تصرف نیست      در آن سباط که شمع طرب شود خاموش      سراغ عیش ازین انجمن نمیبایم      بگلشنی که چیا شبنم بیار تو بود</p>	<p>که چون کلاب فشاندم به پیرین مهتاب      جهان گرفته بیک برگ با سمن مهتاب      ز پنبه سرسینا برون فکن مهتاب      مگر چه شمع دامم ز سوختن مهتاب      که اخت آینه چند آنکه شد چمن مهتاب</p>
<p>مباش خیر از فیض کریه ام بیدل      که شسته است جهان را با شک من مهتاب</p>	
<p>باز در گلشن ز خوشیم می برد افسون آب      بر نمیدارد دورنگی طینت روشندان      آرزوگر تشنه رفع غبار حیرت است      وحدت از خود داری ما همت آلوده نیست</p>	<p>در نظر طرز خرامی دارم از مضمون آب      در رنگ موجش همان آبست رنگ خج آب      با وجود تیغ او نتوان شدن مضمون آب      عکس در آب است تا اساده بیرون آب</p>
<p>صاف طبعانند بیدل سهل شوق به جا      جاده رگهای گل دارد سراغ خون آب</p>	

<p>دلی گداخته ایم و رسیده ایم آب      کمند موج ز بحر آر مید و شد گرد آب      تلاش موج چه خرمن کند بغیر حساب      بدوش شعله جرس بسته است اشک کباب      تو ساز میکده کن ما و این دو شیشه شراب      تو چشم بسته ای خیر کجا بست نقاب      برون خرام ز خود رنگ رفته را در یاب      چه فیضها که ندارد طریقت آداب</p>	<p>ز درو تشنه لبها درین محیط سراب      بحیب ساخت هوس تلاش پیش گرفت      حصول ریشه آمال سر بخر بوج است      فسانه دل پر خون شنیدنی دارد      بفیض دیده تریح نشه نتوان یافت      ز موج پرده بروی محیط نتوان بست      فضای بخودیت خالی از بهاری نیست      بطبع قطره طیش آر مید و گوه شد</p>
<p>ز بس که محو تماشای او شدم بیدل      هزار آینه از حیرتم رسید با آب</p>	
<p>قطره بقدر ما بیش از کهر میدارد آب      کاغذ ابری کجا چون ابر بر میدارد آب      خاک این وادی بقدر چشم تر میدارد آب      بی تربیانیت از خود تا اثر میدارد آب      مشق خوزری کند تا نیشتر میدارد آب      از شکست رنگت کلهما بال پر میدارد آب      عاقبت چون خشکیم از خاک بر میدارد آب      تیغ در هر جا که باشد بیشتر میدارد آب      تاتی از ناله شدنی در شکر میدارد آب</p>	<p>گردین بجز اعتباری از هنر میدارد آب      افت ممسک بود تقلید از باب کرم      تا نیرمی تشنه کام نا امید یگرین      صاف طبعان انفعال از ساز هستی میکشند      ظالمان را دستگاه آرد پی کسب فسا      زندگانی هم نماند آنجا که انیسرد اعتبار      در محبت از هجوم گریه بیت درم بدان      فقر صاحب جوهر آثار کمال غرقت      شرم بیدوی تری در طبع مای پرورد</p>
<p>تخته مشق که در نهادهاش از اعتبار      تیغ در شکست بیدل بر قدر میدارد آب</p>	
<p>گر همه در پرده خوابست خون میکرد آب      میشود مطلق عمان چون سرنگون میکرد آب</p>	<p>هر کجا بیرون از چشم برون میکرد آب      تا ب خود داری نذار و صاف بطبع از انفعال</p>

<p>کادو گاهی است یلج طبع دون میگردد آب          تا سر این چشمی بندم فرون میگردد آب          در گلستان محبت سرگون میگردد آب          خون دل از دیده تاگرد و درون میگردد آب          شیشه ام از درون نمیدی کنون میگردد آب</p>	<p>عرض خامی میکند اردو جوهر مومس فقر          دل بضبط گریه چندین شعله پیدا میکند          همچو شکر شمع سیرم سر بد با مان فاقست          کیت از مرکز جدا گردیدش رنگی ناخت          زین خمار آبا و حسرت باوه پیدا نشد</p>
---	---

دل بطوفان رفت هر جا جوهر طاقت گدخت  
 خانه سیلابیست بیدل گریستون میگردد آب

<p>فروش است قیامت از جلوه تا نقاب          لیک گوشت جلوه بفریاد تا نقاب          افتاد است کار دل و دیده با نقاب          شبنم صفت خوش آنکه کنم از بهر نقاب          مشکل که خیر و از رخ او بی جان نقاب          یعنی رسانده ایم پی خویش تا نقاب          باغخیز جلوه سازد و با اشنا نقاب          ای دیده خاک شو که فرست با نقاب</p>	<p>یا حسن که صورت آفاق با نقاب          حرف مجاز جز حقیقت نمی شد          معنی بغیر لفظ مصور نمی شود          اظهار زندگی عرق خجلتت و بس          نیزنگ حسن عالمی از پا نکلنده است          ای عشق جذبه که قدم پیشتر زیم          از دور باشی ادب محرمی پرس          شاید عدم بطلب نایاب و ارسد</p>
---	---

بیدل گمان مسبر که چه دارد بهار و هم  
 رنگ پریده است ز تصویر ما نقاب

<p>کز صدای جام نتوان فرقی کردن با شراب          کس چه بندد طرف هستی زین پی میا شراب          ساغر این بزم رنگت شکستنها شراب          هست انصاف این اگر ریزی بخاک ما شراب          و هم رنگ است این که گوئی دارو استغنا شراب          حسرت مخمورم از خود میکند پیدا شراب</p>	<p>بزم ما را نیست غیر از شهرت غفا شراب          طرف نظروف تو هم کاه هستی چیرت          دور و همی میتوان طی کرد چو اوراق گل          عمر با بودیم مخمور سمند شراب          مست تا مخمور این میخانه محتاجت و بس          صبح از خمیازه آخر جام شبنم می کشد</p>
---	--

<p>چون جناب می نیاید ماست سر تا پا شراب کم شود انگور را یکدانه تنها شراب تا که میدارد چیا در پیش دارد با شراب</p>	<p>ما بزور می پرستی زندگانی میکنیم عشرتی گریست دلها را بهم چو شیدنی است خون شدن سر منم از جستجوی ما میرس</p>
<p>همیشه سنگد لاند ما در طرب زخنده نقش نکلین را بهم نیامده لب</p>	
<p>کجی برون نتوان برد از دم عقرب کتاب در دوسری نشسته ام با غناب رکاب با دل شکنین می کند قالب اگر بر آینه محمل کشیم نیست عجب دگر گریه ما بنجو اوان میرس سلب</p>	<p>زبان عاصد و تمهید راستی غلطت قدح پرستی اسباب فارغم دارد سرازره تو چسان و انکم که بی تبت بدشت عجز بجز تیر سماع قافله ایم چو چشمه زندگی ما باشک مو فست</p>
<p>بیش جلوه طافت که از او بیدل گریه جوهر آینه پشت دست او با</p>	
<p>دستی بلند میکنند اما بر زیر آب رحم است بر مزاج دعا مای مستجاب گر مرد این روی تو هم از خود برون شتاب اتش و آب غوطه زود از اشک این کباب چیزی نموده ایم در آینه جناب بر بسته است جلوه آینهها سراب دیوان اعتبار همین پیش انتخاب</p>	<p>مسک اگر برض سخا چو شد از شراب اینست اگر سماجت ارباب احتیاج افسانه سازی شرور و بر قبا کی است دل آنقدر که اخت که غم هم بسیل رفت خواهی نفس خیال کن و خواه گردد و هم معنی چه و اناید ازین لفظ مای پوچ صبح از نفس دو مصرع بر جسته خواند و رفت</p>
<p>بیدل ز جوش سبز درین رو فتاد و است لی چشم کجمان مژده تبت پرست خواب</p>	
<p>لعل در آتش جستجوی این رنگ است آب صد قدم از موج اگر پیدا کند لنگ است آب</p>	<p>تا زنده فال کبر میاب آهنگ است آب محل ما با جزان بردوش لغزش بسته است آب</p>



<p>تشنه تنغ فزارا اینقدر تنگ است آب ای طمع شرمی که اینجا تشنه در چنگ است آب شیشه چون در آتش افتد اینقدر تنگ است آب نغمه از شرم ضعیفیهای این چنگ است آب عالم آبست تنگ و عالم تنگ است آب</p>	<p>چشمه خضم بیا و آد عرق کردم حو شمع آبرو نتوان به پیش ناگسان چون شمع سخت حرف ارباب نصیحت بر دل گرم فشت عجز پیری جز اتم را در عرق خوابانده است زندگی ازو هم دو هم از زندگی بالیده است</p>
<p>از کجا یا بد کسی بیدل سراغ خون من در دم شمشیر نازش سخت بیرنگت آب</p>	
<p>در سایه تور سخیته سامان آفتاب خندیده مطلع تو بد یوان آفتاب مکتوب سایه وارم و عنوان آفتاب گشتم بیاد روی تو قربان آفتاب چاکلی کشیده ام ز گریبان آفتاب بستیم شکت خویش بمرگان آفتاب</p>	<p>ای خنده نقش پای تو دکان آفتاب ای جلوه توست شکن شان آفتاب پیغام عجز من ز غرورت شنید نیست شب محو انتظار تو بودم دمید صبح چون ماه نوز شهرت رسوا نیم پرس همت بجهد شبم مانا ز می کند</p>
<p>بیدل بحسن مطلع نازش چنان رسم مارا چو ذره ساخته حیران آفتاب</p>	
<p>شمع روشن میتوان کرد از صدای عندلیب نیست کم از ناله بال نار سالی عندلیب ورنه از گل کس نخواهد خونیهای عندلیب جلوه گل کرد ما را آشنای عندلیب رفت گل هم در تقای ناله های عندلیب شرم دارا ز دیدن گل برضای عندلیب</p>	<p>گر باین گرمیت آه شعله زای عندلیب عجز هم مارا درین گلشن بجائی می برد مانع قتل ضعیفان جز مروت هیچ نیست در چمن فرستیم و ساز ناله سیر آهنگ شد ریشه دبستانکی در خاک این گلشن نبود ایکه خواهی با پس ناموس محبت داشتن</p>
<p>آه مشاقان نسیم نوبهار یا داو است زنگها رفته است بیدل در صدای عندلیب</p>	

<p>هر که کرد نذر راحت محرم احسان شب      لمعه صبحی که میگویند در عالم کجاست      گوشه گیر وسعت آباد غبار جهل باش      آسمان نشاخت موقع ورنه در تحریر فضا      بصر منع شکوه پنجم بر سانی میکند      با چنین سختی که خوابم مایه دار نقد اوست      الفت بخت سی چون سایه داغم کرده است</p>	<p>چون سحر بر آه محل بست در هجران شب      انقدر با خواب غفلت نیست در بران شب      پرده پوش کجبان عیبت هندستان شب      بر بیاض صبح باستی خطر یحان شب      لیکت ازین غافل که میباشد سحر افغان شب      میتوان کردن پراز زردا من تاو این شب      شش جهت روز است و من دارم همان شب</p>
<p>رویف</p>	<p>بیدل از یادش بترک خواب سوو کرده ام      ورنه جز محمل قماش نیست در دکان شب      الماء</p>
<p>از بس قماش دامن دلدار نازکست      مشکل بنفی خود کنم اثبات مدعا      وحدت بهیچ جلو و مقابل نشود      اندیشه در مقابله عشق داع شد      اظهار ناز جو صد آخر بجز ساخت</p>	<p>دستم ز کار گزرو و کار نازکست      استسنة و هم خاطر دلدار نازکست      برنگ شو که آئینه بسیار نازکست      آئینه اوست با من و اظهار نازکست      چند آنکه ناله خون شده منقار نازکست</p>
<p>فصت کفیل اینهمه غفلت نمی شود      خواب گران و ساینه دیوار نازکست</p>	<p>فصت کفیل اینهمه غفلت نمی شود      خواب گران و ساینه دیوار نازکست</p>
<p>بس که برق باس نماید من ناکام سوخت      الفت قهر از هوسهای غنایم باز داشت      شعله جواله کرد آلود خاکستر نشد      وحشت عمر از هوای نامرادم نادیدند      ای شرر بر سنگ جمدی کن ز افسردن ترا      کرد نو میدی علاج زخم چشم هستم      بیدل از مشت شرار ما چه عشت ممکن است</p>	<p>مینیوان از آتش سنگ نینم نام سوخت      خاک این کاشانه در مغزیم هوای بار سوخت      کرد خود کردیدم عهد جامه احرام سوخت      گرمی فستار قاصد جو بهر غایم سوخت      بیش ازین نتوان بداع منت آرام سوخت      عطسه بجم سپیدی در دماغ شام سوخت      یعنی آغاز یک مادار میم بی انجام سوخت</p>

سر خط درس کجالت منتخب دانی بس است  
از کتاب ما و من سطر ای اگر خوانی بس است

پرده فانوس رازت چشم قربانی بس است  
عنصر کیفیت آئینه حیرانی بس است  
از لباس نیستی یک جامه عیرانی بس است  
نقش مانی گردین ویرانه نشانی بس است  
از رعونت اینکه خود را خاک میدانی بس است  
یک تامل وار اگر در خود فرومانی بس است

تا درین محفل چراغ عافیت روشن کنی  
امتیاز محو او بر آب و گل موقوف نیست  
تا توان از جملت اظهار هستی آب شد  
رفته از خود اقامت آرزو بهیبت چند  
عجز بنیادت گراز انصاف دارد مایه  
ای جباب جزای موجی سازت از خود رفت

سر خط تسلیم شو بیدل که مانند هلال  
پای سیر آسمانت نقش مثنوی بس است

گر همه خونم بچوش شوخی آید رنگ او است  
من باین وحشت گراز خود بر نیای رنگ او است  
خاک کش برفق آن ساری که بی آهنگ او است  
گر کند پرواز رنگم چون خنجر جنگ او است  
خلوت آئینه دل عرصه گاه جنگ او است

بس که اجزایم چمن پرورده نیرنگ او است  
جذب عشقش شرار از رنگ می آرد برو  
بی محبت زندگانی نیست جز رنگ عدم  
عضو عضو مرا محبت مرغ دست آموز کرد  
حسن از رنگ طرف با جلوه پسندید صلح

کیست زین گلشن بگوی معنی او و ارسد  
غنچه ام بیدل نمیدانم چه گل در جنگ او است

یخ هم در عالم امید می از ریده است  
بر کباب خام سوزی انگری چیده است  
شمع این بر عمق هنوزم کمره چسبیده است  
بر تخم ز ما دارد هر که ما را دیده است  
من اگر گردش گشتم رنگ من گردیده است  
مانه دارم که جز گو شم کسی نشنیده است

جنس ما با این کسادی قیمتی فهمیده است  
تا کجا انجامد آخر ما جسرای داغ و دل  
دو و دل آخر بچندین شعله خواهد موج زد  
کار سهلی نیست بر هستی تا شای عدم  
آرزو از فیض عام بجودی نو مید نیست  
حلقه زنجیر تصویرم پیرس از حیرتم

زین گذرگاه نراکت بنی تاقل نگذری	عالی خورد است برهم تا مره لغزیده است
نیست بیدل حشتم جز پاس ناموس چون کسوت عریان تنیبا و امن از من حیده است	
خلق را بر سر هر لقمه ز بس سرشکنی است گذر از ذوق حلاوت کده محفل دهر نفس از ضبط طیش معنی دل می بندد سخت کاریست که با کلفت دل ساختیم بیرد سوی قلدنگی آغوشش جناب محو کن عرض کمال و دل روشن در باب ترک جمعیت دل سخت ندامت دارد	ناشتاگر شکنی قلعه خیر شکنی است ناله پردازی بی عالم شکر شکنی است گوهر آرائی این بحر نجو در شکنی است رنگ آینه شدن تندسکن در شکنی است وسعت مشرب با مانع ساع شکنی است صافی آینه آینه جوهر شکنی است بحر کیسه عرق خجالت گوهر شکنی است
بیدل از خویش بجز نفی چه اثبات کنم رنگ را شوخی پرواز جهان پر شکنی است	
گل کردن هوس ز دل چاک تمت است اینست اگر حقیقت اسباب عمت با بردوش عمر خدکشی محفل عامست بسکه نسبت بی ربطی جهان عمریت دل بخلت خود گریه میکند	موج جناب چشم آینه حیرت بگذشتت ز بستی مو هووم همت ای خیر شر چه قدر رام فرصت است مرگان نجواب کریم آری عنایت است این نامه سیه چه قدر ابر رحمت است
بیدل بیاد محشر اگر خون شوم رو است بازم دل شکسته دمیدان قیامت است	
بیتو ام جایی که جنبش مرگانی است عنجه این جنبی کلفت دستنکی چند عذر بیدردی ما خجالت ما خواهد چو است بظلم نتوان داد فلک داد آتا	یعنی از ساطرب وود چرغانی هست ای چمن مجو کلفت سیر چرغانی هست اشک اگر نیست عرق هم غم غمغانی هست کرب از مال بر بندگی خود احسان هست

جراتی کو کہ برویت مژدہ باز کنیم  
گر تا تل نفسی بیضه طاوس شود

چشم قربانی و نظار و پنهانی هست  
در شبستان عدم نیز چراغانی هست

نشوی منکر سامان جنونم بیدل  
که اگر هیچ ندارم دل ویرانی هست

اقت سرور کن هوس آرائی جاہ است  
مشکل کہ شود وحشی مارام تعلق  
اینی ام و طاقت دیدار ندارم  
انجا کہ تکبر نشان بادہ فرو شدند  
ہر چند جان وسعت یک گام ندارد  
ز آنجلوہ بخود ساخت جهانی چه توان کرد  
افسوس کہ در غنچہ و بو فرق نکردیم

سرباختن شمع ز سامان کلاہ است  
در خانہ دل ہر نفسی مژدہ را و است  
این بادہ ندانم چه قدر جو صلہ خواہ است  
مانیم و شکستی کہ سزاوار کلاہ است  
اما اگر از خویش برائی ہمہ راہ است  
شب پرتو خورشید در آئینہ ماہ است  
دل رفت و من دل شدہ پنداشتہ ماہ است

از جلوہ کسی ننگ تعافل نہ پسندد  
بیدل مژدہ برہم زدنت عجز نگاہ است

حیرت دمیدہ ام گل باغم بہانہ است  
درد سر تکلف مشاطہ بر طرف  
حسرت کہین مژدہ وصل است حیرت  
انجا کہ زہ کنند کجا نہای ہستیا  
در یاد عمر رفتہ دلی شاد میکنم  
ضبط نفس نوید دل جمع میدہد

طاوس جلوہ زار تو آئینہ خانہ است  
موی میان ترک مرا ہبلہ شانہ است  
چشم ہم نیامدہ گوش فسانہ است  
منظور این و آن نشدن ہم نشانہ است  
زنگ پریدہ ام بجبال اشیانہ است  
اگر فال کوتہی زند این ریشہ دانہ است

بیدل ز برق وحشت ازادیم پرس  
این شعلہ را بر آدن از خود زبانہ است

شب کہ طاوس مرشوق تو بال افشان شد  
رزمیرنگی ما فاش شد از شوخی رنگ

یکجہان چشم ہمہ بر زون مرگان داشت  
شیشہ آورد برون آنچہ پری پنهان داشت

<p>تا ز هستی اثری هست محبت رسواست همه جادیده یعقوب غبار انگیز است بچ روشن نشد از هستی ما غیر حجاب</p>	<p>جرس لاله برنجیر نفس نتوان داشت یار با اقلیم محبت چه قدر کنگان داشت شخص تصویر همین برهنه عریان داشت</p>
<p>حیرتم شش جهت از در و دل آینه گرفت ورنه هر موبه تنم صد مژه بال افشان داشت</p>	
<p>زندگانی در جگر خار است و دریا سوز است رحمت تدبیرش از کلفت و اماندگیت سر کبوتها فرو بردیم و عریانی بجاست میکشد سر رشته کار غرور آخر بجز ماجرای اشک و فرگان تا کجا گیرد قوا ترک هستی گیر و بیرون آرتشوش امل</p>	<p>تا نفس باقیست در پیراهن ما سوز است زخم خار این بیابان را ما و او سوز است وضع رسوائی که ما داریم گویا سوز است گر همه امروز شمشیر است فردا سوز است ما سراپا آبله عالم سراپا سوز است ورنه یکسر رشته باید یافتن تا سوز است</p>
<p>لاف آزادیت بیدل نمت آزادگان شوخی نام تحسرت بر مسیحا سوز است</p>	
<p>جهان قلم و طوفان اعتبار تو نیست کنده بهمت وحشت سوار عشق رساست ز لاف ترک میفکن خلل بهمت فقر شرر چشم تغافل اشارتی دارد سحر چه کرد درین باغ تا تو خواهی کرد کجاست آینه که نفس نباخت صفا که ام موج درین بحر بی ترد و مان که ام رمز و چه اسرار خویش را در باب مثال شخص در آینه کرد حیرت اوست دلیل خویش پس از مرگ هم تویی بیدل</p>	<p>زهر چه رنگ تو آن با ختن غبار تو نیست هوس اگر همه عنقا شود شکار تو نیست شکست هر دو جهان یک کلاه دار تو نیست که این بساط هوس جای انتظار تو نیست بهوش باش که فرصت نفس شمار تو نیست هوای عالم هستی همین غبار تو نیست بخود مناز ز جمدی که بر کنار تو نیست که هر چه هست نمان غیر آشکار تو نیست تو گر ز خود بروی بیچکس دو چار تو نیست چو شمع کشته کسی جز تو بر مزار تو نیست</p>

شوخی میاکی که زنگ عیش برکاشانه ریخت  
خواست شمع بر سر روز آتش در خانه ریخت

شمع چندان آب شد که دیده پروانه ریخت  
میتوان از مشت خاکم عالمی دیوانه ریخت  
چون کمانم باید از خمیازه خست خانه ریخت  
شمع ما اشکی بنفشاند و پروانه ریخت  
در حقیقت آرزو شمشیر است چون دانه ریخت  
صنعت عشقت ز ما آئینه پروانه ریخت  
صید ما خواهی برون از دام باید دانه ریخت

شب خیال بر تو حسن تو ز دورا بخسن  
سر بجز او داده نیرنگت سودای تو ام  
سخت پابر جاست و درون شاه محمودیم  
در دمعشوقان ز عاشق بیشتر وارد  
ظالم از بیدستگاہی نیست بی تمهید ظلم  
حیرتی بودیم اکنون خار خار حسرتیم  
التفات بی غرض سر رشته تسخیر هست

بر کجا بیدل مکافات عمل گل می کست  
دیده دام از هجوم اشک باید دانه ریخت

چسان نفس زخم آئینه در خیال گذشت  
چه مایه داشت که بالیدن از ناله گذشت  
ز آسمان بهین زرد بان هلال گذشت  
دلیل حاجت اگر باید از سوال گذشت  
فغان که عمر چو شبنم با نفعال گذشت  
شهو و آئینه در عالم مثال گذشت  
اشاره اوست که نتوان ازین لال گذشت  
توان چو زنگ بسعی شکست بال گذشت

فکر دل لیم از ربط قیل و قال گذشت  
ببار ریاس ز سامان بی نیار بیا  
خمی بدوشش ادب بند و پیر عزت کن  
طریق فقر جنون تازی دگر داز  
عرق ز جبهه مانی فغان شد ز ایل  
ز هیچ جلوه تحقیق چشم نگشودیم  
خمش نواست موج تکلم از لب یا  
بعالمی که ز پرواز کار نکشاید

دل ز حجت بی طرفی آب شد بیدل  
بیاد باد و ترهیا برین مثال گذشت

بهین نفس که تو اش صید الفتی نیست  
امید میطیبه و نامه در پر عنقا است

ز جاه مایه عصیان نه مال غفلت است  
جنون پیامی او نام یکس داغ کرد

<p>شراب ساعش شبنم گداز عشق بهواست ز یافتادن اشک از برای ناله عصا است چو صبح گرچه نفس موج میزند پرماست چو شک و حشت ما را هجوم آبله پاست توئی در آینه دارد منی که از تو جد است گرم بخود نظر افتد نگاه و رو بقفاست</p>	<p>زور و بی اثری فال شکست زد آیم جفا کشان همه مصروف کار یکدگرند بوهم نثار آزادس که گرفتاریم عنان لغزش با بخودان که می گیرد کجاست نفی جز اثبات ذات یکتائی ز بس گذشته ام از عرض کارگاه و هوس</p>
---	--

مگیر دامن اندیشه در کربیدل  
که دست باده کشان وقف دامن پیناست

<p>گر چه اشکی فشانم تا تریا آتش است پر توی از رنگت تا باقیست در ما آتش است ما هیبا ز هر چه باشد غیر دریا آتش است ورنه از پرواز ما تا بالی عفا آتش است خاک بر سر کرده ایم و بر سر ما آتش است زندگی بادوستان عیش است و تنها آتش است در گذار امروز آبی را که فردا آتش است ما بجائی خار و خس بردیم کاخ آتش است آب ما خون گشت اما آتش ما آتش است</p>	<p>بس که اشب بیتوام سامان اعضا است شمع تصویریم از سوز و گداز ما پیرس غرق و حدت باش اگر آسوده خوابی رستین جز نمکنا می سداغ امن نتوان یافتن بیتو چون شمعی که افروزند بر لوح مزرا شاخ از گلبن جدا مصروف گلخن میشود نثار صبا نمی آرزو بشویش خس خار با دو عالم آرزو نتوان حریف وصل شد گریه گریه شد بی اثر از زمانه ما کن حذر</p>
---	---

میت جز رقص سپند آینه دار و جد خلق  
لیک بیدل کسیت تا فهمد که دنیا آتش است

<p>شمع تصویریم و شک ما چکیدن آرزوست خاک میباید شدن گر آرمیدن آرزوست ناله داری دارم و خلق شنیدن آرزوست ای شرار نخل بلدرگر رسیدن آرزوست</p>	<p>سعی ناپیدا و حیرت باد و دیدن آرزوست کیسه گاه زندگی از نقد جمعیت تری است آتش کوی تا سپند مژگن خود داری کند منزل اینجا نیست جز قطع امید عافیت</p>
---	--



وصل بهم بیدل علاج و عده ویدار نیست  
ویدنا چندان که محو اوست ویدن آرزوست

فنا مثل و آئینه بقا اینجا است  
کسی نداد نشان از کمال شوکت عجز  
دلیل مقصد ما بس که ناتوانی بود  
پس از مطالعه نقش پائینیم شد  
خوشا که سایه صفت محو آفتاب شویم  
چو چشم آینه حیرت سراغ نیرنگیم  
غبار رفته بباد سحر بگو ششم گفت

کجا روم زرد دل که مدعا اینجا است  
جز اینقدر که همه سرکشی و توانی است  
بهر کجا که رسیدیم گفت جا اینجا است  
که هرزه تازم و جام جهان نما اینجا است  
که سخت نامر سیا هم و عفو ما اینجا است  
ز خویش رفته جهانی و نقش ما اینجا است  
که خلق بیده جان میکنند بوا اینجا است

بوصل لعربش پانی رسیده ام بیدل  
بیا که داد رسعی نارسا اینجا است

باز درس خاشاکم نذر شعله خواهم است  
کیست ضبط خود داری تا کشد عمان  
گوش کر میتیا کن ناله جز خموشی نیست  
بهر طرف گذر کردیم هم بخود سفر کردیم  
از غرور و هم ایجاد هرزه رفته بر باد  
محو یاس کن حاجت ورنه نزد غیر تنها  
آه بی پروا بالیم شک عجز تمثا لیم  
ماز سیر این گلشن عشوه طرب خوردیم  
ساز ما شکست دل یار ازین نوا غافل

صفحه میزنم آتش عذر پریشا نیباست  
خون بسبل شو قم ساز من روانیباست  
کین نگه تا شاکن جلوه بی نشانیباست  
ای محیط کیتانی این چه بیکرا نیباست  
ای غبار بی بنیاد این چه آسمانیباست  
در طلب عرق کردن نیز تر زبانیباست  
سر خجاک میا لیم سعی ناتوانیباست  
ورنه چشم واکردن عبرت امتحانیباست  
به که پیش خود نالیم ناله نیز با نیباست

مایه خرد بیدل متساء فصولی نیست  
خود فروشی عالم از جنون دکا نیباست

در وصلم و بچرم بگریبان خیال است  
چون آئینه پرواز نگاهم تر بال است

<p>بقدری من نیست جز آهنگ غرورش از ماند و بی نکت حرص می رسید آئینه دل از بغل غنچه جدا نیست چهدی که ز کلفت که د جسم برائی بگذار برنگی که پر سے داغ تو گردد</p>	<p>تا چینی ما خاک نگشته است نهال است بر چیز که جز غصه نخوردیم حلال است گردل شکنند سر بر آغوش خیال است بر دانه که از خاک برون جست نهال است چون شیشه گراز سنگ برائی چه کمال است</p>
<p>بیدل دل ما گر چه نبوده است مقابل نقشی که درین پرده نوشتیم خیال است</p>	
<p>دل سعی آب گردیدن طرب پیما است چون جباب آخر نفس آشوب هستی میشود در دماغ بر دو عالم سوختن پر میزند عضو عضوم کرده کیفیت مرگان است مخور نجیر نفس بودن دلیل پوش نیست از نفس یکس طشهای دل باید شمرد غفلت من کم نشد از سرگذشت فرنگان در خراب آباد امکان گرد این معمور نیست همت الفت بتفش کارگاه دل بلند</p>	<p>خود گدازی تر د ما غیبهای این دیوانه است خانه ماسیل بنیادش هوای خانه است شمع این پروانهها خاکستر پروانه است دست اگر بر هم فشانم لغزش ستانه است هر که می بینی بقید زندگی دیوانه است سجده دارم که سر تا پای او یکدانه است چون ره خوابیده ام آواز پانا فسانه است نوحه کن بر دل که این ویرانه بهم پریانه است آشنای عالم آئینه پر بیگانه است</p>
<p>گر بخود دستی فشانم فارغ از آرایشتم پر فشانهای رنگت این شمع را پروانه است</p>	
<p>خیالی سدر راه غیرت ماست بوسه تعبیری خواب بل چیده درین محفل گذار اشک شمعیم سحر در پر تو خورشید مجوست شام خاک و غبارم هیچ نیست</p>	<p>گر این دیوانه نبود خانه صحر است رفرست غافل امروز فرد است نشاط از میر که باشد کاهش از ما است هر جا طبع روشن شد نفس کاست هنوزم ناله بی درد رغان است</p>

	برنگت آبله عمریت بیدل ز خجالت دیده ماورت پاست	
پای خوابیده ما آبله در مرگان داشت فصل تاثیر جنون این همه تابستان داشت باو گردیکه بهم چیدن او دامان داشت		آخرا ز عجز طلب اشک دو اندیم چشم عاقبت کسوت مجنون بعرق گشت بدل تنگی حوصله شد ترک علایق بیدل
	بی ادب بنیاد هستی عاقبت در بار نیست غیر ضبط خود شکست موج را معمار نیست	
اینقدر زنگی که بیباله کم از دیوار نیست عشق گوید چشم و اگر فرصت اینمقدار نیست گوشه های عاجزان جز در پس دیوار نیست خود فروشان غیرت آئینه در بار نیست غیر جام سیرت بر هیچکس در کار نیست خانه آئینه را قفلی باز رنگار نیست نیت در خون گشته زنگی که در گلزار نیست عکس را آئینه می باید نفس در کار نیست		مفت چشم ما ست سیر این چنین اما چه سود دل بدوق و عده فردا ست مغرور اول از کین عیب جو یان گاه باید دم زدن بر کس اینجا سود خود در دیده پوشی دیده است حرص خلقی را درین محفل بجزوری گذاخت اختلاط خود فروشان گرا باین بی حاصلی است غافل از سیر که از دل نباید زیستن بر کجا او جلو و ساز و عرض هستی مفت است
	بس که مردم دامن احسان بهم بر چیده اند بیدل از خست کسی را پشت بر دیوار نیست	
سر جوش بهار اویم رنگ من اینست ناموس جهان طشتم رنگ من اینست میزان خیال نفسم رنگ من اینست آئینه ام و خاصیت جنات من اینست		خامش نفسم شوخی آهنگ من اینست موج من و آرایش کو هر چه خیال است بی تاب هو اسنجی عمرم چه توان کرد با هر که طرف گشته ام آرایش اویم
	نامحرم آنجلوه ام از بیدلی خویش آئینه ندارم چکنم رنگ من اینست	

<p>زندگی شوخی کمین رمی است عجز خویش استقامتی دارد بسر خود که خاک پای تو ایم هم بخود بیک نکه تغافل زن پوست بر تن دریدن ممسک هر کجا عشق چهره پرداز است</p>	<p>فرصت گیر و دار صبحدمی است بار نه آسمان بدوش خمی است خاک پای ترا بخود قسمی است اگر آئینه مایل ستمی است همچو ماهی دریدن شکمی است سایه هم صورت سیه قلبی است</p>
<p>بیدل از دامگاه صحبت خلق سگر کشیدن بحیب خوش رمی است</p>	
<p>چو لاله بیستوز بس رنگ اعتبارم سوخت بعشق نیز اثر کرد شرم ناکسیم ز تخمه پار و ام ای ناخدا چه پیرس بیزم یار جنون کردم ای ادب معذو غبار دشت محبت سراغ غیر نداشت هنوز از کف خاک شرم اثر باقی است دگر میرس ز تاثیر آه سبب شرم شہید ناز تو پروانه کرد عالم را</p>	<p>خران بیاد فناد او نو بہارم سوخت عرق فشانی این شعله خاکسارم سوخت فلک کشید ز گرداب و بر کنارم سوخت سپند سوخت بوجدی کہ اختیارم سوخت برق جلو ذ او ہر کہ شد دو چارم سوخت کہ از عشق چه مقدار شرمسارم سوخت باتشی کہ ندارم ہزار بارم سوخت جہان بسوخت چراغی کہ بر فرارم سوخت</p>
<p>مباد شام کسی محرم سحر بیدل دماغ نشد در اندیشہ خمارم سوخت</p>	
<p>آنچه در بال طلب رخصت است در دل آتش است از عدم دوری جانی را بداع و ہم سوخت میروم جانی کہ جز معدوم گشتن چارہ نیست میگدازد جوہر شرم از ہجوم صنایع ہر دو عالم لیلی بی پردہ است اما چہ سود</p>	<p>ہمچو شمع اینجاز سرتاپای بسمل آتش است مخودریا باش ای کوہر کہ ساحل آتش است کاروانا خار و خس در بار و منزل آتش است ای گرم معذور در دنیا و سائل آتش است غیرت مجنون مارا نام محل آتش است</p>

زندگی بیدل بسیل منزل آرام نیست  
چون نفس در زیر یادارم دل و دل آتش است

در ره تسلیم دل بائی که من دارم سر است  
خاک ساحل قیمت خود گر شناسد و هر است  
جبهه کم دارد عرق روزیکه فرگانم ترا  
هر چه دارد خانه آئینه بیرون در است  
کاروان ناله ایم و آتش ما دیگر است  
هر قدر افسرد و گرد درنگ سامان ترا  
ناله ایم ترز آهنگ و فغان چنبر است  
هر خطی که ز خانه محسنون دیدیم سطر است

عمر باشد عجز طاقت سوی جسم رهبر است  
راحت جاوید فقر از جاه نتوان یافتن  
گاه گاهی گریه منع الفعالم میکند  
راز ماصافی دلان پوشیده نتوان یافتن  
دست بر دل نازنینک سراغ ما پرس  
ساز آزادی همان کرد شکست آرزوست  
هر سخن که ز پرده تسلیم خارج گل کند  
سعی ناپیدا نشان گاهی بهواری برد

بیدل از پرواز حجلت دارم اما چاره نیست  
ذره مو بهوم گل کردم تا بال و پر است

اینقدر طوفان که می بینی نفس بالیده است  
ناله دارم که تا فریاد رس بالیده است  
پریشانی مفت عشرت تا نفس بالیده است  
عالمی آئینه دارد دل ز بس بالیده است  
چون تو اینجا حسرت بسیار کس بالیده است

صبح هستی نیست نیرنگ هوس بالیده است  
چون نفس عاجز نوای درد نو میدی تم  
دستگاه بی داری ای متعمز افسردن ترا  
نفس و هم وطن تو هم چندا که خواهی و نا  
با که این ذره خواهی تو هم پرواز کرد

یاس مطلب نیست بیدل مانع ابرام خلق  
آرزو در سایه بال کس بالیده است

کوس ارباب کرم فریاد سایل بوده است  
مرکب همچو زندگانی بی تو مشکل بوده است  
سایه را در خانه خورشید منزل بوده است  
غرق بحر می که ما بودیم ساحل بوده است

سوز استغنائی عشق از حسرت دل بوده است  
گرفنا خواهیم غم قطع امید می کشد  
گرد آخر و اصل بزم تو از خود رفتنم  
تالب افسرده مادر غبار و هم سوخت

<p>بجو دی کرد از حضور لیلی دل خافلم نیست نیزنگی که نقش اعتبار خاک نیست</p>	<p>ورنه پیراشکی که رفت از دیده محمل بوده است نیست گردیدن بصد حسرت مقابل بوده است</p>
<p>امتداد و عجز بیدل — سخته از طبعم ر بود گردش حال آسپای دانه دل بوده است</p>	
<p>ز خود در میدان دل بس که شوخی انگیز است هزار سنگ شرکشت و بال نار افشانند سر هوای اقامت درین چنین مفرار دمیده ایم چو صبح از دل گرفتار بطبع سنگ فزون شرار می بندد شکست طرف محیط از جاب خالی نیست</p>	<p>چو شبنم آبله ما شرار امیر است بنور سعی که از من آبروریز است بهوش باش که تیغ گذشتنی تیز است غبار عالم پرواز ما نفس نیر است هوای عالم آسودگی جنون خیر است ز خود تهی شده از هر چه هست لبریز است</p>
<p>کباب عافیتی گذر از هو کس بیدل دلیل صحت بیمار سعی پر پیروز است</p>	
<p>بس که بقدری دلیل دستمگاه عالم است در س عشرتهای ما را نسخه در کار نیست بیش از آفت منت تدبیر آیم می کنند دوستان جاشاکه ربط ساز الفت بلند سعی آبی از عرق میریزد اما سود نیست از تعلق یکسر موقطع نمودیم حیف آب گردیدن ز مانی انفعال لبها نبرد</p>	<p>چون پر طافوس یک عالم نعلین بی خاتم است چشم آهورا سواد خویش سر مشق م است خون زخم را چلیدن انفعال مرجم است موجار از رفتن از خود همه داغوش بیم است چون نفس از سوختن آتش ما مبهم است تیغ تسلیمی که ما داریم بر صاحبدم است بلع ما را چون که از ازشیبه برکتش کرم است</p>
<p>بیدل از عجز و غرور و فقر و جاد ما پیر کس تا نفس باقیست این آبنات صد زیر و بم است</p>	
<p>دوش از نظر خیال تو دامن فشان گذشت دار و غمبار قافلہ ما امیدیم</p>	<p>اشک آنقدر روید ز پی کز فغان گذشت از پانشتستی که ز عالم توان گذشت</p>

دلدار رفت و من بودا عی نوحتم  
 تکمین کجا بعضی خرامت رضا دهد  
 طلی شد بساط عمر نبای شکست رنگ  
 و اما ندگی ز عافیت هم بی نیاز کرد  
 یک نقطه مل ز آبله پاکفایت است

یارب چه برق بر من آتش بجان گذشت  
 کم نیست اینکه نام تو ام بر زبان گذشت  
 بر شمع یک بهار گل زعفران گذشت  
 بال آنقدر شکست که از آشیان گذشت  
 زین بجز بچو موج کهر میستوان گذشت

بیدل چه مشکل است زد دنیا گذشت  
 کمر ناله داشت که ز بهفت آسمان گذشت

ز بس خلوت وصل تو یار آینه است  
 صفای دل طلبی دیده در خم شمشیر  
 نگه شتیم سرشکی که جلو و بارند  
 تو هم ز خود برو و چند نقش بند با  
 چراغ انجمن شوق جز بخت نیست  
 ز زندگی همه که رنگ رفتند داریم

نگاه برد و جهان در غبار آینه است  
 نذر کرد و کورت حصار آینه است  
 که از دل چه قدر آبیار آینه است  
 که روی کار جهان پشت کار آینه است  
 نهان پرده دل آشکار آینه است  
 با متجان نفسی در فشار آینه است

ز بی نشانی اسخلوه سر مکن بیدل  
 هنوز رنگ تو صرف بهار آینه است

شب که حیرت با خیالت رنگ قیام و خفت  
 یک سحر تا نقش بندم صد چمن زنگ شکست  
 رفته ام از خویش چندان که می آیم هنوز  
 آیم از سرم سماجت پیشگان این چمن  
 عمر گذشت و همان ما قدر دان تا ایم  
 کینفس چون سایه غافل گشتم از خورشید عشق  
 تا پری افشاند ایم از آسمانها بر زمین  
 کار ما عشق است بیدل و نه در میدان لاف

چه چو شمع از پیکرم کیس زبان لال رخیت  
 تا پروازی رسد اندیشه چندین مال رخیت  
 بخودی از ما ضمیمه طوفان استقبال رخیت  
 بر یک لب خنده نتوان خوشی هر سال رخیت  
 هستی آنسبند ساخت بی مثال رخیت  
 بر سر ایام سواد نامدا اعمال رخیت  
 بسمل زنگیم و نتوان خون ما مال رخیت  
 بو الهوس هم میتواند خوبی افعال رخیت

<p>محرّم حسن ازل اندیشه بیگانه نیست رنگت میگردد بگرد شمع ما پروانه نیست</p>	<p>چون بجان اینجا بجز خمیازه خست خانه با دوه ما جز گداز شیشه و پیما نیست همه مژه بر خواب میباید زدن آفتاب نیست ریشه ما هر قدر بر خویش بالددان نیست عالی ما آتشنا میگردد و بیگانه نیست لغزش و اما مانده ما اینقدر ستانه نیست</p>	<p>هر قدر خواهد دولت اسباب حیرت جمع کن عمر باشد در خیال نقش هستی سرخوشم هر نفس فرصت پیام مژده دیدار است دل باند از غبار ناله از خود رفته است داغ نیزنگت تغافل سیر نیامی خودم ای هجوم بخودی ز غمی که در طمبیط شعور</p>
<p>جان پاک از قید تن بیدل ندامت میکند گنج را جز خاک بر سر کردن از ویرانه نیست</p>	<p>چشم زخمی رسد آبله هم جام جم است وضع ما را بس زلف پریشان قسم است یکسر مو از رخویش بر آبی علم است ورز در ملک نفس صافی آئینه کم است آب گردیدن و از خود نگه شستن تمام است گر بداند که تا شایسته در مغفتم است رشته عسر ز اشکم بگردد شرم است صفحه حیرت آئینه عجب خوش قلم است</p>	<p>شوکت شاهیم از فیض جنون در قدم است ما جنون شیفنگان الفت شفتنگیم انقدر نیست درین عرصه نمایان گشتن مرگ شاید دل از اسباب هوس بردارد رحم پر شبنم ما کن که درین عبرت گاه دیده در خواب عدم هم مژده بر هم نزنند نفس صبح پر شبنم با تل نرسد حسن همیشه تا شانه شدت از دل ناک</p>
<p>میچکد سجده ز سیامی نمودم بیدل شاید حال من آینه نقش قدم است</p>	<p>ای تار نظر پر نیست این چه نقاب است ای گل مژه دید و بچو خواب رکاب است ای بیخ بکار کی ندری چه شتاب است</p>	<p>هر سو نلرم دیده بدنبال حجاب است آسان نتوان چشم بیامی تو نهاد پرواز نیاید پیر افشانی مزگان</p>



گیرم نشدم قابل پیمانۀ راحت  
 ماهیچکسان بیده مغرور خیالیم  
 تا سرمد نگشتیم بخشش نرسیدیم  
 خاموشی آن لب بجای داشت سالی

آئینه آیم چه کم از عالم آب است  
 گرد زه با فلاک پره در چه حساب است  
 در بزم خموشان نفس سوخته باب است  
 دادیم دل از دست و گفتیم جواب است

بیدل ز دوفی چاره محال است درین بزم  
 پرواز تو هم آئینه چندانکه نقاب است

رنگ گل خون جوش زخمی گلچین بوده است  
 غنچه کردیدیم و گلشن در گریبان بختیم  
 دل مصفا کردم و غافل که در بزم نیاید  
 از شر در آتش افتاد و است لعل کو هسان  
 وصل جستم رفتن از خود شد دلیل مقصدم  
 با همه شوخی خیالش راز دل پروا نداشت  
 پشت دست آینه و ندان جوهر میگردد

باغ تسلیم محبت طرفه رنگین بوده است  
 عشرت سر بسته در دلهای غمگین بوده است  
 صاحب آئینه گشتن کار خود بین بوده است  
 سنگ هم اینجا مقیم خانه زین بوده است  
 این دعاراد شکست رنگ آئین بوده است  
 خانه آئینه ام بسیار رنگین بوده است  
 سایه دیوار حسرت سخت سنگین بوده است

حسرت مخفییم بیدل بر کجا افتاد و ایم  
 سرگرا نیهای ما آئینه بالین بوده است

شب که شور بیدل مار ریشه در گلزار داشت  
 نغمه جولان صد نیرنگ ازین صحرا داشت  
 چون جناب از مستی چشمی بهم آورده ایم  
 گر همه کفر است توان سر ز بهواری کشید  
 از مروت عزت گل را سبب فهمید نیست  
 عجز بهم کافی است بر جا مقصد از خود رفتنت  
 نارسائی صد خیال هرزه انشا میکند  
 دانه تاکی بچندین خط ساغر ریشه کرد

بوی گل چون غنچه رنگین ناله در صفار داشت  
 نرگس چشم بان فریاد موسیقار داشت  
 در خرابی خانه ما سایه دیوار داشت  
 سحر را دیدیم طوف حلقه زمار داشت  
 سر شد آن پانی که پاس آبروی خار داشت  
 سایه پست عدم یک لغزش بهوار داشت  
 طینت پیکار از کم بشتیر در کار داشت  
 در گداز سبزه ما عالمی زمار داشت

<p>بوی گل صد انجمن بی پرده است اما چه بود عمر باشد چون گهر تممت کش بیدردیم</p>	<p>التفات رنگ ما را در پس دیوار داشت یا و آیا میکده چشم یکدوش بنم وار داشت</p>
<p>آسمانی از کف خاک اخرا ان غفلت است بیدل از فخری که ما داریم باید عار داشت</p>	
<p>راحت کجاست کردلت از خویش رستیت جز وحشت از مسمع جهان بر نداشتیم دل جمع کن سجاصل اسباب پر مناسبت افسردگی بشعله بهمت چه می پسند صدر رنگ جسته غنچه دل و کما فتنیم در کارخانه که شکست آب و رنگ یافت</p>	<p>در آتش است نعل سمندی که جسته نیست بر ما بسند تممت باری که بسته نیست گل را حضور غنچه در آغوش بسته نیست خورشید زیر خاک هم از پائین بسته نیست رنگی که مثل الفت دل های خسته نیست کار در چو بستن دل دست بسته نیست</p>
<p>بیدل بطبع خود بیت بوسه رحمت رنگ شکسته که برنگ شکسته نیست</p>	
<p>باز وحشی جلوه در دیده جولان کرد اخگری بودم میان شعله خاکستر رنگها در عالم تسلیم راحت می شود رنگ گردانیدن عیار دست بر هم سوده بود فی تمیزی دامن نازمی بصحرای فشانند سعی بیرون نازیت زمین بجز پرده سوار نیست خاک عبرت پرور بنیاد این ویرانه ایم بود در طبع گهر رنگ شبنم سازنی</p>	<p>از عیارم دست بر هم سوده سامان کرد خود نمائی زمین لباسم نیر عریان کرد شمع از خار قدم سامان مژگان کرد بخودی آگاهم از وضع پشیمان کرد شوخی اندیشه ما را اگر بیان کرد می توان چون موج کو بهر ترک جولان کرد هر که آمد اندکی ما را پریشان کرد تنکی فرصت نفس را اشک غلطان کرد</p>
<p>جای دل بیدل درین محفل سمندی داشتیم بس که تنگ آمد پری افشان افغان کرد</p>	
<p>موج جنون نیزند اشک پریشان کسیت</p>	<p>مال بدل میخلد بسمل مژگان کسیت</p>

<p>لخت ولی در نظر اینمه چاک جگر رشته امواج را عقد بگرد جان دل ز پیش رفت و من میروم از مشتین حسن بیان انقدر نیست فریب نظر غیر محبت و گردین چه و آئین که ام</p>	<p>حیرت نم آئینه کرد نشان گریبان کسیت آبله در راه شوق مانع جولان کسیت عیب جنونم مکن ناله بفرمان کسیت گر نه توانی جلوه گر آئینه حیران کسیت امت پروانه باش سوختن ایان کسیت</p>
---	--

بیدل ازین مائده دست هوس شسته ایم  
پهلوی دل خورده را آرزوی نام کسیت

<p>سادگی دل را سیر فکرهای خام داشت عیشها کردیم تا اجزای ما بر باد رفت ماز خود داری عجب خون طلبها بختیم بی پروا بالی طیش افسرده پیغام نیست در نقاب اسکر آخر حسرت دل قطره بود</p>	<p>تا تخریب بود در آئینه عکس آرام داشت خانه مابعد ویرانی هوای نام داشت در صدای بال سبل عاقبت پیغام داشت بهر کسی اینجاست دعا جزای آرام داشت زنگ صبا پای گردیدن بطبع جام داشت</p>
---	---

ناله را روزی که اوج اعتباری بوده است  
چون جرس بیدل بجای باد و دل در جام داشت

<p>وحشت مدعا چون شر است وضع این بجز سخت بی پروا است سایه تا خاک پر تفاوت نیست شک در دامن امید بلند شوق و اماندگی نصیب مباد فال راحت مزین کزین کف خاک اشک اگر دام مدعا طلبی است همچو آئینه بس که دل تنگیم بیدل از کلفت شکست مسال</p>	<p>ناله بال فسانده اثر است ورنه هر قطره قابل گهر است از بقا تا فنا همین قدر است فرصت آئینه داری شر است دل افسرده ناله دگر است بهر چه آسوده تر فرود تر است چشم مازین قماش گریه تر است خانه ما برون نشین در است بزم هستی دکان شیشه گریه تر است</p>
---	--

<p>در بهار گریه عیش بیدلان آماده است اشک مانا گل کند هر شیشه و هم باده است</p>	
<p>سایه گل کرده است تا دیوار افتاده است قاصد بی مطبعم و نامر ما سادوست همچو گوهر طفل اشک با تخیر زاده است شرم دار از لاف مرد بهیا طبیعت داده است میرود در بار خوش و موج ما سادوست دور چشم بد بنور آن نو خط ما سادوست</p>	<p>در خرابیها بساط خواب نازی چیده ایم چون نگاه چشم بسل بی تا تل میرویم تمت آلودگان و پوی هوسهاستیم بر نفس چندین هوس می زاید از اندیشه است گوهر ما کاشش باز رنگت فرود خون ناوشد گلبرگ ترا تا لعلها بجا است</p>
<p>بی شکست رنگ بیدل کرد پدم جولان عجز رفتن از خوشیم قدم در هیچ جا نهاد است</p>	
<p>بزا دی تو دست زد نیا کشیدن است از چشم خود همین دوسه اشک چکیدن است دامن نخیدن تو چه بیگانه چیدن است ای بخیر در کج رنگت رسیدن است خار از قدم چو شمع شمرگان کشیدن است اشک که زمان زده نا چکیدن است</p>	<p>بی نقش چین حسن رنگت آفریدن است مارا برنگت شمع در عافیت زدن از عالمی که شیش هفتش گردوشت است فرصت بهار نتت چرا خون نمی شو دروادیکه دوش ادب محفل و فاق حیرت دلیل عافیت به چاکس مبار</p>
<p>بیدل بزرعی که امل بسیار اوست بی برگ تر ز ابله یاد میدن است</p>	
<p>چون شنیم کلم عرق آینه نقاست یعنی شکست قیمتم اجزای تو تیاست آینه گریه پیش کنم عکس بر نقاست نظاره در قلمرو آینه نار و است گوهر شکست موج زند حیرتم صد است</p>	<p>عشرت فروز از حسن بستیم حیات کو مشتری که سر نه عبرت کشد چشم از بس گذشته ام ز فریب خیال رنگ محو جمال رنگت فضولی نمی کشد میجو شرم از طبیعت آفات روزگار</p>

تا چشم باز کرده از خود گذشته  
زین بجز تا کنار همین کیت بغض شناست

عمر سیت در طلسم کدورت نشسته ایم  
بیدل غبار خاطر ما آستان است

بر طپیدنهای دل هم دیده و اگر نیست  
پیکر خاکی ندارد چاره عرض نیساز  
پیر کف خاکی جوش صد که راز آماده است  
بنی نشانی میزند موج از طلسم کائینا  
از ورق گردانی شام و سحر غافل مباح  
خاک ما خون گشت و خونها آب گردید  
یا بخود آتش توان زد یا دلی باید گذاخت  
حیرتی دارم سراغ از پرده زنگار چشم  
منزل درد تو دارم سیر عالم کرده ام  
قامت خم گشته میگویند آشوب فغان

رقص سبیل عالمی دارد تا شاگرد نیست  
نسخه مابس که بیرون است اجرا کرد نیست  
بیکلام اجزای این میخانه صبا کرد نیست  
گر چه رنگست هم پرواز عتقا کرد نیست  
زیر گردون آنچه امروز است فردا کرد نیست  
عشق میداند که درد نیا چه با ما کرد نیست  
گردماغ عشق باشد اینقدر با ما کرد نیست  
شاید این آئینه در ارمقضا کرد نیست  
گر همه بکفطره خونست دل جا کرد نیست  
ناخنی گل کرده ام این عتده را و اگر نیست

شکل تصویریم بیدل از کمال با میرس  
حرف مانا گفتنی و کار مانا کرد نیست

بها سر غنم وزیر فلک مکس بهم نیست  
بو هم خون مشوای دل که مطلب عتقا نیست  
گذشته است ز هم کرد کار روان وجود  
شرار من بچه استد فال شعله زند  
بدر و بیکسیم خون شوای پر پرواز

چه جای کس که درین خانه بیچکس بهم نیست  
بعالمی که توان سوخت شست خس بهم نیست  
کسی که پیش نیفتاده است پس بهم نیست  
که دامنم تیرنگ آند و نفس بهم نیست  
کز آتشبان بدم کردی و نفس بهم نیست

باین دو روزه تا سالی زندگی بیدل  
کدام شوق و چه عشق اینقدر هوس بهم نیست

تا جنون نعت بهار عشرتم در چنگ داشت  
اطفل اشکی بهم که میدیدم بدامن سنگ داشت

<p>دل شکستم شور طوفان بوسه بآید      اینمه دام خیالاتی که برهم چیده ایم      عمر همچون سایه در اندیشه غفلت گذشت      کاش بجز آن داد من میداد که وصلی نبود      عشق هم دارد ملافینا که چون مینازمی      سعی بستی صبح ما را بر نیاورد از عدم      نیست جوش لاله و گل غیر افسون بهاء      شمع را فروختن دارد ز داغ دل بری</p>	<p>سیشه ما خورد پرنگت انجمن رنگت داشت      نیست جرم ما و تو معجون هستی رنگت داشت      تا نمودی داشتیم آئینه من رنگت داشت      شمع تصویرم که از من سوختن بهم رنگت داشت      هر قدر خون بود در دل چهره ما رنگت داشت      انش ما هر کجا زد شعله جا در رنگت داشت      بر قدر ما رنگت گردانیدیم او نیز رنگت داشت      منت صیقل چه مقدار انفعال رنگت داشت</p>
<p>نقش پر تو بر نمیدار و جبین آفتاب      غیر او هم بود لیکه، از نام بیدل رنگت داشت</p>	
<p>چشم بیدار طرب سایه سامان گلست      ای خوش آن دیده که در انجمن ناز و نیاز      در گلستان و فاسعی کسی ضیاع نیست      داغ بیطاقی کاغذ آتش زده ایم      غنچه سان غفلت ما باعث جمعیت است      فرصت عیش درین باغ نخیده است بساط      نشوی بیده تمت کش جمعیت دل      تو هم از ناله لیل ز نشستن آموز</p>	<p>در نظر خوابت اگر سوخت چراغان گلست      بال لیل بنظر دارد و حیران گل است      رنگت هم گر رود از خود پی سامان گلست      رفتن از خود چه قدر سیر خیابان گلست      ورنه بیداری گل خواب پریشان گلست      رنگت گردیت زمانی که بدامان گلست      غنچه هم بمشکن بستن پیمان گلست      صحن این باغ پراز خانه بدوشان گلست</p>
<p>بیدل از نیا و خوش غوط بگلشن زده ایم      سر اندیشه ما محو بدامان گلست</p>	
<p>اضطراب نبض دل آینهک تمهید فاست      سایه را چه بقادر بجز خوابا بنیده است      عاقبت خواهی و داع آرزوی جاوه کن</p>	<p>شعله در هر پریشانی اندکی از خود جداست      ورنه یکت کام از خودت آن سو جان گریاست      شمع این بزم از کلاه خود بکام اژدهاست</p>

<p>آنچه بر دار و دولت زین خاکدان قدو است      گر تو بر خیزی ز خود بر خاستنهایت است      خاک اگر امروز بر فرست فردا ز پاست      خار تصویرم و پیرموی من صورت است      یک نبتت مرده اینجا بر صد ماهی غذا است      در و اگر بر دل گرانست از تقاضای دوا است      مشت خاکی در گره داریم کین آب بقا است      آنکه روشن از دل شب بر نیاید روز ما است      ورنه خم گردیدنت بر هر دو عالم پشت است</p>	<p>بی حمیدن از زمین نتوان گهر برداشتن      شبنم این باغ قرگانی ندارد در نظر      اوج دولت شعله طبع از آرزوی شین است      میکنند هر جزوم از شوق تو کار آینه      و هر خلقی را بزرگ غنسیا می پرورد      احتیاجت آنچه بیماری مقرر کرده اند      بیچکس چون ما اسیر بی تمیزها مباد      سایه ایم از دستگاه ماسیه بختان میرسد      قامت پیری ز حرصت شد کمینگاه اول</p>
---	--

عجز طاقت سدر راه رفتن از خوشیم نشد  
 بیدل از و ماندگی سر تا پای شمع پاست

<p>تو مشت خار ضعیفی و شعله بیباک است      سموم حادثه را بخت تیره تر پاک است      که خود نمائی آئینه از دل پاک است      جهان هنوز سپید است سائیه تاک است      حساب موج بیکت آرمیدش پاک است</p>	<p>حذر ز راه محبت که پر خطر ناک است      توان به یکسی ایمن شد از مضرت و      چه و انایدت از چشم بند عالم و هم      نیاید است شرابی بعرض شوخی رنگ      طپیدن آئینه ماست ورنه این دریا</p>
---	--

بغیر و هم در صیت مانعت بیدل  
 تو پر فشانی و از شش جیت نفس چاک است

<p>اقتیاز آئینه دوری هر نزدیک است      گردانند که منزل چه قدر نزدیک است      یعنی این شب که تو داری سحر نزدیک است      نسبت سنگ هم اینجا بشر نزدیک است      آنقدر نیست که گویم چه قدر نزدیک است</p>	<p>یار دور است ز ما تا بنظر نزدیک است      همه مقصد طلبان دامن لغزش گیرند      و و در دل مرده خاکستر داد و گذشت      ای هوس اینده مغرور اقامت نشوی      دوری آب و گهر برین و دلدار بند</p>
---	--

غیر بسمل همه کس حسبت و ندادند سراغ	اشیائی که با فشاندن پرز و دیک است
بیدل آینه بی پروا ز غم دوری چند آسمان نیز بانداز نظر نزدیک است	
کو خلوت و چه انجمن آثار جاه اوست از ریشه کاری دل و حشت ثمیرس تہ جرعه شراب غرور است عجزنا با محسوران عجز حوادث چه میکند حسرت شنیدم بوس داغ کرده است حیرت نگاه شوکت نو میدی خودم	هر جا مژه بلند کنی بارگاه اوست زین عرصه هر چه گرد بر آرد سپاه اوست زنک شکسته سایه طرف کلاه اوست سرمای جیب الفت ما در پناه اوست در خاک خون سری که ندارم بر اوست الین بخت عرصه یک کف بیدستگاه اوست
امشب بخار حیرت بیدل کوفتیم هر اشک بوته زگداز نگاه اوست	
تم ز بند لباس تعلق آزاد احت نه دام دام و نی دانه اینست در دام سپند صرف شوخی ندید ازین محفل جنون بی ثری چاک سینه میخواهد بدر و حیرت دیدار مرده ایم هنوز مگر در زندگیم یکدم از فنا غافل مکن بآینه تکلیف نامه پیغامت	بر بنگی برم خلعت خداداد است که دل هر چه کند التفات صیاد است خدر که جرات فریاد سر مه ایجاد است شرار تیشه چراغ امید فریاد است نفس در آینه دنباله وار فریاد است ز خود فراموشی ما همیشه دریاد است که در حضور نویسی تحیر استاد است
جنون زنک میخا درین چمن بیدل شراب غنچه تیشه یک پرزاد است	
مست عرفانوا شراب دیگری در کار نیست عالم بچرخ است اینجا جا و کو شوکت کدام خشت بنیاد تو بر بیم چیدن ترکان است	جز طواف خویش دور ساغری در کار نیست تا توانی ناله کن کر و فری در کار نیست در تعافل خانه بام و منطری در کار نیست



شعلها در پاره سعی جهان خوابیده است  
مشت خاک ماسه را فروش تسلیم است بس  
زهد و تقوی هم خوش است اما تکلف بر طر

اگر نفس سورد کسی آتش گرمی در کار نیست  
سجده مارا جینی و سوری در کار نیست  
درد دل را بنده ام در و سوری در کار نیست

حرص مانع نیست بیدل در نه از ساز معاش  
آنچه مادر کار داریم اکثری در کار نیست

دل مضطرب یاس و نفس ناله بچک است  
تا راه سلامت بری محو عدم باش  
برگه مژه و اشک چو شرر رفته ام از خویش  
از وحشت این بزم بعشرت نه توان زیست  
دل تا یکی از ضبط نفس آب نگرورد  
ایمن شو از خواهش خون ناشده دل  
باید تو ام نیست غم از کلفت امکان  
ای ناله مباد و انجیالم روی از خویش

دریا یک خون رگ ساز تو چه رنگ است  
آسودگی شیشه بهمان درد دل سنگ است  
از چشمم بر بسته شتاب تو در رنگ است  
بر چند چراغ غناش کنی پشت پلنگ است  
بر سنگ هم از جوش شرفا فیه تنگ است  
موجی که بگوهر مخزید است نهنگ است  
کردی که بود در ره کلشن همه رنگ است  
چون اشک دماغ طشم شیشه بچک است

بیدل شرربال لعلی چه فروشد  
ما و سر تسلیم که عمریت بنگ است

یا و آن جلوه چشم کرده اشک گشت است  
از سر دل بگذشتیم چندین وحشت  
غره نشین بکالی که کبند ممتازت  
آتش از چهره زرین اثر زرنده  
اینقدر سعی با بادی ما لازم نیست  
همه و اما نده عجزیم اگر کار افتد  
نغمه انجمن یاس بشوخی نزنند  
سجده دانه چمن ساز نهال است اینجا

شوق دیدار پرستان چه قدر آینه را است  
ناله های جرس با جرس آبله پاست  
پیشتر قطره ز کوهر نشدن یکدیر پاست  
دین بدنیام فروشید که دنیا دنیا است  
خانه چشم با داد نگاه می پر ماست  
نفس سوخته اینجا زره زیر قباست  
سودن دست ندامت زدگان نهم صداست  
بجز اگر دست تو گیرد سرافقاده مصداست

	یا د او کردی و از خویش ز رفتی بیدل گر عرق رخت بسیت بد به جای جیاست	
در شیشه این رنگ پریزاد شکستی است صورتگر ما خانه بهزاد شکستی است هر جا است سری در گره باد شکستی است هر شیشه تنگ مشرب بیداد شکستی است		ساز تو کین نغمه بیداد شکستی است تصویر بجز رنگ سلامت نفروشد گوهر ز حباب این همه تفریق نداد تنادل عاشق طیش یا بس ندارد
	بیدل نخوری عشوه نغمه سلامت ویرانی بنیاد تو آباد شکستی است	
این مستی آسوده ندانم ز چه جام است فردا است که پرواز تو فرسوده دام است آسودگی از جاده بسمل دوسه گام است کار تو هم از خفتگی طبع تو خام است اول سبق حاصل زر ترک سلامت است جانی که بداعی نطید دل چه مقام است بتخانه درین راه چه و کعبه کدام است با دام و نفس طایر پر ریخته رام است		عمر بیت بحیرت نفس سوخته رام است بیاب فنا اینهمه کوشش نه پسند ای شعله امید نفس سوخته تا چند مغرور کمال ز فلک شکوه چه لازم گذر ز عماران نشوی دشمن احباب گویند بهشت است همان راحت جاوید بی طاقت شوقیم و جبین داغ سجود است نویسیم از قید جهان شکوه نداد
	بیدل بجان محو نم چه توان کرد کم فرصتی وصل پرستان ز پیام است	
جان کنیبار ریشه در تیشه فرما داشت این عمارت جای خشت آئینه در بنیاد داشت کافر مگر هیچ کافر این قیامت یاد داشت ما توانی در مزاجم ریشه فولاد داشت آه ازین آئینه کز جوش نفس امداد داشت		حیرتم عمری با میدندامت شاد داشت بر دوام تا جلوه الفت خرابیهای دل آنچه بردل رفت از یاد برهن زاد داشت عالمی بر باد رفت و ریشه غم بجا داشت دل بکلفت راست مجبور است از قسمت پر داشت

<p>حیف اوقاتی که صرف کوشش می شود          بی تو در ظلمت سرای عمر کی بودی فروغ          یاس مطلب ناله مارا نفس فرسان کرد</p>	<p>میشه عمر تو بر جان کندن فرما داشت          پر تو مهر تو این ویرانه را آباد داشت          بی بری این سرور از رشیه ام آباد داشت</p>
<p>بس که پیکان بود بیدل غنچه این گلستان          زهر خند زخم چون گل خاطر ما شاد داشت</p>	
<p>چنین که نیک و بد ما بجز وابسته است          حریف نشو افتادگی نه ورنه          بذوق عافیت آن به که هیچ نمائی          مگر بر آتش دل التجا برم چو سپند          کعبه می کشم از دیر محل آرام          چونک چاره نداریم جز ز منگیری          چو موج هرزه تلاش کنار عافیتیم</p>	<p>قضا بدست حنا بسته نقش پابسته است          هزار آبله مضمون نقش پابسته است          کف غباری و آئینه بر هوا بسته است          که بیزبانم و کارم بناله وابسته است          نفس بدوش من ناتوان چابسته است          ز دست عجز که مارا پایی مابسته است          شکست دل کمر ما هزار چابسته است</p>
<p>چو صبح بر دو نفس آنقدر محن بیدل          که تا نگاه کنی محل دعا بسته است</p>	
<p>دوری از اسباب ما و من بحق پیوستن است          تا توانی گاه گاهی بی تکلف زیستن          تا کی ای بیدرود را خوار خواهی داشتن          زنده آزادنی دارد غم سرور عاشقان          سعی بیدردان بباد هرزه کردی میرو</p>	<p>قطره را از خود که شستن دل بدریا بستن است          زین تعلقها که داری اندکی وارستن است          شیشه داری که بر سنگش زدن شکستن است          ناله را گردن کشی از قید مستی رستن است          موج خون شوای نفس کربا دولت پیوستن است</p>
<p>همچو دریا بیدل آسان نیست اوج اعتبار          در خور امواج ایخار و بناخن خستن است</p>	
<p>ز کرم درین چمن بهوس پر زنده نیست          حسرت بنام پوره عبت فال میزند</p>	<p>یعنی پر شکسته بجائی رسند نیست          نقش تبتی بنگین تو کند نیست</p>

<p>گردنیازم از سر کویت کجا رو ای سیکسی بنال بدروی که خون شوی چون صبح این دری که برویت کشوده اند ببار دار قفای هم اجزای کائنات</p>	<p>بسل اگر پری بفتا ند پرند نه نیست عمریت رنگ باخته ایم و پرند نه نیست پوشیدن غبار نفسهای خنده نیست یکشت خاک و غیر غبار فکنده نیست</p>
<p>بیدل چه انتظار و کدام آرزوی وصل چشم بخواب رفته بختم پرند نه نیست</p>	
<p>بس که ساز این بساط اشفتگیهای دل است چشم و اکرون کفیل فرصت نظاره نیست دوره تسلیم بر پی خانمان افتاد ایم از سرمستی بذوق گریه نتوانم گذشت نیست از دست تو بیرون اختیار صید ما عرض نیرنگ طپشهای مراد کار نیست اعتیاز حسن و عشق و شوق از دل برده اند</p>	<p>بی شکست شیشه امید چراغان شکل است پر تو این شمع آغوش و دواع بسمل است بر سر ما سایه گر هست دست قاتل است تا نمی در چشم دارم خاک این صحرا گل است سپهر رنگین چو گل تا غنچه میسازم دل است اشک بر مرقان زدن در رنگ دیگر بسمل است میرود از کف دل و در چشم همچون محمل است</p>
<p>تا به بیدروی توانی ساعتی آسوده نیست بیدل از الفت سرای ما که الفت قاتل است</p>	
<p>برک طرم عشرت بی برک و نوانی است تا رنگ قبولی بدل از نقش تما است ای خاک نشین کسب ادب منت سفالت اندیشه چمن طرح کن سجده شوق است خریاد که مین عم غبار نفس ما است</p>	<p>چون آبله بالیدم از تنک قبانی است گر خود هم آئینه شوی کار کدانی است اندیشه چینی مکن این کار خطانی است امروز ندانم کف پای که حنائی است زد بال و ندانست که پرواز کجانی است</p>
<p>مجموعه امکان سخنی بیش ندارد بیدل مروار خوش که این ساز نوایت</p>	
<p>عشق از خاک من آنروز که وحشت می</p>	<p>رفت کردی ز خود و آئینه همچون سخت</p>

<p>اشک بیابم و از شوق سجودت درم چشم عبرت ز پریشانی خاکم روشن زین بیابان سرفاری نشد از من رنگین بزم فرصت سبب قطع امید است اینجا</p>	<p>انقدر صبر که بر خاک تو انم آمیخت هیچکس سرمه کیفیت این گروه بخت پای خوابیده من آب رخ آبله ریخت تا سازم ز پرافشانی این نغمه گسخت</p>
<p>یکلم عرصه تسلیم فاسیم جو صبح بیدل از پای نفس گسرتوان کرد و آسخت</p>	
<p>گوهر دل سخن رنگ صفا باخته است جلوه باصفت تو ای ناله چه فرصت طلوع از قمار من و ما صرفه نبردیم افسوس پیش از ایجا و نفس قطع هوسها کردیم برد و عالم چو نفس در جگر سوخته اند</p>	<p>رنگ این آینه کیسر صفا ساخته است گر نفس هم نفس آینه پروا خسته است رنگ حسنی است بان کش همه جا باخته است صبح هستی دم تنگی بخیال آخته است شعله وادی مجنون چه قدر تلخه است</p>
<p>بیچ پرواز ز خاکستر خود بیرون نیست بیدل این بخت فلک بیضه یک فاخته است</p>	
<p>زندگی سدره جولان است آه بی تا شیر مارا کم گیر خاک کشنیم و همان محو تو ایم در شهر آینه اشیا کم است این صد فبا یکعلم لی گوهرند یا دروی کسیت عمید گریه ام</p>	<p>خاک ما گل کرده آب بقا است هر کجا دو دیت آتش دورقا است آئینه رفت از خود و حیرت بجا است ابتدای هر چه دیدی انتها است عالمی دل داد اما دل کجا است طفل اشکم صد چین رنگین بقا است</p>
<p>بیدل از آینه عبرت گیر و بس تا نفس باقی بود دل بی صفا است</p>	
<p>تو مست و هم دورین بزم بوی صهبای خیال عالم برنگت رنگها دارد</p>	<p>هنوز جز بیدل سنگ جای بیانیست کدام نقش که تصویر بال غنقا نیست</p>

<p>دلت بعشو و عجبی خوشست ازین      بهره واری از خود گذشته شستی دارد      اگر زو هم بر آئی چه موج و کوگرداب      بنام امید می مارحمی ای دلیل فنا      حساب هیچکس با کجا توان دادن      چو موج اگر بشکستن رسی غنیمت دان      بازمیدگی شمع رفته ایم از خویش      حریر کارگه و مسم را چه تا رو چه بود      تو جلوه ساز کن و مدعای دل دریاب</p>	<p>که هر کجا که تو آسجا بغیر و نی نیست      بهوش باش که امروز رفت و فردا نیست      جهان بخویش فرورفته است و دریاست      که آشیان هواییم و در چمن جای نیست      بقا که ام و چه هستی فنا هم از ما نیست      درین محیط که جزو است عجز بالا نیست      دلیل مقصد از خود گذشته گان نیست      قماش تا رطافت غیر فرسای نیست      زبان حیرت آینه بی تقاضا نیست</p>
<p>غریق بحر فکر جناب مستغنی است      رسیده ایم بجایی که بیدل آنجا نیست</p>	
<p>دی شبنم گریه مانو کلی خندید و رفت      شمع محفل بر خموشی بست و دنیا برکت      عالمی صد ناله پیش آهنگی امید داشت      بیچ شبنم بر نیارد سر ز حیب نیستی      زان دمان بی نشان بوی سراغی بردم      ای بحر در اشک شبنم غوطه میباید زدن      تا بهارت از خزان پر پی تا تل نگذرد</p>	<p>از زبان اشک هم در دلی فهمید و رفت      بر کسی زمین آنجنم طرز دیگر بالید و رفت      یک نگاه و اسپین ناگاه بر کردید و رفت      گر بدانند از چه کل خواهد نظر پوشید و رفت      تا قیامت باید مرا و عدم بر رسید و رفت      که شکست رنگت ما بر عاقبت خندید و رفت      هر قدر میباید چون رنگت بر کردید و رفت</p>
<p>چشم عبرت بر که بر اوراق روز و شب شود      آنچه بیدل معنی بی حاصلی فهمید و رفت</p>	
<p>اشک یک لحظه بر بزرگان یار است      نشیبه ساز نم از شکل نشوی      دل جمعی که توان گفت کجا است</p>	<p>فرصت عمر همین مقدار است      عالم از سنگه لان که سارا است      غنچه هم یکسر و صد جا خار است</p>

نارسائی نفس شکوه کسیت  
حسن نادریده تاشا دارد  
پیش پامیخو رم از کلفت دل  
بشمار من و ماخر سندیم  
چون جرس کاش نمبرل برسیم  
مردده هم فکر قیامت دارد

خامه ام حش صد طومار است  
مرد برداشتنت دیوار است  
از نفس آیسینه ماهوار است  
چه تو انگر و نفس بیکار است  
نالده ماز اثر سبزار است  
آرمیدن چه قدر دشوار است

بیدل از صنعت تقدیر میرس

زلف یاریم و شب ما تار است

بس که راز عجز ما بالید نهبان زیر پو است  
عیب ما بی پرده است از کسوت افلاک  
میروم چون آبله قرکان غاری بر کم  
تا نگرود قاتل ما جز بگلچینی شر  
گفتم آفتسهای امکان بر گردونست  
ایمن از حرف لباس خلق نتوان زیستن  
عضو عضو م حیرت دیدار می آرد بسا  
جیب ما چون غنچه آخر فال صحر میگذارد

عاقبت چون آبله کشتیم عریان زیر پو است  
نیست نهبان استخوان ناتوانان زیر پو است  
در ریت تا چند دزد دم چشم لریان زیر پو است  
بهمو گل اسباب پر کردیم سامان زیر پو است  
زندگی بالید و گفت اینجا نهبان زیر پو است  
بیشتر خونهای فاسد رست جولان زیر پو است  
نخل با دامم سرسره ای چشم حیران زیر پو است  
بر سر ما سایه افکنده است دامان زیر پو است

پیکس آتش نزد بر صفحه بیجا ضلم

ورنه من هم داشتم بیدل چراغان زیر پو است

بجاست شکوه ما تار و فغان کسیت  
ز جیب هر مژه آنعوش میچکد اینجا  
فریب منصب گوهر مخور که همچو حباب  
ترشخی بمزاج مسحاب و کبر نماند  
کدام جلوه که گذشت ازین بساط عرو

زمین پر است ز ما بس که آسمان خالیست  
بیا که جای تو در چشم دوستان خالیست  
هزار کیسه درین بحر بیکران خالیست  
که آستین کریمان چوناوه دان خالیست  
تو هم باز که میدان امتحان خالیست

جهان چو شیشه ساعت طلسم فقر و غناست	پرست وقت و گرگر چه این زمان خالیت
برکت نقش نکلین بیدل از سبک روحی نشسته ایم و زما جای ما همان خالی است	
بس که الفت ماضیفا نرا حصار آهین است از حیا با چرب طبعان بر نیاید هیچکس از وداع غنچه آغوش گل انشا کردیم نبض امکان از اندازد شور چندین اضطراب گذرا از اسباب اگر آگاهی از ذوق فنا تغفلت و تحقیق بر ما تار و پود و هم بافت هیچکس از معنی مکتوب شوق آگاه نیست از امل جمعیت دل وقت غار نگردیم این که مجنونم زبان درد من فهمید نیست آتش کارت نخواهد اینقدر گرمی فروخت	چشم زخمی گر هجوم آورد عامی حشمت است آب در هر جا که دیدم زیر دست و عن است بی گریبانی تا شاگانه چندین دامن است همچو تار ساز در دل هیچ و بر لب شیون است چون شود منزل نمایان کرده افشاندن است ورنه در مقام ابحوال کمان بدوشن است ورنه جای نامه پیش یار مارا خواندن است ریشه گرافسون بخواند دانه ماخر من است در چکیده نهاره تا دامنم یک شیون است ای تو هم خاک بر سر کن نفس بی دامن است
تا توانی ناز کن بیدل که در کیش جنون خواهش صبح قیامت در نفس پروردن است	
دارم ز نفس ناله که جلا دمن نیست چون صبح بگردم وحشت نفسم سوخت گردی شوم و گوشه دامن تو گیرم با هر نفسی سخت دلی میرود از خویش	در وحشتم از عمر که صیاد من نیست آن سرمه که شد در هیزن فریاد من نیست گر خجست بفریاد رسد داد من نیست جان میکنم و تیشه فریاد من نیست
چون اشک ز سر گشتم نیست رمانی بیدل چه کنم نشه ایجا دمن نیست	
برق با شو قم شراری پیش نیست ای شرار از همزمان غافل مبتلاست	شعله طفلانی سواری پیش نیست فرصت ما تیر باری پیش نیست



	<p>سعی اگر مرد است کاری بیش نیست در تنگ آبی کناری بیش نیست گر بیستانی غباری بیش نیست محو آن دامی که ماری بیش نیست</p>	<p>دست از اسباب جان برداشتن غرق و همیم ورنه این محیط چون سحر کردیکه در دامن بست چند در بند نفس فرسودنت</p>	
	<p>بیدل این کم بستان بر غزو جاه فخر ما دارند عاری نش نیست</p>		
	<p>خو تر از رنگ روان آبله محفل میداشت بیت تحیر بعد آئینه مقابل میداشت تا بگویش همه جایا بسردل میداشت جوهر آئینه هم حیرت بسمل میداشت تا رو کوشش مقصد طلبان گل میداشت جادو را که ادب در دل منزل میداشت</p>	<p>گر جنونم هوس قطع منازل میداشت دیدگر زنگی از آن جلوه برومی آورد پاس آئین ادب گر نشدی مانع شک عقد دل اگر از سعی طیش و اومی شد شرم نایابی مطلب عرق ساز نکرد قطع کردیم بتدبیر خموشی چون شمع</p>	
	<p>داغم از حوصله شوخ نگانان بیدل کاش در بزم بیان آئینه هم دل میداشت</p>		
	<p>دستگاه پر تو این شمع یک محفل میداشت سنگ هم گر آب میشد عقده شکل میداشت از طپیدن عالمی بسمل شد و قاتل میداشت ورنه هرگز لیلی آزاد این محفل میداشت چشم ما تا بودی نم این بیابان گل میداشت گل نکرد از سینه ام آهی که داغ دل میداشت ورنه این ره لغزش پا داشت گر منزل نما</p>	<p>هر کز ادستی ز بهت بود جز بر دل میداشت انفعالی نیست و ترا ورنه در کیش حیا زندگی در چیتاب سعی بجا مردان است خیر گبیای نظر محو حجاب آرزوست همچو شب نم گریه مار راه جولان بسته است سر و گلزار تمنا طوق قمری در پراست اشکم و کم کرده ام از ضعف راه اضطراب</p>	
	<p>نقش آواز اضطرابم در نظر صورت نیست حسن را آئینه عیب است این بیدل میداشت</p>		

دروادئی که قدرتِ عجز کمالِ دشت  
سیراب نازم از دل بیدعای خویش  
در بحر احتیاج که موجش طپید نیست  
رازم ز بی نقابی اظهار اشکِ تحت  
غارتگر نشاط بهسارم شکفتگی است  
بیهوده، سپیچ و میدیم و سوختیم  
شور طلب زوهم فانسزجیب دشت  
اکنون علاج شبهه بستی که میکند  
یارب شفق طراز کد این بهار شد

بالیدگی چو آبله ام پایال دشت  
گوهر بحیب صافی مطلب زلال دشت  
اسایشی که دشت لب بی سوال دشت  
عریانی آفت در عرق انفعال دشت  
تا نخچیه بود گل چمنی در خیال دشت  
فصل بهار بی نفسی اعتماد دشت  
ورنه بجاک نیز جنون احتمال دشت  
در سنگ نیز آئینه مامشال دشت  
رنگی که چون شکستگیم زیر بال دشت

هر کس بقدر همت خود ناز می کند  
بیدل غم تو دار و اگر خواه مال دشت

صاف طبع از اخبار از خار خار کینه نیست  
در محبت رو نور و جاو و در دیم بس  
چند روزی شد بهشتی ریشه پیدا کردیم  
بهر درد بنیوانی صبر تسکین است و بس

رحمت قرگان چشم گوهر و آئینه نیست  
چون سحر جولان ما بیرون ز چاک سینه نیست  
میتوان کند از زمین نخلی که پر دیر نیست  
دست بردل زد که دیگر رونق پارینه نیست

سعد و سخن دهر بیدل کی دهر نشویش ما  
هیچ طفلان کار ما باشنبه و آدینه نیست

برگ و سازم خبر هجوم کریم بیاب نیست  
رشته قانون با سم از نو انامیم میرس  
از فروغ این شبستان دست بایست نیست  
حال دل پر سیده بی طاقتی آماده باش  
دست و پا از استمن و دامن انسویم  
بعد کشتن خون ما رنگت در پرواز تو

خانه چشمی که من دارم کم از سیلاب نیست  
در کیستن عالمی دارم که در مضرب نیست  
آب گردید است سامان طرب جهاب نیست  
شوخی افسانه ما و سگاو خواب نیست  
مشراب دیوانگی زندانی اسباب نیست  
آب و خاک بسلم از عالم اسباب نیست

<p>سایه را آینه خورشید بودن مشکل است آنچه میگویند عفتای ز خود غافل تویی شوخی مثال هستی بر بندار و پیکرم ز ابدالاف محبت میزنی غافل مباحث</p>	<p>خود بخود در جلوه باش اینجا کسی را نیست گر توانی یافت خود را مطلبی نایاب نیست انقدر خاکم که در آینه من آب نیست ز خم شمشیر است این خمیازه محراب نیست</p>
<p>بیدل از ارباب دنیا چشم بر سبزی مدار کشت این شطرنج بازان دغل سیراب نیست</p>	
<p>طوق چون فاخته سیراز و مشت پرما شوق غارت زده انجمن دیداریم از دلیران جنون تاز و بساط یاسیم راحت شمع باندازگد از است اینجا ما بیک صغی ز صد نسو فراغت داریم</p>	<p>حلقه دو دو کند کف خاک تر است بر کجا آینه خون شده چشم تراست قطع امید و دو عالم پرش خنجر تراست بهرت در پیکر ما خاک شود بتر تراست دل آشفته اگر جمع شود دفتر تراست</p>
<p>بس که داریم درین باغ که ورت بیدل لاله سان آینه زنگار نشین در تراست</p>	
<p>گرم رفتاری که سرد راه آن بگنجا گذشت گر عروج از دهر خوابی جوش زدن دید خود بعد ازین مانند گوهر خاک میباید شدن بی نیازی پای یاس از بهر با سامان نکرد سجده شکر فنا خاص جبین شمع نیست شب ز برق بخودی چون کاغذ آتش زد</p>	<p>گام اول چون شرخ خود را بجای پا گذاشت می سرپا نشسته شد تا دامن مینا گذاشت قطره مار قفس شوقی داشت در دریا گذاشت انقدر دستی که نتوان دامن دلها گذاشت هر که طلی کرد این بیابان سر به پیش پا گذاشت سو ختم خندانکه داغ غمت بر تن من جا گذاشت</p>
<p>هر که زد بیدل سیر وادی وحدت قدم گام اول جرات رفتن چون نقش پا گذاشت</p>	
<p>دل را گشاد کار ز صد عتده بدتر است بالا و نیست آبله پای بر بساط</p>	<p>آزادی طبیعت این مهره ششدر است اینجا چو شمع گر قدمی هست بر سر است</p>

یک روی گرم در همه عالم ندیده ایم	خورشید هم بکشور ما سایه پرور است
وله ایضا	
گر همه در سنگ بود آتش چرازید و خست دی من و دلدار ربط آب و گوهر داشتیم خاک عاشق جامه احرام صدر در دست از تپ و تاب سپند این بساط آگه نیم	وقت آنکس خوش که از مرکز جدا کردید و خست این زمان باید ز قاصد نام او پرسید و خست بر همین زمین در و صندل بر چین بازید و خست اینقدر دانم که بر یاد کسی نالید و خست
شبم از خورشید تا بان صفر نتوانست کرد عالم آینه بارویت مقابل دید و خست	
بر کجا گل کرد داغی بر دل دیوانه سوخت عالم خاکستر از موج ساغر میزند دور باش از زلفش ای مساطه گستاخ دست عشق بر جادو خیال مجلس آرائی نشیت دور چشم بد زیا نکار زمین لغت هم تا سواد رمزی از سطر و فارو شن شود	این چراغ بیکسی ناسوخت در ویرانه سوخت چشم مخموری که مارا اینقدر مستانه سوخت آتش این دو دوز دیکت است خواهد شانه سوخت هر دو عالم در چراغ خلوت پروانه سوخت مزرعی دارم که باید چون سپندم دانه سوخت صد نفس باید تحقیق پر پروانه سوخت
عالمی بیدل بگرف یکدگر آرام یافت غفلت ما هم دماغ خواب و بهم افسانه سوخت	
عرق فشانی شبم درین حدیقه گواه است حساب سایه و خورشید و صبح است نیاید چو در قفس همه پرواز آرزوی تو دارم بغیر ترک تا شامخواه نشه راحت	که هر طرف نگر دو دیده انفعال نگاه است متاع مظهران رنگت حسن آینه نگاه است بستی که غبار حسرت از قافله آه است بجو خواب بچشم شکست رنگ آه است
بهر طرف چه خیال است که کشیدن بیدل پر شکسته همان آشیان عجز نیاه است	
بستی بزنگ صبح دلیل فنا بس است	بهر دواعی نفس آغوش ما بس است

یکدم زدن سجاک نشاید سپند را زین بجز چون جناب کمال نمود یار بکن بنزد گرامتخان ما واماندگی بجز قدم اینجا بهانه جو است خود بینی که آئینه پیکس مباد گرد خور کفایت هر کس نصیبه است مارا چورشته که بسوزن وطن کینند	هر چند ناله هیچ ندارد بابس است آئینه داری دل بید عابس است برداشتیم پیش تو دست عابس است گر خاریت آبله هم زیر پابس است بر خلق شاهدهی که بود نار سابس است آئینه کو بجز که رسد دل بابس است چندانکه بگذریم ازین کوچه جابس است
--	--

بیدل دماغ درد سر این و آن کر است  
با خویش بهم اگر شده ایم شتابس است

واژگونی بس که با وضع قرین گردیده است این املهائی که احرام امیدش است نارسانیهای طاقت انتظار او مباد جلوه هستی غنیمت دان که فرصت پیش رفتن از خود سایه را آئینه خورشید کرد	سرنوشتم تر چون نقش گلین گردیده است تا خود جنبی نگاه و اسپین گردیده است ایکه در جو لانه از سستی گلین گردیده است حسن اینجا یک نگه آئینه بین گردیده است زنگ ما بیدست و پایان اینچنین گردیده است
---	--

بیدل از بیدست گاهی سرنگون جلتیم  
دست ما از بس تپش شد آستین گردیده است

بس که در راهت عرق ریز خجالت برده ایم ابر رحمت آبیار مزرع عشاق نیست برق خورشید است اینجا گریه سر کرده ایم فکر نازک گشت بیدل مانع آسایشیم	گر ز خاک ما تیمم آب بردار و وضو است چون رگ یا قوت اینجا ریشه در خون نموا با کمال آب بازی طفل شکم شعله جوا در سباط دیده اینجا دور باش خواب موا
--	--

وله ایضاً

شعله بی با پس سجده که اخگر است رشته ساز امید در گره عجز سوخت	سعی چو پستی گرفت آبله پارس است شوق چو شوخی کند ناله نفس پرور است
---	---

<p>چاک گریبان ماسینه صحر گشاد  نیست بساط جان قابل دل بستگی  شیوه تغافل خوشست ورنه باین بر چون  غیر فنانکسد بند غرور نفس</p>	<p>تنگی خلق جنون اینم وسعت گریست  ریشه ما چون نفس در چمن دیگر است  تا تو نظر کرده آئینه خاکستر است  رشته این شمع را عقده گشاد دیگر است</p>
<p>بیدل از آشوب دهر سر نکشیدن بحیب  ز ورق طوفانیت بیخبر از لنگر است</p>	
<p>له منزل نه نشان فی جاده تنگ است  بصد گلشن دو اندی ریشه و هم  درین گلشن سراغ سایه گل  طرب کن ای جناب از سار غفلت  مکش رنج نگین داری که اینجا  بپر سیز از بلای خود مانده  بگفتن وارسا ندفوست کا  عدم هستی شد از و هم من و ما</p>	<p>براهت پای خواب الوده لنگ است  نغمیدی گل مقصد چه رنگ است  همان بر ساخت پشت پلنگ است  که گروا شد مژه کام ننگ است  سروا مانده نامت بسنگ است  مسلمانی تو و عالم فرنگ است  شتاب آسمان ساز رنگ است  خیال آنجا که زور آورد ننگ است</p>
<p>منه بر نقش پایش جبهه بیدل  برین آئینه عکاس سجده رنگ است</p>	
<p>زهی مخموری عالم گلی از حسرت جانت  که میداند حرف ساغر و صلت که خواب  بفکر چاره سودای مایارب که پرواز  نگه را خای چشم است زنجیر گرفتاری  بچشم کم که می بیند سیر روزان زلفت را  کنون گز پرده رنگم بچندین جلوه عریانی  بطوفان بهار نو خطیها غوطه زد آخر</p>	<p>زبانها چون نگین ساغر کش خمیازه ناست  که ما پیمان پر کردیم از سر جوش بیخاست  دو عالم یکچون زار است از شور و باد  نیباشد برون پرواز ما از حلقه دست  بصد خورشید مینازد سحر پرورده شتاب  چه مقدار آن قبای نازنگ آمد بر اندام  جهان از سایه سرو تو تا پشت لب است</p>

چه می پیمای ز روی جہل بر طول اہل بیدل  
کہ موہومست چون تار نظر آغاز و اجابت

نالہ گریہ بال کشد کردن مہینہ ای دل است  
گرہ آبلہ سیدان طیشہای دل است  
ہر کجا از توتی ہست ہمان جہاں جہاں دل است  
عجز امروز من آیتنہ فردای دل است  
نفس از ضبط من و ما کہ آرامی دل است  
شور سازد و جہاں اسم معمای دل است  
شک یکسر قدم آبلہ فرسای دل است  
آنچہ دریای جگر آمدہ پنبای دل است  
گفت معذور کہ درد امن من پای دل است

داغ اگر حلقہ زند ساغر صہبای دل است  
و ہر گویست گتر از حلقہ نو نم گبید  
طرف و مظروف خیال آئینہ یکدگرند  
نو بہار عجب از وہم خزان باختہ ایم  
ریشہ تخمی است بھر جاز درودن ماند  
نیست حرفی کہ ازین نقطہ بیاید بیرون  
چون طلب سوخت نفس گریہ روان میگردد  
درد مشکل کہ ازین دایرہ بیرون نازد  
بھر بوج گہر حکم روانی میسکرد

بیدل احیای معانی بجموشی کردیم  
نفس سوختہ اعجاز میجای دل است

رنگ این گلزار خون گردیدن لہا بس است  
بھر خجلت گرنہ باشد حاجت استغنا بس است  
کو ہر مارا گداز عافیت دریاب بس است  
گرد پروازت ہمان در بیضیہ عفتا بس است  
دوزخ امروز ما اندیشہ فردا بس است  
سوی سرچون کاشہ چینی شکست با بس است  
نامہ احوال مجنون طرہ لیلی بس است  
انتقام از ہر چہ خواہی آتش سودا بس است

عشرت موہوم ہستی کلفت دنیا بس است  
در بساط دہر کم فرصت چہ پردازد کسی  
ہرزہ زین طوفان برای آب نتوان آید  
عرض ہستی گریہ این فرصت گشاید نا  
داغ نیز نگیم تاب آتش دیگر گراست  
حاجت سنگ حوادث نیست در آزار ما  
حسن بی پرواست ورنہ قاصدی در کار ما  
ایک شرر برق جنون کار و دو عالم می کند

سلطنت و ہم ہست بیدل خاکسار عجز باش  
افسردا چون زمین خوابیدہ نقش پاسب است

<p>سرشکم نسیخه دیوانه کیست          خموشی ناله میگرد و میرسد          ز خود رستم ولی بونی نبردم          سپند آهلی کشید و چشم پوشید          شرارم تازه خواهد کرد خرمن          ز چاک دل نوالی می تراود          دل عاشق با ستغنا ازرد          به پیری هم نفهمیده افسوس</p>	<p>جگر آئینه دار شانه کیست          که آن نا آشنایگان کیست          که رنگم گردش پیمان کیست          باین تکلیف خواب آفسانه کیست          برون از ریشه چینی دانه کیست          که میفرد زبان شانه کیست          خموشی وضع گستاخانه کیست          که دنیا بازی طفلانه کیست</p>
--	---

بذوق خودی مردم بیدل  
 شکست رنگ صورتخانه کیست

<p>عجز بنیش با تعلقهای امکان آشناست          دستم از دل بر نمیدارد که از آرزو          نیستم که چو گل می چسبم از باغ جنون          بزم وصل و هستی عاشق خیالی بشنفت          سوختن خاشاک راهزنگ آتش میکند          بی ندامت نیست اسباب نشاط این چنین          در چنین بزعی سازش پرده بیگانه است          شمع گو در دیده ام و کان رخسار محلی</p>	<p>اشک ماما چشم گشودن بمرگان آشناست          سخت جانی با دل صبر از مایان آشناست          سیل عمری شد که با این خانه ویران آشناست          قیرو دست از خود بشوهر چند طوفان آشناست          بر قدر بیگانه ایم از خویش جانان آشناست          صفت الفسار المرکا بمرگان آشناست          کل هم نشینم کف دستی بدان آشناست          عشق دارم که با چندین چراغان آشناست</p>
--	--

بیدل این محفل نمان و در گریه شمع است پس  
 داغ آن خمی که بالبهامی خندان آشناست

<p>دل از غبار نفس زخم خفته و رنگ است          ز عرض شبه تی نیست نقطه تحقیق          بعالم بشری غیر خود نمائی نیست</p>	<p>ز موج پیرهن این موج پر خشک است          تو آنچه کردی از خویش انتخاب شک است          کسی که بگذرد از او هم این صفت ملک است</p>
---	--



<p>قد خمیده کند تن پرست را هموا      فروده ایم بوحشت ز شوخ چشمی خویش      عسروج آگهیت بر زبان نمی آید      اگر ز سوخگانی سواد فست گرگزین</p>	<p>مدار راست رویای فیل از گجک است      دمی که محو شد این صخره هر چه است یک است      نگاه تا مژه برداشته است بر فلک است      که شام چهره زرین شمع را محک است</p>
<p>و گر میرس ز سامان وصل ما بیدل      ز شور اشک خود اینجا کباب را نمک است</p>	
<p>تیره بختی چون بچوم آرد سخن مهر لب است      جز شکست بیفتد تعمیر بر پرواز نیست      ناچکیدن اشک را باید بمرگان ساختن      احتیاج ما ساجت پیشگان اظهار نیست      بچو عکس آئینه دارو هم را سر مایه ام      بی نیاز از را بیدور اختر کاو نیست</p>	<p>سر ز لاف جهان گل کردن دو دشب است      گز خود داری دلت و ارست مذهب شراب است      چون روان شد درس طفل ما برون مکتب است      آنچه ما گم کرده ایم از عرض مطلب مطلب است      رفتن ز گم تپی گردیدن صد قالب است      آسمان اوج همت سیر چشم کوکب است</p>
<p>ماله ام بیدل بقدر دود دل سر میرند      نبض را اگر اضطرابی هست در خود تپ است</p>	
<p>فغان که فرصت دام تلاش چیدن است      چو شمع سر به هوا سوخت جوهر تحقیق      درین چنین سر تسلیم آفتیم همه      ز بس گداز منتنا بدل گره کردیم      خیال هستی مو هو م ریشه پیدا کرد      مجوز مردم بی معرفت سر تسلیم      قضا بر رفع بلاهای آسمان سیر است      ز بس بلند فناء آسمان خاموشی      مرا به بکیسی شکت گریه می آید</p>	<p>پی گذشتن جسم آن سوی رسیدن رفت      چه جلوه با که نه در پیش پای دیدن رفت      گلی که برق خزاننش نزد بچیدن رفت      نفس چو اشک بدر پوره چکیدن رفت      بفکر خواب چنین فصل آرمیدن رفت      ز سر و از ره بیجا صلی خمیدن رفت      بسوختن ز سر شمع سر بریدن رفت      رسیدناله بجائی که از رسیدن رفت      که در پی تو با مستید ما رسیدن رفت</p>

<p>بجهد سندن عزت نیشود حاصل نیتوان بفلک بیدل از دودین رفت</p>	<p>خواب غفلت چون نگه مار با چشم ما شکست تا کجا با بایدم سپینا بزیر پا شکست ساغر امروز ما بد مستی فردا شکست رنگها در یکدگر از تنگی اینجا شکست چمن آبی داشتیم درد امن شها شکست موج شد مثال تا آئینه در پا شکست رنگ ما طرف کلاه نازیر با لا شکست موج ما از شرم درد امان گهر ما شکست</p>	<p>در تاشائی که باید صدمه در پا شکست شوق بیاب قدم لبریز جوش آبله است بر فریب نسبه نقد خر میها جنتیم باغ امکان یک گل آغوش فضا پیدا نکرد عمر باشد از دعای سحر شرمنده ایم صافی وحدت مگر گشت و کثرت جلوه کرد کیست در یاد عروج و سگاه بخودی هیزه تا کی پیش پیش بگر باید تا خشن</p>
<p>پیش از آن بیدل که هستی آشیان برآورد نام ما بال هوس درد امن غمنا شکست</p>	<p>چندین قیامت از مره ام سر کشیده است طاوس این چمن ز خیالم پریده است درشش جبت تعافلم آئینه چیده است این قطره از لدا زد و عالم چکیده است یعنی دماغ گردش رنگم رسیده است صاف طرب بشیشه رنگ پریده است آئینه تا نفس شمر دول رسیده است سامان این بهار ز گلهای چیده است دل نیز خون شد و جگری آفریده است</p>	<p>تا حیرت نگاه تو سامان دیده است از آدم از تو هم نیز رنگ روزگار صورت نگار آنجمن بی سیازیم غافل مباش از دل بایس انتخاب من پچیده است بخودیم دا من حیات کل جام خود عیبش بشکستن نمیده این آنجمن جنون کده انتظار کیست همچون نفس نیامده از خویش رفته ایم عشق غیور اگر بستم ناز میکند</p>
<p>بیدل بطبع آبله پانهفت ایم آسایشی که بر دو جهان خط کشیده است</p>		

<p>غزال امن که الفت خیال سپهر اوست          اهل کجاست که از فرصت آگهی باشد          درین بساط جنون شوکتان عرمانی          بهشت خرمی ماست مجمع امکان          مروت آب شد از شرم چشم قربانی</p>	<p>بهر کجا که نفس گرد می کند رم اوست          قصور فطرت ما پیش قهیمی کم اوست          شکست اندک کلاهی که آسمان خم اوست          ولی چه سود که شخص مروت آدم اوست          که عید عشرت آفاق در محترم اوست</p>
<p>بچشم کم منگر بیدل شرم زده را          که آبروی محبت بدیده غم اوست</p>	<p>بچشم کم منگر بیدل شرم زده را          که آبروی محبت بدیده غم اوست</p>
<p>صفای حال با معشوق رنگت          جهان گرد سویدای که دارد          سراپا باله و از عجز طاقت</p>	<p>عدم را نام هستی سخت ننگ است          ز جوش لاله این صحرای ننگ است          چو گل پردازم از رنگی رنگ است</p>
<p>نوای پرده عجزیم بیدل          درین دریا خم هر موج چنگ است</p>	<p>نوای پرده عجزیم بیدل          درین دریا خم هر موج چنگ است</p>
<p>شوق دیدار تو ام چشم کسان راه من است          داغ تاثیر و فاتم که بان افسردن          عجز زنگم بفلک بال بهمانی دارد          حیرتم آبله پاکرد که چون موج گهر          حرف بیزنگ پرسید که چون شمع ز جوش          محو نیان کده عالم گشت تکیم          در غم و عیش تفاوت نگر فیتیم چو شمع          موج گوهر سر موی به بلندی نرسید</p>	<p>هر کجا گردنکاهی است کینگاه من است          جگر بی اثری سوخته آه من است          که بکشان سایه اقبال پرگاه من است          هر طرف گام نهم دل بسر راه من است          رفته ام از خود و و اما ندگی افواه من است          هر که از خود بتغافل زند آگاه من است          خنده و گریه میان آتش جانگاه من است          شوخی چین نخل از دامن کوتاه من است</p>
<p>بیدل آن به که دو دریشه من در دل چاک          در نه چون تاک هزار آبله در راه من است</p>	<p>بیدل آن به که دو دریشه من در دل چاک          در نه چون تاک هزار آبله در راه من است</p>
<p>با کمال بی نقابی پرده دارم شیون است</p>	<p>بچو در داز دل بدون چو شید غم پیرا نیست</p>

<p>سجده ریزی دانه را آسایش نشو و نما عاقبت گم کرده تا چند خوابی تا ختن ره نور و عجز را سعی و گدرد کار نیست اعتباری نیست گردش از نظر ما بگذرد وحشی بیاید اسباب جنون آماده است چشم بر هم نه اگر آسوده خوابی زیستن</p>	<p>در طریق کسر شیشه ها خاکساری هم فن است هوش گرداری دماغ جستجویت هم فن است شمع را سرد در گریبان نیز از خود رفتن است در تماشا گاه عبرت چشم ما پرویزن است صد گریبان چاکیت موقوف چین نیست در بلاکت گاه امکان ربط فرگان شدت</p>	
<p>ردیف</p>	<p>بیدل از بس در شکنج عاجری فرسوده ام نال داغ دل خون گشته طوق گردن است</p>	<p>نامی مسئله</p>
<p>بیمغزی و داری بمن سوخته جان بخت از یک نفست اینهمه شور من و مانی گر بخردی ساز کند هم سر زه در آنی از مدرسه و ممانزه بگریز و گرنه در معرکه هوش که خون باد بساطش تا خصم دم تنع بود صحبت مردان گر درس خموشی سبق حال تو باشد</p>	<p>ای پند مکن هرزه با آتش لفسان بخت بر یکت رگ گردن چه قدر حیده گان بخت بگذار که چون شعله بمیرد بهمان بخت بر خاست رگ گردان و آمد بمیان بخت تا رنگ نگر داند نگر و دید عیان بخت زان شوهر مردیکه کند همچو زنان بخت بیدل نرسد بر تو ز ابنا می زمان بخت</p>	
<p>ردیف</p>	<p>جمعیت گو بهر نماند ز حمت امواج بیدل بچویشان نکلند اهل زبان بخت</p>	<p>حجم تازی</p>
<p>مباد چشمه شوق مرا نسردن موج ز بقراری ما فارغ است خاطر یار فساد ما بختل صلاح میگرد و توان بضبط نفس معنی دل انشا کرد که بیدلان مشو امین که تیره آب حیات چو غنچه دست بر رشته نفس زده ایم</p>	<p>چو شنگ عرض کهر حیده ام بدامن موج قل کهر چه خبر دارد از طپیدن موج سری ز تیغ کشید است آرمیدن موج جباب شیشه نفثه است در شکستن موج بیک نفس گذرد از هزار جوشن موج شدیده ایم شکن پرور است امین موج</p>	

خط شکسته دمید از بیاض گمدن موج	دماغ یاس محیط من آب شد یارب
چو گوهر از سر تسلیم کن سپید درین محیط که تیغ است سر کشیدن موج	
این بجز نهان کرد در آغوش کبر موج پیدا است که بقطره زندنا چه قدر موج در ناله فی سینه ز نامروز شکر موج دارد ز حباب آینه در پیش نظر موج چون شمع نه ایم امین ازین شک شکر موج زین بجز کسی صرفه نبوده است مگر موج تا چند زندوا من دریا بکر موج	عمیرت سرشکی نزد از دیده تر موج مارا طیش دل زسانید بجائی مطرب نفست ز مزمزه لعل که دارد شکل که نفس برول مایوس بر آمد تا بر سر خاکستر هستی نه تشنیم وحشت مده از دست با فسانه را فریاد که جز حسرت ازین ورطه نبردم
حالی خطی	بیدل دم اظهار چیا پیشه خموشیت از خشک شدن چاره ندارد بجز موج
تا کی روی چو دیده انجم خواب صبح خمیازه کاری لب مخمور و آب صبح گرمی نخوشد آنقدر از آفتاب صبح شبه گذشت و من نکشودم نقاب صبح شبم تری کشیده ز موج شراب صبح گم شد شبم عرق آفتاب صبح	بی پرده است جلوه ز طرف نقاب صبح از زحم ما و لبعه تیغ تو دید نیست از چشم تو خطان بجای میدهد نگاه چون سایه ام سیاهی دل آب کرده است در عرض هستیم عرق شرم خون گرفت رفتیم و هیچ جا نرسیدیم وای عمر
تا بونی از قلم و تحقیق و اکشیم بیدل دو انده ایم نفس در رکاب صبح	
ز اشک داده چو شبم جواب خنده صبح که میکشند ز شبم کلاب خنده صبح مگر کشی نفسی در رکاب خنده صبح	نداشت دیده من بی تو آب خنده صبح بعیش گرفتی میکشی مباحش امین درین قلم و وحشت کجاست نصرت عیش

<p>غبار رفته بیاد م نفس شمار فناست درین چنین که امید نشاط نو میدیت</p>	<p>بمن کند عزیزان خطاب خنده صبح ز رنگ باخته دارم شراب خنده صبح</p>	
<p>رسید نشه پیری چو خفته بیدل بگریه زن قدحی از شراب خنده صبح</p>		
<p>بازم از فیض جنون آماده شد سامان صبح تخم شنم ریشه عشرت درین گلشن دانه ما بکلفت قانعیم آماز بس کم فرصتیم تا بکی خواهد جو سس کرد خیال انگیزتن بیخودی سرمایه ما موس گاه و هشتم فتح بایی آخر از چاک جلگر گل کرده است ترک غفلت شاهد اقبال فیض ما بس است آنچه آغازش فنا باشد ز انجامش میرس نشخو شمعم که از بر جستگیا های خیال محو انجامم دماغ سیر آغازم کجاست</p>	<p>میدهد چاک گریبان بر کفم و امان صبح خنده تو ام میدهد از ریزش دندان صبح شام ما هم میزند پیمانۀ دوران صبح در نفس رفته است فرصت عرصه جولان صبح میتوان داد از شکست رنگ ما تاوان صبح سایه جز چشم سفیدی نیست در کنعان صبح چشم اگر از خواب وا شد نیست خبر بان صبح میتوان طومار امکان خواند از عنوان صبح مطلعم بر تر گذشت از مطلع دیوان صبح بر فروغ شمع کی دارد نظر حیران صبح</p>	
<p>ردیف</p>	<p>تخم اشکی و فشانده و از خود میرود غیر شنم نیست بیدل راز بهر امان صبح</p>	<p>خای معجمه</p>
<p>باز از پان گشت لعل نو خط دلدار سرخ زین گلستان در کین لاله زار دیگر م آن بهار تازه دارد موجودیت خازام شوق خون شد که جلگر رنگی بد امان آوریم بیکرم از ناتوانی یک رنگ گل خون نداشت زنگها دارد فلک مغرور آسایش بسا نخچین گر ناله خون آلود خواهد کرد گل</p>	<p>غنی اش آید برون از پرده زنگار سرخ عالمی محو گل و من داغ آن دستار سرخ میتوان کردن چو برگ گل در دیوار سرخ لیک که اشکی که باشد یک چکیدن در سرخ تادم تیغ تو میس کردیم این مقدار سرخ جامه ات زین خم نمی آید برون بهر بار سرخ عند لیب ما چو طوطی میکند منقار سرخ</p>	

رنگ و بوی اگر چو شد ز هستی مفت است | کین لباس تیره توان ساختن بهار بر سرخ

رویف | عاقبت رنگی ندارد در بهار عمت بار | بیدل از درد است چشم ایل این گلزار سرخ | دال مہلہ

چہ ممکن است کہ عاشق گل و سمن گوید  
بغشق عین طلب شو کہ دیدہ یعقوب  
زبان حیرت دیدار سخت موہوم است  
بحرف راست نیاید پیام مشتاقان  
ز حرف و صوت بآن رنگ محو معنی باش  
مال کار من و ما خموشی است اینجا  
مگر بیاد تو خون کرد و چسبن گوید  
سفید نماندہ سهل است پیرین گوید  
نفس در آئینہ گیریم ناسخن گوید  
مگر طپیدن دل بی لب و دہن گوید  
کہ دم بگوش خورد گر کسی بدن گوید  
شمع می شنوم آنچه انجمن گوید

ز بس عشق تو گم گشتہ خودم بیدل  
بیاد خویش کنم ناله ہر کہ من گوید

بہ چو بیاد غم زارم بہار آہنگ شد  
کوہ تکلیبی باین افسردگیہا حیرت است  
در طلسم سبتن شرکان فضائی داتم  
افتدرو اماندہ ام کہ الفتم توان گشت  
جوہر خط آخر از آئینہ ات میگوندمید  
کسب گاہی کہ دورت خانہ تعمیر است و بس  
پر توی از خون دل بیرون دوید و رنگ شد  
بس کہ ز بردل قدم ماندم صد اہم رنگ شد  
تا نگہ آغوش پیدا کرد عالم تنگ شد  
اشک ہم در پای من افتاد و غدر رنگ شد  
دو دہم از شعلہ حسن تو آتش رنگ شد  
ہر قدر آئینہ شد گل زیر شوق رنگ شد

بیدل از درد وطن خون گشت ذوق غم ہم  
بس کہ یاد آشیان کردم قفس بہم رنگ شد

جمعی کہ دل بفرمہ ز شکستہ اند  
باشوکت جنون ہوس تخت جم کر است  
گردون غبار دیدہ ہمت نمی شود  
در محفل کہ آفت سازش سلامت است  
آئینہ ما بر نیت جوہر شکستہ اند  
دیوانخان در آبد افشہ شکستہ اند  
عشاق دامن مژہ بر تر شکستہ اند  
آسایش از دل کہ مگر تر شکستہ اند

بیماری سواد طمع را علاج نیست پرواز من بدامن نازت نیرسد	صفرای حرص در جگر ز شکسته اند گلپهای این چمن چه قدر پر شکسته اند
بیدل همین نه ما و تو نو نمید طلبیم زین بحر قطرها همه گوهر شکسته اند	
باین عجزم که از خاک حیا پرورد بر خیزد ز املاک هوس دل نام کلفت مرعی در مگو سببست عاشق را علم گشتن بنوید مبقتصد برد شور بیک جرس صد کاروان فحل	مگر مستی عرق از من بجای گرد بر خیزد چو زخم اینجا همه گر خنده کارم در بر خیزد جهان از پالشتیند تا یکت آه سر در خیزد مباش از ناله غافل گر همه بیدر در خیزد
ز سامان جنون جوش سحر خواهم زدن بیدل اگر بیان میدرم چند آنکه از من گرد بر خیزد	
اگر معشوق بپیراست و رعاشق وفادار درین وادی که قطع الفتست اسباب جمعیت سبب کم نیست گر بر بیم زنی ربط تعلق را بجلبتها نباید دام معذوری او اگر در بدل تا گرد امتدست از ذوق طلب کسل جهانی میکند شوخی کدام اظهار و کوهستی فنا پروردگانیم از مزاج ما چه پیرسی اگر موجیم با بحریم و گر آبیم با گوهر	تا شامفت دیدنها محبت زنگها دارد بناله بلیسی هر سر که چشم آشنا دارد چو مرقان بر که بر خیزد ز خود چندین عجا دارد ناز مهران پیش از قضا گشتن قضا دارد جهانی را گداور سایه دست دعا دارد بنوز این نقشها در خانه نقاس جا دارد فضای عالم موبوم هستی کینوا دارد دوئی نقشی نمی بندد که مارا از تو وا دارد
حذر کن از تاشاگا و نیزنگ جیان بیدل تو طبع نازکی داری و این گلشن هوا دارد	
بیدلان چند خیال گل و شمشاد کنید وضع با منفعل سخت خجالت دارد ما هم از گلشن دیدار کلی می پسیدیم	خون شویدا آن همه کز خود چمن ایجا و کنید کاش از برزه دوی هم عرق ایجا و کنید هر کجا آینه بسینید ز ما یاد کنید



<p>یک گهر معنی افسردہ ام از یاد کنید          بنسیم نفس سوخته ام یاد کنید          نیستیم سر و کہ پا در گلیم آزاد کنید          معنی مختصر بر سر من صا و کم کنید</p>	<p>موجم از مشق طیش رفت بطوفان گذر          عمر باشد عرق آلود تلاش سخنم          بوی گل تا نشو مننگ ربانی نکشم          ز کس یار سجالم چه نظر بدارد</p>
<p>من بیدل سبق مدرسہ نیانیم          ہر چہ گردید فراموش مرا یاد کنید</p>	
<p>سرسخت از دیدہ بال افساتیر بسمل برون آمد          طلب آرام کہ خالی زد و منسزل برون آمد          دل از خود جمع کردی عقدہ مشکل برون آمد          سخن صد پیش پا خورد از زبان کردل برون آمد          ازین دریای عبرت ہر کہ شد ساحل برون آمد          من امید می دو اندم تا نہال از گل برون آمد</p>	<p>شیرم آہی دل از حسرت قاتل برون آمد          سراغ عاقبت کم کردہ دروشتکہ امکان          بکوشش ربط نتوان داد اجزای ہوائی را          ندارد صرف عزت مقام خود نفہیدن          ربانی نیست از ہستی بغیر از خاک گردیدن          و ماغ خاکساری ہم عروج نغذہ دارد</p>
<p>کہ دارد طاقت ہچشمی طرف جاب من          محیط از خود ہی گردید تا بیدل برون آمد</p>	
<p>معموری تن شوق کہ ویران تو باشد          پوشیدگی آئینہ عریان تو باشد          ہر جا اثری لغزش مستان تو باشد          قربان تو قربان تو قربان تو باشد          چینی کہ شکن پرورد امان تو باشد          یارب نفسی جنبش فرگان تو باشد          پیداست کہ حیران تو حیران تو باشد</p>	<p>جمعیت از آن دل کہ پریشان تو باشد          عشاق بہار چمنستان خیالند          ہر نقش قدم خمدہ عالم ناز است          پسند کہ دل در طیش یاس میرد          سر جوش تبسم کہ باد بہار است          در دل طیشی میجد از شب بہیتی          نظارہ کونین بکونین نپرداخت</p>
<p>بیدل سخت نیست جز انشای تحیر          گرا تینہ صفو دیوان تو باشد</p>	

<p>نگه ز روی تو نا کامیاب میگردد      بفهم نسخه هستی چرانه ناز کنم      کند گردن آرام نارسا نیباست      غرور عشرت ما باشکست نزد کیت      ز عافیت گره اعمت بار خوشیتم      ز سیل کاری اشک ندانم در یاب</p>	<p>سحر آینه آفتاب میگردد      که لفظ بشک ویران آفتاب میگردد      شکسته پائی نظاره خواب میگردد      دمی که قطره بیالده جاب میگردد      چون نقطه بگذرد از خود کتاب میگردد      که از زوجه قدر بدینو آب میگردد</p>
<p>نفس بسینه بیدل ز شعله شوق      چو دود در نفس حیات میگردد</p>	
<p>دمی بر دل اگر پیچی که در تها صفا گردد      طرب وحشی است ای فاعل مده پیوده آواز      طواف خاک مجنون و مزار کوبین تاکی      نم خجالت ز بهستی بهت من بر میدارد      هوای برزه گردی میزند موج از دماغ      سراغ عافیت در عالم امکان نباشد      بخاموشی رساند معنی نازک سخنگو را      مکن گردن فرازی تا سازد دهر با پالت</p>	<p>ببالد شورش از موجی که گوهر شنا گردد      نگردد بدست این رنگ آنقدر از خود که وا گردد      اگر سودا سری داری بگو تا گرد پا گردد      که می ترسم عرق سرمای آب بجا گردد      مبادا همچو گردا بم سروا مانده پا گردد      من و زنگ امید می ندانم تا کجا گردد      چو مواز کانه چینی نماید بصدرا گردد      که فی آخر بجرم سرکشها بویا گردد</p>
<p>دل آگاه را لازم بود پاس نفس بیدل      بدام ریشه افتد چون گره از دانه وا گردد</p>	
<p>بلاکشان محبت گل چه نیرنگند      ز عیب پوشی ابنای روزگار میرس      فریب صلح مخور از گشاده رونی خلق      بواو نیکه طلب نارسای مقصد اوست      زو هم بر سر دنیا می خود چه میسر زنی</p>	<p>شکسته اند برنگی که عالم رنگند      یکی گراینه پرداخت دیگران رنگند      که تنگ حوصله گبهامی عالم جنگند      بهوش باش که منزل رسیدگان رنگند      بنور شیشه گران در شکستن سنگند</p>

ز خود تہی شدگان با خود انقدر ننگند کہ عافیت طلبان سخت غفلت اینکند	حباب نیم نفس با نفس نمی سازد نوامی پرده بیابانی نفس این است
ز خلق اینمہ بیگانہ نیستی بیدل تو ہرزہ گردی و این قوم عالم ننگند	
و جوب است آنچه امکانے ندارد جہان پیدا و پنہاے ندارد سر این نامہ عنواے ندارد تخیر ربط و ترگاے ندارد گریبان تو داماے ندارد نفس در سینہ افعاے ندارد جنون ہم کار آساے ندارد فرنگستان مسلاے ندارد	عدم زمین پیش برمانی ندارد گشا و بست چشمت عالم آراست کسی جز شبہ از ہستی نخواند محبت و سنگاہ عافیت نیست بجندای صبح بر عریانی خویش تظلم دوری از اصل است ورنہ چہ والشہا کہ بر بادش ندادیم مروت از دل خوبان مچوئید
خیال زندگی در دست بیدل کہ غیر از مرگ در ماے ندارد	
رو سفید الفت از چشم سفیدم کرده اند در خیال آباد پنہانی پدیدم کرده اند از کفن خلعت طراز بہای عیدم کرده اند عالمی را دام تخیر امیدم کرده اند طفل اشکی چند در پیری مریدم کرده اند در دل ہرزہ صد سہل شہیدم کرده اند	ما ز گرد انتظار مستفیدم کرده اند نغمہ ام اما مقیم ساز موہوم نفس ویدہ قربانیم برگ بساط عشرت است پاس کو تاہ ہتم سامان آزادی کند آرزو تا نگذر دوزین کوچہ بی تلقین ورد حیرت من میدہد ہوش بخش کائیا
بیدل از پیری سراپایم خم تسلیم رنجت سر و این گلزار بودم شاخ بیدم کرده اند	
ہم در طلسم خویش تا شای او کنند	روشن دلان چو آئینہ بر ہر چہ رو کنند

<p>این مویچہا کہ گردن دعوی کشیدہ  عقاست در قلم و امکان بقای حاشی  حیرت مہم گرمی بازار و ہم باش  ای غفلت آبروی طلب پیش ازین میریز  جیب مرا بہ نیستی انباشت روزگار  آسودہ زنی کہ اہل فنا پیش از تمام  بر سر کس است حسن بہان بہ کہ بیدلان  تمثال عاقبت نکند کرد ازین بساط  شوخی بسیر عالم مارہ نمی برد</p>	<p>بہر حقیقتند اگر سرفرو کنند  اینجا بہار را نفس از رنگ بگو کنند  کیسو است آنچه در نظرت چارسو کنند  عالم تمام اوست اگر بہتجو کنند  چاکیت صبح را کہ بہ پیش رفو کنند  از وضع خویش خاک بچشم عدو کنند  اینکہ داری دل بے آرزو کنند  اینکہ با مگر شکستن غلو کنند  چشمی مگر در آبلہ پافر و کنند</p>
<p>بیدل باین طراوت اگر باشد افعال  باید چہسا نیان ز چینم وضو کنند</p>	
<p>بعد از نیت سبزہ خط در سیاہی میرو  کیست کرد مانع رنگ از طواف گل  جان بہ پیش طبع بلیا کت ندارد فہمی  از ہوسہای سری گذر کہ در انجام کار  باقدم گشتہ فکر صد عشرت ابلہی است  شمع تصویرم پیرس از درود داغ حیرتم</p>	<p>ای ز خود غافل زمان خوشگاہی میرو  خون من تا دامنت خوابی نخوابی میرو  رایگان این گوہر از دست سیاہی میرو  شمع این محفل بداع بے کلاہی میرو  ہمچو موج از چنگاٹ این قلاب ماہی میرو  اشک من عمر سیت نا کردید و راہی میرو</p>
<p>بیدل انجام تا شام حیرت گشتن است  اینہم سعی نگہ با سبے نگاہی میرو</p>	
<p>زہر مو دام بردوشم گرفتار اینچنین باید  من در خاک غلطیدن تو و عالم نرسیدن  نگہ خواندم مشرہ نم ریخت دل گھتم نفس خون شد  بمردن ہم نکرد و خواجہ از حسرت کسی فارغ</p>	<p>ز خاطر ما فرا سو شتم سبکیار اینچنین باید  بعاشق آنچنان زید بدلدار اینچنین باید  بدرس عجز سطلب پاس تکرار اینچنین باید  گزار انصاف میپرسی خرد بار اینچنین باید</p>

<p>ز حال زاهد اگر نیستم لیکت اینقدر دانا  ز پانثیت آتش تا نشد خاکت از خرابی  هو اهر جابر انگیزد غبار از خاک چو را</p>	<p>که در عرض بزرگی ریش و دستار خچین باید  بعضی نیستی بهم غیرت کار اینچنین باید  هلمین آوازمی آید که ما چار اینچنین باید</p>
<p>نفس هر دم ز قصر عمر حشمتی میکند بیدل  بی تعمیر این ویرانه معماری اینچنین باید</p>	
<p>ز و نفس فال تن آسانی ولی آراستند  خواب راحت ارزو کردم طمیدن بال  ساده بود آینه امکان ز قمشان دنی  بگر گویند مشاقان بایس اندیشه گان  کعبه و تجانه نقش مرکز تحقیق نیست  چون جرس از بس که پیش آهنگ سازو جستم</p>	<p>بید ماغی کرد کوشش منزلی آراستند  عاقبت جستم و ماغی بسملی آراستند  مشق حق کردند فرد باطلی آراستند  پشیر از خاک گشتن ساحلی آراستند  بر کجا گم گشت ره سر منزلی آراستند  گرد ما بر خواست هر جا محملی آراستند</p>
<p>دست هرامتید محکم داشت دامن دلی  یاس تا بیکس ماند بیدلی آراستند</p>	
<p>مهرم آهنگ دل شو سر بر آواز بند  غنجی دیوان در فعل از سر برانوسبتن است  عاقبت بینی نظر پوشیدنت از عیب خلق  ناله میگویند پروازش کجائی میرسد  خارج آهنگ بساط کفر و ایمانت چرست  دستگاه و ماوسن بر باد حسرت رفته گیر  بر طلسم غنچه تمهید شکفتن آفت است</p>	<p>کیفین از خامشی هم شتبر ساز بند  ای بهار فکر مضمونی باین انداز بند  آنچه از انجام خواهی بستن از آغاز بند  ای اثر مکتوب ما بر شعله آواز بند  بی تکلف خویش را چون نغمه بر هم ساز بند  هر چه می بندی بخود چون رنگ بر پرواز بند  عقدۀ از دل اگر و کرده باشی باز بند</p>
<p>بیدل اینجا یاس مطلب قحجاب مدعا است  از شکست دل گشادی بر طلسم ساز بند</p>	
<p>بپستی و اماند هر که از دردی نشان دارد</p>	<p>سحر از چاکه های دل بگردون زردبان دارد</p>

<p>بهر وحشت نیاید اجزای جهان گرد تا تل گرگنی به کس رنگی رفته است از خود دماغ خون من چون اشک رنگی بر نمیدارد برنگ آتش با قوت ناپیدا است دود من در عزلت ز دم که خلق لحنی و اکشم خود را بصد گلزار رعنائی بچندین رنگ پیدا</p>	<p>چمن از برگ برگ خویش دامن برین میدارد طلشها نیکه دارد بحر گوهر هم همچنان دارد گر استغنا بگیرد دست مفت امتحان دارد بجرت رفته شوق عجب ضبط فغان دارد مذاشتیم که دامن از هوس چنین کان دارد جهان ناموس یکتائی مرا از من نماند دارد</p>
<p>ز خود کامی برون آبی نیاز از خلق شو بیدل که اوج قصر یکتائی همین یکت نردبان دارد</p>	
<p>ابرنگ عشرتی صرف بهارم کرده اند بر که بندم تمت و دانش که جمع خورد هستیم رنگ حنا دارد نمیدانم چو صبح محللم در قطره کی آرایش صدموج داشت با کد امین ذره بنجم آبروی عتبار پیش ازین نتوان ز برق گنمت هستی که آخت سخت دشوار است چون آینه خود را با پرفشانهای چندین ناله ام اما چه سود من شریرم درازو عالم دامگاهوستی</p>	<p>پنجه افسوسم از سودن نگارم کرده اند ترد ما غیبهای مجنون اعتبارم کرده اند تمت آلود نفس بهر چه کارم کرده اند تا شدم گوهر مدوش خویش بارم کرده اند الفردی بچم که از خود شرمسارم کرده اند عالمی را در سراغ خود دو چارم کرده اند یک نگاه و اسپین نذر فرارم کرده اند از دل افسرده جزو کو هسارم کرده اند تا دهم عرض پرفشانی شکارم کرده اند</p>
<p>بینوایی میت بیدل شبنم و امانده ام از گداز صد پری یکت شیشه وارم کرده اند</p>	
<p>هر کجا شمع تاشای توروشن میشود بیقراران جنون را منع وحشت مشکل است با هم آسودگی و لهسا امل آورده اند پای ازادان بر بنجیر تعلق بندیت</p>	<p>از زمین تا آسمان آینه خرمین میشود ناله را از بنجیر هم سامان رفتن میشود شوخی موج این که بجز افلاخن میشود نام را نقش نگین کی چنین دامن میشود</p>

شیشه و سنگ آتش و آبد و دراز کوهها  
جامه فتحی چو گرد عجب ز نتوان یافتن  
فیض محتاجت اما عجز بر بدست و پاست

عالمی با هم جدا وصل دشمن میشود  
پیکر موج از شکست خویش جوشن میشود  
من نخواهم او شدن هر چند او من میشود

پیری و اشک ندامت همچو صبح و شبند است  
بیدل آخر حاصل بر شیر روغن میشود

قماش رنگ ز بس سجایب میبافند  
درین چنین که هوا داغ شبندم آرنیت  
خو هم خون شده کوه چمن کجاست بهار  
کمند سعی جهان جز نفس درازی نیست  
مباش منکر اسرار سینه چاکلی من  
کباب شد عدم ماز تهمت هستی

بروی گل ز دریدن نقاب میبافند  
نسبتی هزار اضطراب میبافند  
هنوز رنگ بطبع سجایب میبافند  
چو عنکبوت بر سر لعاب میبافند  
بکار گاه سپهر آفتاب میبافند  
بر آتشی که نداریم آب میبافند

بیتغ یا عسر ما بلند شد بیدل  
بموج چشمه مایه جباب میبافند

بیای شعله مادل فال وصلی از تو بردارد  
بروی عشرتم نتوان در چاک جگر بستن  
تا شاگانه معدومی ز من چید است ساکن  
باین هستی اگر نامی بدست آری غنیمت دان  
نخواهد شد سیاهی از چنین اخترم زایل  
بقدر اعتباری هست ضبط خویش مردم را  
نباشد گر تلاش عاقبت نقد است آراست  
نگه در چشم آهوا آب شد از شرم قربانی  
بنو میدی هوس پرورده صد گلشن امیدم  
بهم چسپیدن مرگان بکج فقر میگوید

که این شمع خموش امشب نگار بی در نظر دارد  
غم مرگان من آرایش صبح دگر دارد  
که هر کس چشم میپوشد ز خود بزم دگر دارد  
که بسیار است گردش هوس آواز بردارد  
شب عاشق چو موی کاشه صنی سحر دارد  
چو سنگلی کا بدار افتد فشردن بیشتر دارد  
نفس بسوی راحت آنقدر زیروز بردارد  
که تیغش گر کند زخمی شب ما هم سحر دارد  
من و امانده پروازیکه در هر رنگ پرواز  
که فی هر چند صرف بوریا گرد و شکر دارد

<p>زناهنجاری مغرور جاوایمن مشو بیدل لگد اندازنی در پرده دارد همسر که خرد دارد</p>	<p>یک تعافل بر خیال لوح پشت پازند نیست فرصت آنقدر امروز بر فردا زنده تا بکی حسرت کشد سنگی بجام بازند این غبار رفته را در دامن صحر ازند موج بسیار است اگر بیرون این دریا زنده تا ابد گر شیشه اش تحقیق بر خار ازند دامن گردیکه دارد اندکی بالا زنده دامن این خیمه کو تا ه را بالا زنده</p>	<p>کامجویان اندکی بر مطلب استغنا زنده ذوق حال از نام استقبال باطل مشو کلفت خمیازه از درد شکستن بدراست خانه پروازی نیباید پی آرام جسم از پر عنقا صدائی میرسد گای غافلان زان پری جز بی نشانی بر نمیدارد نقاب عمر باشد قطره ماسرگون خجالت است خاطر م زیر فلک از جوش و لغنگی گرفت</p>
<p>بیدل از ساز نفس این نغمه می آید بگوش کای اسیران خانه زندانست بر صحر ازند</p>	<p>بسر خاکی فشانند آینه کین تمثال پیدا شد جهان در موج ناخن غوطه زد تا عقده و آینه شد نفس در سینه در دیدم صغیر بال عفا شد گریبان تا تل صرف دامن گشت و صحر آینه شد سلامت سخت میلرزد بر آن سنگی که مینا شد بجرم رشتی بکت رو هزار آینه رسوا شد که در آینه وضع جهان نتوان خود آرا شد نگاه از جلو پیش افتاد امروز تو فودا شد بگوش عافیت نتوان حریف ناله ما شد درین ویرانه چون شمع بجان و اما نگی ما شد نگاه ما بلند می کرد تا سر و تو بالا شد</p>	<p>صفا داغ کدورت گشت سامان من و باشد گشا و غنچه در اوراق گل خوابانند گلشن را بخاموشی نکت و ادم سرخ بی نشانی را ز فکر خود گذشتم مشرب ایجا و جنون گشتم چو بر گرد و مزاج از احتیاط خود مشو غافل حذر کن از قرین بد که در عجزت که امکان ز تمثال فنا تصویر صبح آوازمی آید ز خود غافل گذشتی فال استقبال ز دولت دماغ در و دل داری بیای طمیدین شو بنومیدی نشستم آنقدر از خوشترین رفتم بقدر نماز عشو قست سعی بهت عاشق</p>



نامل رتبه افکار پیدا میکند بیدل  
بخاموشی نفسها سوخت مریم تا میجا شد

سپند بزم تو تا بقرار کرد و نالد  
چه نغمه با که نذار در خود توی شدن  
من قظلم الفت کدام دوست چه دشمن  
چو طایر یکدیگر دید آشیان بغارت آتش  
ز ساز جزات عشاق گل نکر و صدای  
ز روزگار و فاجستم دارم اینم فرصت

طپیدن از دل من آتش کار کرد و نالد  
بذوق آن که نفس نی سوار کرد و نالد  
ستم رسیده به کس دو چار کرد و نالد  
نفس بگرد من خاکسار کرد و نالد  
مگر ضعیفی این قوم تار کرد و نالد  
که سخت جانی من کو بهیسا کرد و نالد

در آتش افکن و ترک ادب خواه بیدل  
سپند نیت که بی اختیار کرد و نالد

حسرت زلف تو ام بود شکستم دادند  
قال جولان چه زخم قطره گو بر خنده ام  
نه فلک دایره مرکز تسلیم من است  
بهر تسلیم غبار بهوار فتنه من  
بخودی شیوه نازم که بیک گردش چشم  
ناوک همتم از جوشن اسباب گذشت

وصل میجو استم آینه بدستم دادند  
انقدر جد که یک آبله بستم دادند  
دشگاه عجب از بهمت پستم دادند  
سجده کم نیت بهر جا که نشستم دادند  
نه فلک ساغر از ان نگرستم دادند  
بتعافل چه قدر صفای شستم دادند

بیدل از قسمت شریف ازل هیچ پیرس  
انقدر و امن آوده که بستم دادند

بخودی امشب پروبال فغانی میشود  
عاجزم چند آنکه در عرض ضعیفهای من  
چون لطافت همت آوده که دورت شد طا  
بس که گرمیای صحبت پریشان وحشت است  
گر چنین باشد فتنه صحبت بال هما

گر نذارم مدعا باری بیانی میشود  
نال که کربال دنگا و نالتوانی میشود  
سایه بهر بال و پر کوه گرانی میشود  
آتش این کاروان بهم کاروانی میشود  
مغز ما آخر ز خشکی استخوانی میشود

<p>راحت جاوید و ضبط عنان آرزوست و محبت بس که میان شکست آماده است</p>	<p>بال و پر چون جمع گردد آشیانی میشود اشک بهم برین دل با مهر بانی میشود</p>
<p>اوج عرفانرا که برتر از کند گفتگو است هر که برمی آید از خود نزد باسے میشود</p>	
<p>تو کار خویش کن اینجادونی در من نمی کنجد اگر قسم نو بهاری پیش خود نشو و ناسر کن بیکسانی است ربط تا رو پودی نیاز ترا بساط ماجرای سایه و خورشید طی کردم ز پرواز غبار رنگت و بو آوازمی آید چو بوی گل و دواع کسوت بستی است اطمان به بند از خویش چشمی جلوه مطلق تا نشان کن</p>	<p>اگر بیان عالمی دارد که در دامن نمیکند بساط آرائی ناز تو در گلخن نمیکند که در آغوش چاک اینجا سر سوزن نمیکند در آن خلوت که او باشد خیال من نمیکند که بال افشانی عنقا درین گلشن نمیکند سرمونی اگر بالی پیراهن نمیکند که چشمی داری و در پرده دیدن نمیکند</p>
<p>دل آگاه از هستی نه بیند جز عدم بیدل بغیر از عکس در آئینه روشن نمیکند</p>	
<p>ضعیف با بیان عجز طاقت بر نمیدارد طرف عشقت غیر از ترک هستی نیست پیر امل را چند سازی کاروان سالار خواه ولیس ترک اسبابم مباش ای ذوق ازاد مگر چون نقش پای خاک محشورم کنی ورنه منی از رو بتصدیع نگه جنس تا شانی</p>	<p>سجود مشت خاک اظهار طاعت بر نمیدارد که شمشیر از حریف خود سلامت بر نمیدارد نفس چون محفلت بیش از دوست بر نمیدارد نگاه بید ماغان بار غیرت بر نمیدارد سری افتاده دارم که خجلت بر نمیدارد دو عالم کمره بار است و همت بر نمیدارد</p>
<p>برنگ رسم بر دازان کلف میکند بیدل و گرنه معنی الفت عبارت بر نمیدارد</p>	
<p>هر که انجام غرور من و مایه بنید زندگیها چه و اسودگی عسر کدام</p>	<p>نفلک نیز همان در ته پامی بسیند صبح ما عرض غباری بهوامی بسیند</p>

<p>دیده هر سو نگردد و بقفای می بینند سرور را حول معذور و تاملی بینند کان گلستان جیا جانب می بینند چشم پوشیده معنی همه را می بینند حسن یارب چه قدر عرض صفای می بینند از تو غافل نشود هر که مرا می بینند</p>	<p>همه ماضی است کجا حال و کدام استقبال چه خطا ما که ندارد اثر کج نظیری به که مانیز چو شبنم ز عرق آب شویم در مقامی که تاشا اثر نرنگ است شش جهت آب شد و آئینه ساز کرد جلوه شخص ز مثال عیانست اینجا</p>
	<p>عمر در عالم تحقیق ندارد اثری بیدل آینه ماصورت مامی بنید</p>
<p>ارزو بر هم نزد بالی که دل بسمل نشد وای بر صیدیکه از صیاد خود غافل نشد بخبر محنون مالیلی شد و محمل نشد حیف پروازیکه آگاه از پر بسمل نشد بیتومشت خاک من بر باد رفت و گل نشد مفت آن خونی که خاکتر شد اما گل نشد</p>	<p>گل نکرد آهی که با ما خنجر قاتل نشد دام محرومی دریندشت احتیاط الهی است ذوق راحت بادونی در وصل تون یا عاقبت گریست نقش برده و اما گهیت فی گداز دل بکار آمد نه ریزشهای اشک در لباس قطره نتوان تلخی دریا کشید</p>
	<p>غیر من زین فلزم گوهر جبابی گل نکرد عالمی صاحب دلند اما کسی بیدل نشد</p>
<p>بهر این بلیقطره خون صدرنگ طوفان بختند کابر روی هر چه هست این خاکساران بختند صدنگه شد آب تا یک چشم گریان بختند خون من چون اشک بر تهرکت مرگان بختند شد ستم بر ناله کاتش در نیسان بختند هر چه از کاشانه کم شد در بیابان بختند چون سحر بیدل ز بر عضو م گریان بختند</p>	<p>مدعا دل بود اگر نرنگ امکان بختند سجده گاه همت اهل فنار ابند ایم شبنم مارا درین گلشن تاشا مفت نیست دست و تنی از ضعفی رنگ قلم برینا از گداز پیکرم درد تو گم کرد و آشیان نقد عمر رفته بیرون نیست از جیب عدم تا تو انم گل فروش چاک رسوائی شدن</p>

	<p>جگری آبله زد تخم عسی پیدا شد دلی آشفته و غمبار الهی پیدا شد</p>	
<p>خیرگی کرد نظر ماری پیدا شد نالہ دزدید نفس زیرو پی پیدا شد گم شد از خویش و بجیب صمی پیدا شد زندگی زیر قدم دید و خمی پیدا شد خبر از خویش گرفتیم عدمی پیدا شد</p>	<p>صفحه سادہ ہستی خط نیزنگ نہشت نغمہ پرودہ دل مختلف آہنگ نبود رشتک این برہمن سوخت کہ در فکر خیال قد پیری ثمر عافیت اندیشی ماست ہستی و حرف بہمان غفلت و آگاہی بود</p>	
	<p>خواب ما برد ما رحمت جولان بیدل مشق بیکاری ما را قلمی پیدا شد</p>	
<p>نگہ باید بخود پیدا کرد صاحب حیا باشد تقاضای نگاہی بر صف مرگان عصا باشد گر این آئینہ خون گردد بیک رو آشنا باشد غریب خانہ دلدار پیر سہم کجا باشد اگر رنگی بر افسانہ شکست کار ما باشد اگر زیر بغل چون تار خیم صد عصا باشد باندوہ کجی خون شو اگر تیری خطا باشد نہ شامی بی سحر جوشد نہ رنگی بی صفا باشد سحر ہر سو خور آید چشم شبنم در قفا باشد کجان حلقہ زنجیر را تیرش صدا باشد</p>	<p>رشوخی چشم مانا کی بروی غیر و ا باشد جہان خفتہ را بیدار کرد امید دیداری ز بیدروست دل را اینقدر مانگ گردانی سراع جلوہ در خلوت دل میدہ شوقم ز بس چون گل تنگ کردند برگ عشرت مارا چہ امکانست خم بردار و از بنیاد عجز من ندارد عزم صادق انفعال ہرزہ جولا مژہ ہر جانہم پای نگاہی خفتہ است آنجا بی ہر آہ از خود رفته دارم قاصد اسکی بغیر از نالہ سامانی ندارد خانہ وحشت</p>	
	<p>تا مل کن چہ مغرور اقامت ماندہ بیدل مبا و اورنگین نامی کہ در وی نقش ما باشد</p>	
<p>عدم ہم از غبار من عیار نالہ میگیرد جنون شوق راہ انتظار نالہ میگیرد</p>		<p>نہ ہستی از نفس ہایم شمار نالہ میگیرد عدم ہر چند محو سرمہ کرد اند غبارم را</p>

اگر مطلق عنان گردد سپا و خطراب من  
 فغان شکل که گردد پرده دار ناکیه ایم  
 ندانم کراکم گردد دست آغوش امیدم  
 ز خاکستر گشت افسانه داغ سپند من  
 عرق لیک کرده ام از شرم مطلب لیک از استغنا

دو عالم شوخی بکث فی سوار ناله میگیرد  
 خس من آتش از رنگت بهار ناله میگیرد  
 که حسرت عالمی را در کناره میگیرد  
 هنوزم آرزو شمع هزار ناله میگیرد  
 همان موج سرشکم آبیار ناله میگیرد

فلک نازیت بیدل ترک وضع خوشینت دار  
 که بر کس رفت از خود اعتبار ناله میگیرد

صداید عیش طربخانه دنیا بخشند  
 آرزو داغ امید است خدا را پسند  
 تا فردن نکشد ریشه جولان امید  
 گر مزاج کرم آنست که من میدانم  
 شیشه میچو شد ازین سحر خط نسخ موج  
 بر پرگاه که بسته است حساب پروا  
 شرر عاقبت آواره دل تنگ مرا  
 قول و فعل نفس افسانه باد است اینجا

نفسی که بیدل سوخت ام جا بخشند  
 که جگر خون شود و نشه صهبان بخشند  
 به که چون تخم بر آبله صدیا بخشند  
 عالمی را بخطای من بینا بخشند  
 جرم ما قابل آنست که فردا بخشند  
 دارم امید که بر یکی با بخشند  
 سنگ هم دامن صحر است اگر جا بخشند  
 می ندانم که نه بخشند مرا یا بخشند

پادشاهی بجنون جمع نکرد بیدل  
 باج گیرند اگر آبله با بخشند

دمی که تیغ تو خون مرا جسل گیرد  
 تحیر است نگاه ادب سرشت وفا  
 بهار عمر و طراوت زهی خیال مجال  
 خوشم که ناله ام امروز خصم خود دار است  
 کفیل وحشت هر ذره ام چو سوز جنون  
 ز شرم بیدلی خویش آب میگردم

هجوم شوق سراپای من بیدل گیرد  
 که شمع خلوت آینه را خجل گیرد  
 مگر حیا عرق از طبع من فصل گیرد  
 چو سرو تا یکی آزادی بیدل گیرد  
 کسی که بگذرد از خود مرا خجل گیرد  
 مباد پیش تو آئینه نام دل گیرد

<p>کسی مغنی بحسب فهمیده باشد که چون موج بر خویش چیده باشد</p>	
<p>چو آئینه سادوست این گلستان با طهارتستی شود و اجمالت حنایت رنگت بهار ترسکم جیا پرور آستان نیازت جان در ماشا که عرض نازت زگردی کرین دست خیز و خدن طراوت درین باغ رنگی ندارد ندانم دل از درس موهوم هستی</p>	<p>خیال تو رنگی تراشیده باشد همان به که این عیب پوشیده باشد ندانم بیایمی که غلطیده باشد دلی داشتیم آب گردیده باشد نگاهی در آئینه بالیده باشد دلی کس درین پرده مالیده باشد مگر انفعال ترا دیده باشد چه فهمیده باشد چه فهمیده باشد</p>
<p>اگر بیدل ما دهد عرض هستی بجواب عدم حیرتی دیده باشد</p>	
<p>کوزنگت و چه بوجلوه یار است بینید این برکت گلی چند که آئینه رنگند زان پیش که بر خرمن ما برق فروشد در بحر چو گوهر نتوان چشم کشودن بر نسخه هستی پسندید تغافل از جلوه چه لازم بخیاال آئینه چیدن بر صفحہ آتش زده عسر منازید حرفیت بنقش آمده نیزنگت دو عالم هر که مژره بر هم رسد این باغ خزان است</p>	<p>گل نیست همان لاله عذار است بینید آن دست که بیرون نگار است بینید آن شعله که امروز شرار است بینید امروز که گوهر کینار است بینید هر چند خطش جمله غبار است بینید ای غیر پریشان همه یار است بینید فرصت چه قدر بسج شمار است بینید دیگر نشنیدین چه مدار است بینید با فرصت نظاره بهار است بینید</p>
<p>هر جانم اشکی که طپد در کف خاکی ایخوش نگهان بیدل زار است بینید</p>	

رم وحشی نگاه من غبار انگیز جولان شد  
 بهاری در نظر دارم که شوخیهای نیکش  
 بذوق جلود از راه عدم تا سر بر آوردم  
 حموشی را زبانی میدهد اعجاز حسن او  
 ندانم در شکست نظره مشکین چه پردازد  
 بشغل سجده او گر چنین فرسودگی دارم  
 چه امکانست از رنگ تماثلش نشان داد  
 بهار صد گلستان مشربم از تازه رو نیها  
 چون شبنم نشسته در دم با سانی نشد حاصل  
 سخن معنی دارد که لفظ آسجانی گنج  
 دو عالم داشت بر محنون ما با زاردگی  
 سراغ شعله دیگر ندارد محبم امکان  
 طبیعت موج همواری زرد از نو میدی <sup>مطلب</sup>  
 ز کج فقر نقد عاقبت جستم ندانستم  
 بزرگان بستنی کومه کنم افسانه حیرت  
 سراپا معنی دردم عبارت ختم کن بیدل

سواد دشت امکان شوخی چشم عزلان شد  
 مراد پرده اندیشه خون کرد گلستان شد  
 چو طوفان بهار از کف خاکم گریبان شد  
 چشمش سرمه تا بر خویشتن بالید مگر گان  
 که گرد امن شکست آئینه دار کجکلامان  
 چنین در کسوت نقش قدم خواهد نمایان  
 اگر سر تا قدم حیرت شوی آئینه نتوان  
 بحر آب گشاد جبهه طرح اندازد امان  
 سراپا یم ز بیم بکد اخت تا کیت چشم گریان  
 چون آئینه گشتم هر چه صورت بود نهان  
 و مانع وقت سودا خوش که اشفت بیابان  
 تو دل در پرده روشن کن سبون خواهر اغان  
 بلند دست ما را دست بر همسوده سومان  
 که خواهد بوری از بهر فریادم میسان  
 حرف انتظار مطلب نایاب نتوان  
 که من هر جا گریبان چاک کردم ناله عریان

طلسم ناز معشوقست سراپای من بیدل  
 غبارم گرز زره بر خاست زلف او پریشان شد

هر که حرفی از لببت وامی کشد  
 بس که مخمور خیالت رفقایم  
 خون دل بی پرده است از انفعال  
 زر پرستی میکند دل را سیاه  
 عالمی را میرد فرصت فرو

از رکن یا قوت صهبامی کشد  
 آمدن خمیازه مامی کشد  
 سرگونی می مینامی کشد  
 اخرا این صفر بسودامی کشد  
 این نهنک تشنه دریا می کشد

<p>عمر باشد پای خواب آلود من خود که ازی طرف پیدا کردن است بسکه مدّ و خشم شوق رساست میگریم از اثرهای غم سرو محو عشق از کفر و ایمان فارغ است</p>	<p>انتقام از سعی حیا می کشد اشک دریا تا بعلینا می کشد فکر امروزم بفرود امی کشد اشک هر جا سر کشد پای می کشد خانه حیرت تا شامی کشد</p>
<p>بار ما بیدل بدوش خاخرست سایه را افتاد گیه می کشد</p>	
<p>شب که در یادت سر پایم زبان ناله بود کس نیامد محرم راز نفس دزدیدم اینقدر ای محل را از دلم غافل مباش شوخی اظهار ما از وضع خود شرمنده است حیرت دیدار نیزنگ عجب در کار داشت با تظم پیشه گان خوش دارد استغمای عشق ترک هستی شد دلیل یکجهان رسوا نیم در عشق از بنی نیازی فال معراجی زد</p>	<p>خو اشم رنگی بگردانم عثمان ناله بود ورنه این شمع خموش از دو دمان ناله بود روزگاری این جرس هم آشیان ناله بود گوش سنگین ادا فغان فسان ناله بود هر دلی کو آب شد آتش بجان ناله بود شیشه گریه رنگ آمد امتحان ناله بود عالمی از خود برون چیدن دکان ناله بود ورنه چون فی بند بندم نزد بان ناله بود</p>
<p>بیدلیها گشت بیدل مانع اظهار شوق کردلی میداشتم با خود جهان ناله بود</p>	
<p>به که چند می دل ما خاموشی انشا باشد عشرتی در رک افسرده مارنگ نیست طالب افسرده شود بهت اگر یک قضا سعی و اماند گیم گشت بمنزل بدوش زین گلستان مگذر خیر از کاوش رنگ نسخه جسم که بر بزدن آسایش است</p>	<p>جرس قافلذنی نفسیها باشد خون این شیشه مگر در رک خارا باشد طپش موج باندازه دریا باشد کره رسته ره آبله یا باشد شاید این پرده نقاب چمن آرا باشد کم بشیرازه پسندند که اجرا باشد</p>



شعلہا ز پر نشین علم دود خودند	چه شود سایہ ما هم سیرا باشد
شب کہ طوفان جوشی چشم ترم آمد بیبا	فکر دل کردم بلا می دیگرم آمد بیبا
وزہ را دیدم پرافشان ہوا می نستی	نقطہ از اتحاب دقلم آمد بیبا
سجدہ منصوریم زد جوش از چین چین	خاک جولانی کہ خواہ شد سرم آمد بیبا
بیتو عمری در عدم ہم ننگ ہستی داتم	سو ختم بر خویش تا خاک ترم آمد بیبا
ای فراموشی کجانی تا بفریادم رک	باز احوال دل غم پرورم آمد بیبا
تا سحر بی پردہ گردد شبنم از خود رفتہ است	الوداع ای ہنشینان دلبرم آمد بیبا
حیرتم از خجلت بیدستگاہی داغ کرد	مالہ شد پرواز ما عجز پر م آمد بیبا
با کلامی آبرو خاکد رشس خواہی شد	داغ شوای جیبہ دامان ترم آمد بیبا
بیدل اظہار کمال محو نقصان بودہ است	
تاشکت آئینہ عرض جوہرم آمد بیبا	
نشہ یا سم غم خار ندارد	دامن افشانہ ام عبا ندارد
نی شررا ظہار و نہ ذرہ فروشم	بہج کسبہای من شمار ندارد
پیش کہ نام زد دور باش تحیر	جلوہ در آغوش دیدہ بار ندارد
کیست کہ رو تا بد از عبا تو ہم	عرصہ شطرنج ما سوار ندارد
خواہ ببادم دہند و خواہ برتش	خاک من از بہج رو عبا ندارد
تا نکشی رنج وحشتی کہ نداری	نغمہ آن ساز شو کہ تار ندارد
بیدل از آئینہ ایم محو نمودن	
نیستیم با کے دو چار ندارد	
باز محو ست دل با بنجودی انشا کند	جام در حیرت زند آئینہ را بیا کند
انجمن پرداز و ہم چون جناب از خاشکی	بکہ گشتایم لہی تا از خودم تمہا کن

<p>آسمان دارد زمین سرمایه تعمیر و زندگانی گوید از نقش موهوم نشان سخت دور افتاده ایم از آبرنگ اعتبار بی طواف خویش در بزم وصالش باریست آن سوی ظلمت بغیر از نور نتوان یافتن برده ام پیش از دو عالم دعوی و اماندگی کام عیشم تر نشد از خشک مغزیهای دهر ای خوش آن نور طرب جوش خستمان فنا</p>	<p>بشکند ز نغمه هر جانانه بریا کنند عکس را غم نیست گر آئینه استغنا کنند زین گلستان هر که بیرون حبت سیرمانند در دل دریا طر گرد آب را پروا کنند روی در خوبیت هر کس شست بر دنیا کنند آسمان مشکل که امروز مرا فردا کنند شیشه بگدازد مگر جامی بنام ما کنند کز گداز من دل هر ذره را دنیا کنند</p>
<p>بیدل اسباب چهار حاجت مشاطه نیست ز شستی هر چیز را نایافتن زیبا کنند</p>	
<p>حاصل عاقبت آنها که بدامن کردند جلوه آنجا که بهار چمن بی رنگی است ای خوش آن موج که در طبع گهر آب شود چون نفس حرّات جولان چه قدر بیدار است زخم در کیش ضعیفی اثر ایجا در فوست نوبهار اینمه مشاطگی خاک نداشت</p>	<p>چون خموشی نفس سوخته خرمن کردند صیقل آئینه موقوف شکستن کردند عجز بالیده مار را رنگ گردن کردند پای ما را که دل آبله من کردند کشته رشکم از آن تیغ که سوزن کردند خاک مار بخت بان زنت که گلشن کردند</p>
<p>یک سپند اینمه سامان غم فروشد بیدل عقده داشت دل سوخته خرمن کردند</p>	
<p>شب که دل را یاس مطلب باو در جام کرد انقدر در خوشیستن از ناتوانی مانده ایم دل بیادستی چشم حجاب آلوده شعله بودم کنون خاکترم صفت طلب میرو و صبح و اشارت میکند کای غافلان</p>	<p>یکجیان حسرت بطوفان داد و آهش نام کرد زنت ما بشکست عشق و خیراع دام کرد آب گروید از جیا چند آنکه می در جام کرد سوختن عمر یا نیم را جامه احرام کرد تا نفس باقیست نتوان هیچ جا آرام کرد</p>

<p>غفلت آخر خرقی در کسوت بادام کرد سایه قرغان تو اند صبح مارا شام کرد</p>	<p>چشم باشد پرده نا صورت و بیداری نگیرد عشرت ما چون نگه از بس تنگ سر مایه است</p>
<p>یکفلم بیدل عیار وحشت نظاره ایم عشق نتوانست مارا بی تختی رام کرد</p>	
<p>کام عشرت ز نشاط همه کس میگیرد هر که هست آینه پیش نفس میگیرد ای نفس ناله بگردیکه عیس میگیرد سود با مفت رفیقی که جرس میگیرد رفتن از خویش سراغ همه کس میگیرد</p>	<p>دل بجز سندی اگر ترک هوس میگیرد زندگی شبهه هستی است که مانند جناب سر مه زنگست عیار گذر خاموشان ناله پایست در آن شهر که ماقافله ایم طالب بخبری باش که در دشت طلب</p>
<p>بیدل این داکمه از صید ما شا خالی است مفت چشمی که گاهش بفسس میگیرد</p>	
<p>ورنه در کج عدم آسودگی بسیار بود صبح ای کجادی که ما داریم شام تار بود ما بهمان یکیناله ایم اما جهان جدا تار بود مسطر این صنفی کیس موج موسیقار بود مرکز این قوم سرگردان تر از زنار بود برق آهم لطف شمشیر جوسر دار بود ورنه چون گل کسوت مایک گریبان دار بود سجده مارا وضوی جبهه در کار بود هر چه دیدم زین چمن یا ناله یا منقار بود تیره سختی بر سر ما سایه دیوار بود زنگ گرداندن عنان تاب خیال بار بود هر کجا رفتیم بیدل خانه در بازار بود</p>	<p>مطلبی گر بود از هستی همین آزار بود موی چنی دست را امید سفیدی است گرد حیرت آنقدر سامان بالیدن است سطر آبی کز جگر خواندم سواد ناله است سجده ز ما در ایدم بدر آمد دلیم شب که بی رویت شرور و جیب دل میخیم دست همت کرد از بی جزا تها کو تپی خجالت تر دانی شستیم چون اشک از غرق غنچه پیدا نشد بوی گلی صورت نیست روز کاری شد که هم بالین خواب را خیم جلوه در پیشم آمد هر قدر رفتم ز خویش نی هستی محو شد شور دونی فی در عدم</p>

<p>تا پری بعرض آمد موج شیشه عریان شد پیرهن ز بس بالید و هر بو فستان شد</p>	<p>غنچه با گل این باغ بر من گریبان شد خار پای شمع اینجاد سگاہ مرگان شد کاشتم نفس در دل ریشہ نسیان شد سر سجیب زد دیدم یا مقیم دامان شد ہمچو بیضہ طاؤس در عدم چراغان شد</p>	<p>ہر کجا نظر کردم فکر خویش را ہم زد کوشش زمینگیرم بر عروج بنیش بہت خامشی بدام نام شور صد قیامت رخت عشق شکوہ آلود است تاج دل فرامو خاک من بیاد آورد چہرہ عرفا کش</p>
<p>داغ و درد تو بیدل کز کد از ہی اصل اشک شمع این محفل ریشخند مرگان شد</p>	<p>عرض کلاہ دادہ و گردن شکستہ اند بد مستی کہ ساغر مردن شکستہ اند یاران ز رنگ لطف دشمن شکستہ اند دارم دلی کہ بیشتر از من شکستہ اند گرد مرا چو آب در آہن شکستہ اند مارا بہان بدر شکستن شکستہ اند در پای شتہا سر سوزن شکستہ اند</p>	<p>این حرصہا کہ دام من صد من شکستہ اند دارد شراب غفلت ابنای روزگار امروز نفی ہم گل اقبال دوستی است یارب شکست من کچہ افسون شود دست در عالمی کہ سنگ شرخیز و حشت است سنگی ز رنگ بجز مبینای ما نخورد ما عاجزان ز کوی تو دیگر کجا رویم</p>
<p>یک گل درین بہار اقامت سراغ نیست بیدل ز رنگت ما ہمہ دامن شکستہ اند</p>	<p>دیگر کے چه صرفہ ز تاراج ما برد بگذار تا غبار من آب بہا برد خود را مگر ہلال بشت دو تا برد صد گونہ اشک و کیشہ گوہر کجا برد پیغام از تو آرد و ما را از ما برد</p>	<p>خاک ستری مانند ز ما تا ہوا برد سیل بنای موج بہان زندگی بس است زین خاکدان و گر چہ پرو ناتوان عشق آخر برد و داغ گرہ گشت پیکرم کو قاصدی کہ در شکن داغ نطف</p>

حسن قبول جلوہ کین بہانہ ایست  
زا ہد رسی نعل لقینت در آتش است

کودل کہ جای آئینہ دست دعا برد  
از دیر راہ کعبہ گرفتہ خندا برد

ہر کس بدیر و کعبہ ولیا شس بضاعتی است  
بیدل بجز دلی کہ ندارد کجا برد

شکوہ مفلسی مارا بنجا موشی علم دارد  
تبرک جاہ زن تا در نگیر و سنگ افلاست  
نوامی عیش گو خون شود می با درد سودا کن  
اگر مردی در تخفیف اسباب تعلق زن  
نگاہی تا بیماری رفتہ بیرون ازین محفل  
بپرہیزی ہوس از اتفاق پنبہ و آتش  
پریشان نسخہ ایم از ضبط این اجرا چہ میری  
نوامی خامشان در پرودہ دو دو دل بہت اینجا  
صدابزش جبت می چہ از یکدامن افسانہ  
دماغ آرزوی ہمہ تیم از ما چہ میرے  
نوامی این نسیان عافیت آہنگ تصورم

اسفالین کوز درویشان ز بس خشکست نم  
کہ رنج خود فروشی میکشد ہر کس درم دارد  
نفس با این بضاعت ہر چہ دارد معتقد دارد  
کز انگشت و کز انگشت نزدیک بند کم دارد  
چو شمع اینجا ہمین تحریک مرگان بکندیم دارد  
مریض حسرتیم و شربت دیدار رسم دارد  
تا تلہامی بی شیراز گے مارا بہم دارد  
نگونی شمع شہاگریہ دارد نالہ ہم دارد  
جان صید کند و حشمت کز خوش رسم دارد  
شراب محفل مائیشہ بر طاق عدم دارد  
ز ساز خود بیرون نا آمدنہایم فلم دارد

اگر دشمن تو اضع پیشہ است ایمن شو بیدل  
بخو زیزی بود بیباک شمشیری کہ خم دارد

دل ز ہر اندیشہ بارنگی مقابل میشود  
جرم خود داریت از بزم تو دور افتادہ ایم  
کس اسیر انقلاب نارسا تھا مباد  
در مدار آنکہ بر رویت سپردار دہلاست  
انفعال ہستی آفاق را آئینہ ایم  
گو نسا زو آہ مجنون بر رخ لیلی نقاب

در خور تمثال این آئینہ بسمل می شود  
قطرہ چون فال گہر زد باب ساحل میشود  
دست قدرت چون تہی شد پای در گل میشود  
از تنگ رونی دم شمشیر قاتل می شود  
ہر کہ رو تا بد ز خود با ما مقابل می شود  
شرم میبالد بخود چہ آنکہ محفل میشود

<p>لب فرو بندیم تا رفع دوائی انشا کنیم      قوت پرواز در آسایش بال و پر است      مرگ صاحب دل جهانی را دلیل کلفت است      شرم حسن از طینت عاشق تماشا کرد نیست</p>	<p>در میان ما و تو ما و تو حایل می شود      هر قدر خاموش باشی ناله کامل می شود      شمع چون خاموش گردد دایع محفل میشود      روی او تا در عرق زد خاک ما گل میشود</p>
<p>نشئه آسودگی در ساغر ریاس است بس      راحت جاوید دارد هر که بیدل میشود</p>	
<p>عشق هر جا ادب آموز طپیدن باشد      شوق مفت است که در راه کسی میویم      موج این بحر طیش بسمل سعی که هر است      اشک چندی گردیده حیران خودیم      پیکرم مانی صورتکده نو میدی است      چشم بندیت بهار گل برنگی عشق</p>	<p>خون بسمل عرق شرم چکیدن باشد      منزل مقصد ما گزین چیدن باشد      رنجباز در خور راحت طلبیدن باشد      تا نصیب که براه تو دویدن باشد      بیخست هر چه کشم ناله کشیدن باشد      دیدن یار مبادا که شنیدن باشد</p>
<p>از دلیران جنون جرات یا سم بیدل      چون نفس تنغ من از خویش بریدن باشد</p>	
<p>هر کجا عبرت بدرس و عطر بهرمی شود      چشم حرص افزود مقدار جهان مختصر      راحت جاوید از پهلوی عجز آمده است      نیست بر طبع روان ظلمت ز جا برداشتن      حسن و عشق آنجا که با هم جوش الفت میزنند      قامت خم خجالت عمر تلف گردیده است      از سلامت آنقدر آواره گرد خفتیم      در محبت بیش ازین ناکام نتوان ز بستن      شبنم اشکم عرق گل کرده ام تا آبله</p>	<p>صورت پست و بلند و بر منبری شود      بچو اعداد اقل از صفه اکثر می شود      سایه در بر جا برای خویش بتر می شود      بگر میلرز و بران موجی که گوهر می شود      نور شمع آبر و پروانه جوهر می شود      به قدر مینات می شد سرنگون ترمی شود      گرد ما که بشکند سست کند می شود      از گداز آرزو بازندگ ترمی شود      از سر پاییم گداز دل مصور می شود</p>

در عدم هم دور و حیرت های ما و توفیق نیست با خاک مستان خست تا که از ساغر می شود

<p>بیدل از بیدستگاہی سرگردون برده ایم بال مارا رختن پرواز و دیگر می شود</p>	
<p>در کفن نینز بهمان دامن دنیا دارد آنچه نا دیده توان دید تا شا دارد نفس سوخته لاله نعمت دارد که بصر ای جنون آبله هم پا دارد خون عاشق چه قدر آب گوارا دارد شعله در بال و پر رخت غنقا دارد خاک ما مریم ناصور پا دارد پری اسپست که از شیشه مینا دارد</p>	<p>حرص آن نیست که هر کس رهوس او دارد همه از جلوه بانداز تعافل زده ایم پیکس رمز سواد دل مانسکا فد وحشت رنگ روان صیقل این آئینه است دم تیغ تو نشد منفعل از کشتن ما منکر وحشت ما سوخته جانان نشوی ادب عشق اگر مانع شوخی نشود لفظ گل کرده آئینه معنی در یاب</p>
<p>بیدل از حیرت آئینه ما بیج میرس چو همه نشسته تحقیق اثر ما دارد</p>	
<p>جادو پیچید بخود صورت محل بستند چشم نگشوده ما بر رخ قاتل بستند شخصیت راه من از یک پر سبل بستند این دو آئینه هم سخت مقابل بستند هر یک لیلی شوق اینهمه محل بستند آنچه از دانه گشوند سجاسل بستند بار ما بیشتر از بستن محل بستند کشتیم داشت شکستی که بسا حل بستند نامه جاده من بر پر سبل بستند</p>	<p>آرزو سوخت نفس آئینه دل بستند پیش از ایجاد فنا آئینه ما کردند هر کجا میروم آشوب طیشهای دل است ره نبردیم بسیر عدم و هستی خویش نذر بیانی دل بر مرثه اشکی دارد جو هر شوخی گل جمله در اجزای صرف است شعله تا بال کشد دو در برون ناخته است نقص سرماییه هستی است عدم نیستیم عمر چون شمع بوا ماند گیم طی گردید</p>
<p>دوش از جیب عدم همت هستی گل کرد صبح آراست نفس بر من بیدل بستند</p>	

<p>ورگاستانی که چشمم جو آن طنا زماند خامشی رو شنگر آئینه دیدار بود وحشت صبح از نفس ایجاد شبنم میکند چشم و اگر دیدم دیگر یاد پیش و پس کراست صیقل تدبیر بر آئینه مارنگ ریخت شمع یکسراشک و آه خویش با خود میرد جو بر آئینه من سوخت برق جلوه اش</p>	<p>نخبه گل نیز چون برگ گل پرواز ماند با سواد سر مه پوست آنچه از او از ماند در گره گمشگشت تا ز مار پس از ساز ماند فکر انجام ششرا و برق در آغاز ماند شعله این شمع آخردرد مان کا زماند همم بزیر پای ما ماند آنچه از پرواز ماند حیرتی گل کرده بودم لیکت مجوز ماند</p>
<p>بیدل از برگ و نوای ماسیه نخبان میسر رونگار وصل رفت و طالع ناساز ماند</p>	
<p>و دواع کلفتی تا گل کند داغ جگر ریزد درین گلشن چو شبنم از محبت چشم آن دارم نیم فریاد لیکت از دل گرانی کلفتی دارم محبت کشته را سهل است اشک از دیده افتاد غبارم ز محبت آن آستان داد از گران جان گریبان چاکلی دارند مشتاقان دیدار</p>	<p>شب از چپین دامن گریبان بجز ریزد که سر تا پای من بگدازد و یک چشم تر ریزد که تا زمانه من بستون را از کمر ریزد که عاشق اشک اگر از دیده ریزد از جگر ریزد گو تا ناله ام بردارد و جای دگر ریزد که تا اشکی بعرض آرنج صد چاک جگر ریزد</p>
<p>باند از خرامش کجاست اگر دوزد نظر بیدل نخالت از غبار نقش بایش بال و پر ریزد</p>	
<p>بسوخی زد طرب غم آفریند جهان جوش بهار بیدماغی است عرق گل کرده ام از شرم هستی چو ماه نو خشم وضع سجودم</p>	<p>مگر شد غسل سم آفریند بیک صورت دو گل کم آفریند مرا از چشم شبنم آفریند ز پیشانی من مقدم آفریند</p>
<p>نه محموری نه مستی حسیت بیدل دماغت از چه عالم آفریند</p>	



<p>درین ره تا کسی از وصل مقصد کام بردارد بتکلیف بلندی خوش مکن شست غبارم را چو دل بید عا افتاد گو عالم بغارت گران جانرا نباشد طاقت بار سبکرو جان درین گلشن زد و درم عشرت فرصت چسبید بقید مصرع هم توان قناعت بر کس بستن دماغ چنگان مشکل شود از خجالت سستی درین بازار سودی نیست جز بربح پستی برنگی سرگران افتاده ایم از سخت جانها</p>	<p>ز رفتن دست میباید بجای گام بردارد دماغ نیستی تا کی هوای بام بردارد که ممکن نیست طوفان از کهر آرام بردارد نگینها میکنند قالب ہی تا نام بردارد که می خمیازه گردیده است تا گل جام بردارد گرم مشکل که از طمع گدا ابرام بردارد مگر این رنگت همت از خیال خام بردارد سحر هر کس دکانی چیده باشد شام بردارد که دشوار است قاصد همز با پیغام بردارد</p>
--	---

هوس شیخ معشوقان باراری شو بیدل

کسی تا کی بی وحشی عنزالان نام بردارد

<p>گرنه مشت خاکم از اشک ندامت تر شود شوخی رنگم همان ناموس اظهار است و بس یکدو ساعت بیش نتوان داد عرض احتیاج صاحب آینه نتوان گشت بی قطع نفس بر شکست هر زبان تعمیر سودی بسته است در گلستانی که رنگ نقش پایت رختند بی خموشی نیست ممکن بپس تکلیف داشتن عافیتها در کین حسرت و اماندگیت یتغ موجی بر سرت پوست تعمیر محیط عالمی از خود تپی کردیم کاهشها بجا است مقصد چون شمع از محض سجد نیستی است عالمی بیدل بیابان مرگ ذوق کبیت</p>	<p>شش بیت اجزای بی شیرازه کی دفتر شود آه می باله اگر مطلب نفس پرور شود قطره ماثر آله می بندد اگر گوهر شود بگذرد از زندگی تا خضر اسکندر شود فریبی وقت فنا گر آرزو لاغر شود بال طاؤس از خجالت حلقه سازد شود موج در گوهر خورد مهر جانفس لنگر شود عبر کن ای شعله تا سعی تو خاکتر شود ای جناب بی سرو پا خانوات ابر شود پهلوی مانا تو انان تا کجا لاغر شود سر زیر پانجم کاین بکقدم رهبر شود معرفت غول رویت اما کرا باور شود</p>
--	---

<p>دوره تا مهر هزار آئینه عمریان کردند تا گشتیم عیان بر چه نمایان کردند</p>	<p>بس که دامن تپا ماند گریبان کردند بوی گل آئینه بود که نپهان کردند سوخست نظاره باین رنگت که ترکان کرد با هو آئینه ناله نمایان کردند شک شد که شنه دل عرضه امکان کردند داشتم مشت غباری که پریشان کرد چون نگا هم نفس از دیده حیران کردند دل چه مقدار گران گشت که ازدان کردند که دل و دیده یک آئینه چراغان کردند آب شد آتش گبری که مسلمان کردند</p>	<p>سعی و امانده خلق انوی خود راه برد حسن بزرگی اورا از که یابیم سرخ سعی جوهر همه صرف عرض آرائیهاست نقشبند چمن وحشت مایزنگی است بید ما غمی چه گریبان که نداد است بچکان بسر اغم توان جز مرثه بر هم چیدن دام من در گره حلقه افلاک نبود جنس بازار و فارنگت نمیکرد اند بخودی حیرت حسن عرق آلود که داشت الفت از خجالت تعبیر و فاعا غافل نیست</p>
<p>بیدل از کلفت افسرده دلها چو سپند مشکلی داشتم از سوختن آسان کردند</p>	<p>جگر بداع که می نشیند نفس باه که میخراهد رم غزالان این بیابان می نگاه که میخراهد پرده خاک این کتا بنا فروغ ماه که میخراهد نفس بحیب غبار وار و بین سپاه که میخراهد درین کستان ندانم امروز که کجگلاهد که میخراهد باین سرورک خلق آواره در پناه که میخراهد اگر بدانند که بچسب با بجلوه گاه که میخراهد</p>	<p>تام شو قوم و لیک غافل که دل براه که میخراهد غبار بر ذره می فروشد بجز آئینه طین اگر رنگ گل تو دارد بهار سو هو مستی ما ز اوج افلاک گزندی حضور اقبال بی نیاز پهزه در پرده من و ما غبار او نام پیش کردی اگر امید فنا باشد نوید آفت ز دانیستی نگه بهر جارسد چو شبنم شرم میاید آبرو</p>
<p>مکز چشم غلط نگاهی رسد بفریاد حال بیدل و گرنه این برق بی نیازی بی گیاه که میخراهد</p>		

<p>من وحسی که هر جایادش از دل سرزبان آرد      کمین گاه دو عالم حیرتم امید آن دارم      کهن شد سیر این گلشن کنون فال تخیزن      غم اسباب دنیا چیده اما از آن غافل      دامت ساز کن هر جا کنی تمهید پیدا      بنومیدی درین گلشن چو رنگ امید آن دارم      ز فیض آبله دارد جنونم اوج اقبالی      بگلشن گر کند عرض ضعیفی ناتوان او      درین محفل سراغ عشرت دیگر نمی یابم</p>	<p>بدوش هر مژه صد شمع چشم تریبون آرد      نم اشکی که غوا عیش سر از گوهر برون آرد      مگر آینه گردین گل دیگر برون آرد      که آخر تنگی این خانه ات از در برون آرد      که بوی گل بصد چاک گریبان سربون آرد      که افسردن ز پوزم پرافشان تریبون آرد      که گر بر خاک ره سایه قدم افسردن آرد      بهار از هر گن گل پهلوی لاغر برون آرد      مگر خمیازه باله بر خود و ساغر برون آرد</p>
<p>فرب جبه از بار چکه کردون مخور بیدل      که میترسم سر بغمیز از افسردن آرد</p>	
<p>دلیل شکوه من سعی نارسا نشود      چه ممکن است که در بوته گداز و فنا      توان شد آینه بجز عافیت چو جباب      مر از مرگ بجا طرعی که هست نیست      چه ممکن است رود داغ بندگی ز چین      بساط سایه گل سجده گاه شب نمهاست</p>	<p>زیافتاد کیم ناله را عصا نشود      دل آب گردد و جام جهان نماند      اگر عبا ر نفس سدر راه مانده      که خاک گردم و دل محرم و فانی شود      زمین فلک شود و آدمی خدا نشود      سرم بی پای بتان خاک شد چرانشود</p>
<p>بغیر سرکشی از ابلهان مجوس بیدل      که نخل این خمین از بی بری دوتا نشود</p>	
<p>فسون عیش که در ست زوای مانده      خروش عیش جهانگرد سر می پیچیده است      درین هو سگده سامان رنگ بیداری      بسی بی اثری آچنان پرافشان باش</p>	<p>نفس بجانه آینهها هوا نشود      تعافل تو مگر بتت آز مانده      خجالتی هست که یارب نصیب مانده      که شبنت گره خاطر هوا نشود</p>

<p>بنای وحشت تا کیست تا کنت تعمیر          امید صندل در دسر هوسها نیست          دل شکفته ندارد سراغ جمعیت          چو سبزه آفندرم کوه است تا را امید          طرف اگر همه شوقست رنگ یکتا نیست          بهستی این همه رنگ اثر مباحه ایم          بجا کت میکشد آخر جنون خرابها</p>	<p>بان عیار که پا مال نقش پان شود          مباد دست تو با سودن آشنا شود          باین گره قدری چه بد کن که وان شود          که صد گره اگرش وا کنی رسا شود          شکستم آینه تا جلوه بی صفا شود          که هر که خاک شود گل فروش مان شود          چو شمع بد که سر کس برهنه پان شود</p>
--	--

امید عافیتی هست در نظر بیدل  
 شکست رنگ مباد اگر گشتا شود

<p>شب که وصل آغوش پرداز دل دیوانه بود          یاد آن عیشی که از زنگینی بیدار عشق          عشق میجو شید هر جا کرد شوخی داشت حسن          ساز دل از وسعت شرب بر سوانی کشید          جرم از ادیت گزشتاخت مارا هیچ کس          اختلاط خلق جز زولیدگی صورت نیست</p>	<p>از هجوم زخم شوق آینه ماشانه بود          سیل در ویرانه ام چون باده در پیانه بود          رنگ شمع پریشان عالم پروانه بود          دامن صحر اگر سیبان چاکلی دیوانه بود          معنی برنگت مار الفطر پر بیگانه بود          پرد و عالم سچش یکت کیسوی بی شانه بود</p>
---	---

هر کجا رفتیم سر خلوت دل داشتیم  
 بیدل آغوش فلک هم روزن این خانه بود

<p>شوق تا گردد و بالا خوش را حول کنید          باید و نیک جهان زین پیش نتوان شد          آشنای وحدت از تشویش کثرت امین است          سعی دنیا هر قدر کوه تا همتبار ساست          گرد ماغ آرزو خار و هوای فرس          نیست جز بی حاصلی عرض مثال ما و من</p>	<p>نیم رخ کم حیرتست آینه متقبل کنید          یکت عرق و آرزو حیا آینهها را حل کنید          در دسر کمر مفصل را اگر محبل کنید          پا اگر نتوان شکستن دست قدر شیل کنید          هم بر تنگی سر بغیر خود را گل کنید          دست بر هم سودن است آینه متقبل کنید</p>
--	---

<p>لفظ ہستی نستی دارد اگر مہمل کہنید بر دو عالم خط کشیدن صفحہ را جڈل کہنید باہو سہا آنچه آخر کردن است اول کہنید</p>	<p>نفسی در تکرار نفی اثبات پیدا میکنند گرددل گردیدنی سیر کمال اینست و بس صدنگہ از نگہ مژہ بستن تغافل میشود</p>
<p>بجز ایجاد حجاب آیند دارو ہم گشت بیدل ما مشکلی در پیش دارد حل کہنید</p>	
<p>بجنبش مژہ عرض ہزار اغوشند کہ این کہ بود بیان نیل آن بنا گوشند چو شمع تا مژہ بر ہم نہی فراموشند کہ نقش نامی ہوا چون رخ نفس پوشند حجاب موج سراپا خمیدن دوشند شکتگان ہمہ تن نالہای خاموشند کہ خاکساری و آزادگی ہم اغوشند بجذہ گفت کہ این نگہا برون جوشند</p>	<p>جماعتی کہ نظر باز آن برودوشند ز حسن معنی دیوانگان شوغافل فریب الفت امکان مخور کہ مجلسیان چہ ممکن است حجاب فنا شود ہستی تو ہر شکست کہ خواہی حوالت ما کن زبان خودی زنگہ کیست در یابد مرا معاینہ شد ز اختلاط قمری و سرو ز گل حقیقت حسن بہار پر رسیدم</p>
<p>کسی بفہم حقیقت نمیرسد بیدل جہا نیان ہمہ یک نارسائی ہوشند</p>	
<p>جسیم از خود میدرد چند آنکہ دامان میشود سطر این مکتوب را خواندن نستان میشود گر گریبان چاک سازم نالہ عریان میشود ہر کہ میرد خانہ آئینہ ویران میشود گردی از خود می فشاند ہر کہ عریان میشود جامہ عریانی مارا گریبان میشود طرف دامانی گرافشانہ بیابان میشود مشکل ہر آرزو زین شیوہ آسان میشود</p>	<p>با و صحرای جنون ہر کہ گل افشان میشود نالہا در پردہ دو دجگر چیدہ ام پردہ ناموس دارم از جام چارہ نیست صافی دل را زیارت گاہ عشرت کردہ اند و تگاہ ہستی از وضع سحر مہتا ز نیست شعلہ ماہر قدر خاکستر انشامی کند ترک خود دار نیست مشکل ورنہ مشت خاک تا توانی بیدل از عشق فنا غافل مہاں</p>

دلدار گذشت و نگه باز پسین ماند از رفتن او آنچه با ماند همین ماند	دیگر چه نثار تو کند مشت غبارم گر هوش بود شهرت عزت طلبیست گرد نفس تست پرافشان تو شستم مانتجی در کشم از نسخه تسلیم هر چند غبارم همه بر باد فنا رفت
یک سجده جبین دشتم انهم زمین ماند خمیازه خشکی که ز شامان بدفین ماند زین انجمن از شوق نه آن رفت نه این ماند چون ماه نوم یک خم ابرو بجبین ماند امید بگوی تو همان خاک نشین ماند	بیدل برهش داغ زینگیری اشکم سرورره جانان نتوان خوشتر ازین ماند
کز طپیدن سرمه شد هر کس بفریادم رسید بیقصدت آن آفتی کز سرو شمشاد دم رسید تا کنم سامان آب آتش بفریادم رسید کو فراموشی که گویم نوبت یادم رسید ناله دارم که در هر جا فرستادم رسید	از غمت آخر بجای کار بیدادم رسید سینه را از تیرو دل را نیست از زخم سنان گریه گو خون شو که من از یاس مطلب سوختم یار دارد پریش احوال دور افتادگان قاصد شوق از کمین نارسائی امین است
شعله افسرده بیدل شهر خاکتر است در فراق هر که رفت از خود با مادام رسید	گرنه باد صبح چنین طره ات و امیکند سطر ما تا خود نمایان شد دل از جازفته است چون شود بی حاصل معلوم طلب حاصلت نسخه هستی ز بس وقت سوا و افتاده است استان الفت دل چون نفس در راه ما دامن هستی با سانی نمی آید بدست همت از تدبیر سجانا کجا خجالت کشد
نسخه جمعیت مارا که احب میکنی خانه الفت نمیدانم چه انشا میکند حاجت مارا روانو میدی ما میکند چشم بر هم بسته حل این معما میکند ورنه مارا اینقدر پرواز عنقا میکند باده خوبا میخورد تا نشه پیدا میکند ای جنون رحمی که مارا هوش سودا میکند	

سنگ برتدیزن کار کس اینجا نیست	یک شکستن صد کلیه قفل انشا میکند
<p>رہبر مقصود بیدل وحشت است از خویش پس سیل چون مطلق عنان شد سپر دریا میکند</p>	
<p>حدیث عشق شود ناله ترجمانش لرزد بخون طپیده ضبط شکسته رنگی خوشم قیامتی است بر آن طبعی که از ادب گل اگر بخارد ہم عرض دستگاہ ضعیفی بعافیت نیم امین ز آفتی که ندارم بوصل و حشتم اردل نمیرود چه توان کرد</p>	<p>چو شیشه که کشد تنغ از میانش لرزد چو مغلسی که شود گنج زر عیانش لرزد پر شکسته شود خار آشیانش لرزد زبان رشته کشد مغز استخوانش لرزد چو آن غریق که آرنج بر کرانش لرزد که نست مشق رسد تیر بر نشانش لرزد</p>
<p>عبارت هستی بیدل ز شرم ناکسی خود بجاک هر که کند یاد آسایش لرزد</p>	
<p>هر که اجزای موهوم نفس دستر شود تا سرانگی واکشم از وحشت موهوم خلق شمع ما را سوختن محرومی نشود ناست رو ندارد سرکشی در مطلب صاحب دلان هستی ما را تفاوت از عدم جستن خطان از شکست خویش دریا می کشد سعی جباب خدمت دلها کن اینجا کفر و دین منظور نیست</p>	<p>گر همه چون تیر بر چرخش بر ندا تیر شود آتش این کار و انبیا کاشش خاک تر شود عافیت در مزرع ما آفت دیگر شود میزند موج رضا آبی که در گوهر شود سایه آخر تا چه مقدار از زمین بر تر شود نشسته کم ظرف ما هم کاش ازین ساغر شود اینکه از میر که باشد مفتد و شکر شود</p>
<p>انحراف طور خلق از عفت بیجا کسیت کج نیابی سطر ما بیدل اگر مسطر شود</p>	
<p>بهر کجا مژده ات زنگ خواب میریزد بهر که دیده گشادیم رنگ ویر نیست مباش سخیر از درو بی ثباتی عشر</p>	<p>که از شرم برویت گلاب میریزد دلی که زنگ جهان خراب میریزد که بر نفس ورق زین کتاب میریزد</p>

<p>کمان شیشه همان ماهتاب میریزد لبس زبس که بز می جواب میریزد که هر چه آئینه گیرد در آب میریزد</p>	<p>صفای خاطر ما آبیار ریشه اوست زبان نکمت گل از سواد خود خجل است ذخیره دل روشن نمی شود اسباب</p>
<p>بر آتشی که نهادند پهلوی بیدل صفای اشک شرر زین کباب میریزد</p>	
<p>خط اب این سپند از آرمیدن داغ شد این گل محرومی از درد نخچیدن داغ شد پر زدم چند آنکه در بالم پریدن داغ شد آنچه از دیدن گلش بود از ندیدن داغ شد شعله هم اینجا بجرم مهر کشیدن داغ شد انقدر از پائنتم کارمیدن داغ شد</p>	<p>تا دل دیوانه و اماند از طپیدن داغ شد پچکس چون نقش پا از خاک راهم بر بند از جنون پائی طاؤس بیایم پرس غیر عبرت شمع من زین انجمن حاصل نکرد عاقبت گردنکش از طوق کردن زیر پاست آب در آئینه آخر فال حیرت میزند</p>
<p>نالۀ کردم بگلشن بیدل از ذوق گلی لاله مارا پنبه گوش از شنیدن داغ شد</p>	
<p>برین نشان که تو داری خدنگت میبارد بزرعی که شتاب از درنگت میبارد که ضبط آه بر آئینه زنگت میبارد ز داغ لاله جنون پنگت میبارد ز خار و گل همه حسن فرنگت میبارد شکست حال ضعیفان چه زنگت میبارد هزار آبله بر پای لنگت میبارد سحاب ماهمه بر پشت بنگت میبارد دمی که تیر نباشد تفنگت میبارد که قطره تو بکام نهنگت میبارد</p>	<p>نه فخر میداد اینجا زنگت میبارد و داغ فرصت برق از شر از خرمن کن دلیل عشرت دل صبح نادیده بس است بهار انجمن از بس که وحشت اندود است بجیرتم که بگاہ از چه جزات آب دهم بچشم شوق نگاهی که در بهار نیار خطاست نهت جزات بعجز ما بستن بذوق پرورش هم آب میگردیم ز بس کشت چمن خرمن است آفتها ز دام حادثه بیدل نمیتوان رستن</p>



<p>حال دل از دوری دلبر منیب دامنم چه شد ریخت اشکی بر زمین دیگر منیب دامنم چه شد</p>	
<p>مشت خاکی داشت من بر منیب دامنم چه شد نالہ ہم داشت این مسافر منیب دامنم چه شد ای زمان این چرخ و این اختر منیب دامنم چه شد سو ختم چنداں که خاک تر منیب دامنم چه شد عیسی بر چرخ چارم خر منیب دامنم چه شد اور قمم کم کرد و من دق تر منیب دامنم چه شد تا چو اشک از پا فادم سر منیب دامنم چه شد</p>	<p>از دمیدن دانه ما کوچ گرد بیکیستی است از شکست دل نه تنها آبرنگ عیش سخت گردش رنگی و چشمکهای اشکی داشت پاس بستی برد از صد غیبتی آنسو ترم جان پاکم فارغ از تیمار جسمم کرد و اند دی من مصوفی بدرس معرفت پرداختیم بیدماغ طاقت از سودای هستی فارغ است</p>
<p>بیدل اکنون با خودم غیر از ندامت هیچ نیست آنچه بخود داشت در منیب دامنم چه شد</p>	
<p>داغی بغبارالم آسود زمین شد پاشید غباری نفس آه خزین شد اندیشه معنی نظری کرد و یقین شد تا چشم گشودیم ریخته چمن شد برگشت نگاهم ز خود آینه من شد یعنی چو ہلالم خم محراب جبین شد رخشی که ندارم خیال انیمہ من شد کین شعله خار و خس من خاک نشین شد آخری گسائی من نقش ندین شد</p>	<p>آبی ہوا چہ زرد و پرخ بہین شد شکست طلسمی دل وزد کوس محبت نظارہ بصورت زرد و نیزنگ کمان سخت آن آئینہ کہ عرض صفائیر حیا داشت غفلت چہ فسون کرد کہ در خلوت تحقیق دل کرد ز سجودی من سجد فرو شد پہر لختہ ہوا نیست عنان تاب دامنم وقتت کہ بر بیکیستی عشق بگریم عنقائیم از شہرت خود گشت فزون تر</p>
<p>در غیب و شہادۃ من و معشوق تا میم بیدل تو بر آنی کہ چنان بود و چنین شد</p>	
<p>بعض سر مرگ و چشم مستت خواب میگرد</p>	<p>سپہ مستی بدور سا عسرت بیتاب میگرد</p>

<p>گداز آلوده کم فرصتی در دلی دارم      بعریاتی بلند افتاده از بس مدعی من      ضعیفی مایه ذوق سجودم در بغل دارد      بگویش ریشه را میتوان ساز چمن کردن      بطوف بحر رحمت یبرم خاشاک عجبیانی      فلک می آورد در بر دماغی شور سودانی      که از م آبیار جلوه معشوق میباشد      شد از برک تماخار راهم بستر مخمل      در عزم شکست خویش زان گر جراتی داری</p>	<p>که همچون اشک تابی پرده شد گرد آب میگردد      گریبان هم بستم مطلب نایاب میگردد      شکست رنگ چون بی پرده شد محراب میگردد      نفس از پر زدنهای عالم اسباب میگردد      هجوم اشک اگر نبود عرق سیلاب میگردد      جهانی را سر بغير ازین دو لای میگردد      کتان می سوزد و خاک ترش مهتاب میگردد      بچشم بسته قرغان دستگاه خواب میگردد      درین ره هر قدر گسایست آداب میگردد</p>
--	---

بهر حرارت حریف همت قاتل نیم بیدل  
 بگویش می برم خونی که آنجا آب میگردد

<p>شب حیرت دیدار تو ام دام کعبین شد      خاکستر از آنکس چه شد در شور بر آرد      از عالم حیرانی من با هیچ می رسید      موهومی این لنگر او بار چه سود است      حیرت مگده دهر ز بس خصم تسلی است</p>	<p>هر ذره اجزای من آینه نگین شد      دل سوخت بزنگی که کباب نگین شد      آینه کعبین نگینی بود چنین شد      چون سایه نباید کلف روی زمین شد      ای آینه دل شو که نخواهی با زین شد</p>
---	---

بیدل عدم هستی با هیچ ندارد  
 جز گرد خیالی که نه آن بود و نه این شد

<p>بنظر عمر که مر تا سرش روانی بود      چه زنگها که ندارم بسا و پیمانی      پس از غبار شدن گشت اینقدر معلوم      فغان که چار و بیچاریم نیافت کسی      من از فرده ولی نقش پاشدم و رنه</p>	<p>خیال مدت موهوم سگت خوانی بود      بهار شمع درین انجمن خندان بود      که بار ما همه بر دوش ناتوانی بود      بزبان ناله بی دردم استخوانی بود      بطالع کف خاک من استخوانی بود</p>
--	---

طراوت گل اظهار شبی میجو است نیافت چرخ جفا پیشه قابل سستی تلاش موج درین بحر هیچ پیش زلفت جهان گذر که آینه است و ما نفیسم	ز خجالت آب نگشتن چه زندگانی بود همیشه بسمل این تیغ آتشیانی بود گهر و میدان مایاس بیگرافی بود تو همچو ما نفسی باش اگر توانی بود
--	---

فرب معرفتی خورده بود بیدل ما  
چو وار رسید یقینها همه گمانی بود

بهار چیرتست اینجانه گل نه جام میخیزد کرم در کارتست ای غیر ترک فضولی کن نه شک من بین فرساست نی ای هوا درین مزرع که دارد ریشه از ساز گرفتاری هوای سختگی داری کلاه فقر سامان کن سخن در پرده خونسازی هست از عرض اظهار رسیدن بر نمیدارد هوای عالم الفت نفس در دل شکستم شعله زود و دوزخ مانع جنون آهنگ صید کسیت یارب بیست	ز بهستی تا عدم یکدیده ما دام میخیزد که از دست دعا برداشتن ابرام میخیزد غبار بعضا نیها باین اندام میخیزد اگر یکدانه افتد بر زمین صد دام میخیزد که از تاج سرافرازان خیال خام میخیزد که از تحسین این بیدانشان دشنام میخیزد ز جوش سبزه گرد این بیابان دام میخیزد هوادر خانه میدزدم غبار از بام میخیزد که چون بخیرشور از حلقه های دام میخیزد
---	---

نفس سرمایه بیدل ز سودای هوس بگذر  
سحر هم از سر این خاکدان نا کام میخیزد

شور اشکم گر چنین راه طیش بر میکند حسرت جاوید هم عیب است محمود ترا بخود از احرام گلزار خیال کسیتم از جنونم عالمی پوشید چشم تیار راحتت فرشت اگر از و هم طاقت بگذری فقر هم در عالم خود سایه پرورد غناست	ترد ما غیبهها در یاندر گوهر میکند جام میگردد اگر خمیازه لنگر میکند گردش رنگم ره معشوقی سر میکند هر که عریان میشود این خانه در میکند تا توانی هر چه آمد پیش بستر میکند از میدانهای ساحل بار گوهر میکند
---	--

<p>ہیچکس یارب خجالت مند بید روی مباد جو ہر آئینہ عرض حیرت احوال ماست اینکہ میگویند عفا نقش و ہی نہیں</p>	<p>دیدہ مارا غیب اربئی نمی تر میکند نالہ را فکر میانت سخت لاغر میکند ماہمان گفتیم اما کیست باور میکند</p>
<p>حسرت ساحل بہر بیدل کہ در دریای عشق کم کسی بجا ک گشتن خاک بر میکند</p>	
<p>کار دنیا بس کہ مہلک بود عجبی رختند عیش این محفل نمی آرزو باندوہ سکت قاتل ما چون سحر دامن ناز افشا زور این گلستان قابل نظارہ الفت نبود بانم مطلب غبار انگیز چندین جستوست بوی یوسف از طپیدن پیر من آمد بعرض مارش ابر کرم در خورد استعداد ماست زنگ تحقیقی ز بستم زمین حسای نقش پا تا نفس باقیست همچون شمع باید سوختن عاقبت بونی نبودیم از سراغ عاقبت</p>	<p>فرصت امروز خوش گذرنگت فردا رختند بید ماغان ہم بطبع سنگ مینار رختند خون ما چون گل همان درد امن مار رختند آبروی شبنم ما سخت بیجا رختند آرزو ما خانه ویران گشت دنیا رختند شد پری بی بال چندان کہ مینار رختند گشت بسمل تا شود سیراب خونہا رختند اینقدر دامنم کہ خونم را چو صہبای رختند گر افسون ہستی آتش بر سر مار رختند ساحل کم گشتہ مارا بدریا رختند</p>
<p>اشک ما بیدل ز درد نارسانی خاک شد ریشہ پیدا نکرد این تخم ہر جا رختند</p>	
<p>جہان خون بہا غفلت ز کس سر رسا شد گشاو بند نقاب مکان سعی بنش گیر آسان اگر وہم بوی شکوہ بیرون از رنگ تقریر میچکد خون چو شد قبول اثر بر ہم ز خاک گل میکند نگاہم بگرد و دشت در شبانی کہ قدر عرض رسائی نشستیم از لباس بیرون کردہ لفظو کہ ام مضمون</p>	<p>ز برین موجواب نازم کہ محفل او قماش دارد کہ زمان ہر گل درین گلستان تیز دور با شرد میرس از یاس حال مجنون دماغ کفن خراش دارد فلک دوروزی غبار ما ہم بر پائی ہوش دارد سر از نفس سوختن نیالی بخورد رسیدن ماش دارد بخامشی نیز ساز مجنون ہزار آہنک فاش دارد</p>

سخن سرمی ادا نمودن عرض نیاز خطا نمودن  
 حذر ز تر و بریزد کیشانشان مجور فریب صفای ایشان

ز وضع شوخ و خردان نمودن کلام نرمی معاش دارد  
 وضو نکردند خام ایشان هزار شاش و برایش دارد

خطاست بیدل ز تنگ دستی بنگر روزی الم برستی  
 چو کاسه هر کس نخوان هستی همن گشودست آتش دارد

راحت دل ز نفس بال فشان میباشد  
 سادگی جنس چو آئینه دکافی دارد  
 امین از خفته نگردی بدار ای حسود  
 کج روایانه بار باب مطالب سر کن  
 غفلت منتظر وصل جبابیت محال  
 بلبل طفل مزاج بسم بجا دل بندم  
 چشم تا وا کنی از خویش برون تا ختم  
 خاطر نازک ما امین از آفات نشد  
 سر تسلیم سبک مایه بقدر بهاست  
 ذوق خود بینی ما هم نشود محو فنا

آب این آئینه چون با دروان میباشد  
 زینت ما بمبتاع دیگران میباشد  
 زخمی تیغ ترا آفت جان میباشد  
 راستی بر دل این قوم گران میباشد  
 چشم اگر بسته شود دل نگران میباشد  
 گل این باغ زرنگین قفسان میباشد  
 صورت آئینه دامن بمیان میباشد  
 سنگ در کار که شیشه گران میباشد  
 جنس ما را کجف دست دکان میباشد  
 میتوان یافت که آئینه چنان میباشد

صاف شرب نه پسند و بیدل  
 هر چه در دل بلب آب همان میباشد

بیقراری در دل آگاه طاقت میشود  
 بر شکست موج تنگی میکند آغوش بحر  
 غفلت ما شاهد کوتاه بینبهای است  
 مجمع امکان که سوز انجمنها ساز است  
 بس که تدفینت از پرواز عشرت برد  
 شعله کردار و مقام عاقبت خاکستر است  
 بیدل این گلشن بگارت داده جولان کسیت

جوهر سیاه در آئینه حیرت میشود  
 عجز اگر بر خویش باله عرض شوکت میشود  
 گر رسا باشد ننگ صیاد عبرت میشود  
 چشم اگر از خود توانی بست غفلت میشود  
 بال تا بر همزنی دست ندامت میشود  
 سعی ما از خاک گشتن خواب راحت میشود  
 کز غبار رنگ و بو هر سو قیامت میشود

<p>سپیل غمی که داد جهان خراب داد خاکم بیاد داد برگی که آب داد</p>	<p>گردون میم بسا غراشکی کباب داد امروز میتوان بقیامت حساب داد تذیر راحت اینقدرم اضطراب داد جان داد گر بقاصد جانان جواب داد مخمل اگر شوی نتوان تن بجواب داد شبم نمیتوان بکف آفتاب داد گردون بنقطه شرم انتحاب داد خمیازه های جام میم این شراب داد خاکم غبارهای طپیدن آب داد</p>	<p>یارب چه شرمم که درین شعله انجمن اینست اگر شارب و تاب زندگی بر موج آفتیم و امید کنار نیست داغم ز اشک منتظری که ز هجوم شوق راحت درین بساط هوس خیر مشکل است تامی بلعل اورسد از خویش رفته است از بس که معینم رقمی جز فنا نداشت انجام کار باد و کشان جز خار نیست پر داز شوقم از عرق شرم گل نخورد</p>
<p>بیدل سوال چشم با ز اطرف شو یعنی که سبب مرما شده باید جواب داد</p>	<p>پرافشان نشد ما کلفت اسباب میسازد در آتش نیز این مایه همان آب میسازد تربیای هوس گشت مرا سیراب میسازد سر پیروی من از بوریا سنجاب میسازد گداز انگور را آخر شراب ناب میسازد نگاه میدماغان بیشتر در خواب میسازد که اجزای غرور خلق را آداب میسازد</p>	<p>نفس با بجهان و حشت بجان و آب میسازد بهران شوق و وصلی دارم و بر خویش مسلیم سیرق همت از ابر کرم وضع نظر دارم چنین که سوز دل خاکستر ایجا دست اعضا دل بی نشه واری نثار و رد الفت کن درین محفل ندار و بوی راحت چشم و ارد ندارد بزم امکان چون ضعیفی کیساری</p>
<p>تو اضعبای ظالم مکر صیادی بود بیدل که میل آهنی را خردن قلاب میسازد</p>	<p>خود را ندید آئینه تا چشم باز کرد</p>	<p>اگابهی از خیال خود مبی نیاز کرد</p>

نعل جهان در آتش فکر سلامت است  
بر زنگیت بارگران جانیم هنوز  
گامی نبود پیش ره مقصد فنا  
زین گلستان بھیرت شبنم رسیده ام

آن شعله آرمید که مشق گداز کرد  
قد و قامت مرا جسم ابروی ناز کرد  
این دشته را نفس بکشا کش دراز کرد  
بایدوری بجانه خورشید باز کرد

معنی نامی چهره مقصود نیستی است  
بیدل مرا گداختن آئینه ساز کرد

از قصا بر خوان مسک کر کسی نان بشکند  
بی مصیبت گز نه بر طبع در شنت خوب نیست  
باورش آن ظالمان ہم در حساب عجزند  
زیر چرخ آرا جبا یکسر کمینگا ورم است  
ساغر قربانان از دست می افتاد کاش  
بر تعافلی نه ابروی او دل بسته ایم  
بسیچکس در بزم دیدار انقدر گستاخ نیست  
بر نمیدارد تا تل نشو دیوانگی  
عجز بنیادی بر اسباب تحمل بار چند  
کم تا تل کر شود صرف خیال نیستی

تا قیامت منتش بی سنگ دندان بشکند  
سنگ بر آتش بنه تا آتش آسان بشکند  
سنگ اگر مرد است جای شیشه سندان بشکند  
گرد ما آن بکه بیرون بیابان بشکند  
دور مرگان خمار چشم حیران بشکند  
یارب این مینا همان در طاق نیسان بشکند  
ایچداورد دیده آئینه مرگان بشکند  
کم کسی اندیشه بر مضمون عریان بشکند  
رنگت میاید کلاه ناتوانان بشکند  
ای بسا گردن که از بار کریان بشکند

بر سر بجز بیدل تا بلی لرز دولت  
حور لوح آن بکه ہم در دست طفلان بشکند

نالہ ام در دل از اغوش اثر میگذرد  
خط مسطر نشود مانع جولان قلم  
چون نفس خانه پرستیم و نداریم آرام  
سوج مابی غم ازین بجز پر آشوب گشت  
نیست در گلشن اسباب جهان زنگ ثبات

بیضه شکافه پرواز ز پر میگذرد  
تیغ را جاده کند هر که ز سر میگذرد  
عمر آسودگی ما بفر میگذرد  
بچو نظاره که از دیده ترم میگذرد  
همه از دیده ما بچو نظر میگذرد

<p>در مقامی که قناعت بده استغناست      رغبت جلو و چه و نفرت اسباب کد      عشق شد منفعل از طبیعت بحاصل ما      خود غالی چه قدر رحمت دل خواهد بود      انجمن در قدمی هرزه بهر سو مخرام</p>	<p>کاروان طیش از موج کهر میگذرد      زمین هوسها بگذریا بگذر میگذرد      برق ازین مزرعه سوخته بر میگذرد      اخر این جلوه ات از آینه در میگذرد      بر کجا پافشده تیغ ز سر میگذرد</p>
<p>بهرس تر کن تلاوت سمائی بیدل      نیست بی ناله اگر فی ز شکر میگذرد</p>	
<p>بهریز از حسد تا وصل بزوان بقرین باشد      کف دست توانانی بسودن بهانی باز      ز چشم تریبال انتظار شوق پرسیدم      بصدق مرگان کسان گردا سگی گرفته ام زود      بخود چیدن مانیت بی انداز پروازی      نایام برنگ سایه از حیب سیه روزی      محال است اینکه عجز از طبیعت من رخت بزند      درین معبد قمارا مایه توفیر طاعت کن      گرت سمعت ادمن زین و گرت شکست بر فکن</p>	<p>که مر جو مست آدم هر قدر شیطان لعین باشد      مکن کاریکه بجامش ندامت آفرین باشد      جگر خون گشت و گفت احوال مشتاقان چنین باشد      من و نقد یک بیرون رانده صد استین باشد      کمند موج ما را یک نفس کمداب چنین باشد      چه باشد رنگ من یارب اگر آینه بین باشد      سحر گر یک فلک باله بخود آه خزین باشد      که چون خاکت دو عالم سجد و بکنقش چنین باشد      محبت حرفهای مانینخواه چنین باشد</p>
<p>ز سیر آبرنگ این چنین دل جمع کن بیدل      که بر جانتی گردیدی دلت در آستین باشد</p>	
<p>از هجوم کلفت دل ناله بی آبنگ ماند      در خرابات هوس تا دور جانم رسد      عجز طاقت در طلب ما را و لیس عجز نیست      منت صیقل کش در دسرا و نام چند      سوختیم و مشت خاک می هم ز ما روشن نشد</p>	<p>بوی این گل از ضعیفی در طلسم رنگ ماند      بیدماغی از شراب و نکستی از رنگ ماند      منزلی کو تا بیاید سرب پای لنت ماند      عکس معدومست اگر اینیات وز رنگ ماند      شعله ما چون نفس در دام این نرنگ ماند</p>



<p>از جیا موجی نرود هر چند دل در بهم گداخت نام را نقش نگینیا پال پرواز رست</p>	<p>آب شد آئینه ما حیرتش در رنگ ماند ماز خود ز قسیم اگر پای طلب در رنگ ماند</p>
<p>یکقدم ناگروه بیدل قطع راه آرزو منزل آسودگی از ما بعد فرنگ ماند</p>	<p>ز خاها دوسه اشک چکیده میماند پر شکسته درنگ پریده میماند و گرنه صبح طرب ناو میده میماند که آب میشود و محو دیده میماند ز گرد باد بدمان چیده میماند جهان باشک ز مرگان چکیده میماند که شوق بسمل دل نا طپیده میماند سر شکست ما بدل آرمیده میماند</p>
<p>ز بعد ماند غزل فی قصید و میماند ز بلبل و گل این باغ تا و هندی سراغ زیاس شیشه اشکی مگر ز نیم سنگ گداخت حیرتم از نارسائی اشکی کجا بریم غبار جنون که صحرا هم بر چه وانگری سرد امان خاکست مرا بیزم ادب گلغفتی که هست اینست باب چشم صدق نیست موج بیابانی</p>	<p>خوش است تا زگی طمع دوستان بیدل که فطرت شراب رسیده میماند</p>
<p>مشاق تو گر نامه بری داشته باشد ما خود در رسیدیم ز هستی بهتاسی عمریت که ما کشدگان گرم سر ایم افسانه تسلی نفس عشرت ما نیست غیر از عرق شرم مقابل نه پسند ای اهل خرد منکر اسرار نباشید زین فیض که عامست لب مطرب مارا عالم همه گر کیدل بسیار بر آید چشمیت که باید برخ برد و جهان بست</p>	<p>چون اشک هم از خود سفری داشته باشد این آئینه شاید دیگری داشته باشد شاید کسی از ما خبری داشته باشد این بند مگر گوش کرک داشته باشد هستی اگر آئینه گری داشته باشد دیوانه ما هم هنری داشته باشد خاکتر ما هم شرری داشته باشد مسکلی که زمین خسته تری داشته باشد گر رفتن از نیخانه دری داشته باشد</p>

بیدل دل افسرده بجالم نتوان یافت هر سنگ که بینی ششری داشته باشد	
یا و شوقی که ز جفا بیت دل ما شاد بود وانگرو آینه گردیدن گره از کار ما زندگی را مغتنم میداشتیم غافل این ببلبل با افسردن ناز گلها می کشد عالم نیان تا شاخانه عبرت سر است سر ما کنون نسخه خاموشی از من میرد شدگار سان چین تا بخودی طی کرده ام مفت ماگر سعی ناکامی هستغنا ز دم	در شکست این شیشه را جوش مبارک با بود بند حیرت سخت تر از بقیه فولاد بود کز نفس تنغ دو دم در دست این جلا بود گر پری میزد چو رنگ از خویش بهم آرد بود عکس بود آینه تا آن جلوه هم در یاد بود یا دایمی که بر مو بر تنم فریاد بود لغزش پایم براهت خامنه بهزاد بود ورنه دل مستقی و عالم همه آباد بود
پیریم خبر سنا غم خلیف جان کندن ندان قامت خم گشته بیدل تیشه فرماد بود	
توان اگر همه دوران آسمان گردید چه حرصها که نشد جمع تا بخود چیدیم ز خود برآمدگان یک قلم فلک نازند گهر غفلت خوداری از محیط جد است بهار چشمت ز کین نیاز وحشت داشت چو طفل اشک پیرس از رسائی طبعم دلی بدست تو افتاد مفت شو خیمبا خوشتم که عشق بخرد امتحان پرورم	بگردد خوابش یکدل منیستوان کردید هوس متاعی ما عاقبت دکان کردید نفس دو گام گذشت ز خود و فغان کردید نباید این همه بر طبع ما گران کردید شمار کاغذ ما نیز کلفشان کردید ز خود گذشتیم اگر درس من روان کردید بروی آینه صد رنگ بینوان کردید شکسته بانی من و نفس زبان کردید
عدم سراج حبه ان نیمی تم بیدل خبار من بهوای که ناتوان گردید	
وحشت ما را تعلق را م نتوانست کرد باوه ما به چلیس در جام نتوانست کرد	

<p>در جنون زار یکیه ما حیرت کمین را ختمیم      اگر دولت صافست از گمراهی دنیا چه پاک      آرزو خون شد ز استغای معشوقان پس      موج گوهر با همه خشکی نشد محتاج آب      در عدم هم قسمت خاکم همان آواکیت      اخگر با سوز خاکستر دماند از خوشستن      ناله ها در دل فسر دانا ز بست احرام لب</p>	<p>آسمان هم کیت نفس آرام نتوانست کرد      قبح شخص آئینه را بدنام نتوانست کرد      من دعا کردیم و او دشنام نتوانست کرد      طمع استغنا نظر ابرام نتوانست کرد      دکن آغاز مرا انجام نتوانست کرد      این کمین شد خاک و ترک نام نتوانست کرد      اگر داین کاشانه سیر بام نتوانست کرد</p>
<p>آب زد بیدل بر ایش عمر با چشم ترم      آن ستم کز یکت نگه انعام نتوانست کرد</p>	
<p>چون شفق از رنگ خرم هیچکس گلچین نشد      داغم از وارستگیهای عای بی اثر      بالباس فقر از آرایش دنیا چه پاک      سینه صافی هم نیک کرد و علاج بده      تاز بهستی در تاشاخانه دل عیب نیست      سفله را بیدستگاہی خضر راه راستی است      خواب راحت بود وقف بخودی اما چه</p>	<p>ناخنی هم برین جنای بی نمک رنگین نشد      کز فسون مدعامنت کش امین نشد      این نمده هرگز باب آئینه تسکین نشد      تیغ قاتل را و داع رنگ دفع کین نشد      کیست در سیر بهار آئینه خود بین نشد      این پیاده کج روی نگرفت تا فرین نشد      رنگ ما پر با شکست و قابل مالین نشد</p>
<p>بس که آزاد است بیدل از غبارات دونی      ناله بهم این مصرع بر بسته را تضمین نشد</p>	
<p>تا ساز نفسها کم مضر آب نگیرد      غفلت کمین دم پر پیت حذر کن      با تشنه بی ساز و مخور آب ازین حجر      دل مست جنونیت مگو شب خردا      اندل که طپیدن فکند قرعه وصلش</p>	<p>آهنگ جنون دامن آداب نگیرد      کز پر تو صحبت بشکر خواب نگیرد      تا حلق ترا تنگ چو کرد آب نگیرد      کامروز سراج من بیاب نگیرد      حیف است که آئینه بیاب نگیرد</p>

<p>موازا اثر آتش من تاب نگیرد</p>	<p>بی کینه ام از خلق بزرگی که چو یاقوت</p>
<p>بیدل کف خاکی رو سیلاب نگیرد</p>	<p>بنیاد تو تا چند شود سزده عمر</p>
<p>کای بخیر بار رسید آنچه وار رسید جز ما کس دیگر نتواند بار رسید غم پر نعمتی است اگر شتبار رسید بالی فشانده ام که ندانم کجا رسید نتوان بمقصد دل بید عار رسید صد جانیشست حسرت ما با بار رسید بر جا رسید از کف خاکی و عار رسید گل نیز زین چمن بد ما غش هوار رسید تا گذری ز خود نتوان هیچ جا رسید جانی رسیده ایم که نتوان بار رسید</p>	<p>صبحی بگوش عبرتم از دل نذار رسید دریاست قطره که بدریای رسیده است قابل اثر نه ز فلک شکوه است خطاست برق شرار دیده ام از وحشتم پرس تا وادی غمبار نفس طی نمی شود چون ناله که بگذرد از بند بندنی قانون خیر باد جهان ساز مغلسی است تنباه من جنون اثر بوی وحشتم از خود که شستن است فلک آزی نگاه زنگت پریده قابل گرد سراج نیست</p>
<p>بیدل من آن سر شک ضعیفم که از مرده تا خاک هم بلغزش چیدن عصا رسید</p>	<p>شب که از شوق تو پروازم بیار بنگ بود خواب راحت کرد دل آخر با فسون صفا هر بن مویم بی پیری آشیان حیرت نوحه طوفان کرد بر جانغنه سر کرد ایم بی نشان بود آنجنس گرو سعتی میداشت اشکم از لغزیدنی بروش صد مرگان گذشت</p>
<p>استخوان هم در تنم چون شمع مغز رنگ بود داشت مرگان بهم آینه تا در رنگ بود یکسر و چندین گریبان لغزه این چنگ بود ساز ما را خیر و با و عیش پیش آبنگ بود زنگت ما بیرون دوید از بسکه مینا تنگ بود قطع چندین جاده پا انداز پای لنگ بود</p>	<p>قید دل بیدل نفس را هر زونج و هم کرد شوخی نماز پری در شیشه بی سنگت بود</p>

<p>درین محفل عرق می پرورد هر کس چنین دارد          کند ما رسائی در خور سامان چنین دارد          بهر جا دانه هست آسپازیر نگین دارد          زبان جوهر آینه آینه است خرمین دارد          اگر ما در دول داریم زاهد در دین دارد          سر اسر خانه آینه ام کیت گل زمین دارد          نفس تا ناله دامن برزند صد رنگ چنین دارد</p>	<p>قدح می گرفت و شمع گل در آستین دارد          کرد در طبع نی هر چند افزون ناله رعنا تر          رمائی نیست ما را از فلک با خاک گردید          بحیرت کوشش کز پرود دل و اکشی حرفی          نیخواهد کسی خود را غبار آلود بیدری          تو هر رنگی که خواهی جلوه کن در سنگمای و هر          اثرهای تعلق نیست مانع وحشت ما را</p>
<p>سر شکم دو دانه هم شعله ام داغ دللم بیدل          چو شمع از حاصل هستی سر ایامیم چنین دارد</p>	
<p>فکر مجنون سطری از زنجیر روشن میکند          چوب ترا سخی آتش دیر روشن میکند          بزم ما را خجالت تقصیر روشن میکند          خانه برق از رم تخریر روشن میکند          خاک ما فیض هزارا کیر روشن میکند          معنی ویرانه ام تعمیر روشن میکند          شمعها از آه بی تاثیر روشن میکند          آتش این بیشه چشم شیر روشن میکند          روزگار آینه ما دیر روشن میکند</p>	<p>عقل اگر صد سخن بد بسیر روشن میکند          انتظار فیض عشق از خامی خود میکشم          از عرق بر جنبه افسون چراغان خوانده ایم          بگذر از صیادی مطلب که صحرا ای امید          عالمی چشم از فرار ما عبرت آبد          چون بنای موج پر داز شکستم داده اند          داغ نو میدی دلی داریم در هر دم زد          گرمی بنگانه امکان جلال عشق اوست          ای شرر مفت نکاست جلوه زار عاقبت</p>
<p>پس چکس بر در نزد بیدل ز زندا نگاه چرخ          غنچه با این خانه دلگیر روشن میکند</p>	
<p>در اینجا موی پری هم بصد شکر می آید          ز ساز برد و عالم ناله زنجیر می آید          دل خود میخورد چند آنکه از جان سیر می آید</p>	<p>مکوج صبح طرب در ملک هستی دیر می آید          من و ما نیست غیر از شکوه وضع گرفتاری          بنعمت غره این گرد خوان نشین که هتای</p>

<p>مبندای هم بر معدوم مطلق تمت قدرت جراحت پرور عشقم بکل از م چه میجویانی بحیرت رفته ام از سیر گلزارم چه میپرسی بغفلت تا توانی ساز کن از آگهی بگذر صفا کیشان ندارند انتظار زنگ گردین</p>	<p>ز خدمت بی نیازم گزرم تقصیر می آید که در گوشم ز بوی گل صدای تیر می آید نگاه بخودان از عالم تصویر می آید که از تکمین محسنون ناله زنجیر می آید سحر بر سر گاه می آید بعالم پیر می آید</p>
<p>ندارد صید بیدل طاقت رحم لغافلها خندنگ امتحان ناز برد لکیر می آید</p>	
<p>بی یاس دل از هر چه ندارد کله دارد ز نهاری مشرب مجنون روشن گم بر جباروی از برق فنا جان نتوان برد یک غنچه بصد زنگ گل افشان خیال است دنیا الم غفلت و عقبی غم عمال گذشته سر راه بجانی نتوان برد</p>	<p>نا سودن دست تو هزار آبله دارد گر عافیتی هست همین سلسله دارد عمریست که آتش پی این قافله دارد یکمائی او نیست درم ده دله دارد آسودگی از ماده و جهان فاصله دارد بشدار که پای تو همین آبله دارد</p>
<p>در دگر گل چند و بد ناله بلبل بیدل عزل مانسندین صله دارد</p>	
<p>امشب غبار ناله دل سر مر زنگ بود عالم بخون طپیده نومیدی من است از بس که بیدارم تا شامی من سرستیر حسن از غبار شوخ نگامان میده است در دل برون دل دو جهان جلوه تک است از کشته شد شفقی طرف و آبی بوس کفش بستم صبح امید کیست صبری مگر تلافی آزار ما کند</p>	<p>یارب شکست شیشه من از چه زنگ بود جستن ز صید گاه مرادم خندنگ بود مارا بخود نیامده رفتن درنگ بود اینجا هجوم آینه پشت پلنگ بود این جامه برقد تو چه مقدار تنگ بود خونم درین ستمگده نومید زنگ بود اینجا همین بهار حیا هل بچنگ بود مینا شکست آنچه بدل بست سنگ بود</p>

ای نگر و گل که دمی از خودم نبرد	رنگ شکسته ام پر چندین خدنگ بود
بیدل بحیب خویش فرود حیرم چشم بهم نیامده کام نهنگ بود	
داغ نیرنگ جنونم نیست آسان شکفت تنگنای عرضه مو بهوم امکا ز کجا است آبیار ما ادب کاران گداز حیرت است زین چمن محروم دارد چشم خواب آلوده ام اشک مرگان پرورم از حیرتم غافل ماست تا قیامت در کف خاکی که نقش پای او است نیست غیر از شرم حاجت ابر گلزار کرم	خون خورد صد شعله تا داغی لبان شکفت انقدر وسعت که یک زخم نمایان شکفت چشم ما مشکل که بر خسار جانان شکفت بی بهاری نیست حیرت کاش مرگان شکفت نال اندود است آن فی کز نیان شکفت دل طپد آینه باله گل و مد جان شکفت میکند سایل عرق تا دست احسان شکفت
بر دل مایوس بیدل پشت دستی میگزیم غنجی این عتده کاش از زخم دندان شکفت	
نقش دونی بر آینه من نه بسته اند افاق نیست مرکز آرام هیچ کس ابنای روزگار برای گلوی بسم بیگانگی ز وضع نفس بال میزند	رنگ دل است ای که برویم شکسته اند زین خانه کجا نجهم کین تیر بسته اند خجر شدن اگر نتوانند دست بسته اند وامانندگان در آبله دامن شکسته اند
بیدل بخت است که بر او طلسم آب نقدیست دل که در گهر اشک بسته اند	
دل در رفت و دیده بچیرت دو چار ماند مرگان ز دیده قطع تعلق نمی کند پیری سراغ نخلت عمر گذشته است استخاکه من ز دست هوس عجز می کنم یا سمند او رخصت اطهار نماند	با ما نشان برگ کلی زان دیار ماند مشت غبار من برو انتظار ماند مزدور رفت و دوش هوس ز بار ماند دست بنار سنگ بزیر شتر ار ماند چندان شکست دل که نفس در غبار ماند

<p>در بجز نیر گوهر من در کسار ماند شد سنک ناله که درین کو هسار ماند</p>	<p>خود داریم بعبده محسرومی ایید ز نهار خو کن مگر ایجان ایفت در</p>
<p>بیدل ز شعله که نفس بره پای اوست داغی چو شمع گشته بلوح مزار ماند</p>	
<p>جای گله اینست که انسان گله دارد امروز درین انجمن احسان گله دارد مکتوب من از شوخی عنوان گله دارد انسان نبود آنکه ز حیوان گله دارد چند آنکه نفس میزند انسان گله دارد مضمون گل از بستن جان گله دارد</p>	<p>از چرخ نهر ابله و نادان گله دارد ز نهاسار بجز دینیر زحم تنائی اظهار عرق خجلت دیباچه شرم است ای بجز از کم خردان شکوه چه لازم محمور رضا را چه خموشی چه تکلم در نسخه کیفیت این باغ وفا نیست</p>
<p>بیدل بهوس داغ محبت نفروزی امشب که تو داری ز سپهر انان گله دارد</p>	
<p>ضطراب نکت بر هم خوردن آواز بود یاد ایامی که این آینه بی پروا بود ورنه مشت خاک ما هم قابل پروا بود طفل اشکم چون شرر در سنک تشباز بود ورنه این عجز یکیه می بینی غرور نماز بود عمر یا عریانی ما پرده دار راز بود شمع در انجام داغ حسرت آغاز بود بر سر می اندوخت جمعیت گریبان ساز بود</p>	<p>شب که در بزم ادب قانون حیرت ساز بود صافی دل کرد لوح مشق صد اندیشه ام عشق بی پروا داغ امتحان مانداشت نو نیاز الفت داغ محبت نیستیم دوری و نسلت طلسم اعتبار است در خور کسوت کنون خجلت کش رسوا کاش تا هم یکید و دم با سوختن می ساختیم یک گهر بی ضبط موج از بحر مکان گل کرد</p>
<p>بستی مانیت بیدل غیر اظهار عدم تا خموشی پرده از رخ بر فلند آواز بود</p>	
<p>بوج میعرق صد آبیای نکت میگرد</p>	<p>بهر جا ساز خجلت اضطراب اینک میگردد</p>



بسی خود نظر کردن دلیل دوریست اینجا  
 فریب آب نتوان خورد از آئینه هستی  
 و مانع و ہم سرشار است در میخانه مهکان  
 نمیدانم پوارورده شوق چه گلزارم  
 ز الفت های دل بگذر که با آن پرفشانها  
 جنونم جامه واری وارد از شریف عربانی

شمار گام هر جا جمع شد فرنگ میکند  
 که امروزش صفائی نیست فردا رنگ میکند  
 می تحقیق تا در جامه ریزی رنگ میکند  
 که همچون بوی گل رنگم برون رنگ میکند  
 نفس اینجا ز لب ناجسته عذر رنگ میکند  
 که گر بگرشته بر رویش فزانی رنگ میکند

دل آن بهتر که چون اشک از طپیدن بگذرد بیدل  
 که این گوهر بکدم آرمیدن سنگ میکند

ناگرد ما با موج شریا نمیرسد  
 دیوانگان هزار گریبان دیده  
 در جستجوی مانکشی زحمت سر آید  
 عبرت نگاه عالم انجام شمع باش  
 زاهد و مانع توبه بگوشه رسانده  
 آخر رنگ نقش قدم خاک گشتن است

سعی طلب با بده یا نمیرسد  
 دست هوس بدامن صحرا نمیرسد  
 جانی رسیده ایم که غنایمیرسد  
 هر جا سرسیت جز تبه یا نمیرسد  
 معدور کین خیال صیبا نمیرسد  
 آئینه پیش ما و کسی یا نمیرسد

بیدل غریب ملک شناسانی خودیم  
 جز ما که به بیکی ما نمیرسد

رغزاشنای معنی بر بخیر نباشد  
 غفلت بهانه مشاق خوابت ضایع  
 خلق هزار سودا و اما و جنون و  
 مارا برنگ شبنم تا آشیان خورشید  
 برقی ز دور و دار و هنگامه تجلی  
 هر چند کار فرود است امروز وقت چو  
 پیداست از ندامت عذر ضعیفی ما

طبع سلیم فضیلت است پدر قبا  
 بر دیده سخت ظلمت گر گوش گریبا  
 کین جاز بیکیها خاکی بسر نباشد  
 باید بیدیه رفتن گزابل پر نباشد  
 ای بخودان به بینیدل جلوه گریبا  
 شاید دماغ طاقت وقت گریبا  
 شبنم چه و اناید گر خیم تر نباشد

<p>خواهی بخلق رو کن خواهی خیال او کن ای عالم تا شایر خود نظر نباشد</p>	<p>جز مژه کردی نشد از کوشش بسجمل بلند نیست جز گرد نفس از شخص مستعجل بلند نیست ممکن گردن موج از سر ساحل بلند هر که رفت از خویشین کرد آتش در دل بلند سایه واری بزم گردیدیم آب و گل بلند موج بی تکین چرازین بجز شد غافل بلند گرد مجنون نارسا و دامن محمل بلند</p>	<p>عجز نپسندید از ماشکوه قاتل بلند نامه شکر و شکایتیهای ماکم فرصتی است جاه را با آبروی خاکسار بیباکسج کاروان یاس هستی را سراسر خیر تم هستی موهوم ما در حیرت انجام سوخت پای از خود رفتن ما بود سر برداشتن باعنر و رناز او مشکل برآمد عجز ما</p>
<p>ما ز صد دیوان بیک مصرع قناعت کردیم نشئه صیبا چه دارد فطرت بیدل بلند</p>	<p>چون آبله بالیدم از خویش بر آرد تنها نیم از بر دو جهان بیش بر آرد امید که آن نو خط ما ریش بر آرد و اما ندگنی نیست اگر پیش بر آرد</p>	<p>گر شوق بر اهت قدمی پیش بر آرد انجا که خیال تو در عرض تجمل نومیدی سود از دگان تیرد عانیست با برق سواران چه کنند سعی غبارم</p>
<p>بیدل همین آرای گریبان خیال است پار ب نشود آنکه سر از خویش بر آرد</p>	<p>بدانش ناز کن چند آنکه سودانی بسر چید بگو تازی هست مایل رشته بر خود بر چید که دل یک قطره خون گریه و دشت چید چو فرکان برود عالم را لرزید لر چید که صد عمر ابد در فرصت قرص شو چید دعای ما کنون خود را بطومار دگر چید</p>	<p>جنون اندیشه بگذار تا دل زیر سر چید تعلیق بر چه باشد خجلت و دون همی و آنکه مو خیال اوست اما چشم آن دارم چه امکانست طمی گردد بساط حیرت عاشق خوش طبع امید پر فشانیمای اندامش نفس بر بزم نیدار و دماغ صبح نومیدی</p>

<p>برنگت شمع مجنون گرفتاری دلی دارم      ز اسباب هوس بر بر چه چچی فال کلفت زن      جنونم داغ شد در کسوت ناموس خود داری</p>	<p>که زنجیرش گراز پا و کنی چون موی سپر چید      گره پیدا کنند در هر کجانی بر شکر چید      اگر بیانی چو گل دامن کنم تا بر کمر چید</p>
<p>کسی بیدل بسعی وحشت از خود بر نمی آید      ز غفلت تا کجا کرد اب باز زنجیر سپر چید</p>	
<p>مشرّب عشاق بر وضع هوس تنگی کند      بید مانعی دستگاہ مشرب یکمانیم      انتظار بخودی ما را جنون پیمانہ کرد      و اصل مقصد ز خاموشی ندارد چاره      عالمی را الفت جسم از عدم دلگیر کرد      دیده بی رویت ندارد چاره تشویش غیر</p>	<p>عالم عنقا پیر و از مکس تنگی کند      خانه آئینه ما برد و کس تنگی کند      حلق مسان از شراب دیر رس تنگی کند      چون نیرل آمد آواز جرس تنگی کند      بر نفس پرورده بیرون نفس تنگی کند      آنچه بر گل و اشود بر خار و خس تنگی کند</p>
<p>چون سحر بیدل من و هستی همین پیرا هنی      گر چیا بر خویش می باله نفس تنگی کند</p>	
<p>انروز که پیدا نے مارا اثری بود      نقشی ندیدیم بعد رنگ تامل      دل رنگ امید می ندمانید که شکست      از جرات پرواز بجائی نرسیدیم      نگذاشت فلک با تو مقابل دل مارا      آخر بخودم برد براه تو نشستن      دل گشته یکتائی حسن است و گرنه      افسوس که دامان هوایی نگر فقیم</p>	<p>در آئینه ذره غباری نظری بود      نقاش هوس خانه موی کبری بود      عبرتکده ام کار که شیشه گری بود      جمعیت بی بال و پری بال و پری بود      فریاد که آئینه بدست دگری بود      آسودگی تعدد کمین سفری بود      در پیش تو آئینه شکستن هنری بود      خاکستر ما قابل عرض سحری بود</p>
<p>نیک و بد عالم همه عنقا صفتا مند      بیدل خبر از هر که گرفتیم خبری بود</p>	

<p>گدشتگان که ز تشویش ناومن بستند      ز ما هتآب گدشتت مَد ابرویت      چه جلوه ما که چو شبنم هوا میان گلپیت      نمیتوان بجانخانه فلک آسود      ز ساز عافیت خاک میرسد آواز      کدام موج ندامت خروش طاقت نیست</p>	<p>مقیم عالم یارند بر کجا بستند      کجا نکشان زره ناز پر زبرد بستند      شدند خاک و غبار نگاه شکستند      کجا گذشته چه آینده تیر یک شستند      که ساکنان ادب گاه نیستی بستند      شکستگان همه آواز سودن بستند</p>
<p>درین زمانه سخن محویاس شد بیدل      دمیده عقده دل معنی که می بستند</p>	
<p>بهوش با عافیت آئینه هستی نشود      با خبر باش که نگذشته از عالم و هم      ضعف سرمایام از لاف غرور آردم      خون عشاق وطن در رگ بسمل دارد      عشق اگر عام کند رسم خود آرائیها      نفی خود کرده ام آن جوهر اثبات کجاست      خامشی پرده بر انداز هزار اسرار است</p>	<p>نیست ممکن که کند کاری و عاصی نشود      نقش فردای تو با آئینه دی نشود      من و آهی که رگ کردن دعوی نشود      نیست این آب درین جوی که جاری نشود      محلی نیست درین دشت که لیلی نشود      تاکی این لفظ رود از خود و معنی نشود      در غم سرو تو و سوزد و قمری نشود</p>
<p>پا بسیلاب فنا و انگذاری بیدل      با خبر باش که رخت تو ناری نشود</p>	
<p>نبال وحشت ما خالی از اثر نبود      درین محیط که هر قطره نقد با ختنی است      بعالمی که ادب محوی نشانیهاست      غبار هر دو جهان در سراغ ما خون شد      ز بسکه الفت مردم عذاب روحانیت      بغیر ساز عدم هر چه هست رسوائیت</p>	<p>ز خود بر آمدن ناله سبب اثر نبود      خوش آن جناب که آیش بر جلر نبود      بهوس اگر همه عنقا ست نامه بر نبود      ز رنگ باخته در هیچ جا اثر نبود      فشار قبر چو آغوشش یکدگر نبود      مباد سانی شب بر سر سحر نبود</p>

زبان عاقبت اندوز از سخن بیدل

ز عرض نغمه خود ساز صوفی بر نبود

نیمگی کوئی از گلزار الفت ساز می آید  
من و نظاره شوخی که از بیگانه خوئیها  
چه حاجت مطرب دیگر او بگناه محبت را  
فسون ساز عشرت گر نگردد و پند گوشت  
ز دریا بازگشت قطره گوهر در گرو دارد  
هنوز از سخت جانی آنقدر طاقت گمانم

که مشت خاک من چون چشم در پرواز می آید  
در آغوش است دوز از یک نگه انداز می آید  
که از یکدل طبعیدن کار چندین ساز می آید  
بقدر دست بر هم سوده هم آواز می آید  
نیاز من ز طوف جلوه او ناز می آید  
که از خود میتوانم رفت اگر او باز می آید

دل هر ذره خورشید است اما جدم کن بیدل

منه آینه از دستت اگر پرواز می آید

هر نفس دل صد هزار اندیشه پیدا میکند  
دل و قابیل نوا و اعجاز فسون عاشق چون  
اقتضای جلوه دارد اینقدر تمهید رنگ  
در زوال عمر وضع قامت پیری بست  
عرضه آفاق جای جلوه یکنانه نیست

جنبش این دانه چندین ریشه پیدا میکند  
هر کسی در خورد همت پیشه پیدا میکند  
تا پیری بی پروه گردد و شیشه پیدا میکند  
نخل این باغ از خمیدن ریشه پیدا میکند  
فی گره از تنگی این پیشه پیدا میکند

بیدل از سرمایه میخانه دل نکذری

نقشها این پروانه اندیشه پیدا میکند

اگر از گدازم نمی گل کند  
محیط است چون جوگرد و حباب  
کمش سر ز پستی که آواز آب  
چه سیل است یارب دم تیغ را  
ز بیداد آن چشم نتوان گذشت  
ز بس لطف و قهرش همه خوش است

دو عالم ز من شیشه پر تل کند  
ز خود کم شدن جزو را گل کند  
ترقی بقدر تنزل کند  
که چون از سرم بگذرد دل کند  
ولی ابرو خون کند دل کند  
نگه میکند گرفتار نسل کند

	<p>دلت بیدماغ است بیدل مبادا بتعطیل حکم تو گل کند</p>	
<p>ندارد برکن راحت هرگز در دیده خس باشد نفس بهم کم خروشی نیست گرفتار درس باشد درین گلشن طلال از میوه مای نیرس باشد شکج دل میان مضمون که نتوان بست بس باشد نگاه عاجزان را سایه مرگان قفس باشد مقیم خانه آینه بایده بی نفس باشد نفس پافشانند شاید آواز جرس باشد</p>		<p>تسلی کو اگر منظور اسباب بوس باشد درین محفل جیا کن تا گلوی ناله سخراشی کلی پیدانشد تا غنچه کشود را غوشش بنالیدیم بر خود ذره در عرض پیدانی نه امکانست یا وحیرت پرواز گلزارت چه لازم تنگ گیرد آسمان ارباب معنی را مکن سازا قامت تا غبار خویش نشکافی</p>
	<p>شکست زنگ امید است سر تا پای من بیدل زیر ماشو غافل اگر عبرت بوسس باشد</p>	
<p>ناله بهم غیر صدای کف افسوس نبود اشک بهم اینقدرش کوشش معلوس نبود ورنه بیانی دل نیز کم از کوسس نبود شمع از آن رنگ نیفر وخت که فانوس نبود عکس در آینه بهم جز کف افسوس نبود ورنه آزادی ما اینهمه محبوبس نبود</p>		<p>شب که جز یاس بکام دل مایوس نبود سعی پرواز من آخر عرقی ریخت بخاک کوشش ارباب تمیز انجمن سیاب است جلوه در محفل ما جمله نقاب آرا نیست دل به رنگ که بستیم ندامت گل کرد سیر آینه دل ضبط نفس میخواب</p>
	<p>در تظلم کده دیر محبت بیدل ناله فریاد دلی داشت که ناقوس بود</p>	
<p>از نفس همه دل پریشان تر پریشان میشود دانه ریزی ریشه موی سه پریشان میشود چون برون افتد خط از سطر پریشان میشود خاک ما گرم کشد کمتر پریشان میشود</p>		<p>طره او در خیالم لر پریشان میشود میدهد سر سبزی این مزرع از نام نشان جاده سر منزل جمعیت ما راستی است هرزه گردی شاهدی انفعالیهای ماست</p>

چون نفس ز نهار ترک آشیان دل نخواه	هر که پایرون نهد زین در پریشان بشود
خاکدان دهر بیدل مرکز آرام نیست	خواب ما آخر برین بستر پریشان میشود
دل میرسد چرا سوخته یا میوزد	بیر که شد باب و فاسوخته یا میوزد
تاکی از لاف کند گرم دماغ آهت	نفسی چند که واسوخته یا میوزد
نور انصاف گرامیست که شامان دارند	سایه در بال هما سوخته یا میوزد
شش جهت سوز سپند است ندانم بیدل	دل آواره کجا سوخته یا میوزد
نفس با پریشان است از تو دمن بر نمی آید	کسی زین خجالت و در آتش افکن بر نمی آید
بهر مانی چو گردون بایدم ناچار سرگردان	باین رازیکه من دارم نهفتن بر نمی آید
کدازی از نفس گیر انتخاب نسخه هستی	که چون شننم ز شیر صبح روغن بر نمی آید
زمانی غنچه شواز گلشن صحرا چه میخواهی	بسامان گریبان هیچ دامن بر نمی آید
چو آه بی اثر و سوختم از رنگت بیکاری	اگر از خود بر آیم دیگر از من بر نمی آید
ادب فرسوده تر از آتش مرگان پروریم بیدل	من و پانیکه تا کوشش ز دامن بر نمی آید
از تعافل سبب ترک ادب باید کرد	روز خود را بغبار مژه شب باید کرد
گردوار استگنی بوی وفا باید بود	خاک در دیده اندوه و طرب باید کرد
دیده را که چمن پرور دیدار تو نیست	بماشای گل و لاله ادب باید کرد
انقدر شیفته ز گس خمار تو ام	که ز خاکم بقدر آب عنب باید کرد
صیت بر چرخ ادبگاه حضور در اوست	فکر خود کن گرت اندیشه رب باید کرد
غم آب و کف خاک کی بهسم آمیخته	هر چه آید ز تو کار نیست عجب باید کرد
یک تخیرد و جهان در نظرت میوزد	اتش از خانه آینه طلب باید کرد
باعث گریه درین دشت اگر چیزی نیست	الم میکنی هست سبب باید کرد

ترک لذات جهان مفت سلامت	این شکر قابل آن نیست که تب باید کرد
بیدل این انجمن و هم گران بتوان یافت در دهم مفت تماشاست طرب باید کرد	
گورندار می وزا پدر تقوی گفتگو دارد عدم در سرمه خوابانده است شور محفل امکان ز بس برداست افسون اهل از خود جهان ندارد صرفه غیرت بجنگ سایه رو کردن نفس وحشت نگار گرو از خود رفتن است اینجا اثرهای بحال و حدتست افسانه کثرت	دماغ عشق سرشار است هر جا گفتگو دارد تا تل کن خموشی تا کجا با گفتگو دارد گراز امروز میرسی ز فردا گفتگو دارد خجالت نقد پیکار یک با ما گفتگو دارد حریر خامها در لغزش پا گفتگو دارد برای خود خیال شخص تنها گفتگو دارد
غبار گردش چشمی است سر تا پای ما بیدل زبان در سرمه گیرد هر که با ما گفتگو دارد	
گذشت عمر دل از حرص گزنیست تا به درای محفل فرصت فروش صور گرفت طلسم خویش شکستن علاج کلفت است خروش دهر بلند است بر تفاعل زن نگاهم از کمر یار فرق نتوان کرد چو اشک در گره خود طپیدنی دارم	کسی عنانم ازین راه بر نمیستابد هنوز گوشش من خیر نمیبستابد که شب نمیکزرو تا سحر نمیبستابد که این فسانه بجز لوش گزنیست تا به کسی دورشته بهم اینقدر نمیبستابد دماغ آبله زین بیشتر نمیبستابد
ز خویش میروم اینک تو هم بیابیدل که قاصد آمد و هو شمش خیر نمیبستابد	
دلدار مقیم دل ما شد چه بجا شد چشمش بغلط سوی دل انداخت نگامی چون سایه سر راه دور زنگی نگر گفتم چون سرو علم کرد مرابی بری خویش	جایش بهین آینه جاشد چه بجا شد تیریکه از آن نصبت خطاشد چه بجا شد روز سیه ما شب ما شد چه بجا شد دست تپی انگشت ما شد چه بجا شد



زین کید و نفس عسر میان من و دلدا	گیرم که ادا نامی بجاشد چه بجاشد
در کرد و سحر و جادو پروا زد و کرد بود	بیدل نفس آئینه نماند چه بجاشد
حیرتی در دل از آن لاله قبا می چید نالہ شکر و مضامین متناسی تو ام چه زمین و چه فلک گوشه زندان دل است استخوان بندی او نام زبس همغیر نیست وحشتی نیست درین دشت که چون رشته شمع نالہ ما بچه تدبیر تو اندر خاست عبرت مرگ کسان سلسله خجالت است	که چو دستار چین بر سر ما می چید خامشی کسیت که کتوب مرا می چید شش حبت جانب این تنگ خصامی چید آرزو ما همه بر بال هم ما می چید جادو بر شعله آواز در ما می چید بچونی صد گره ایخبا بعد ما می چید رشته از هر که شود باز ما می چید
قدرت افسانه ابرام نحو ابد بیدل نفس از بی اثر هیسا بد عامی چید	
اگر نظاره گل میتوان کرد محیط بخودی منظور خویش است نظر بر خویش و اگر دن مجال است اگر اینست عیش خاکساری عرق واری اگر از شرم کردیم پراسانت زین دریا گدشتن	وطن در چشم بیل میتوان کرد بستی جزو راکل میتوان کرد اگر کوئی تغافل میتوان کرد زیستی هم تنزل میتوان کرد بجام عالمی نمل میتوان کرد زیستیبا اگر نمل میتوان کرد
دوان یار ناپیدا است بیدل بفکر خود تا نمل میتوان کرد	
لعل لب او یکدم بر عالم اگر خندد بکیت شبم ازین گلشن بی چشم تا شایست یا دم شمشیرت هر جا چین آراید	تا حشر غبار من بر آب کهر خندد چندانکه حیا باله سامان نظر خندد چون شمع سر پاپایم کین رفتن مر خندد

<p>افسردگی دل را از آه گشایش کو از چرخ کمان بگر یا و هم تلی شو بر شبنم ازین گلشن تمبیدگی دارد آنجا که زهم ریزد خار آنی نه مرگان از جلت بید روی داغ است بر یام سامان طلب مهل است زین نقد که ما و زیم</p>	<p>نگست همان کلفت بر چند شر خند کم نیست از نجانه بکین حلقه در خند با گریه مدارا کن چند آنکه اثر خند یک جبهه تسلیم صد کل سجده خند قرگان بعرق گیسوم تا دیده تر خند صبح از دو نفس فرصت بر خود چه قدر خند</p>
<p>از سعی بهوس بگذر بیدل که درین گلشن گل نیز اگر خندد از بهیلولی زر خندد</p>	
<p>گر جنونم ناله داری نذر ملبس میکند غیر خاکستر دلیل اضطراب شعله نیست انتظار بیاز استغنا گاهی می کشم منزلت خواهی مدارا کن که در فواره آب گریه طوفان وحشت است ای چرخ دست از خود بر لب ما خنده بکسر شکوه در دول است</p>	<p>شور محشر آشیان در سایه گل میکند هر قدر پر میزنم افسردگی گل میکند گر غبار سرمه چشم تعافل میکند اوج دارد آنقدر که خود تنزل میکند میل ما خلیج پاز حلقه پل میکند هر قدر خون میخورد این شیشه قلقل میکند</p>
<p>موج چون بر میخورد بیدل همین بجز است کم شدن از و هم هستی جز و را کل میکند</p>	
<p>چشمی که بر آن جلوه نظر داشته باشد ما را با او بگاہ حضورت چه پیام است ما و من حیرت نگبان غیر دومی نیست افسانه هنگامه او یا م پر سید ای خیر از عشق جو س از سلامت ما کام فسر ویم چون در رگن یا قوت از وحشت ما بر دل کس نیست غباری</p>	<p>یا رب بچه جرات مژه برداشته باشد قاصد مگر از خویش خبر داشته باشد این رشته مجال است دو سر داشته باشد شامی که ندارم چه سحر داشته باشد جز سوختن آخر چه هنر داشته باشد رنگی ند میدیم که برداشته باشد یکذره طپیدن چه قدر داشته باشد</p>

بیدل خلف سلسله نسبت امکان  
جز مرگ چه از ارث پدر داشته باشد

جز لقمه نخورده فشار گلو نشد  
فکری نداد رو که سر ما فرو نشد  
تخمی که پایال غسرو رنو نشد  
آه از جبین ما که در ابرو فرو نشد  
انجام کاره بیچکس اینجا نکو نشد  
نکفت زین چمن گل رنگی که بو نشد  
ما را کسی ندید که حیران او نشد  
خون شهید مادیت آبرو نشد

زین گرد خوان که سیری هیچ آرزو نشد  
و هم ظهور سیر گریبان عجلت است  
در گشت زار وحشت امکان نگاشتند  
محو بدل گشت مزار شرم سجده ات  
پاک آمدیم و خاک شدیم این چه ذلت است  
اینها مثال آئینه بی مشالی اند  
سیر بهار غیر تاشای رنگ نیست  
شرم طلب بسیر قناعت زما ز رفت

بیدل چو شمع سوخت جبین نیاز ما  
یا سجده که غمیر گذارش وضو نشد

سر مه کردیم مگر تا بتو آواز رسد  
همه محویم که آئینه به پرواز رسد  
که مبادا سر حرفت بلب گاز رسد  
هستی آن عیب ندارد که بغاز رسد  
مرد و اشک محال است بهم باز رسد  
آه از انجام غرور یک با غاز رسد  
تخیر بر هر چه زند سر مه با آواز رسد

کیست از جید بان انجمن ناز رسد  
در خور غفلت دل دعوی پیدانی نیست  
خدرای شمع ز تشویش جهان آرائی  
ما و من آئینه دار چمن رسوائی است  
دامن فرصت هر چیز که داری گذار  
کار آتش همه جا آئینه سوختن است  
خاکساری اثر چون و چسپرا نپسند

مدعی در گذر از دعوی طرز بیدل  
سحر مشکل که بکیفیت اعجاز رسد

در قفس جبا بهایا دو وطن نمیکند  
خواهر خویش میشود مرد که زن نمیکند

بوالهوس از سبک سری حفظ سخن نمیکند  
از عرقی بطمع خود جمع مکن غرور رنگ

<p>نیست بعالم جنون گردش رنگ عافیت      زخم تو آنچه میکنند بر دل خستگان عشق      منع عتاب دلبران نیست بجهد عاشقان      سایه دور از آفتاب مغنم خود است و بس</p>	<p>بسیج کس از برهنگی جامه کهن نمیکند      صبح نکرد با هوا گل بچمن نمیکند      بلبل اگر بخون طپد غنچه سخن نمیکند      طالب وصل او شدن صرفه من نمیکند</p>
<p>نیست دمی که شانه وار در خم فکر زلف یار      بیدل سینه چاک ما سیر ختن نمیکند</p>	
<p>تا ز عبرت سر قرگان بجمیدن نرسد      شرر کاغذم آوازه صد پرواز است      نبود حکم قضا مانع تدبیر کسی      بی طلب ترک دو عالم همه ساز است اینجا      شرح حال دلم از عالم تجرید جدا است      هر کجا پای نبی خاک بزیر قدم است      چکنم باد و جهان بارندامت بیدل</p>	<p>آنچه زیر قدم تبت بدین نرسد      صفحه آتش زن اگر متقی پریدن نرسد      بجان فلک افسون کشیدن نرسد      حرص مشکل که برنج طلبیدن نرسد      آه اگر نامه عاشق بدردین نرسد      ما بر فتمیم بجائی که رسیدن نرسد      قوت من که بیگ نامه کشیدن نرسد</p>
<p>جوهر لازم این آئینه عسریانی نیست      دامن کسوت دیوانه بچیدن نرسد</p>	
<p>شب که یاد جلوهات چشم خیالم آب داد      در محبت خود گدازی هم نشاطی بوده است      استقامت در مزاج عافیت خون کردیم      خواب امنی در جهان بی تیزی داشتیم      غفلت هستی است اینجا نشه پیدا کجا است      شش جیت راه من از گرد نظلم بسته شد      تا توانی لب فرو بند از فسون ما و من      اگر همه در بزم خاک تیره بارت داده اند</p>	<p>حیرت بیاییم این سینه بر سیاه داد      بر قدر دل آب کردم یادم از عتاب داد      رشته امید ما بگسسته نتوان تاب داد      چشم و اگر درون سرم در عالم اسباب داد      بچو مخمل بایدم با مرکب داد خواب داد      بر در دل می برم از مطلب نایاب داد      رشته بی ساز است نتوان زحمت مضراب داد      سایه وار از کف شوایم دامن آداب داد</p>

پس ناموس و فایم دل بدر آورده است	پیش خود باید جواب خاطر احباب داد
بی طراوت بود بیدل گرچه باغ انتظار	گریه نو میدی آخر چشم ما را آب داد
فال از داغ زدم دل چمن آئین آمد پس چاکس از غم اسباب بنیاید بیرون چه مجال است سر از خواب گران بردام صفحه سادۀ هستی رقم غیر نداشت سایه از جلوه خورشید چه اظهار کند خون بدل خاک بسراه بلباشک چشم در خزان غوطه زن و عرض بهاری در باب صبر کردیم و بوصلی نرسیدیم افسوس	ورق لاله بیگانه نقطه چه رنگین آمد بار ناسته این قافله سنگین آمد پهلوی من چو کوه در رتبه بالین آمد بهر شد محرم این آینه خود بلین آمد رفتم از خویش ندانم بچه آئین آمد بی جمال تو چه بار من مسکین آمد عالمی رفت به بیرنگی و رنگین آمد دامن ماتینگ از دل سنگین آمد
بیدل اسوده تر از موج کبر خاک شدیم	رفتن از خویش چه مقدار تمکین آمد
بهر جا باغبان در یاد مسان تا کن بنشانند بسازد آفت چون شعله تدبیر میارم دمی چون صبح میخوابم نفس بردوش بردار اگر چرخ نوازش کرد از کمرش مباحث صفای باوه تحقیق اگر صیقل زند ساع شکار حتم بلیا بیم دارد تا شانی	بگو از بهر زاهد بکند و تا مسواک بنشانند ز خود برخواستن شاید غبارم پاک بنشانند چو گل تاکی سپهرم در دل صد چاک بنشانند کمان چون تیر را در بر کشد بر خاک بنشانند برون چون رنگت از آینه ادراک بنشانند مباد اوجش خورم الفت قراک بنشانند
بشوخی مشکل است از طینتم رفع هوس بیدل	مگر آب از صفا گشتن غبار خاک بنشانند
ذره تا خورشید امکان جمله حیرت زادم پسش احوال ما وقف خرام ناز	جز بیدار تو چشمی هیچکس نگشاده اند عاجزان چون سایه بر جا پانهی افتاده اند

<p>رازستان کسیت تا پوشد که این حق سبزه مطلب عشاق نافهمیده روشن میشود بیدل اینجا فارغ از تشویش تو توان یافتن جلوه او عالمی را خود پرست و هم کرد چون جاب آراوه طبعانم درین دریای هم شمع سان داغ و گداز و اشک و آه سخن</p>	<p>خون منصور اندو بالا جوش چندین باوه اند در پر عفت است مکتوبی که نفر سآده اند این منازل یکسر از اشتغلیها جاوه اند حسن پرگار است این آینه ما پر سآده اند در ته بار یکم بردل نیست دوشی داوه اند هم نهایت بار ما بنشسته و اسآده اند</p>
	<p>بی سیاهی نیست بیدل جلوه ایجاد خلق یک قلم معنی طرازان تیره بختی زاده اند</p>
<p>همه راست ز انجمن آید که بکام دل شرمی رسد چقدر ز منت فاسدان بکدازوم دل ناتوان بکدام آینه جوهری کشم التفات از آن پری ز سعادت جهان کد بر در آینه داد و دو</p>	<p>من و پرستانی حیرتی که زمانه گل ببری رسد ببر تو نامه بر خودم اگر مچو رنگ ببری رسد مگر انفعال گذار من بقبول شیشه گری رسد عف عف سگی بسگی خورد لکد خرمی بخری رسد</p>
	<p>ز کمال نظم فسون اثر بکد اخت بیدل بی خبر چه قیامت است بر آن هنر که بهیچ تو هنری رسد</p>
<p>بطراز دامن ناز او چه ز خاکساری ما رسد بفشار تنگی این قفس چو جاب غنچه نشسته ام ز خا فرصت پریشان بیمار دیدم فی خزان بکشا دست گرم قسم که دین زیانکده قسم دل بینوا بجای برد غم تنگدستی و مفلسی مکد ز خاصیت سخا که سحاب مرزنده وفا بدعانی از لب عاجزان نگشوده در امتحان بقبول آن کف نازنین که کند شفاعت خون کن سر رشته طرب آگهان بیمار میرسد از خزان</p>	<p>پرو آن مژه به بلندنی که ز گرد سر مرد عا رسد پر صبح میکشم از اجل همه از نفس جو رسد بمه جاست نشسته بشرط آن که دماغ ما بهور رسد ز رسد تهبت استکی ز در یکمان بکد رسد مژه بر هم آورم از جیا که بر مینه بقبار رسد افشا دلی شکند عصا که فتاوه بعصا رسد که ز آبیاری یک نفس اثری بشو و ما رسد در صبر میزنم آنقدر که بیمار ز منت حنا رسد تو خیال بیدل اگر کنی ز تو بگذر و بخدا رسد</p>

<p>که مباد آن کف نازنین بفسوس ساید و خون کند مگر آتش غم عشق تو بخر در سیده زبون کند</p>	<p>ز جراحت دل ناتوان بخیال او ندیم نشان شده مبتلای رنگت و بونبر آمدم ز خود انفعال</p>
<p>الذال</p>	<p>چمن تخیر بیدلم که سحاب رشنه خامه اش بآئل گهر افکند سرفطره که نگون کند</p>
<p>تا چند پیر شعله زنی دامن کاغذ گر آتش و گر آب بود دشمن کاغذ فاسد نفسی سوخته در برون کاغذ یک نسخه از زید بگردیدین کاغذ چیدیم نم جبهه با فشردن کاغذ کو یکدوشتر چین که کشد دهن کاغذ</p>	<p>ای ساز بردوش تو پیراهن کاغذ کس نیست برین خشک طبیعت نستیز در نامه بی مطلب ما جای رقم نیست فریاد که در مکتب بجاصل امکان چون خامه خجالت کش این مزرع حکیم بر فرصت هستی مفروشید تعین</p>
<p>الراء</p>	<p>بیدل سرفوار و این باغ نگون است تا کی بقلم آعب دهی گلشن کاغذ</p>
<p>که پیر گشت سحر تا دهن گشود شیر بناله نیست مینر گستن بخر و گرنه ناله عاشق نمیکند تقصیر باب آتش با قوت کرده اند خمیر چو آب آئینه داریم خاک دانه گیر مهر گمان بجا سخانه آرمیدن تیر بسایه مرثه نظاره میکند شبگیر بنار سانی بال نگس کلاغ بگیر فنا بجاست تو خواهی بزنی و خواه بمیر بسر مه تا نرسد عذر ناله را بندیر بقدر جوهر آئینه شد بلند صغیر</p>	<p>غبار فرصت ازین خاکدان و بزم گیر بجاست با همه وحشت تعلق او نام بعالمی که توفی نار ساست کوشها زمین طینت مانیت کینه خیز نفاق ز حال ما بتغافل گذشتن آسان نیست درین چمن نفسی میکشیم و میگذریم زمان فرصت دیدار سخت موهوم است گرفتم اوج پرست اعتبار غناییت همین کشاکش او نام تا ابد باقی است نفس درازی او نام خیرات آهنگ است ز ساز عجز بر جان نفس زدم بیدل</p>

<p>در طلسم ورود از ما میستوان بدون اثر گرد ما چون صبح دارد دامن چاک جگر</p>	<p>موج آرا میدهد دارد چین و امان گهر زین ره آخر پیری خود را در گز حمت بمر ایخراست موج کوه سر اندکی آئینه بر قاصدی بهم از تومی باید زما گیرد خبر اشیان خمیازه گشت از دسگاه بال و پر هر کرا ذوق نمایش بیش کلفت بیشتر بر حلاوت بسته دل تا در گره شد نیشکر بهم تو خواهی بود صبح خویش تا صبح دیگر سرهم ای غافل نمی از زد بچندین درد سر گر پری خواهی تا شاکن دکان شیشه گر</p>	<p>زین محیط آخر بچام عاقبت خواهم رفت عالم امکان نمی از زد بچندین جستجو بیش ازین بر نماز نتوان خفت تکمین کجاغ سایه گم گشته را خورشید می سازد سرا عاقبت مخمور شد تا ساغر حرات زدم بر ندارد دست زنگار از کمین آئینه را گر فلک بی اعتبارت کرد جای شسته عکس فرود چند ازین خاک غبار آما دهات چند باید شد هوس نرسوده کسب عیباً دو دسودای تشره از دماغ خود بر آرد</p>
<p>درد کان و بهم وطن بیدل قماش غیر نیست خود فرو شهباست اینجا غیر را از ما خبر</p>	<p>هر چند ربت قطع شود باز سر گیر دستی که نیایی بگریبان که گیر ای شعله دمی با نفس سوخت در گیر آئینه شود هر چه بود عیب بسز گیر سروقت گریبان کن و دریا بهر گیر دل را بطیش آب کن و آئینه بگریب خمیازه بهار است نفس جام سحر گیر ای شمع ز آتش پر پرواز برز گیر کوهر سر مویم ره سحر ای در گیر</p>	<p>در عشق به پرواز نفس آئینه بر گیر بجای اصلی است آنچه ز تحصیل خون نیست تا چند زبان گرم کند خجلت لافت حیرت خبر از رشتی آفاق ندارد آئینه اسرار دو عالم دل جمع است خود داری و اندیشه دیدار محال است در محفل هستی نبود جاسه اقامت مزد طرب اهل و فاقه طلب نیست امید بکوی تو همان خاک نشین است</p>



از نامه من در پرتاوس خبر گیر	حرفی ننوشتیم که دلی خون نشد اینجا
	بیدل بره عشق ز من نزل اثری نیست با آبله گریه ممت سفر گیر
<p>ز مارنگی تراش و در کف پایش جنا بنگر درین ره تا ابد از خود رو و بر قفا بنگر گریبان چاکلی و عریانی من در قبا بنگر سر پای خود ای غافل چشم نقش پا بنگر که ای غافل زمانی خویش را از ناخدا بنگر ز رفارت قیامت میرود بر دل بیا بنگر قیامت دستگانیهای آن شرکان عصا بنگر که عرض هر چه خواهی چون نگه از خود بر آ بنگر بعبرت استخوان کن سره و بال پا بنگر با آن چشمی که خود را دیده باشی سوی ما بنگر</p>	<p>گل غمخیزی تصور کن نیاز کس بر ما بنگر ز حیرت خانه اسباب سامان گذشتن کن چه لازم پرده بردارد جناب از ساز مو هوس بسا رفتن آماده است همچون شمع اجزایست جناب بیسرو پایت پیامی دارد از دریا خرام سیل درویرا نهاد ارد تا شانی نگاه ناتوانش سر مه کرد اجزای امکا ترا زبان بچودی افسانه تحقیق میگوید سواد انتظار جاه ناچشمیت کند روشن با نضاف حیا تا پرده بر روی جدل بندی</p>
	<p>که دورت خیز او نام اندا بنای زمان بیدل دم حاجت دماغ این عزیزان را صفا بنگر</p>
<p>چو انگر م عرق چسبده بود خاکستر نموده اند مرا در شکست رنگ اثر نمیرود بفتان دن غمبار دامن تر نمک زدند کباب مرا از خاکستر چو عکس پرور آئینه احتیاج مبر بجز نفس نتوان رفت از بساط سحر خبر گیری که از ما گرفته اند خبر خمار خواب گلش گر کنند ازین بستر</p>	<p>دمی که شعله شوق تو داشت سیر جگر سراغ صبح مهبیای عرض کم شدنت طپش کدورت از طبع منفعل پرور نداشت مائده عمری فنا مرثه گرفتم اینکه بخود واری چه خواهی کرد فروغ محفل بی آبروی عمر هوست در ای قافله رنگ سخت خاموش است ز نیک و بد مرثه بستن بچوم عافیت است</p>

<p>تظلم تو بتجانی نمیرسد بیدل درین بساط بامیتد نخیه حیب</p>	
<p>سیر گلزار که یارب در نظر دارد بهار موبو از حسرت زحمت بستم میکند نیست در بار و مانع آشفنگان این چمن</p>	<p>کز پر طاؤس دامن بر بگردارد بهار هر که گردد بسطت بر من نظر دارد بهار انقدر صبری که بار زنگ بردارد بهار</p>
<p>زخم دل عمر لیت در تار نفس خوابانده ام در گریبانی که من دارم حسردارد بهار</p>	
<p>این بحر ایک آبله دشت سراب گیر کچینی خیال بامیتد واگذار کیفیتی به نشه عسرفان نمیرسد جز خاک دل نشین عفتای عشق نیست خاموشیت نظر بقین باز کردنت بیدوی از خیانت اعمال زندگیت قاصد سواد نامه عشاق نیستی است</p>	<p>گر تشنه چو آبله از خویش آب گیر چون یاس از گدازد و عالم گلاب گیر چشمی بخویش و اکن جام شراب گیر چون صبح گر نفس شده آفتاب گیر اینده بضبط نفس چون جناب گیر از بر نفس که ناله نذاری حساب گیر بردار مشت خاک ز راه و جواب گیر</p>
<p>از نشه فیض نقد برده است بیچکس بیدل تو می خور و دل زابد کباب گیر</p>	
<p>خاک مانا مه بجانب یار دوق آینه سازنی داریم عیش مردم خیال نومیدیت شاید آینه بهار آمد چون گبر کسب عزت آسان نیست طایر گلشن قناعت ما فرستی نیست نقد گیری صبح</p>	<p>می فرستد ولی بخط غبار از عفتبهای خلت دیدار حیرتی خون کن و بهار شمار تخم اشکی بیاد جاوه بکار سر کعب گیر و آبرو بردار وانه دارد ز بستن منتقار ای هوا مایات نفس بشمار</p>

<p>حیرت قدر این و آن خمیست</p>	<p>زنگ تا نشکنی مژه بردار</p>
<p>سخت نتوان گرفت دامن دهر</p>	<p>بیدل از بر چه بگذری بگذار</p>
<p>نه جام باوه شناسم نه کاسه طنبور سفال خشک غنیمت شم که مدها است وجود عاریت آینه دار تسلیم است اگر نه کوری غفلت گرفته مژگان است زنگت زاهد ما بگذرای برودت طبع اگر ره بی باد بگاہ درد دل میبرد خلاف قاعده اصل آفت انگیز است مروت است نگهبان عاجزان و رنه کشیده اند درین معرض شبیانی زیاد دورم و صبری ندارم ای ناصح سر بریده بخوشد چرا ز پیکر شمع منی بجلوه رساندم که در تونی کم شد</p>	<p>جز اینقدر که جهان کیست چندین شور شکست کاسه و مور بخت از سر فغفور مخواه غیر خمیدن ز پیکر مزدور کشاده چشم بدان جز تبسم لب گو بحق ریش دو شاخی که نیست کم ز شور شکست شیشه ما خجلی نداشت ضرور حذر کن سپید ز آبی که سر کشد ز نور دیت نخو استه هرگز کسی ز کشتن مور عسل ملافی نیش از طبیعت زنبور دل شکسته همین ناله میکند معذور بجفالت اگر آینه میدهد منصور نداشت آینه بجز بیش ازین مقدور</p>
<p>ز سر د مھری ایام دم مزن بیدل</p>	<p>مباد چون سحر است از نفس و مد کافور</p>
<p>چشم و اگر دم بخوش اما در آغوش شرأ داغ نیز نگم که در اندیشه رمز فنا کسوت دیگر ندارد خلعت عریان تنی کو وداع الفتی با این و آن پروا ختن</p>	<p>غوطه خورد دم در دل خجالت فراموش شرأ منظر من بودم و گفتند در گوش شرأ میدم پوشیدن چشم از برودش شرأ کز وداع خویش لبریزم چو آغوش شرأ</p>
<p>نیست آسان از طلسم خویش بیرون آمدن</p>	<p>بیدل اینجا محمل سنگ است بردوش شرأ</p>

<p>سیر گلزار که یارب در نظر دارد و بهای ای خرد بوی گل دیگر سداغ ناکم کهنه درس فطرتیم ای گبی سرمایگان ساعتی چون بوی گل از قید پیراهن برآ زندگی عیباید اسباب طرب معدوم نیست</p>	<p>گر پرتاوس دامن در کرد و بهای در جنون سر در و مارا بخبر دارد و بهای چند روزی شد که مارا از چه بردارد و بهای کز تو چشم آشنائی اینقدر دارد و بهای رنگت هر جا رفته باشد در نظر دارد و بهای</p>
<p>چند باید بود مغرور طراوت های و هم شبنم اسباب است بیدل چشم تر دارد و بهای</p>	
<p>خیال زلف که و کرده آه در زنجیر نشاند ام بس راه انتظار جنون امل بطبع نفس صبح وحشتی دارد چه ممکن است ز سودای طره ات ستن بدشگاه سپهرم فریب نتوان داد</p>	<p>که عجز ناله ما کرده راه در زنجیر هزار چشم تنی از نگاه و در زنجیر بنور ریشه نهفته است آه در زنجیر نشسته ایم بر روز سیاه در زنجیر شکسته ناله مجنون کلاه در زنجیر</p>
<p>هجوم ناله ام از راحتم کمو بیدل کشیده ام نفسی گاه و گاه در زنجیر</p>	
<p>تا کنم از هر بن موزنگ مستی آشکار سوختن میباید آخر از کف افسوس من غم نوانی کو که از ما در کشد در دلی سر متاب از چاک جیب و دامن دیوانی دل بدوق وصل نقشی میزند بر روی آب ای که هوشت نغمه از بال پری و میکند انتقام از دشمن عاجز کشیدن کار نیست باتن آسانی ز ما کم فرصتان نتوان گذشت از نفس چون صبح نتوان بخیزد بر جیب</p>	<p>جام میخوابم درین میخانه کین طاوس وار دامنی بر آتش خود میزند برک چنار آب هم در ناله می آید بدوق کوهسار شانه در کار دارد در شخند روزگار ایهوس آینه بشکن سخت بی رنگت یار بر شکست شیشه ما هم زمانی کوشدار گرت مردی این خیال بویچ از خاطر برآر برق هم دارد حسابی با خس آتش سوار روزن این خانه بیدل تا کجا بندد غبار</p>

از بس که زو خیال تو ام آب در نظر مژگان شکسته ام زرگ خواب در نظر	
جز لفظ نیست معنی نایاب در نظر یک نقطه پوچ و این همه اعراب در نظر ایام و تخیل و اسباب در نظر گر باشد رعایت اداب در نظر سرها سجد و مایل و محراب در نظر	ای جلوه انتظاری پری سیریشیه خون شد دل از تکلف اسباب زندگی بیچاره آدمی به تکلف کجا رود کلبا چو شبنم بسرو چشم جاوید بند دیگر ز سایه دم تیغ کجا رویم
آسوده ایم در کف خاک ترا امید بیدل کراست بستر سحاب در نظر	
صبح شد بی پرده از خواب گران بردار سر بست بی سعی بریدن پای و بی رفتار سر کای حریفان نیست اینجا عاقبت در مار چند باید داشت باب کوفتن چون با سر غنی را بعد از دمیدن میشود دسار سر شمع سان چندا که مقدارت بود بردار سر همچو شمع کاش بودی یکت پریدن وار سر چون گهر بی گردن اینجا میدم بسیار سر	تغ در دستت یار از جیب بیرون آر سر فال آهنگ شهادت زن که در میدان عشق از زبان بی نوای شمع می آید بگوش از گرد خلق دل فارغ کن و آسوده باش حاصل وار شکیبای دلم آشفنگی است در جهان بی نیازی جز شهادت با نیست با که امین آبرو گردن توان افشرد ختن جوش بگری نیازی بشته اسباب نیست
اشک و مژگانست بیدل برک و ساز این چنین می نهد بر غنچه بر بالین چندین خار سر	
ز پری پیامی اگر کشی بدکان شیشه گران گذر که بکام حاصل مدعا بتلاش ریشه رسد سر چو سحر چاک دل آمده بجلی که خنده رسد سر ستم رنج قدم بری بخرام آینه در نظر	چه رسد ز شیشه معنوی بدماغ پیش چنبر در اعتبار اگر زنی بگذر ساز فرستی نگه تو در چمن هوس ادب انتظار چه عبرتی چو سر شک تا نخش سری بگذر جاوه خود بری

بشمار عیب گذشتگان گشای لب ترزبان بوس طلاوت این چنین بسرو بجهه گره زدن	اگر از حیا نگذشته بشماره پوده کس در بهواچه خط که نمی کشد تری از طبیعت شیشه گر	
ردیف	نرسید دامن تهمتی بتظلم غم سیکه زده ایم دست بریده بر زمین چو ببله پی کمر	الراء
نرگش و امیکند طومار استغفای ناز از غبارم میکشد دامن تاشا کر و نیت گرچه رنگ شوخ چشمی بو نمیدارد حیا سرو او مشکل که گردد بایل آغوش من بس که آفاق از اثرهای نیاز من پرست گر تعافل دامنست گیر و بدل خون کن نفس	یعنی از مرگان او قد میکشد بالای ناز عاجز بیای نیاز و بی نیاز بیسای ناز در عرق یکسر نگه می پرورد سیاهی ناز خم شد نهار برده اند از گردن مینامی ناز در بساط جلو و نتوان یافت عالی جای ناز با تعافل تو ام افتاده است سر تاپای ناز	
چشم کو تا از قماش حیرت آگابست کند سخت یرنگست بیدل صورت دیبای ناز		
بی پرده است و نیست عیان راز من هنوز خاکستری ز آتش من گل نکرده است یک جلوه انتظار تو در خاطر مگذشت چون شمع خامشی که فروزی دوباره اش ای محو جسم دعوی آزادیت کجاست اندوه غربت آب نکرده است پیکرت مگر مگر دامن از آشوب زندگی از بی نصیبی من غفلت هوا پر سس	از خاک میدم چو گلکم پیر من هنوز دل غافل است از نمک سوختن هنوز اینده میدند سر پای من هنوز میوزوم سپهر چراغ کهن هنوز یعنی ز پرده نیست برون پرزدن هنوز کل نیست ای ستم زده را و وطن هنوز جمع است رشتبای اعل در کفن هنوز در خون طمید شوق و نلشتم چمن هنوز	
بیدل غبار قافله سزاه تا زیم مقصد کم است و میروم از خوشیستن هنوز		
بویج است سر سب فلک بیمار مغز	چون شیشه زین که و مطلب زینبار مغز	

از زخم سنگ چاره ندارد چهار مغز از استخوان بسته بر آرد و مار مغز از استخوان بخویش بر آرد و حصار مغز چون پوست شکل است و مد اشکار مغز جوش شکوفه می کشد از شاخسار مغز از هر سر یک مغز ندارد بر آرد مغز گردش زلفت از سر بی اعتبار مغز نبود حباب قابل نیک نقطه دار مغز دارم سر یک کاشته در پنبه زار مغز	سخنی کشند چرب سر شتان روزگار اصرار در طبیعت کم طرف آفت است راحت کند سخن ایام نرم خوس ذوق خوار طینت پاکان نسید نقد است انتقام شکفتن درین چین بی معرفت بفتوی تحقیق گشتن است عمریت آسمان بهو افسرخ میزند کو سر که فال عشرت سامان کند کسی ناصح بکش طرانه عشرت بگوش من
---	---

بیدل دماغ سوخت طرز فکر ما  
مانند نال خامه و مذبار بار مغز

چشم بر خاکستر بال است پردازم هنوز دور از اغوش خیالت یک گل اندازم هنوز چون نفس صیدم فقر آن است میانم هنوز من که چون گل از ضعیفی رنگت میانم هنوز ساده لوحان رشته می بندند بر سازم هنوز دیدم ام انجام کار و داغ آغازم هنوز چون نگه در سرمه هم میبالد آوازم هنوز نقش یا گراف سرم سازد سرا فرام هنوز	رنگ طاقت سوخت اما وحشت آغازم هنوز زین چین عمریت گلچین تاشای توام زندگی وصل است اما کوسر و برگ تمیز کی برم چون صبح کام از عبرت جان بان رفته ایم عمریت زین محفل بغزم و صتم سوختن از شعله من خامی حسرت نبرد یک نفس عمریت از سوز جنون خاکترم مشت خاکم تا کجا چرخم به پستی افکند
--	--

شبم سرم طینتم بیدل افسردم چه باک  
میرسد گر کجایان بی طاقی تا زرم هنوز

گر همه طوطی شوی توان شد اینمقدار سبز سنگ هم در شیشه میخلطد چو شد که سار سبز	هر کجا آینه ما گردد از زنگار سبز جز و ما را مانع کیفیت کل بودن است
--	---

<p>کسوت ما هر چه باشد ناله خون آلوده است صورت خاکیم و دام اعتباری چیده ایم برق حسن نوحلی در گل گرفت آینه را زنک می بندد دولت چندان بعزالت خون عالمی را دستگاه از مرگ غافل کرده است چون خط پرگار هستی حلقه در گوشم کشید</p>	<p>طوطیانرا کم شود چون بال و پر منقار سبز ریشه مارا دمیدن میکند ناچار سبز جلوه گر اینست گرد و تشنه دیدار سبز آب هم میگرد و از آسودن بسیار سبز خشک گرد و هر چه می بینی درین گلزار سبز کرد آخر گرد خود گردید غم زنگار سبز</p>
<p>آبروی مرد بیدل با هنر کوشیدنت نیست از شمشیر با خرتیغ جوهر دار سبز</p>	
<p>از جیب هزار آینه سر بر زده باز هشدار که پرواز غرورت نرساند بی تیره دلی کس نشود محرم خویش خون کرد دولت سعی فرودن چه خیالست از خاک دمیدن بجا صرفه ندارد</p>	<p>ای گل ز چه رنگ اینمه ساغر زده باز دل بیضه و بهم است ته پر زده باز ای سرمه درین حلقه بی در زده باز خاک دل مارا ته بستر زده باز ای گل زگر میان که سر بر زده باز</p>
<p>بیدل چه خیال است درین راه نلفری اشکی و قدم بر مژه تر زده باز</p>	
<p>ای بخودی ز آینه هم رنگ ریز شورشکست شیشه درین بزم قفل است روزی دو دروفاکده فقر صبر کن ای جستجو اگر هوس آرمیدن است مفت است اگر تو هم بغنا مشم شوی رنگ ادب بر بختی از سرم آب شو آرامگاه وحشت رنگند غنچهها غارت سرشته نگه کافر تو ایم</p>	<p>یعنی غبار من بسر نام و رنگ ریز چندی بجام و هم شراب برنگ ریز بر شیشه خانه هوسی چند سنگ ریز خو ترا بجای آبله در پای رنگ ریز چون مار ساز آنچه نداری ز چنگ ریز کو بر نه بسته چو عرق بید رنگ ریز خو هم بر آستانه کلهای رنگ ریز یاد از غبار ما کن و طرح فرنگ ریز</p>



ما وعده گاه خجر نازت کشیدایم	خون فسرده که نگویم چه رنگت ریز
رویف	بیدل مال هستی موهوم ما فاست این قطره را همان بدان نهنک ریز
درین بساط هوس پیش از اعتبار نفس شرار آتش کاغذ زده است فرصت عمر هزار صبح درین باغ بار حسرت بست بعالمی که من از دست زندگی داغم غرور هستی ما را اگر انتقامی بود اشاره ایست تا مل یقین چشم حباب	همان بدوش هوا بسته گیر تا نفس فشاندن پرمانیست جز شمار نفس گشاده گبر تو هم کید و دم کنار نفس نکرد دانش افسرده هم دوچار نفس بس است اینکه خمیدیم زیر بار نفس که دیده وانشود تا بود غبار نفس
فلک بسا عنبر خمیازه سرخوشم دارد چو صبح میکشم از زندگی خار نفس	
ساز هستی اقتضای دوری تحقیقی داشت جز بزیر خاک نتوان گرم آوازی شنید گر نیاید باورت از حیرت آینه پرس	موج هم آخر بر آورد از دل همچون نفس اغنیای زبس که در دیدن چون قارون نفس صبح ما آهی است شام ما میدن چون نفس
در دانشا میکنند کسب کمال عاشقان مصرع آه است بیدل گر شود موزون	
چند نشینی بکلفت دل مایوس کل بکف و در غم بهار فسردن ساز حجابی نداشت محفل هستی تا نکند خجالت انفعال تر یبا صد چمن امید و لیک داغ شکفتن ناله در اشک ز در زحمر سانی چیت مجاز انفعال در حقیقت	بچو دویدن بطبع آبد مجوس مرد تخمیل پرست جلوه مجوس سوخت دل شمع ما بجزت فادوس شبنم ما را هواست پرده ناموس نامه رنگم که بست بر پهاوس آب شد این شعله از ترقی معکوس جلوه عرق کرد و گفت آینه مجوس

بیدل ازین مزرع آنچه در نظر آمد دانه اهل بود و آسپاکف افسوس	
صبح بر دوش شکست رنگ می بند و جرس میکند صید بجا در سایه بال مکس ای کم فرصتی داری بکام خویش رس شد یقین که بعد مردن هم نمی سپرد نفس دل بذوقی میخورد و خودم که نتوان گفت بس کشت چون منزل نمایان ماند از ناتس جرس	کاروان باندار گودی از صوت نفس از هوس با بیج قانع شو که اینجا عنکبوت باغ امکان را شکست رنگ میباشد کمال بی غباری نیست هر جا مشت خاکی دیده ایم لذت در محبت هم تا شاگرد نیست چون با گابی رسیدی گفتگو با محو گیر
تا توانی صبر کن بیدل در بن کلفت سرا چون سحر آخر پر پرواز خواهد شد نفس	
چون شهر این جلوه یکبار است و بس عالمی اینجا شب تا راست و بس اینکه گردن میکشی و راست و بس هر که دیگر است بیکار است و بس	زندگی محروم تکرار است و بس از عدم جویند صبح ای غافلان ای سرت چون شعله بر باد غرور کاری از تدبیر نتوان برد پیش
<b>رویف سین</b>	
که موی چینی آنسوی سحر برداشت شبگیرش بیک بست و گشا چشم آخر شد هم وزیرش که شست این کاسه را یار باب موج خمیرش که مرگان در پناه و سس دارد گرد نخیرش عرق کرده آهن آخر ز خجلت های تاثیرش که چون مرگان هم آرم سیاهی میکند پیرش که چون نظاره خم گرودین مرگان کند تیرش صدائی داشت این دیوانه در آغوش بنخیرش	شکست خاطری دارم میرس از فکر تدیرش نفس می بست بر عمر ابد ساز حباب من سراز سودای بستی اینقدر نتوان تهی کرد درین صحرای حیرت گرد نیز رنگ که می بالد نفس با سوختم در عرض مطلب آب شد از نجات تیره عاشق را چه امکانست آسودن جو اینبای او نامت باین خجلت نمی آزد غبار دل بتابراج طپشهای نفس دارم

نگاهش تا سرقرگان بچندین نازمی آید	باین تکلیف چه امکانست از دل بکنند و تیرش
نخندین سعیها کردم که از خود رفته ام بیدل	رساند این شمع را با نقش پای خویش شبگیرش
انرا که ز خود بردم تمامی سرغش هر چرب زبانی که بشوخی علم افراشت رحم است بر آن خسته که چون آه ندا فریاد که در گلشن امکان نتوان یافت حیرت چمن مستی و مخموری و همیم خاکترش از دود نفس بال فشانست در مملکت سایه ز خورشید نشان نیست از شیوه رنگین و فاهیج میرسد	چون اشک پر از رفتن خود کرد ای غش کردند چو شمع از نفس سوخته داغش در گوشه دل نیز ندا دند فداغش صبحی که بشبها نکشد بانگ کلاغش تمثال در آئینه شکستت ای غش اتش قفس فاخته دارد پر ز غش ای خیر از ما نتوان یافت سر غش دل آنم خون گشت که بردند بی غش
بیدل من غزلی که ز یکمانی الفت	خاکتر پرواز بود با دجر غش
دل بکام تست چند اینجومی اظہار باش فیضها دارد سخن بر معنی باریک بیج هیچکس تمت نشان داغ بی نفعی مباحش بی نیاز بیای عشق آخر بیچیت می خرد بر قدر قرگان گشائی جلوه در آغوش تست	ساغری داری شکست زنگ را معمار باش گردل آسوده خواهی عقده این تا باش چتر شاهی گرنباشی سایه دیوار باش جنس موہومی دوروزی بر سر بازار باش ای نگاه مفت فرصت طالب دیدار باش
یک قدم راه است بیدل از تو تا دامن خاک	بر سر قرگان چو اشک اساده ہشیار باش
جفا جوئی که من دارم هوای تیر قرگانش بگردش ہر نفس با و بیاری دست مبارد گشا دول گداز جو سر تدبیر میخوابد	بود چون شبنم گل و نشین بزرخم بیکانش چه لازم آشنایانت کند وضع پریشانش گرہ باقی است در کار گہر تابست و ندانش

<p>جهان هر چند در چشمت بساط ناز می چرخد          ادب ابرام را هم در نظر همواری سازد          بزنگ بیفته طاووس چشم بسته دارم          ندانم و اصل بزم یقین کی میشود زان</p>	<p>تو بیرون ریز خون را در فشردهای مرگانش          بخشکی نیست مگر و از بر شیم وضع جسمانش          که یک مرگان گشودن میکند صد رنگ حیرانش          هنوز از سبزه میگذرد بعد جاپای ایانش</p>
<p>شخص معدومی پیش هم خود موجود باش          مال و جاهت شد مگر بعد ازین دل جمع کن          جوهر قطع تعلق تاب هر نامرد نیست          شکوه و درو نارسائی را نیسازد علاج          راحتی گریست در آنخوش سعی بخودت</p>	<p>چمن زار جرات بیدل از تیرش دلی دارم          که حیرت غنچه می بسند بقدر یاد پیکانش</p>
<p>خانه آینه بیدل نیست بر تمال تنگ          حلقه بر در زن و گوشش جیت مسدود باش</p>	<p>ای شرار سنگ از انعام تو ان دو دباش          یکدور روزای خنجر کو حرص ناخشنود باش          ای امل جولا به فطرت محو تا رو بود باش          اگر همه صد رنگ سوزی چون نفس بید و دباش          یکلکم لغزش چو مرگانهای خواب آلود باش</p>
<p>جوانی دامن آفتان رفت پیری هم زد باش          بدوش زندگی چون سایه دارم بار اندوخی          وداع ساز هستی کن که اینجا هر چه پیدا شد          قفس شکسته تا واناید رنگ پروازت          مزاج ناتوان عشق چون آتش تی داد</p>	<p>گذشت از قامت خم گوس بر آواز خنجرش          که نتواند چنین برداشتن از خاک خنجرش          نفس گردید بر آینه تحقیق تمثالش          که هر گنجشک پرورد است خفا در ته باش          که چون خاکستر بنیاد هستی نیست بجانش</p>
<p>بهر کلکی که پروازند احوال من بیدل          چو تار ساز ناله تا قیامت ناله از نالش</p>	<p>توان شنید صدای زو ام جستن خویش          شگفته ایم ز پهلوی سینه جستن خویش          بسرو داند هوای ریانشستن خویش</p>
<p>اگر چو غنچه میسر شود شکستن خویش          چو گل نه صبح کنیم و نی بهار پرست          بزنگ شمع درین انجمن جبهانی را</p>	<p>توان شنید صدای زو ام جستن خویش          شگفته ایم ز پهلوی سینه جستن خویش          بسرو داند هوای ریانشستن خویش</p>

نہشتہ ایم چو مضمون بفکر بستن خویش	کمند صید حواس است گوشہ گیر بہا
شکجہ دام بود مفت عاقبت بیدل	چو بوی گل بگنی آرزوی رستن خویش
عالمی در پرودہ است از شوخی پیراہنش دل بیاد آورد تا دل ہمہ بام آوردنش چون نگہ ربطی ندارد دل بمرگان بستنش مغرہ زن این صفحہ را چند آنکہ سازی روتنش عالمی را گرد نہبان کرد از خود رفتنش شمع رنگ رفتہ می بیند بہان پیراہنش	بی نشان جسنی کہ جز در پرودہ نتوان دیدنش مزد چندین قدرت عجز است اگر وامیرسی نقد عاشق از دو عالم قطع سودا کردن است ہمت زنگار غفلت می بری چند از دولت یک نگہ پیش از شرار ہوش نگشودیم چشم در غبار فوت فرصت داغ خجالت میکنم
جز عرق بیدل زموی پریم حاصل نشد	آہ ازین شیری کہ خجالت میکند در روغنش
کہ ز کم می پرد کہ می پند خاک سر کوشش نگاہ ہم کاش سامان عرق میگرد در رویش دو عالم معنی بار یک قربان سر مویش کہ ہر جا سر بر آرد شمع در پیش است زانویش تغافل رفت بر طاق جمال ماہ ابرویش چو ماہ نو بہان روزی خور عجز است پہلویش سر غلطیدنی زین عرصہ بیرون میبرد سویش کہ گر سیر گلی در خاطر افتد میکنم بویش	صبا ای بیک مشتاقان قدم فہمیہ نہ سویی درین باغ اتفاق شبہم و گل کرد حیرام بزلفش بستہ ام دل از مضامینم چہ پیری نہ خلوت مایلم فی انجمن سیر نیست در دایم شکست شدہ من تا کجا فریاد بردارد غبار آلود ہستی گر ہمہ بر آسمان تازد کباب وحشت اشکم کہ چون بیدیت و پاگرد بہار آلودہ رنگ تمنایت دلی دارم
بوصل از ناتوانی رنج بجران میکنم بیدل	نذارم آنقدر جرات کہ چشمی و انکم سویش
تا رفتن دل پای تقاضا نھد پیش آن کیست کہ چون شمع سر از پانھد پیش	اشکم قدم آبلہ فرسانہد پیش انجا کہ بود تیغ تو خضر رہ تسلیم

<p>زین بیش کسی نعمت دنیا نهد پیش تا کاسه در یوزه دریا نهد پیش تسلیم وفا تحفه پر جان نهد پیش</p>	<p>مفتست غنا چشمی اگر سیر توان کرد حرصت همو که قطره تقاضاست خدکن ما و غم اشکی و سجود سر راهی</p>	
	<p>بیدل بشمر بندگرمی بان ندامت آمدست که در خلوت دلها نهد پیش</p>	
<p>بعد آتش قیامت میکند گروا کنی دودش نکاهی سوده ام مشب بلبسای می آلودش بان ذوقی که بر آئینه دل باید افزودش که از کم نالکی آخر فشاری میکند جودش نمیداند بغیر از خاک گشتن نیست بهبودش</p>	<p>متاع هستی دارم پرس از بود و نابودش توان از حیرت جام دو عالم نشه پیودن ز سر تا پای من در حسرت دیدار میکاهد بتقلید سر شکم ابر شوخی میکند اما جیبانی در تلاشش آبرو نا کام می میرد</p>	
	<p>درین محفل رموز بیچکس نهیان مینماید سیاهی خوردن بر شمع روشن میکند دودش</p>	
<p>طوفان کند از گرد و ریم پوی جمالش بر جلوه اثر میکند افسون کمالش ای عامل ظالم نظری کن بجداش دامن جو امی شکند سعی نهالش بگذار که پامال کند گردش سالش</p>	<p>هر که روم از خویش بسودای خیالش از کلفت آینه عشاق خدر کن سرگشتگی ذره خورشید عیان است بر چند برون جستن ازین باغ محال است عمریکه ز جستن شر حسته نخندد</p>	
	<p>بیدل تقفس کرده ام از گلشن امکان رنگی که نه پرواز عیانست نه بالش</p>	
<p>برنگ رفته نوشتم برات کلمه اش بلند ساخته جیرتت دیوارش کنند جای قفس میکند گرفتارش نگاه عجز نه شتت فخر طومارش</p>	<p>ببار وضع جهان دیدم و سر کارش با سمان مژه من منسرو نمی آید رانی از کف صیبا و عشق ممکن نیست بگیر تم که چه مضمون در آستین دارد</p>	

<p>سری ندارد اگر واکنند دستارش شکستن پرنگست سعی منقارش گهر سرسیت که دریا نمیکشد بارش در آب خضر نشسته است گرد نقارش شنیده ایم که بی پرده است دیدارش</p>	<p>ز شیخ مغز حقیقت مجو که همچو حباب چو شمع بلبل این باغ بسکه عجز نواست بوضع دهر سر ایا از خلق گوشه گزین خرام یاز عمر ابد نشان دارد ادب ز شرم نگه آب میشود ورنه</p>
<p>ره جنون کده دل گرفته بیدل بیا چو آبله نتوان نمود هموارش</p>	
<p>بست از موج خون بیگنا مان چو تیغش کجا پہلو نهد کس گر نباشد بستر تیغش سر سودائی منہم قبر بان سرتیغش سراغ نقش پائی کردوام باجو ہر تیغش مہ نوبہم سری می آرد آخر بر سر تیغش</p>	<p>چہ لازم جو ہر دیگر ناید سپیکر تیغش در نجف کیک خواب فراموش است چہ تیغش بجون بیدلان گویند ابرویش سری دارد کنڈ گرداز کد امین کوچہ خون بسلم یارب درین میدان مشو منکر تلاش ناتوہمان را</p>
<p>بقطع زندگی بیدل نفس مہلت نمیخواہد رموز بی نیامی روشن است از سپیکر تیغش</p>	
<p>چون نگہ پا در رکاب و خستم از چشم خویش ہمچو شبنم در گداز خجلم از چشم خویش رفتنی پیدا است در ہر صورت از چشم خویش تا کجا باد فشار و سبقتم از چشم خویش عالمی دارد سراغ حیرتم از چشم خویش میگشاید ذرہ راہ خلوتم از چشم خویش</p>	<p>عمر ما شد بی نصیب راحتم از چشم خویش زین چمن صدر رنگ عریانی تا شا کردہ ام خواہ در یا نقش بندم خواہ شبنم گل کنم نہ فلک را یک نفس می بندد انداز نگاہ شوق دیدارم ہر آئینہ طوفان کردہ ام غیر موبومی دلیل مرکز آرام نیست</p>
<p>صا و</p>	<p>امتحان الگی بیدل سراپایم گداخت ہمچو شمع افکنده آخر ہستم از چشم خویش</p>
<p>چنین کہ داود نام بیادستان رقص</p>	<p>گرفته است مراد پدہ تا بدامان رقص</p>

<p>ز خود تپی شود شور جنون تا شاکن      مکن تعافل اگر رخصت نگاہت هست      با عتقاد نفس اینقدر چه مینازی      مگر بیاد فروشی غبار ماورنه      باین ترانه صدای سپند بیباله</p>	<p>بکام خویش کند شعله تا نیستان رقص      شرار کاغذ ما کرده است سامان رقص      که اشک صرفه ندارد بدوش مرگان رقص      ز خاک راست نیاید هیچ عنوان رقص      که تا خود نتوان است نیست امکان رقص</p>	
<p>رویف</p>	<p>طپش ز موج کبر کل میکنند بیدل      نگر و اشک من آخر بچشم حیران رقص</p>	<p>ضاد</p>
<p>مباد و امن کس گیرم از فنون غرض      نداشت ضبط نفس نیز عافیت منظور      دل از امید پرواز چهل مفت عتبات      حرف پیشه ابرام بودن آسان نیست      ز بجزیره سیری نبرد چشم حباب      سراغ آنجمن کبر بادی دل جستم</p>	<p>کف امید حنا بسته ام بچون غرض      شنیدم از لب خاموش هم فنون غرض      جهان تمام فلاطون شبح از فنون غرض      حذر کنسید ز فرما و بیستون غرض      راست منفعل از کاره نگون غرض      طپید و گفت همین یک قدم برون غرض</p>	
<p>بروی کس مژده از شرم بر نداشتیم ایم      مباحش بیدل ما اینقدر زبون غرض</p>	<p>بی چاک سینه نیست چو صبح آشنای فیض      یعنی دین شکله تنگست جای فیض      مردن ازین باست که باشی گدای فیض      رسم زگریه وانگنی خونبهاک فیض      لغزیده است در دل آینه پای فیض      چین کرده است ناله کند رسای فیض</p>	
<p>ای بجز موزن نفس در هوای فیض      صبح از نفس پری تکلف فشانده رفت      بمت چه ممکن است کشدنک انتظار      چشمت ز خواب باز نگرویده صبح رفت      حسن از سوا و حیرت الفت نمیرود      عمر سیت در کمینکه ساز خموشیم</p>	<p>آغوش صبح میکند اینجا و داع شب      بیدل بقدر نفس تو فالی است جای فیض</p>	
<p>رویف</p>	<p>طاع</p>	



<p>کشتی از تسلیم سید اگر در ساحل در محیط آب گوهر گشته نتواند شدن دیگر محیط نیست شیر نانو آن را اسپیکر لایع محیط گر شوی بر آبروی خویش چون گوهر محیط صفحه واری شاید از طوفان کند محیط حلقه گردا بسا دارد برون در محیط</p>	<p>گشتم از بیدست و پانیها بختک تر محیط چون بعزلت خو گرفتی فکر آزادی خطا غیر بکاری چه می آید ز دست مغلان عالمی را میکنی زیر نگین اعتبار قابل تحریر اشکم نیست طومار دگر محرم او نیست گرد خویش میگردیده باش</p>	
ظاء	<p>دشگاه هستی ارباب معنی با ده نیست بیدل از چشم تر خود میکشد ساغر محیط</p>	رویف
<p>جز گرفتاری ز نار شسته با گوهر چه خط غیر ازین کردیده ات آتش دیگر چه خط خانه دار و بهم را از فکر بام و در چه خط شمع را غیر از غم جانگاہی دیگر چه خط از نصیب خضر خرسرت باسکند چه خط کام ز بهر اندود را مرغیب از شکر چه خط گر کنی آینه از خورشید روشن تر چه خط</p>	<p>دارد از ضبط نفس طبع هوس پرور چه خط ای که میخواهی چراغ محفل امکان شوی چون کمان بیابایت با گوشه تسلیم ساخت داغ محرومی همان بند غرور سر عورتیت جام قسمت بر تلاش جستجو موقوف نیست لذت دنیائی از دبتلخیبای مرگت حسن بیرنگی اثر پیرایه تمثال نیست</p>	
عین	<p>بیدل از زولیده مونی طبع مجنون ترا گر نباشد دود سودای کسی در سر چه خط</p>	رویف
<p>سوختن نیست خیالی که نهان دارد شمع در تاشاکده پرواز دکان دارد شمع کز فسدن کمین خواب گران دارد شمع حلقه چشمی است که بر نوک سنان دارد شمع ناله در بسته منقار نهان دارد شمع رنگ خود را پر پرواز گمان دارد شمع</p>	<p>هر چه در دل گذرد وقف زبان دارد شمع رنگ آشفته متاع هوس آرائی ماست سوختن مفت تاشاکده باز کنسید صنعت جرات عبرت نگبان هوش بابت خامشی صرف جمعیت آسوده دلی است بی تیزسیت حیا حسن چو سرشار افتد</p>	

یکقدم ره همه شب تا به سحر میبودن چشم عشاق فنا میکند شوخی اوست	بی تکلف چقدر ضبط عثمان دارد شمع در لگن ناوک دیگر بجان دارد شمع
بیدل از سوختنم رنگ سر اعش در یاب کیست پروانه که گوید چه نشان دارد شمع	
هر کجا کردم بیا و سجده ات ساز رکوع پیچ و تاب موجها یکسر گهر گردیدن است اگر منافق از تو اضع صاحب دین میشود راست میآزم جو اشک از دیده تا باغ خاک	چون مه نو بر فلک رفتم به پرواز رکوع سجده انجام هست هر جا دیدم آغاز رکوع تبع هم خواهد نازی شد به پرواز رکوع بر نمیدار و ماغ سجده ام ناز رکوع
پیکرت خم کرد پیری از فنا غافل مباحث سخت نزدیکیست بیدل سجده تا ساز رکوع	
سوختن یک نغمه است از ساز شمع مدعای جستجو روشن نشد فکر انجام و گرداریم ما سعی خود را خود ملامتی کرده ایم	پرده نتواند نهفتن راز شمع پر بلند افتاده است انداز شمع دیده باشی صورت آغاز شمع هم سر خویش است پا انداز شمع
رویف	خامشی بهم ترجمان حال ماست بی سخن پیدا است بیدل راز شمع
یارب از سر منزل مقصد چه سان بایم سراغ عجرت بیدست و پانیهامی شخص متمم بی طپیدن نیست ممکن وضع ایجاد نفس سوختن آماده باش آگهیت نخلت مید از تو هر مرگان زدن کم میشود همچون تو	دیده حیرانست و دل بیدست پامن پیاغ هر کر اسوز و نفس میبایدم گردید داغ ای ز حاصل خویش غافل زندگی و انگه فراغ صبح خود را شام کردی شام میخواه چرخ گر نداری با دراز آئینه روشن کن چراغ
عمر ما شد شسته ام چون بروست از خرمی بیدل از من گریه میخواهد چه صحر او چه باغ	

عالم همه داغ است و نذار و اثر داغ دل قابل گل کردن اسرار جنون نیست عمریت بحیرت کده عجز مقیمیم از ناله بیدرد بجای نرسیدیم از بیخ گلی بوی وفائی نشنیدیم مارا ببلای سستی کرد مقابل	در لاله سستان نیست کسی را خبر داغ در زیر سیاهی است هنوزم سحر داغ در نقش قدم سوخت و مانع سفر داغ چون دود به چیم کنون بر کرد داغ دل داغ شد و حلقه زد آخر بد داغ یارب که بسوزد کف آینه گرد داغ
---	--

در رنگ خوشست آینه سوخته جانان

بیدل کنی جامه ماتم ز برد داغ

شمع من گرم جیا گر نگر و سوی چراغ یاس بر عاقبت احرامی دل می خند آب گردید دل و ناله همان عجز نواست پیری و عشرت ایام جوانی غلط است برق آن شعله که حرزدل بیا بم بود عجز من رنگ اشارتکده ناز تو ریخت غافل از مرگ با فسون امل توان نیست داغ ایجا و نفس سخت عقوبت دارد	میتوان کرد شناور عرق روی چراغ من و خاصیت پروانه تو و خوبی چراغ رشته فیه نشد از خوردن پهلوی چراغ صبحدم رنگ نه بند گل شبوی چراغ مجلس آرا غلط بست بیازوی چراغ بال پروانه شد آخر خم ابروی چراغ شانه دارد نفس صبح بگیسوی چراغ بر همم آخر بد ماغت بزند بوی چراغ
--	--

هر کجا کرد کنه شمع خیالت بیدل

شعله از شرم نشیند پس زانوی چراغ

سزد که بچو دیم بچشد از بهار سراغ بعالمی که سخن داغ بیروا جیهاست چه کوریت ز خفا سطنینان دلیل فضولی تو مقابل پسند کیانی است در آفتاب یقین چشم انجمن عدم است	پی شکستن رنگی رسیده است بیاع چو غنچه بر لب خاموش چیده ایم داغ بسیر خانه خورشید برده اند چراغ مباد جلوه کس آینه سخت داغ چو شب کمان تو طاقوس بسته از پرز داغ
---	--

گذشته است ز هستی غبار و شستهها	زرنگ رفته همان در عدم کنند سراغ
دوروز در دل خون گشته جوش زن بیدل نه باغ در خور جولان آرزوست نه زراغ	
ما شهیدان را وضوئی داده اند از آب تیغ هر سری کز فکر ابروی کجست گردید خم بیدم تسلیم مگذر پیش ابروی خمش مایه گردن کشی غارت کمین آفتست خون مادر برده بالی میسزد آماحه جوهر مردی نداری بخت با مردان خطا	سجده آموز سرمانیست جز محراب تیغ از گریبان غوطه زد در صدفه گرد آب تیغ سرگشته خنک کش گردیده آداب تیغ همچو شمع اینجا سرنی سجده باشد ب تیغ شوخی این لغمه موقوفست بر مضراب تیغ سینه داران سطر خمی خوانده اند از آب تیغ
روایف	بیدل از مهربان خواب الواد او این میباش میگشاید غنما سر از کمین خواب تیغ
تا نمیگرد و تب و تاب نفسها بر حرف دل معصفا کرده باید بحیرت ساختن شش جهت آئینه مثال خوب و زشت است سایه را از بچکس اندیشه تعظیم نیست عاقبتها در جهان بی تمیزی بود جمع قطره و گوهر کدام افسون خود بینی خطاست	مبید و داخرای موج خون با بریم بر حرف کس نگر دیده است اینجا با کس دیگر طرف بیشتر آینه میگرد و بروش شکر طرف تا توانی عالمی دارد تکلف بر حرف کرد آدم گشتت آخر بجا و حرف جمله دریا بزم اگر این عقده کرد و بر طرف
بیدل از بس شش جهت جوش بی غفلت است سبزه خوابیده و میبالد چو مژگان بر حرف	
جای آنست که بالذکر گهر شان صدف نیست در عالم بی مطلبی اسباب و دلی ترک مطلب کن و از کلفت این بجز برآ بقیاعت کده ام ره نبرد صحبت غیر	بگرد قطره کی اینجا شده همچون صدف دل صفا نیست همان دیده چنان صدف نیست جز بستن لب چیدن امان صدف ضبط آغوش بود غفلت احسان صدف

<p>اینقدر حاصل آرام درین بحر کراست      کام تقلید ز نعمت نبرد بهره ذوق      عرق شرم بهمان فخر لب اظهار است      ظرف پیمانی بکین قطره ندارد این بحر      بر میتیان چقدر سایه فکن خواهد بود      صحبت مرده دلان سخت سرت دارد</p>	<p>ای گهر آب شوار خجالت بهمان صدف      غیر ریشش نبود در خوردندان صدف      بخیه دارد ز گهر چاک گریبان صدف      موج کوهر شو و میتاز بیدان صدف      قد دیوار نگو خسانه ویران صدف      آب گوهر همه وقتست بزندان صدف</p>
<p>اشک شوخ است بضبط مژه گیرم بیدل      طفل چندی بنشانم بدستان صدف</p>	
<p>ای ز عکس زنگست آینه جام مل کلف      یا در خسار تو سامان چراغان میکند      حسن چون شد بی نقاب از فکر عاشق فارغ      قامت پیری نشاط رفته را خمیازه است      از چمن تا انجمن میاب تسخیر دل است</p>	<p>شاد از زلف تو نبض بکث چمن سنبل کلف      هر سر مویم کنون خواهد میدن گل کلف      گل بهان در غنچگی وارودل بلبل کلف      چشم حیرانست اگر سیلاب وارودل کلف      بوی گل باد و دمج میرود کاکل کلف</p>
<p>ردیف</p>	<p>نیست بیدل در ادبگاه خموشی مشربان      شیشه را جز سرنگون گردیدن از قفل کلف</p>
<p>بر خود از ساز شکستن کی گمان رود عقیق      محو لغت را فردن نیز آب زندگیت      جای آن دارد که باشد باب دندان طمع      لعل یار از بهر مشاقان تبسم پرور است      حرص بر جان غالب افتد بر جگر دندان فشا      بس که بی است این در بای شهرت اعتبار      اعتبارات جهان پر پی نسق افتاده است      نیست بیدل کاهش ایام بر دختگان</p>	<p>در خونامت تبسم در دمان دارد عقیق      همچو گل با رنگ خونی هست جان دارد عقیق      نسبت دوری بلعل دلبران دارد عقیق      آب با رنگی بذوق تشنگان دارد عقیق      در هجوم تشنگیها امتحان دارد عقیق      روز و شب نقش نگین زیر زبان دارد عقیق      جان کنیها به نام دیگران دارد عقیق      در شکست خود همان حرز امان دارد عقیق</p>

رخ شرمکین تو بیچگه بخیال مانکنده عرق به نیاز تخته یکدلی المی نکشیده ام از وفا تسب و تاب بستی منفعل سر شمع بسته بدویش الم تر دوسرنگون ترئی ز جان بروم برو	که دل از طیش نگدازد و نگد از جیائیکه عرق که ز گرم جوشی خون من بکفت حنا کنده عرق نگشاید از دم تیغ بهم گری که و انکنده عرق چو قلم نمی سپرم رهی که نشان پانکنده عرق
---	---

## رویف کاف

ز خود فروشی پرواز بس که دارم تنگ تو ناخدای محیط غرور باش که من سواد الفت ایندشت وحشت اندو است باعث بار اگر و اری منی از زد بقدر شوخی تدبیر خجالت است اینجا هنوز شیشه نه و نشه عالم دگر است بهار حیرتم از عالم تقدس اوست خیالت اینمه دام غرور غفلت است بقدر همت خود کسوتی نمی بینم	چو اشک شمع چکیده است خورم آن رنگ ز جیب خویش فسر و زرقام بگام بننگ نگاه آبد و از سر مرده ان داغ پلنگ گشاده روئی گو سر خجالت دل تنگ عصا مباد شود دستگاه کوشش لنگ تفاوت دو عدم کم مدان پری بانگ بگلشنی که منم رنگ بهم ندارد رنگ صفا و دویعت ناز است و طبیعت رنگ مباد جامه عریان تنی بر آرد رنگ
---	---

چونامه تکیه نقش نکین مکن بیدل  
که جز شکست ندارد رسیده رنگ

گر جنون جوشد باین تاثیر احسانش زنگ بر سر مجنون کلاهی گر نباشد گو مباحش اعتبار است اینکه مارا دشمن ما میکند سر بر سوائی کشد ناچار چون نقش نگین حسن کز جوش نراکت یکقدم رنگت بس بچو کندم میکشد هر کس درین بفت آسیا شوق من بیدل درین کبسا رپر افسرد است	شیشه شکسته باید خواست تا وانش رنگ عزت دیگر بود همچون گیندانش رنگ سنگ اگر میانگردد نیست قصه اش رنگ گر همه مجنون ما باشد گریبانش رنگ بوالفضولی چند میخوابند پیمانش رنگ انقدر رنجی که نرمی آورد نانش رنگ نالہ دارم که میبالد نیستانش رنگ
---	---

<p>گرم نوید کیت سروش شکست رنگ کز خویش رفته ایم بدوش شکست رنگ</p>	<p>باید نفس کشید بدوش شکست رنگ بالیده ایم لیک ز جوش شکست رنگ خجالت نیار بیده گوش شکست رنگ حرفی کشیده ایم گوش شکست رنگ</p>	<p>ای صبح کز محل غب زیم چاره نیست مانند دو شمع درین عبرت آجمن غیر از خزان چه کرد کنسید رفتن ببا شاید پیام بخودی ما باورسد</p>
<p>بیدل کجاست فرصت کاری درین چمن چون رنگ رفته ایم بدوش شکست رنگ</p>	<p>چون گل گرفته است مراد کنار رنگ یارب مکن بخون نیازم دو چار رنگ بی داغ گل نمیکند از لاله زار رنگ گر بسلم کنی چه نفس صد هزار رنگ چندین سحر شکسته ام از انتظار رنگ ای صورت شکسته غنیمت شمار رنگ افاق غرق خون شد و گرفت خار رنگ ای بوی گل بجلوه در آو بر آرز رنگ چون کرده هو ششم این گل بی اختیار رنگ</p>	<p>در یاد گلشن تو که دارد هزار رنگ ز خود چو اشک جرات پرواز شتیم افراط در طبیعت عشرت کدورتست خونم همان بدشت عدم بال میغند تا چشم آرزو بر میت کرد شد سفید کو مانیه که قابل غارت شود کسی قسمت در خمین ز بهاران قوی تر است سیر بهار ما ز تو موقوف جلوه نیست عمر بیت رنگ باخته وحشت دم</p>
<p>بیدل کجاست ساغر دیگر درین بساط گردیده ام چو رنگ برفع خمار رنگ</p>	<p>تا صدف بود لبی در جگر دریا خشک دم شمشیر تو یارب نشود با ما خشک سبز بار ریخته تا بال و پر عناق خشک سطری از جاده ندیدیم درین صحر خشک</p>	<p>ایندم از شرم طلب نیست بان خشک منت چشمه خضر آینه پردازی نیست گذر از حاصل امکان که درین مزرع هم اشک مجنون چه قدر خوش قلم پرداز است</p>

<p>عشق بیزنگ ازین وسوسه نامستغنی تیمست غیر از عرق شرم شفاعت گیر زین بضاعت نتوان رنگ فضول لال مانده است ز بانم جواب ناصح</p>	<p>دامن ماوتو آلوده بر آید یا خشک یارب این چشمه رحمت نکنی فردا تا رسد نان تری میشود آب ما خشک بچو برگی که شود از اثر سر ما خشک</p>
<p>بیدل از دیده حیران غم اشکم خون کرد خشکی شیشه مبادا کند صهبا خشک</p>	
<p>کهر محیط تقدسی مکن ابروی حیاسک بغرور مندیسم وز ربوقار غره نشینت ز ترغمی وار غمون بدل گرفته محوان فسون کند احتیاجت اگر برف گلشای لب مفراز مخروش خواجه بکرو فر که ندارد اینمه آفتد اگر ت بنظر بی نشان دم هستی نکشد غنا</p>	<p>چو حباب حیف اگر شوی ز غرور سر بهوسک که زمانه میکشد آخرش چو کلیم از تپاسک که زنگت دامن میتون نکند کسی صداسک که وقار کو بر این صدف نکنی بدست دوسک دوسه گام آخرا زین گذر تو از ان قدم زوسک چو سحر جنبش مکنفس ز هزار زیند براسک</p>
<p>زگرانی سر آرزو شده خلق غره مای و هو تو اگر تکی کنی این کدو شود اتفاق شاسک</p>	
<p>غیر خاموشی ندارد گفتگوی مانک جاود ما چون زخم بی چاک گریبان بستند بی تعافل امین از آفات نتوان زیستن جسم راحت خواه و دل جمعیت عمه مند ای خرد خجانه یاری بچو شش آورده</p>	<p>تا بکی بر زخم ما پاشد لب گو مانک گرد مجنون تا کجا مار بخت و صبر مانک دیده ما راست زخم و صورت و بیانک با چنین طوفان حاجت دارد استغنائک باش تا شور جنون ما کند پیدانک</p>
<p>ردیف</p>	<p>طبع دریا میخورد خون از نشاط غافلان خنده موج است بیدل بر دل بیانک</p>
<p>زین باغ کند شتیر با حسان لغافل مغرور مباحثید که این بکد و نفس عم</p>	<p>دل بر سر مار بخت گریبان لغافل وارسته نخا بی است بزندان لغافل</p>



یارب که نگر دو سر مرگان تعافل ایجان تعافل مشکن شان تعافل	عمر لیت که وابسته لب دو نچکاست گوهر دو جهان تشنه دیدار میرد
بیدل مرثه بکشای که در عالم حیرت کس سو ندید دست بقصدن تعافل	
ریشه دار نظری کاشته ام همچو هلال از تبسم لبی انپاشته ام همچو هلال در دم تیغ تو سرداشته ام همچو هلال از خمیدن علم افراشته ام همچو هلال در بغل آئینه نگذاشته ام همچو هلال آسمان بر مرز برداشته ام همچو هلال	زخم تیغی ز تو برداشته ام همچو هلال قانع زین خم بستان برگ و برگ گلی عاقبت سر کشیم سجده فرو شیبها کرد سقف کو تا و فلک معرض رعنائی نیست نشود عرض کجا کلف چهره عجز تا توانی چه قدر جوهر قدرت دارد
بیدل از هستی من پابر کاست نمود شام را هم بچراگ کاشته ام همچو هلال	
تا بجای رنگ گردانم بگرد یار گل بر قد بنی پرده شد آئینه کرد اظہار گل چشم و اکرون می ارزو باین مقدار گل عالی را از تکلف سرخ شد هم دار گل ساغر بی باده یعنی بچمال یار گل نالہ شوای اشک ناچشمی کند بیدار گل از شکست رنگ مینالہ بصد منتقار گل	نوبهار آمد بادا دمن بیمار گل خلوت آنجلو و غیر از حیرت چیزی ندا ای شرر در رنگ رنگ آرزو گردانده در کاستانی که رنگ و بونمیا زو هم در بهارم داغ کرد آخر چندین رنگها بر نفس بسته است محل فرصت فیض اینقدر طوفان نوای حیرت دیدار کست
بلبل با یخبر بر سله آواز ساخت بیدل اینجا داشت از رنگ آتش هموار گل	
ظلمت بعاشق چه دارا چه تعافل بر ناله به بندیم برات پر بلبل	بلبل الم غچه کشد شیراز گل پرواز عروج اثر در و ندارد

<p>آئینه در دیم چه عجز و چه رسائی خجالت ثم فرصت پرواز شراریم</p>	<p>شبنم ته دندان نگرفته است لب گل اشک است اگر ناله کند ساز تنزل</p>
<p>خجالت ثم فرصت پرواز شراریم بیدل بچه امید تو انگر و تعافل</p>	
<p>عمر سیت چون گل میروم زمین باغ حیران در بغل نی غنچه دیدم فی چنین فی شمع خواندم فی لکن مجنون ساز بلبلان لیلی و ناز گلستان تنهانه خلق حیرت در حرص محمل میکشند کو خلوت و کو انجمن در فکر خود دارم وطن چشمی اگر بالید و ام زمین باغ بیرون دیدم خلق ازین کردهوس یعنی ز افسون نفس می آمد آن لیلی نسب سرشار کی عالم طرب کام دل حسرت که حاصل نشد از ما سوا</p>	<p>از رنگ دامن بر کمر و ز بو گریبان در بغل گل کرده ام زمین انجمن دل نام حیران در بغل من بادل داغ آشیان طاووس نالان در بغل خورشید هم تک میزند زرد کمر مان در بغل چون شمع سر تا پای من دار و گریبان در بغل وحشت کین خوابیده ام چون غنچه دامن در بغل شور قیامت و نفس آشوب طوفان در بغل می در قدح تا کنج لب گل تا گریبان در بغل عمر سیت میخواید ترا انجان ویران در بغل</p>
<p>بیدل ندارد بزم ما از دستگاو عاقبت چشمی که گیرد یکدش چون شمع مرگان در بغل</p>	
<p>ز من عمر سیت میگرد و جدا دل ز خاک ما قدم فهمیده بردا سر ای پاناله میجو شیم چون موج ز اشک و آه مشاقان می رسید درین محفل کسی محتاج کس نیست گر فگارم گرفتارم گرفتار</p>	<p>ندانم با که کرد و آشنادان مباد و اشکند در زیر پا دل طپش خون کرد در هر عضو ما دل هجوم بجل است از دیده ما دل همیشه کارول افتاده با دل نمیدانم نفس دلم است یا دل</p>
<p>فسردن بیدل از سپید ایم نیست چو موج گوهرم در زیر پا دل</p>	

<p>پروانه گرفته است شکن در پر بسمل      عمر سیت که داریم وطن در پر بسمل      طرز تو و من گشت کهن در پر بسمل      سر تا قدم من بشکن در پر بسمل      ای عافیت آتش بگن در پر بسمل      باید قدمی چند زدن در پر بسمل</p>	<p>تا بست ادب نامه من در پر بسمل      شبگیر فنا یم چه قدر داشت رسائی      فرصت نفس افتاده ام آهنگ شرم      ای شوق کرا نیست طیشهای محبت      بیابانی ساز نفس از دو دشواری است      ای راهروان منزل تحقیق کدام است</p>
<p>بیدل بوس ارانی پرواز که دارد      محو است غبار تو و من در پر بسمل</p>	
<p>چون چشم تو سر تا قدم جای تغافل      از گوشه چشمی تو بصر ای تغافل      دنبال دوانده است به پهنای تغافل      ای آینه خون شو بتماشای تغافل      کیفیت نظاره سراپای تغافل      نقشی که توان بست بدیای تغافل</p>	<p>ای جوش بهارت چمن آرای تغافل      عمر سیت که آواره امید نگاریم      آن سرمه که در گوشه چشم تو مقیم است      از حسن درین بزم امید نگهی نیست      از ساعز چشمت چه قدر سفر فروشت      در کار که هستی موهوم ندیدیم</p>
<p>خوبان همه تن شوخی انداز نگاهند      بیدل تو نه محرم ایما ی تغافل</p>	
<p>دستگاه رنگ او بیند همان در خواب گل      در چمن شکل اگر آید بروی آب گل      شام ما هم میتواند چیدن از هفتاب گل      ای خود غافل بهین در غنچگی در آب گل      از طراوت خانه دارد در ره سیلاب گل      آتشی در طبع رنگت و ندارد تاب گل      میکند در چشم ما بیدل همان سیاب گل</p>	<p>گر کند طاؤس حسرتخانه سباب گل      بس که خوبان از حجابت غرق خجلت بوده      موی چینی گر بسا مان سفیدی میرسد      فیض خاموشی بیاد لب گشودن با بده      آفت ایجاد است ساز زندگی هشیار با      شوخی اظهار آخر با مزاج مان ساخت      عو باشد شوخی طرز خرامی دیده ایم</p>

ای فرش خرامت همه جا چون سرما گل در راه تو صدرنگ چنین رخت سرما گل	در شیشه هر رنگ شکسته است صد گل غیر از عرقی چند درین باغ حیا گل اینکه خود اینجا پیر از حیرت ماکل اینکه گرفتت بصدنش و ماکل	گلشن چه قدر حسرت دیدار تو دارد شبم صفت از عجز نظر هیچ بخدیم عالم همه یک بست و گشاد مژده دارد بیدل سرا حرام تا شامی تو دارد
ردیف میهم		
اگر مژه طرف نقاب برد و عالم بزوم هر کجا رنگی شکست آینه گشتن بر زوم نگی همچون ماه نو بر پیلوی لاغر زوم چشم پوشیدم شب خونی باین لشکر زوم آرزو تا هر قدر خون گشت من ساغر زوم از خجالت نقش آبی دشتم کتر زوم از شکست رنگ اگر چون صبح و امج بزوم تا بحیب وز و فستم آفتاب سر زوم اینقدر باشد که قشنگانی بیگم یگر زوم سو ختم چند آنکه بر آینه خاکستر زوم آب گردیدم ز شرم و فال چشم تر زوم	چشم بگشادم باغ بخوی ساغر زوم برک برک این گلستان پرده ساز من است آسمان بی بضاعت سازیک بترند است پر صف آرای تعلق بود اسباب جهان پای تا سر نشام از فیض ناکامی پرس شبم من ماند خلوت پرور طبع هوا کردم از اوج کلاه بی نشانی هم گذشت معرفت در فکر کار نیستی افتادن است صغحه آهستی ورق گردانی دیگرند است خود گداز به پاسیر مژده دیدار بود قابل درد تو نشستن داشت صد دریا بود	
بیدل از افشده دکان حیرت تدبیر صییت گر همه دریا کشیدم ساغر گوهر زوم	بس که دامن چیدم از خود زیر پا آمد سرم زخم دل تا چرخ دارد زوبان منبرم میکنند خلقی جنون تا من گریبان میدرم	همچو سمع از خویش بر انداز وحشت برترم واعظ بنگامه این عبرت آبادم جو صبح وحشت آفاق در گرد سحر خوابیده است

<p>تا بکی بسینم چشم بسته داغ خون  نیستم اگر مقیم خلوت اندیشه کیست  رشته تبیوم از گنگ تگیبیا ویت  مستی طاؤس من تا صد قرح مخمور مانده  هستی من بر عدم میخندد از بیجی صلی  دعوی دلدارم و دل نیست و ضبط نفس  سیر گلشن چسبیت تا دامان دل گیر دیوس</p>	<p>پهچو مرقگان کاش انگر و اکنده کاسم  اینقدر و انم که فریاد است بیرون درم  تا سری از خود بر آرم صد گریبان میدرم  ظلمت من بر نمیدارد چراغان پریم  خاک را تر کرد خشکیهای آب گوهرم  عمر باشد ناخدای کشتی بی لنگرم  میکند یاد تو از گل صد چمن رنگین ترم</p>
<p>کاش بیدل از غم اینک خود در خود سری  خجالت پرداز چین ریز از عرق ریز درم</p>	<p>کاش بیدل از غم اینک خود در خود سری  خجالت پرداز چین ریز از عرق ریز درم</p>
<p>بحسرت غمچه ام یعنی بدل تنگی وطن دارم  وداع آماده شوگر شوق استقبال میخواها  درین صحرای بس فرشت اجزای شیب  گر آگاهم و گر غافل نگردد حیرتم زایل  نفس پرورده رنگم باین ساز است اینک  ز اسبابم ربانی نیست جز مرقگان بهم بستن</p>	<p>خیالی در نفس خون میکنم طرح چمن دارم  که من چون برق از خود رفتنی در آمدن دارم  غباری هم گراز من چشم میپوشد کفن دارم  تو بر آئینه مرهم نه که من داغ کهن دارم  چه عریانی چه مستوری بهمین یکت پیر من دارم  باین محفل چندین شمع یکدا من زدن دارم</p>
<p>بهر افسردگی بیدل مباش از گریه ام غافل  که من برقی بجان عالمی آتش فکن دارم</p>	<p>بهر افسردگی بیدل مباش از گریه ام غافل  که من برقی بجان عالمی آتش فکن دارم</p>
<p>تخیر آئینه عالم مثال خودم  بهر چه سینم گرم آرزو تقاضا نیست  ز چینی آفت پیراهنم مشوای حرس  بهار نازم و کس محرم تا شایست  وداع ساز نموده است ضعف پیکر من  تخیر آئینه بی نیاز هستی بود</p>	<p>بها نه کردش رنگست پایمال خودم  چه احتیاج سراپا لب سوال خودم  که من طراوت لب خشکی سفال خودم  بصد خیال یقین شد که من خیال خودم  خم اشارت از ابروی من بلال خودم  تو جلوه کردی و نگذاشتی مجال خودم</p>

<p>درین الم کده بیدل چه مجلس آرائی است چو شمع سوخت المهای انفعال خودم</p>	
<p>از بهم قرگان زدن بر هر دو عالم باز دیم انتخابی بود نو میدی کزین اجزا زدیم شد قیامت آشکار آندم که بر فردا زدیم یاد آن موجی که ما بیرون این دریا زدیم مستطری بر صفحه از موج پر غنقا زدیم</p>	<p>چشم پوشیدیم بر ما و من استغنا زدیم سختی اسباب از مضمون دل بستن بی است بیچ آشنوی بدرد غفلت امروز نیست حسرت اسباب برقی بی نیاز عالم است ای تمنا نسجها نذر تو همس کن که ما</p>
<p>شام غفلت گشت بیدل پرده صبح شعور بس که عبرت سرمه ما در دیده بلینا زدیم</p>	
<p>طاووس پرافشان چمن زار فغانیم یکسر چو عرق جوهر سیرایجاد حیانیم از دیدن ما چشم به بندید صدائیم چون آبله پاهم تن آبله پائیم بگذار که یک آبله از پوست بر آئیم چندانکه رود پای بگل سر بهوانیم عالم قفس ظلمت و ما بال همانیم تا سرمه نگشتن هم آواز در آئیم ولدار نقابی که نذار و بگشائیم امروز که در سجده دو تا نیم دو تا نیم</p>	<p>چون کاغذ آتش زده همان بقائیم شوخی سرو برک چمن آرائی ما نیست کم نیست اگر گوش دلیل خبر ما است و امانده عجزیم سرو برک طرب کو بی سعی جنون راه مقصد نتوان برد چون نخل علاج هو کس ما نتوان کرد پرواز سعادت چقدر سر خوش ناز است اینکه اسرار عیان پرده خاک است کو ساز نگاهای که بیک سیر گریبان فردا است که بکفانی نیزنگ خیال است</p>
<p>بیدل تکلف اثری صرف نفس کن عمریت تھی کاسه ترا زدست دعائیم</p>	
<p>بچشم بسته شمع انتظار خویش میوزم هو انا صاف تر کردد غبار خویش میوزم</p>	<p>شمار سنگم در فکر کار خویش میوزم نیخواهم نفس سار دل پیدا باشد</p>

<p>نمیدانم چه آتش در جگر دارد شرار من نه نور خلوتی فی سازه محفل شعله شمع</p>	<p>که هر جا میشود جسم دو چار خوش میسوم بهر جا میفرودم بر مزار خوش میسوم</p>
<p>نوانمای دل افسرده بر گوشم مزن بیدل که من از شرم سنگ بی مزار خوش میسوم</p>	
<p>اشک شمع نور یک عمر و اسار دانه ام ذوق چیرشاهی و بالها منطور نسبت رفته ام عمر بیت زین محفل بیاد جلوه کلفت دل هیچ جا آغوش الفت و انگر مزرع آفاق آفت خرم نشو و نماست بس که بر هم نیند جوهری جزای من رخمی ایجادم از تدبیر من آسوده باش</p>	<p>سوختن خرمین کند از حاصل پروانه ام کم نگردد سایه موار سردیوانه ام گوش نه بر بوی گل تا بشنوی افسانه ام از دو عالم بر دبیرون تنگی این خانه ام همچو مور از ریشه ترسم پر پر آرد دانه ام چون دم شمشیر مرگان سر سبردیوانه ام در شکستن گشت کم چون موی عینی شانه ام</p>
<p>صبح بودم گرم گریه سبک روحی بدادم میرسید سخت جانی کرد بیدل خشت این ویرانه ام</p>	
<p>چو دریا یک علم موجب شوق بخودی جو شوم قبای همتم مشکل که باشد طلس گردون بحیرت رفته جو شیدم بیک افسردن مرگان نفس عمری طپید و مدعای دل نشد حاصل کنند صید نازم هر قدر از خود بیرون آمیم برنگی ناتوانم در خیال سر مرگون چشمی به بیدردی بیابان هوس تا چند طی کردون</p>	<p>تمنای کناری دارم و دریا در آغوشم دو عالم میشود کرد عدم تا چشم میوشم من آن آینه ام که ز شوخی جوهر نند پوشم چراغی داشتم بی طلبیها کرد خاموشم برنگ شمع اشک رفته می پروازد آغوشم که چون تار نظر آویزه نتوان کرد بردوشم در ای محفل شو قم کجا شد دل که بخروشم</p>
<p>شکستن اینقدر نیست در رنگ خزان بیدل درین ویرانه گرمی کردی شد رفتن میوشم</p>	
<p>باز دل مست نوانمیت که من میدانم این نوانیز ز جانیست که من میدانم</p>	

<p>چشم واکردم و طوفان قیامت دیدم حیرتم سوخت که از دفرکیانی یابو طلب یاس نمودن هوس عشق و وفا دل ز کوبیت چه مجال است قدم بردارد</p>	<p>زندگی روز جزائست که من میدانم جیل بسم نسخه نائیت که من میدانم کار دل نام بلا نیست که من میدانم آخر این آبله پائیت که من میدانم</p>
	<p>بود عمری برم دلبر و نگشو و نقاب بیدل این نیز ادائیت که من میدانم</p>
<p>برنگ خامه ز بس ناتوانی اجزایم درین محیط مقیم تغافلم چه حساب حریف مطلب شک چکیده نتوان شد غرور خود سری آینه نمودم نیست هزار رنگ ز من بر قشایان برنگ است</p>	<p>بسودن مژده فرسودد شد سراپایم مباد چشم گشودن تهی کند جایم صد اشکست نفس در شکست بینایم چو انفعال عرق کرده است پیدایم اگر غلط نکندم تشبیه ان عنقایم</p>
	<p>نگاه چاره نداد ز مردمت بیدل نشاند دوست جنون در دل سویدایم</p>
<p>آرزو بیاب شد ساز بیانی یافتم خاک رانفی خود اثبات چمنها کرد و است چون جس زین سازم و هوجی که خجلت عرض وحشت عمر از کین پیکر خم جوش زد چون همار قسمت منحوس ما باید گریست همچو آن آینه کز مثال میسباز و صفا</p>	<p>چون جس در دل طپید نه بار بانی یافتم القدر فرودم برا و او که جانی یافتم گر همه دامن ز خود چه دم و کانی یافتم تیر شد ساز نفس تا من کانی یافتم شد سعادت تا ضمان تا استخوانی یافتم کم شدم از خویش و از هر کس نشانی یافتم</p>
	<p>زندگانی هرزه تاز عرصه تشویش بود بیدل از قطع نفس ضبط فغانی یافتم</p>
<p>دوش گساخت بنط ساره جانان رفتم سیر این اجنم آمد و رفت سحر است</p>	<p>القدر جلو و عرق شد که بطوفان رفتم یک نفس تا بد و صد زخم نمایان رفتم</p>



<p>رنگ شد کسوت من کاین بهر بیان رفتم      که بطوف قدم آبله پایان رفتم      که ز خود تیز بهامان چراغان رفتم      رفتم از خویش ندانم بچه عنوان رفتم      سیر آنجلوه ره می داشت که پنهان رفتم      چیرتم رنگ ادب رخت برگان رفتم      رنگ ناکرده و از چهره امکان رفتم</p>	<p>بی نشانی اثرم آنیسنه بوی کلم      عجز رفتار چه مقدار بلغزش بچید      خیز قدر کاغذ آتش زده ام داغ تو دشت      طپش دل سحر م بوی گلگی آورد      نگه دید و قربانیم از شوق می پرس      جرات مانه پسندید طواف حسنت      خجالت نشو و نایم بعد م یاد آمد</p>
---	---

پای پر آبله شد دست تصرف بیدل  
 بس که از وادی امید پریشان رفتم

<p>ز شرم ز ندلی گفتم کفن بو شرم عرق کردم      چنین گردیدم و صد رنگ خجالت در طبق کردم      بسطری کر ز خود خواندم ز خود رفتن سبب کردم      بساغر آبروی داشتم سدر مقی کردم      بهوشهای غنا بود این که خود راست حق کردم</p>	<p>چو شبنم تا نقاب اعتبار خوش شوق کردم      کف پامشدم ایکاش از بی اعتبار بهار      چو صبح یک تامل در بس جمعیت ز حال      می رسید از فضاغت شمر بهیای جناب من      بهر جا فکر مستی نیست مخموری نبی باشد</p>
--	---

دل از وقت فکرم بچوم شعله شد بیدل  
 نشتم الفدر در خون که صحرانی شفق کردم

<p>غیر من تازی ندارد چون نگه پیراهنم      معنی مو هوم یعنی دل بد نیا بستنم      آن پر پرونی که من دیوانه اویم منم      عمر باشد چون نفس در آشیان پر میز نم      تیغ او نزدیکتر از رگ بود در گردنم      می رسد گردم منزل پیشتر از رفتنم      چون سپند از سر مه کیر اکنون سراج شیونم</p>	<p>در تخر و تهمت دیگر بد روی میز نم      در دستان تامل پیش خود شرمندام      با که گویم گر گویم کیست تا باور کند      قید الفنگاه دل را چاره نتوان یافتن      دور کرد عجزم اما در شهادتگاه شوق      سعی بیزنگ نفس هر دم پیام میبرد      رفت آن فرصت که ساز شوق گرم هینک بود</p>
--	--

بیدل از بس ماندوام چون کوه زیر بار درد نالہ جای گرد میگردد بلبند از دامنم	
سو دیم سراپا و بیانی نرسیدیم آن بی پروا با لیم که در حسرت پروا شدیم همه تن آب از یک نظر اینجا افسانه هستی چقدر خواب فسون داشت مطلب نفسی سر مه شد از درد طبعی	از خویش گذشتیم و بجائی نرسیدیم گشتیم غبار و بهوائی نرسیدیم با هرزه نگامان بجیائی نرسیدیم مردیم بتعبیر فسانائی نرسیدیم فریاد که آخسر بصدائی نرسیدیم
بیدل من و گرد سحر و قافله رنگ رفتیم بجائی که بجائی نرسیدیم	
تحرکت نقابش که شود مایل سرنگشتم میرسید از اثر بیانی حسن عرفانکش سیم و زر چه امکانست فخرم سرفرواز نمیدانم چه گل دامن کشید از دست من یاز چو ماه نو بان مستی شکست امشب کلاه	ز چیدن جهانی رشته می بندد در آستین اشارت گر کنم از دور میگردد تیر آستین گلوی حرص می افشارد از انگشته انگشتم که فریاد است چون منقار بلبل در بر آستین که خاتم هم قدح کج کرده می آید در آستین
بچشم مستیازم اینقدر معلوم شد بیدل که در دست ضعیفها جسم لاغر انگشتم	
به بین بساز و میرس از ترانه که ندارم بسی بازوی تسلیم در محیط تو کل هزار چاک دل آغوش چیده ام به تخیل بچاره سازی و هم تعلقم محتب و گر چه پیش تو ان برد در او بگه نازش فغان که بست بهالم هزار شعله طبعیدن زیاس بیدل ما کل نگر و شعله آستین	توان بدیده شدن فسانه که ندارم شناورم با مید ترانه که ندارم هوای پرست چه گیسوی شانده که ندارم مگر جنون زند آتش بجانه که ندارم بغیر آینه بودن بهسانه که ندارم نشینی که نبود آتش پائنه که ندارم نفس چه ریشه دو اندزدوانه که ندارم

باین طاقت نمیدانم چه خواهد بود انجام  
نگین بی نقش میگردد اگر کت کس برد نامم

اگر طایر شوم طاوسم و در نخل باو امم  
مگر در محفل جانان برد آئینه پیغامم  
بطوف سوختن بهم کسوت شمع است حرامم  
بسوزم خویش را چون شمع تا روشن شود نامم  
صدائی در شکست خویش میدارد لب جامم

درین گلشن بهار حیرتم آئینه ما دارد  
شکوه حیرتم دیدار فاصد بر نمیدارد  
جنون دارد ز مغز استخوانم برق سودانی  
سراغ تیره بختی هم نمی یابم باسانی  
مگر از خود روم تا مدعای دل بعرض آید

ز بس بار خجالت میکشم از زندگی بیدل  
نگین با خود فرورفتت از سنگینی نامم

چون شمع بوسه مرده تا پارسانده ایم  
بال شکسته که بفقار سانده ایم  
آئینه نفس بمسجارسانده ایم  
آئینه خانه بتماشارسانده ایم  
رخت پری ز شیشه بخارارسانده ایم  
یکقطره اشک بر همه اعضارسانده ایم  
ما همدلی به پهلوی پیارسانده ایم

صبح است تا دماغ تمنارسانده ایم  
گل میکند ز شعله خاکستر آشیان  
ترک طلب بعرطبیعی مقابلی است  
طاوس ما بهار چراغان عبرتست  
آئینه جهان بلطافت کدورتست  
از بس که بی بضاعت درویم چون گهر  
گرمسبت شکست دو عالم بشیشه کرد

بیدل ز سحر کاری طول امل میسر  
کا مروز نار رسیده بفر دارسانده ایم

جوهر تنغی که گل کرده است از آئینه ام  
روشنست از آتش یا قوت دود کینه ام  
تا مره واری ورق گردانده ام پارینه ام  
راز دل تمثال می بندد درون سینه ام  
به بختی از روی کار افتاد لیکت از پینه ام

سر خط ما راست امشب ز خمهای سینه ام  
مدعی گو جمع دارد دل رداغ انتقام  
حیرت احکام تقویم خیالم خوانده نیست  
بس که شد آئینه ام صاف از کدورت های هم  
خرقه ناموس رسوائی کشید از احتیاط

تا کجا از خود بر آیم چو سر سیم که خت	بر هوا بسته است تشویش نفسها زینام
	بیدل از آنسر و کباب صیم آخر بخیه رخت ابر نیسانی بر آمد خرقة و پشمینه ام
از هوس چون شمع گرم در هوا برداشتم زندگانی جز خجالت مانده دیگر نداشت تا توانی درد ماغ غنچه ام پرورده بود خواهشتم آخر بر بار منت پیر کرد هر کجا رفتم غبار زندگی در پیش بود بار هستی پیش از آنجا دم دلیل عجز بود شبم من زین حمل تا یک عرق آمد بعجز	چون تا مل شد گریبان نقش با برداشتم تر شدم چون اشک تا آب بقا برداشتم پایمال عطسه گشتم تا هوا برداشتم پیکرم خم شد ز بس دست عا برداشتم یارب این خاک پریشان از کجا برداشتم چون بلال اول همان پشت دو تا برداشتم بار صد ابرام بردوش حیا برداشتم
	ظاقتم از ناتوانیهای مرگان بازداشت یک نگه بیدل برور صد عصار برداشتم
ز بس ضعیف مزاج جهان تدبیرم هنوز جلوه من در فضایی برنگی است اگر طرازی اشک چکیده اینم نیست زیاس قامت خم گشته ناله ام نفس است من آن ستم زده طفلم که مادر ایام رمید فرصت هستی و من ز ساده دلی	چو صبح تا نفس از دل بلب رسد پیرم خیالم و بنگه کرده اند ز خجیرم توان بجنبش مرگان کشید تصورم شکسته ند بزور کمان پرتبیرم بجام دیده و شتر بانی افکند شیرم چو صبح میروم از خویش تا نفس گیرم
	چنان به ضعف عنان رفته از کفر بیدل که من ز خویش روم گر کشند تصورم
چون نگه عمر سیت داغ چشم حیران خودیم شیشه مارا درین بزم احتیاج سنگ نیست نقد ما با فلس باهی هم رواج افتاده است	زیر کوه از سایه دیوار مرگان خودیم از شکست دل بقیم طاق نیسان خودیم در هم جیاصلی بیرون همیان خودیم

ژاژ خانی عمر صرف سخت جانی کرده است  
چشم میاید گشودن جلوه گو مو هووم باش  
سیر دریا قطره را در فکر خویش افکندست  
نعمت فرصت غنیمت پرور تو قیرماست  
همچو مرگان شیوه بی ربطی ماجیرتست

همچو سومان پای تا سروقف و ندان خودیم  
هر قدر نظاره می خند و گلستان خودیم  
دامن آن جلوه در دست از گریبان خودیم  
میزبان عرض بهار تست مهمان خودیم  
گر بهم آریم بکسر دست و دامن خودیم

گو بر اشکیم بیدل از کداز ما میرس  
آنقدر آب از حجاب وضع عریان خودیم

داغم از کیفیت آگاہی و او نام هم  
آنقدر از شهرت بسی خجالت نام رام  
بس که فرصت بهار پر افشان هوای حشمت  
محمل موج نفس دوش طپیدن میکشد  
زین شمیم نغمه شوقی بسامانی کرده گیر  
آنچه مادر حلقه داغ محبت دیده ایم  
و عطر را نتوان به نیزنگ عرض بدنام کرد

جنس بسیار است نقد فرصت نام کام هم  
کز نگین من چو شبنم می فروشد نام هم  
از وصلالم داغ دل میجو شد از پیغام غم  
عافیت در کشور ما دارد از آرام هم  
سایه دیوار دارد زیر و پشت بام هم  
فی سکندر دیده در آئینه فی در جام هم  
این فسون با هر که میخوانی برون نام هم

بی لب نوشین او بیدل بزم عیش ما  
گشته میا و قدح باوه در اجسام هم

فرو برد از غبار غیر چون آئینه زنگارم  
چه مقدار آنجمن پر داز خجالت بایدم بودن  
زبان عالم از انصاف عذر ناله میخواد  
بهم آورده بودم در غبار نیستی چشمی  
باین رنگی که چون گل در نظر دارد بهار من  
جنون صبحم از آشفتگیهایم شو غافل  
زاکیر قناعت زاده من گنجه دارد

بخواه ای دیده اکنون سایه پیکر دیورم  
که عالم خانه آئینه است و من نفس دارم  
گر آنجان ترز چندین کو بهم و دل میکند بام  
برنگ نقش پا آخر پیا کردند بیدارم  
بگرد خویش کرده است پا و او چه مقدارم  
جهانی راز سروا میتوان کردن بدستارم  
کم در چشم خلق اما برای خویش بسیارم

<p>ندام شعله جواله ام یا بال طاوسم</p>	<p>محبت در قفس دارد به نیرنگی گرفتارم</p>
<p>ز شرم عیب جو چشم هنر برداشتم بیدل بدرد خار پاداغ است چون طاوس گلزارم</p>	
<p>تبع احمی بر صف اندوه امکان میکشتم خاک میگردم بصد بیطاقیتها چون سپند بامروت تو ام افتاده است ایچادم خومع کس ندارد طاقت زور آرمایه های من سائیدست و پانی از سر من کم مباد کلفت مستوریم در بی نقابی داغ کرد در غبار خجسته از نتمت آزادگی از غبار خاطر مای خیر غافل مباش</p>	<p>خامنه یا سم خطی بر لوح سامان میکشتم غیر نپندارد عمان ناله آسان میکشتم خارجم گر میکشتم از پائین گمان میکشتم بازوی عجزم کجان ناتوانان میکشتم کز شکوهش اتقام از بر چه توان میکشتم بار چندین پیر من بردوش عریان میکشتم من که چون صحرابنوز از خاک دامان میکشتم گرد باد آه محسنو نم بیابان میکشتم</p>
<p>لفظ من بیدل نقاب معنی اظهار است هر کجا اوس بر آرد من گریبان میکشتم</p>	
<p>مخودلم پرس از تحقیق عنصرم پستی درین محیط کهر کرد قطره را دانش ز پیکرم عرق انفعال ریخت گرد هزار جادو بنزل شکسته است حیرت بنا توانی من ناز میکند درودلم گذار غبسم داغ حیرتم</p>	<p>اینه چیده است دماغ تحیرم کسب فروتنی است عروج تفاخرم مکل کرد از گذار خجالت تحیرم چون موج کوه سر آبله پای تحیرم زنگ شکسته ام چه قدر ما بهادرم فریاد از خیاالم و آه از تصورم</p>
<p>نقد گزنی شمر د کینه جناب بیدل من از هوس شدن خویشتم پریم</p>	
<p>حسرتی در دل نماند ز بس که ما و اسو غلیم نشسته بختسین ما را شعله جواله کرد</p>	<p>یکدماغی داشتیم آن هم بسود اسو غلیم کرد خود گشتیم خدانی که خود را اسو غلیم</p>

<p>وصل هم آبی نزد بر آتش سعی طلب      در دیار ما چو شمع از بس که قحط درد بود      از نشان و نام ما بگذر که ما بجا صدان      حال هم و هم است از استقبال انجام زن      در گره یارب سپند بیوای ما چه داشت</p>	<p>هچو خواب دیده ماهی بدریا سوختیم      تا شود یکداغ پیدا جمله اعضا سوختیم      دفتر خود یکقلم در بال عنقا سوختیم      آتش باشد بلند امروز فردا سوختیم      بی تا تل ناگشودیم این معما سوختیم</p>
<p>شب که شمع جلوه ات آتش فروز ما ز بود      ما و بیدل تا پروانه یکت جا سوختیم</p>	
<p>چکیدنهای اشکم با شکست شیشه زنگم      باین مستی قیامت طرفی او نام را نامم      بکلم عشق معدومم گمرازدل بشنوی شوم      نه دنیا مسکن الفت نه عقبی ما من رحت      به بیکاری نفسها سوختیم تا دل سیه کردم      بنا بهنجاری از خود رفتیم صورت نمی بند      به نیمیم تا کجا منزل کند سعی ضعیف من</p>	<p>نفس وز دیده عینالم نمیدانم چه آهنگم      بدور نه فلک باید کشیدن کاشه تنگم      نفس وز دیدن شور قیامت دارد آهنگم      بذوق امتحان یارب نیفتار دول تنگم      زدود شمع آخر سر مره دان شد کلبه تنگم      پر طاووسم و پر کار دارد گردش زنگم      باین یکت آبله دل چون نفس عربیت می تنگم</p>
<p>دهد مشهور شهرت نام را نقش نگین بیدل      پرواز دارد گرد آید پای در سنگم</p>	
<p>در جگر صد رنگ طوفان کرده ایم      تا نفس بر خود طپید آئینه است      حیرت از طاووس ما پر میند      ما و شمع کشته نتوان فسق کرد      تا نم فرصت زحیرت روشن است      عشق از محرومی ما داغ شد      ای تو انانی بزور خود مناز</p>	<p>تا سرشکی نذر مرغان کرده ایم      چون جناب این جلوه سامان کرده ایم      وحشتی را از گستان کرده ایم      آن قدر سرد در گریبان کرده ایم      جای موثرگان پریشان کرده ایم      بی جنون چاک گریبان کرده ایم      ما ضعیفان آنچه نتوان کرده ایم</p>

نالہ حیرت خانہ دیدار اوست	در نفس آئینہ پنهان کرده ایم
	از جوم اشک ما بیدل میرس یار می آید چہ راغان کرده ایم
صفحه بستی شرر ماراج آھی میکنم گر بستم مدعا میس بود تقوی کم نبود بسکه چون کجیم تنک بر پای افتاد و بست بچکس را جز حیا در جلو گاهش با رست دوستان معذور کز سر منزل عرض غرور انقدروا مانده عجزم که مانند بلال قامت پیری سرم در دامن زانو بکست	یکت نکه سیر چراغان جلوہ گاه می میکنم استخوان رحمتی دارم گناهی میکنم میدرم صد جیب تا اظہار آھی میکنم چشم میگردد و عرق تا من نگاه می میکنم بسکه دورم یاد خود ہم گاه گاه می میکنم سیر برو تا جبین در عرض ماھی میکنم شوق بنداره خیال کج گلاھی میکنم
	بیدل از سیر بہارستان امکا نم میرس بس کہ رنگم می برد و ہر سو گاہی میکنم
چہد فکر خجالت عرق افشان کردیم تازہ رونی ز دل غنچہ ما صحرا رخت نتوان کرد بعرض دو جهان رنگ لبان موج پاکشکن از خاک بخوشید لبند در بساطی کہ سرور بگن طرب سوختنی است اشک تا آبلہ باشد ہمہ دل میغلطد دل ہر ذرہ ما تشنہ دیدار تو بود حاصل سینہ بر آتش زون ما چو سینہ وسعت آبا و جنون وحشت شوقی میخواست	در شبستان خیال کہ چراغان کردیم انقد رچہرہ گشو دیم کہ دامان کردیم چشم بندیکہ باین بیکر عریان کردیم بجر عجزیم کہ در آئینہ طوفان کردیم فرض کردیم کہ ما نیز چراغان کردیم آہ جنسی کہ نداریم بدانان کردیم چشم بستیم و ہزار آئینہ نقصان کردیم ایقدر بود کہ یکت نالہ بسا مان کردیم دامن چیدہ فشا ندیم و بیابان کردیم
	فکر خویش است سر انجام دو عالم بیدل ہمہ کردیم اگر سر بگریبان کردیم



<p>خیال خام من تا پختگی کیرد نفس سوزم خروشی گل کنم شمع بیجانوس جرس سوزم مدوکن ای نفس تا بردر فریاد رس سوزم که عالم در فروغ شمع غلطد تا نفس سوزم</p>	<p>لب حرف طلب وز مژ بل شور بوس سوزم دلیل کاروان وحشتم افسردگی تا کی زیاس بد عا تا چند باشم داغ خاموشی خزان رنگ مطلب اینقدر وارو بسام</p>
<p>جهان چون صورت آئینه رفت از دیده ام بیدل تجیر امتیازم سوخت از داغ چه کس سوزم</p>	
<p>چراغ خاموشم سرد در گریبان سحر دارم درین دریا بقدر آب گردیدن گهر دارم چو مفرگان بر سر خود میزنم دستی که بردارم رم وحشی غزال فرصتم گرد در دارم که با صد شوخی اطهار یک چشمک شر دارم تو سیر آسمان کن من به پیش یا نظر دارم چو گل دستی ندارم تا تکست رنگ بردارم که من طاؤسم و این حلقها بیرون در دارم</p>	<p>ز سوز ما تم این انجنها کی خبر دارم حیا چون شمع می پروازدم آئینه عبرت نشد سعی غبارم آشنای طرف دانی سراغم میتوان از دست بر هم سوده پرسید شبستان عدم یارب بخند در شرار من ادب پیمای دشت بحر مفرگان بر میدار بهار بی نشانم دستگاه در دوسر کمتر به نیزنگ لباس از خلوت رازم شوغال</p>
<p>نگردد گوشه گیری دستگاه وحشتم بیدل اشارت مشربم در کنج ابرو بال و پر دارم</p>	
<p>در آئینه چو هر شکند نغمه سازم صد چینه بچون میطید از وضع نیازم دارد گره ابروی مخراب نیازم بر روی دو عالم مژه کرد فرایم آئینه خاکم چه حقیقت چه مجازم چون دیده حیرت زدگان عقده بازم عمریت ز خود میروم و آبله سازم</p>	<p>حیرت دید از شوخی گل کردن رازم چون غنچه سر زانوی تسلیم که دارم تا سجده بهواری خاکم نرساند وسعت که انداز تعافل چه فسون داشت خواب عدم افسانه تعبیر ندارد آزادی من عرض گرفتاری شوق است شبم بهوانا چه قدر گرد نشانند</p>

<p>بیدل اعلیٰ اندیشیم از عجز سانی است و اما ندگی افکند باین راه در ازم</p>	
<p>سنگ را هم بخورد و حرصی که دارد و شام بچنگلی نتوان بدست آورد بی سعی فنا فکر استعداد خود کن فیض حریفی بیش نیست تا سخن باقی بود در دست صهبای کمال هر عمل آئینه دارد جوهر تحقیق نیست خرمی میخواهی از افسرده طبعیها بر آ سو ختم از برق سیرنگ بر همین زاده بیک تامل و ارم هم کم نیست سامان جیات</p>	<p>روز اول طعمه از جزو نگین کرده است نام غیر خاکستر خیال شعله هم خام است خام صبح پر عالمی صبح است بهر شام شام نیست غیر از خامشی چون صاف میگردد کلام استحبابها محو شد تا تیغ می بندد و نیام قدر دان بوی گل بودن میخواهد ز کام کز زمین و اکنند آغوش و گوید ارام و ای بر مغرور و رویی کز نفس جوید دوام</p>
<p>نام را نقش نگین بیدل دلیل شهرت است بیشتر سرواز و ارو ناله مرغان دام</p>	
<p>آمد ز گلشن ناز آن جوهر تبسم شمع کدام بر می ای نسخه تغافل از صبح هستی ما شبتم نگر و اشکی</p>	<p>دل در کف تغافل گل بر بر تبسم صبح کدام شامی ای پیکر تبسم پر بی نمک دیدیم از منظر تبسم</p>
<p>از فیض خنده او عاقل مباش بیدل بی گروفتند نیست این لشکر تبسم</p>	
<p>کی در نفس دام هوا و هو سس افتم چون صبح اگر دم زخم از حیرت هستی فریاد نفس یافتگان عجز سانی است هر تا قدم نیست بجز ناله و اشکی</p>	<p>آن شعله نیم من که بر خار و خس افتم از شرم شوم آب و بفکر نفس افتم ای وای که دور از تو بیکناله رس افتم عالم همه نار است بی پای چه کس افتم</p>
<p>طاؤس ز نقش پر خود دایم بدوش است بیدل چه عجب کز هنرم در نفس افتم</p>	

<p>چنین آفت نصیب از طبع راحت بردن خوشم چو گل در پیکرم یک غنچه جمعیت نمی خندد سراغ رنگ هستی در طلسم خود نمی یابم چه مقدار آب گردد صبح تا شبتم بعرض آید تلیزی گریب و اینقدر عبرت نبود اینجا چو مگر گانم ز وضع خویش باید سرنگون بود چو شمع از ضعف آغوش و داعم در نفس دارد</p>	<p>اگر یک دانه دل جمع کردم سر من خوشم بصد آغوش حیران لب بهم آوردن خوشم درین محفل چو شمع کشته داغ رفتن خوشم باین عجز نفس حیران مضمون بستن خوشم تجیر نامه در دست از عثره و اکرون خوشم بضاعت بیح و من مغرور دست افشاندن خوشم شکست رنگ بر هم چیده پیراهن خوشم</p>
<p>سجاک افتادم اما در زمین عاریت بیدل مگر بباد رفتن و اناید مسکن خوشم</p>	
<p>امشب آن مست ناز میرسد موبویم طپیدن آهنگ است صبح شبتم کمین این چشم گر رموز حقیقتم این است سوی دنیا نه برده ام دستی گر همین نفی خویش اثبات است نیم از حشمت آنقدر محروم عمر ما رنگ بایدم گرداند</p>	<p>رفتن از خویش باز میرسد مگر آن دلنواز میرسد از نفس هم گداز میرسد هر کجا ایم مجاز میرسد گر کنم پا دراز میرسد رنگ نازفته باز میرسد مره داری بناز میرسد بیخودی هم نیاز میرسد</p>
<p>ز سیدم هیچ جا بیدل تا کجا امت سازم مردم</p>	
<p>چو اشک امشب با غرابه نواب گروم غرور و حشتم بار تجیر تمبیدارد لب تر کرده ام گر سیر چشی باج میگردد چو شمع از خجلت هستی عرق پناست جام</p>	<p>ز مرقان تا بدمن سیر مهتاب دگر دارم چو شبتم در دل آئینه سیاب دگر دارم بجام بی نیازی چون گهر آب دگر دارم نه محمودم نه مستم عالم آب دگر دارم</p>

کدام آسودگی چون حسرت دیدار میباشد	تو قمرگان جمع کن غافل که من خواب دگر دارم
نه تنها نا امید از وصل یارم دورم از دل هم غباری نیست بیابانی کزین وحشت سرچو سبا و افسردگی و امان جولان طلب گیرد غور کسیت سر مشق دیرستان نومیدی بتصویر خیال آینه ز انجبلوه قانع شو نگه رار بطحیرت مانع جولان نمی باشد ز بی آرامی ساز نفس آوازمی آید	گریبان زار امرار سیت بیدل بر سر مویم محیط فطرتم طوفان گرد آب دگر دارم
ترحم نیست بیدل غافل از حال شهید من ز جوهر در عرق خفته است اینجا تا قائل هم	رئیس حرمان نصیبم پیش من لیلی است محفل هم هر کم فرصتی اینجا و ماغی داشت بسمل هم درین وادی ز پامشین که در راهت نشین هم که دارد کجکلا بهیاشکست فرد باطل هم همان مثال خواهی دید اگر گشتی مقابل هم گذشتن گر بود منظور همیشه است حایل هم که جای یک نفس راحت ندارد گوشه دل هم
رنگ پر ریخته الفت گلزار تو ایم خاک ما جوهر و هر ذره اش آینه گراست مرکز دیده دل غیر تنهای تو نیست اشک و آهست سواد خط پیشانی شمع پیش ازین ما غم الفت چه اثر بنام دامن عفو حمایت کده غفلت ماست جنس مو جوهرم نفس شیفته زارش نیست مست کیفیت ما زیم چه هستی چه عدم خورده بر پیش و کم ذره نگیرد خورشید	جسته ایم از نفس رنگ گرفتار تو ایم در عدم نیز همان تشنه دیدار تو ایم از نگه تا بنفس یک خط پرگار تو ایم همه و اسوخته سبزه ز تار تو ایم میر ویم از خود و در حیرت رفتار تو ایم خواب راحت نفس سایه دیوار تو ایم قیمت ما همه این بس که بازار تو ایم هر کجا ایم همان ساغر سرشار تو ایم ای تو در کار همه ما همه در کار تو ایم
نالہ سامان جبین سانی اشکست اینجا بیدل از در و دل خود ادب اظهار تو ایم	

ازین حیرت نفس روزی دو نپسندید آردم  
 نفس را دام الفت خوانده ام چون صبح زینجا  
 و مانع نکتت گل از وداع غنچه میباید  
 خیر از خود ندارم لیک در دشت تنهایی  
 غبار نا تو انم بسته نقش دست امید می  
 فلک شکل حریف منع پروازم تواند شد  
 ز پرواز در چون بلبیل تصویر محروم  
 زمانی در سواد سایه مرگان تحمل کن  
 نفس از شش جیت باز است اما سار و حشمت کو

که آن نا ز آفرین صیبا و خوش دارد بفرماید  
 که از خود پیرد زین خاکدان آخر همین یادم  
 محبت بچو آه از دامن دل کرد و ایجا دم  
 دل گمگشته دارم که از من میدهد یادم  
 که نتواند ز دامنانت کشیدن کلکت بفرماید  
 چو آواز جرس گیرم نفس ساز و ز فولادم  
 پری در رنگ می افشانم و حیران صیادم  
 مگر از سرمه دریایی شکست دنگ فریادم  
 منم آن بی پروا بالی که توان کرد آردم

شکو و فطر تم فرش است هر جا میروم بیدل  
 ز بهستی تا عدم یک سایه افکن دست شمشادام

شب که آینه آن آینه رو کردیم  
 حجلت سجده خاک در او کرد مرا  
 چون سحر سیر جهان تهمت جولان من است  
 فرصت سلسله زلف دراز است اینجا  
 گل شبنم زده بی روی تو داغم دارد  
 ترک جولان بوس موج کهر کرد مرا  
 نا توانیست پرچانه صدرنگ امید

جلوه کرد که من هم هم او کردیم  
 انقدر آب که سامان وضو کردیم  
 نفسی بود که در پرده او کردیم  
 من و یک موی میان تو دو مو کردیم  
 از کجا مایل این آبله رو کردیم  
 جمع در جیب خودم گریه سو کردیم  
 مفت نقاش خیال تو که مو کردیم

پیکرم غوطه بصد موج کهر زد بیدل  
 خوش غبار بوس آن سر کو کردیم

سحر کیفیت دیدار از آینه پرسیدم  
 بذوق وحشتی از خود تپی کردم جهانی را  
 بعربانی خیالم بار چندین پیرین دارد

بحیرت رفت چندانی که من هم جو کردیم  
 جنون چندین نیسان کاشت تا یکبار نالیدم  
 سواد فقر پرورد است یکسر و شب عبیدم

<p>بشوخی گردش از رنگ تصویر می آید ز چندین پرین بر قامت موزون رعنا مرا ازو هم عفتی سخت میترسانی ای زاهد نه آهنگی هست فی سازی نه انجامی نه آغازی چراغی حیرت دیدار خاموشی میخواهد</p>	<p>که من در خامه نقاش پیش از رنگ گردیم لباس عافیت چسبان ندیدم چشم پوشیدم باین تهنید اگر مروی بر آرز ملک امیدم بفهم خویش میا ز م نمیدانم چه فهمیدم تخیر ناله بود اما من بیوش نشنیدم</p>
<p>ندانم سایه سرور روان کیتم بیدل برنگی رفته ام از خود که پنداری خرامیدم</p>	
<p>نفس را بعد ازین در سوختن افسانه میام سراپا خارم سینه چاک طره یارم محبت در عدم بی نشئه نپسند و عیارم دماغ طاقی کوتا توان گامی ز خود رفتن عقوبت بها گوارا کرد بر من بی پروا بی سرو برکت تسلی دیده ام وضع عبارت</p>	<p>چراغی روشن از خاکستر روانه میسازم بجسمم استخوان تا صبح گردد شانه میسازم همان گرد سرت میگردد و پیمان میسازم سر شکست ناتوانم لغزش ستانه میسازم نفس چند آنکه تنگی مینماید وانه میسازم برای یکمتره خواب اینقدر افسانه میسازم</p>
<p>مبادا بیدل آن گنجی که میگویند من باشم مرا هم روزگاری شد که با ویرانه میسازم</p>	
<p>ز چاک سینه آبی می نویسم غبار انتظار کیست اشکم برنگت سایه مشق و بگرم نیست نیاز آئینه اسرار نماز است ز دل نقش امید می جلوه گرفت دو عالم نسخه حیرت سواد است</p>	<p>کتابم حرف ماهی می نویسم که هر سطر بر اهی می نویسم همین روز سیاه می نویسم شکست کجکلاهی می نویسم برین آئینه آبی می نویسم بهر صورت نگاهی می نویسم</p>
<p>چو صبح صبحی نقش است بیدل در و گرد سیاه می نویسم</p>	

عجز طوفان کرد محو الفت امکان شدیم  
 ای بسا نقشی که آگاهی بیاد ما کشید  
 پیکر ما را چو گردون بی سبب خم کرده اند  
 بی تمیزی داشت ما را ناز پرورد غمت  
 بی حجاب سبزه نتوان دید عرض نو بچار  
 پشت دستی هم نشد ریش از زنده تهای ما  
 بس که ما را شعله های درو و داغ از هم که است  
 مشت خاک تیره را آئینه کردن چهرت

رحمت قدرت بال و پیر ما گرد این دانا شدیم  
 ما کنون زیب تعافل خانه نسیان شدیم  
 در میان گونی نبود آدم که ما چو گان شدیم  
 آخر از آدم شدن محتاج آب و نان شدیم  
 پیرهن کردیم سامان هر قدر عریان شدیم  
 طبع ما وقتی پریشان شد که بی دندان شدیم  
 آب گشتیم و روان از دیده باران شدیم  
 جلوه کردی که ما هم دیده حیران شدیم

بیدل از ما عالمی با درس معنی آشاست  
 ما بفهم خود چو حرف خط نادان شدیم

پروانه شوم تا پر طاوس گشایم  
 با موج کهر باخته ام دست و گریبان  
 تا غره با قسوت سعادت نتوان رست  
 از صنعت مشاطگی باس پیر سید  
 ذرات جهان چشمک اسرار و صامت  
 کونین غبار رست گز آئینه من رخت  
 جیب نفسی میدرم و میروم از خویش  
 تحقیق ز موهومی سازم چه نماید  
 ساقی قدحی چند مشو مانع تکلیف

از عالم عنقا چه خیال است بر آیم  
 از دامن خود نیست برون لغزش بایم  
 بر ساینه خود بال فشانده است همایم  
 کز خون مراد و جهان بست حایم  
 انغوش من اینست که چشمی گشایم  
 کو عالم دیگر که من از خویش بر آیم  
 کس نیست بفهمد که چه رنگست قبایم  
 تمثال دوئی نیست بهر آئینه جایم  
 شاید روم از یاد خود و باز نیایم

بیدل کمن آرام تنها که در ایجاد  
 بر باد نهد و ندو چو پرواز بنایم

کهی بر صبح بچیدم کهی با گل جنون کردم  
 شرار کاغذ من محل شوق که بودا مشب

بچاک صدگر بیان خویش را از خود برون کردم  
 که هر جا جلوه کرد آسودگی و حشت فزون کردم

<p>برای چشم بند هر دو عالم کیفون کردم غبار پر با بقدر جانکینهای سستون کردم درین خجالت سراکاریکه بیاید کنون کردم بمکلیف خرام سایه گل نیلگون کردم</p>	<p>شکستم تا برون جستم من از توش سیدانی بقدر هر نفس بیایدم از خوشیتن رفتن نیم سوزه تا ز من عرق آورد و شبنم شد چه خواهد خواست عذر ما ز پروازیکه رنگش را</p>
<p>حنای دست او بیدل هو اپچای سودن شد من از شمشیر بنداش ز مردم بلکه خون کردم</p>	
<p>چون شر در حیب پرواز آشیان دزدیده ام در نفس چون صبح خدین زرد بان دزدیده ام روز و شب میازم و از خود عثمان دزدیده ام منعت راحتها که خود را در میان دزدیده ام جبهه کز سجده آن آستان دزدیده ام لفظ آن نامی که از رنگ نشان دزدیده ام بسته ام چشم وزین تا آسمان دزدیده ام</p>	<p>عاقبتها بر مزاج پریشان دزدیده ام دم زدن با چرخ بر می آردم زین خاکدان همچو عمر از وحشت حیرت سراغ من پرس یک قدم جنس دکان ما در شور و شربت چون مده نوگر همه بر چرخ بردم داغ شد در کتاب فهم غنائی نتوان یافتن در گره دارد تعافل نقد و جنس کاینات</p>
<p>بیدل از ناموس سرار تمنایم پرس سینه از آه و لب از جوش فغان دزدیده ام</p>	
<p>ز بر برکت گل دامنی چیده بودم دماغ خیالی ترا شنیده بودم بزرگان نازت که خوابیده بودم بحیرت امیدی ترا شنیده بودم براه تو چون اشک غلطیده بودم اگر سحر نیبود لغزیده بودم</p>	<p>بباغی که چون صبح خندیده بودم جنون میچکد از در و باغ امکان اگر سبزه رستم و گل دمیدم کس آینه دارت نشد و ز من هم چرا آب گوهر نباشد غبارم اوب نیست در راه او پانهادن</p>
<p>ندانم کجا رفتم از خویش بیدل بیا و خرامی خرامیده بودم</p>	



بقر آخر سر و برکت فمای خوشین گشتم  
 بقدر گفتگو بر کس درینجا محلی دارد  
 ندانم شعله افسرد و ام یا کرد و تماشا لیم  
 سواد نسجه عشق مبرس حسن روشن  
 سراغ مطلب نایاب همچون کرد عالم  
 خطرهای جام بخودی معذورتی باشد

سراب موج نقش بوریای خوشین گشتم  
 دوروزی منم آواز درای خوشین گشتم  
 که تا از پانزدهم نقش پای خوشین گشتم  
 گشودم بر تو چشم و آشنای خوشین گشتم  
 بذوق خویش من هم در قهای خوشین گشتم  
 بیاد گردش چشمت فدای خوشین گشتم

کباب یک نگاه گرم بود اجزای من بیدل  
 برنگ شمع از سر تا بیای خوشین گشتم

ز عشقت گر همه یکدراغ سایان بود دردم  
 درین گلشن نگل دیدم نه رمز غنچه فهمیدم  
 پرافشانی ز موج گوهرم صورت نمی بندد  
 سواد عجز روشن کردم و درین دعا خواندم  
 هر بیدستگای گر قسمت بشدم مانع  
 چون آواره دیر و حرم عمریت میگردد  
 کف صیقل برد سودن درین هنگام غریبت  
 چون صبح از کسوت هستی نبردم صرفه چای

همان انگشتر ملک سلیمان بود دردم  
 ز دل تا عهده یک چشم حیران بود دردم  
 سر این رشته تا بودم بریشان بود دردم  
 درین مکتب همین کج خط شیخوان بود دردم  
 کف خود دامن صحرای امکان بود دردم  
 شکایت نقش بر هر ذره عنوان بود دردم  
 بحیرت مردم و آئینه پنهان بود دردم  
 چه سازم چپ فصاحت دامن افشان بود دردم

شیم آید کف بیدل حضور دامن وصلی  
 که ناخن هم ز شوقش چشم حیران بود دردم

گاه خرد مشربم گاه جسون خودم  
 تا بشری رسید آبله پانی من  
 خلوت آئینه ام موج پری میسند  
 قطره این بحر اظا برو باطن کیست  
 گر نبود زندگی رنج هو سها کراست

انجمن جلوه بوتلمون خودم  
 اینفت در افسرده همت دون خودم  
 این که تو ام دیده نقش برون خودم  
 هم ز برون دید نیست آنچه درون خودم  
 در خور آب بقا تشنه خون خودم

<p>در خور ظرف خیال حوصله دار و جواب بیدل در پاکش جام نگون خودم</p>	<p>سپند پای تا سر داغم اما بر دل خویشم و گرنه میر کجا از پانثم منزل خویشم چکیده نها اگر دستم نگیرد مشکل خویشم که من واقف ز اجر خونبهای بسمل خویشم بمه گرفتاره باشم قلم بی ساحل خویشم همان چون گل قفس پرورده چاکل خویشم</p>	<p>چراغ خامش حیرت نگاه محفل خویشم منیچو اہم کہ چمان طلب یا بد شکست ازین بچشم آفرینش نیست چون من عقدہ سگی نخالت بایدم چون گل کشید از دامن قائل زوریای قناعت سیر چشمی گو مبری دارم اگر صد عمر گردد و صرف پروازم درین گلشن</p>
<p>کباب عاقبتم بیدماغ آسوده جاہم چو شمع خواب فراغت بس است ترک کلامم</p>	<p>کہ شور حسرت گل میچکد ز تارنگاہم بوادینی کہ دل برق سوخت عجز گیاہم چو صبح بوی گلی دار و آشنائی آہم دل شکستہ شکست شیشہ بر سر راہم ز رنگ رفته همان سر ببالش پر کاہم اگر چه موج کہ نیستم جباب کلاہم خطی است نقد اش از انفعال بارگاہم تری نبرد نقشش کہ کرو نامہ سیاہم شکست آبدمی افکنند چو شمع بر آہم</p>	<p>بجیر تم جرس کاروان شوق کہ دارد غرور حسن تو زیر قدم کجور و کجاہی عبث درین ہمہ نیست پر فشان الفت قدم بدامن تسلیم شکنم بچہ جرات کفیل عاقبت من بس است وضع عنینتی بقطرگی ز محیطم مباحش اینہرہ نافل بصفحہ کہ نویسند حرفی از عمل من چہ آفتاب قیامت چہ تاب آتش دوزخ چہ ممکن است بنالہ بہ عجز ریشہ در دم</p>
<p>بجلوہ تو دادم چہ سان رسم من بیدل بجو دمی رسم از بس کہ نارساست ستاہم</p>	<p>آشیانی در سواد سایہ ظل بستاہم جزوی از دل دارم و شیرازہ کل بستاہم</p>	<p>باز بر خود تہمت عیشی چو بیل بستاہم از کہ ضبط عدان موج در یاروش بستاہم</p>

<p>از هجوم مالو اینبهای جوش آبله گروش رنگ شرارم شعله جواله رخت نسخه آینه دل جای درس حیرت است نیستم دلکوب این محفل چو مینای تپی چون صدای سیرم برون از کوچه زنجیر نیست میدهم خود را بیادش تا فراموش کنم یا دشوخیهای نازت دارد ایجاد بهار</p>	<p>باز روی قطره آبی بکدرم بل بسته ام نقش جام دیگر از دور تسلسل بسته ام چون نفس ناچار پیمان تا مل بسته ام بیشتر از رفتن خود بار قفل بسته ام گر زگیسور گرفتیم دل بجا کل بسته ام مصرعی در رنگ مضمون تغافل بسته ام مخود ستار تو ام گل بر سر گل بسته ام</p>
<p>اوج عزت نیست بیدل نشین میتم پر تو خورشیدم احرام تو کل بسته ام</p>	
<p>میرسد گویند باز آن آفتاب صبحدم آسمان گریه حسد میبود بر اینامی فیض این زیارتگاه وحشت قابل نظاره نیست فیض بهم در خورد استعداد می بخشد اثر آبرنگ باغ فیض از عالم افراط نیست</p>	<p>صبح کی خواهد میدای من خراب صبحدم دیده های آخرش میداشت تاب صبحدم عزم گلزار در گردار و شتاب صبحدم تگمه توان بست در بند نقاب صبحدم به که جز شبنم نیفتا ند سبحاب صبحدم</p>
<p>عقلت ایام پیری از سر من وان شد سخت دشوار است بیدل ترک خواب صبحدم</p>	
<p>نسخه پیچیم و بستی از عدم آورد ایم ایفلک از ماضیغفان بیش ازین طاقت نمود بر درت پیشانی خجلت تیغ مابس است صبح ماروشن سواد نسخه آرام نیست عمر با ما محرم جیب با تل بختیم سعی ما و ماندگان سر منزل دیگر نیست اینقدر رقص سپید ما با میتد فناست</p>	<p>ما و من جرفی که میگردد رقم آورده ایم چون مده نو خوش را بر پشت خم آورده ایم سجده در بار ما گریست غم آورده ایم سطرگردی در خیال از مشق رم آورده ایم تالون ما و خیالت سر بهم آورده ایم همچو لغزش روی بر نقش قدم آورده ایم ناله در باریم اتا بند هم آورده ایم</p>

ہمت ما چون سحر منت کش اسباب نیست	اینقدر نیستی کہ داریم از عدم آورد ایم
حاصل جمعیت اسباب جز عبرت نبود	مفت ما بیدل کہ فرگانی ہم آوردہ ایم
<p>بدل کردی ز ہستی یافتم از خویشتن رفتم  درین گلشن کہ سیر رنگ بوی خود سری داد  ز بزم او چہ امکانست چون شمع برون رفتن  با گاہی ببرد م صرفہ تدبیر عسریانی  پر طاوس دارد و محل پرواز ششاقان  ادافہم رموز غیب بودن وقتی دارد  صدای ساغر الفت جنون کیفیت است اینجا  چو شمع مانع وحشت نشد بیدست و پانیبا  با تباشیر جگر خورد م نہی خود دل افشردم</p>	<p>نفس تا خانہ آئینہ روشن کرد من رفتم  جھسانی آمد اما من بیا و آمدن ز رفتم  اگر از خویش ہم رفتم بدوش سوختن رفتم  ز غفلت چشم پوشیدم نفکر پرین رفتم  بیادت بر کجا رفتم بسا مان چمن رفتم  عدم شد جیب فطرت تا نفکر آن مہن رفتم  لب او تا بجر ف آمدن از خود چون سخن رفتم  بلغر شبہای اشک آخر برونین انجمن رفتم  ز معنی چون اثر بردم نہ او آمد نہ من رفتم</p>
چو گردون عمر ما شد بال وحشت میز نم بیدل	ز رفتم آخر از خود بہر شد از خویشتن رفتم
<p>رفت فرصت ز کف اما من جبرت تو ام  کو معامی کہ تو ان مرکز ہستی فہمید  عشق ہر جا فلکد ماندہ حسن ادب  آبرونی کہ بود عاریتی رو سیہی است  عجز رفتار بہمان مرکز جمعیت ہست  طالب صحبت معنی نظر ان باید بود  قدر احسان اگر اینست کہ من میدانم  عجز طاقت چہ قدر سر نہ عبرت داد  بچہ امید کنم خواہش وصلش بیدل</p>	<p>انقدر دست ندارم کہ تو ان سود ہم  از زمین تا فلک آغوش کشید ہست عدم  ہم پایت کہ پایت تو ان خورد قسم  جملہ رنگست اگر آئینہ بردارد نم  قدم آبدہ کہ بدزد و دستہ  خاک در سخن ہستی کہ ندارد دم  لب ز خمی تو ان است بشکر مرہم  بس کہ خم قدم داشت سر م محو قدم  من کہ آغوش و داغ خودم از قامت خم</p>

شب چشم امتیازی بر خویش باز کردم اینکه نو دیدم چندان که ناز کردم	
گر دی بباد و دم افشای راز کردم کار نکرده دی امروز باز کردم کز دست کوشه خود پائی دراز کردم عشقت ز من اثر خواست اشکی نیاز کردم کشتن دگر چه لازم چون احتراز کردم تامی بخاطر آمد یاد گداز کردم	صبح جنون ترا دم شوق بهج شادم ممنون سعی خویشم کز عجز نارسائی آسوده ام در بندشت از فیض نارسائی در دشت بی نشانی شبنم نشان صبحم اسباب بی نیازی در رهن ترک دنیا است میای من ز حیرت در سنک خون شد آخر
جز یک طپش سپندم چیزی نداشت بیدل آتش ز دم بهستی کین عقده باز کردم	
بمضمون که از خود تا مل میکند شبنم بامتد ضعیفیا تو گل میکند شبنم بیک پرواز جزو خویش راکل میکند شبنم قد حبا از گداز خویش پر مل میکند شبنم درین گلزار بیش از شیشه قفل میکند شبنم	نه فکر غمخ فی اندیشه گل میکند شبنم درین گلشن که راحت برده اند از بستر گلشن تو هم از خود برون آمو خورشید حقیقت شو طرب خواهی دمی بر سنگ زن چایانه غم تو محرم نشه اسرار خاموشان شو
ز سامان عرق بیدل خطش حسن دگر دارد گهر در رشته موج رگ گل میکند شبنم	
نال ما خواهد پرافشا ننداز گشا و نامه ام بیشتر چون صبح رنگ چاک دارد جامه ام زیر سر پوشش حباب گنبد عمده ام بیرخت خط میکشد بر نقش هستی خامه ام	دوش چون فی سطر دردی میچکد از خامه ام تا بکی پوشد نفس عریان تنی های مرا دیگ زهدی در ادبگاه محبت پنجه ام مشق راحت نیست فرگانی که می آرم بهم
بیدل از یوسف و ماغ بی نیاز من پر است انفعال بوی پیراهن ندارد شامه ام	

<p>یا د آن فرصت که عیش را یگانی داشتیم یا د آن سامان جمعیت که در صحرای شوق یا د آن سرگشتگی که نسبتش چون گرد باد یا د آن غفلت که از گرد مناع زندگی ای بر همین بخی از کیش بمدردی مباش هر قدر او جلوه می افروخت مای سوختیم در سرد راه خیالش از طپیدنهای دل دست ما محروم ماند آخر ز طوف دانش</p>	<p>سجده چون آسمان بزرگستانی داشتیم بس که میرفتیم از خود کاروانی داشتیم در زمین خاکساری آسمانی داشتیم عمر دامن چیده بود و مادگان داشتیم پیش ازین هم بابت نامهربانی داشتیم در خور عرض بهار او خزان داشتیم تا غباری بوده ما بر خود گمانی داشتیم خاک نم بودیم و گرد ما توانی داشتیم</p>
--	---

جرات پرواز را جانیت بیدل ورنه ما  
در شکست بال فیض آشیانی داشتیم

<p>پرافشام چو صبح اما گرفتاری هوس دارم ضعیفی کس توتم از دستگاه من چه پیری تظلم یاس دارد ورنه من از صبر ناکامی دل نالانی از اسباب امکان کرده ام حاصل نفس تا میکشتم فردوس در پرواز می آید</p>	<p>بقدر چاک دل خمیازه شوق نفس دارم پیری چون مور اگر پیدا کنم حکم ملس دارم نفس در ویدلی سر کوب صد فریاد دارم هوس گو کاروانها ساز کن من کجیر من دارم برنگت بال طاوس آرزو با در نفس دارم</p>
---	---

بجوم نشسته در دم میرکس از عشرتم بیدل  
چو مینا خون دل میریزم و عرض نفس دارم

<p>چنین از گردش چشم تو می آید بجان انجم عرق جوش است حسن ایستوق چشم حیرتی و کین از گردون مایه عشرت طمع دارم ازین غافل شمار می چند سامان کن اگر بر خود زوی آتش تو از غفلت بصدای سواد کرده ورنه مخور بیدل فریب تا زگی از محفل امکان</p>	<p>سز و کز ترم بریزد چون عرق آسمان کج قدح باید گرفت آندم که آید در میان کج ز اینجا هم معانی اشک می آید در کج می آید بجا مینوایان زایجان انجم بغیر از چشمک خشک ندارد در دکان انجم که من عمر سیت می بلیر بجان چرخ و جان کج</p>
--	--

<p>چون غنچه در خیال تو هر گاه زرقه ایم      راه سفر اگر همه ابروست تا جبین      فرصت زرنگ ماست پرافشان نیستی      بانگ دراست قافله بفتد ارما</p>	<p>محل بدوش بخودی آه رفته ایم      از ضعف چون هلال بیکت ماه رفته ایم      غافل ز ما سباشش که ناگاہ رفته ایم      یک گام ناگشوده بصدر راه رفته ایم</p>
<p>بیدل به بیدلی گری نیست ناله ام      از آدو و ایم اگر همه در چاه رفته ایم</p>	
<p>بحسرت خویش را بیگانه ادراک یسارم      ز استغنائی تو میدیست با من دست فسو      همای لامکان پروازم و از بی پروبالی      شکار افکن چون صیدم از جا بر نمیدار      غرور اعتبار از قصر و بام و در نیسازد      بعربانی تظلم نیز از من چشم می پوشد</p>	<p>جنون نا تو انم جیب مرقان چاک میسارم      که گر برهنم نقش دو عالم پاک میسارم      به پستی مانده ام چند آنکه با افلاک میسارم      ز نو میدی بخود می چیم و فقر اک میسارم      باه سرد گردانی که دارم چاک میسارم      اگر باشد گریبان تاز و درون چاک میسارم</p>
<p>درین ماتم سرا بیدل پرس از کسوت شمع      ز من تا آستینی هست مرقان پاک میسارم</p>	
<p>کو جبد که چون بوی گل از بهوش خود افتم      کو لغزشش پانی که بنا موس و فایت      ای سجت سپه روز چرا سایه نکر دی      بهر دگران چپندکنم و عطف طراری</p>	<p>یعنی دوسه گام آنسوی آغوش خود افتم      بار دو جهان گیرم و بردوش خود افتم      تا در قدم سه و قبالوش خود افتم      ای کاش شوم حرفی و در کوش خود افتم</p>
<p>بیدل همه تن بار خودم چون نفس صبح      بردوش که افتم اگر از دوش خود افتم</p>	
<p>نور جان در ظلمت آباد وطن کم کرده ام      وحدت از بار دوتی اندوه کثرت میکشد      گر عدم حایل نباشد زندگی موبوم نیست</p>	<p>آوازین یوسف که من در پیرهن کم کرده ام      در وطن ز اندیشه غربت وطن کم کرده ام      عالمی را در خیال آن دهن کم کرده ام</p>

<p>موج دریا در کنارم از تنگ و پویم پرس چون نم اشکی که از مرگان فروریزد بجان چون نفس از جستگی ندعا که نیم</p>	<p>آنچه من گم کرده ام از نایافتن گم کرده ام خویش را در نقش پای خویشتن گم کرده ام اینقدر دانه که چیزی هست من گم کرده ام</p>
	<p>اگر دریا نگیرد و خورده بر شیس و کم شینم تو هم بر اشک ما قوت گیر از عالم شینم</p>
<p>بچشم محو گل از دست نکه شوخی نمیداند درین گلشن که شخص از شرم پیدانی عرق دارد طلسم حیرتت آینه دار کسوت هستی</p>	<p>تجیر میکند همواری از بیچ و خم شینم سحر گل کردن ما گشت آخر محرم شینم مدان جز حلقه چشمی نگین خام شینم</p>
	<p>طر بها خاک لست آنجا که دل پیدعا گردد درین گلشن چمن و شست بیدل بی نام شینم</p>
<p>زین گونه اگر با و برد حاصل خاکم از بسمل شمشیر و فاهنج میر سید دل شمع خیالی است که نا حشر نمیرد تر نیستم از خجلت آینه هستی</p>	<p>چون صبح چکد شینم از اشک دل چاکم دارم نطفه ذوق بلاکی که بلاکم ز نهار تکلف مفروضه بنجام تمثال کشیده است تا دامن پاکم</p>
	<p>بیدل بخیاں مژ و چشم سیاهی امروز سیه مست ترا از سایه ماکم</p>
<p>نه خط شناس امید من در سن واقف بسیم بغیر سجد و رسیبای عجب ز ما مطلب چه ناله ها که زیاد تو بر دلم خون شد عجبت مناز که خونت بجان میریزند نشست شعله ام از باد سوختن بر فاخت زنسبت و هنت بسکه لذت اندوز است درون پرده هستی ترود و انفاس</p>	<p>بجیر تم که محبت چه میکند تقسیم جبین آینه و سجد و اری تایم عذر که صورت منقار ما و امیست نیم سه شک راقدم از جرات خود است نیم نفس که اخته دارنک میکند تطفیم بهم دو بوسه ز نعلب که هر تکلم میم اشاره ایست که اینجا مسافر است تقیم</p>



ز شو و حدت و کثرت بدر و سرزوی	حدیث ذره و خورشید مبحثی است قدیم
چو ابروست بدامان اشک زن بیدل مگر زگریه بر آید سیاهیت ز گلیم	
قیامت کرد گل در پیرهن بالیدنت نازم تغافل در لباس بی نقابی اخترع است این عتاب از چین پشانی تر خم خرم است اینجا ز شور قطره جز در یا کسی دیگر چه میداند نفس در عرض وحشت باز آزادی نمجواید	جهان شد صبح محشر زیر لب خندیدنت نازم جهانی را بشور آوردن و نشنیدنت نازم تبتسم کردن و تیغ غضب نامیدنت نازم دل در دست و من از حال دل پرسیدنت نازم قباعریانی و انشکاد و اسن چیدنت نازم
تغافل صدنگه میرسد از احوال من بیدل مژه نگشوده سوی خاکساران دیدنت نازم	
ناله عجز نوای لب خاموش خودم بایران وفا آفت دوران چه کینه نقد کیفیتم از میکده کینائی است عضو عضو مچمن آرامی پرتاوس است انتظار هوس کردن خوبان تا چند چه خیال است کتم حسرت دیگر چه جاب شمع تصویرم و از داغ نیم انیسوده	نشسته شوقم و درومی سرچوش خودم جوشنی در نظر از بال قفس پوش خودم میکشم جرعه زد دست تو و مدپوش خودم بخیال تو هزار آینه آغوش خودم کاش صبحی و مدار طرف بنا گوش خودم من که از پاس نفس آبله بردوش خودم انقدر سوخته آتش خاموش خودم
بیدل از فکر غم و غمیش گذشتن دارد امشبی دارم و فرصت شمردوش خودم	
بعد مردن نیست پنهان نیز داغ بسلم دستگاور احتم منت کش اسباب نیست جنس دیگر چیست تا از دوستان بشدور زنگ دارد آتشی از گاروان بوی گل	روشن از دیدۀ حیران چراغ بسلم در پر خورشیم پس بالین فداغ بسلم تیغ قاتل هم ز خون گرمی است داغ بسلم میتوان از موج خون کردن سراغ بسلم

پرفشاینها ی یاس آخر تکمین میکشد	عافیت مفت است اگر باشد دماغ بسلم
چشم تر با فی ندارد احتیاج مروک باده پر صافست بیدل در ایام بسلم	
تا گشته بر حدیث لبت آشنا لبم چون گل بیاغ دهر ز جوشس هجوم زخم می چیدم زبان تننا برنگت موج نام ترا که گوهر مقصود گفتگو است میرسم از فراق برنگی که گاه حرف تا چند پرسی از من شفت حال دل چون بگرز حباب برون آورد نفس	چون ساغر نگه ز تحیر لب لبم بهر شنای تیغ تو سر تا بسا لبم خشک است همچو بگر ز شوق نوال لبم بگرفته چون صدف بدو دست دعا لبم در خون طیمم اگر شود از هم جدا لبم چون ساغر شکسته ندارد صد لبم تبخاله میشود سخن از سینه تا لبم
ردیف	بیدل خموشیم ز فامید بدیشان اگر نیمیم که این لب گور است یا لبم نون
در خور گل کردن فخر است استغنائی من نیستم وحشت کمین الفت پرستم در لباس مگا و آه یاس گاهای ناله عریان میشود سیر دید و کعبه جز آوار و گیسویم نخواست دستگاه غیرت آنجا جز تعلق هیچ نیست تا قیامت بایدم سرگشته پرواز بود از غبار شیشه ساعت قدح پر میکشم سرکشیده نهایی اشکم غافل از عجزم مباش فرصت از کف رفت دل کاری نکرد افسوس میکشم چون صبح از اسباب این وحشت مرا سایه ام بیدل ز زینک غم و عیشم میرس	نیست جز دست تهن صفر غره را فرای من چشمکی دارد پری در کسوست مینای من خاعت در آنچه کوتاهی است بر بالای من شده هوایه فشار این مکانها جای من میکشاید چشم من چون شمع خار پای من دام دارد در بهوا صیاد بی پروای من خشکی این بزم نم گذاشت بر صبای من استان سجده می آراید استغنائی من کاروان بگذشت من در خواب بودم زانی من تهمت زبلی که نتوان بست بر ابرای کنای نیست ممتازا قدر روز من از شبهای من

<p>روانی نیست محو جلو و را بی آب گردیدن سزد کز اشک آموزد نگاه ناخرا میدن</p>	<p>درین دریا که عریانیت یکسر سازا مویش ز خواب عافیت چون موج گوهر نیتیم غلاما اگر فرصت نقاب از چهره تحقیق بردارم ز خود داری تبرا کن اگر آرام میخواهی ادب پرورده تسلیم دیرستان انصافم تو بر خود جلو کن من هم کین حیرتی دارم نملر د آگهی جز حسرت وضع جناب اینجا</p>	<p>جناب مایه پیراهن رسید از چشم پوشیدن بهم می آورد فرگان من بر خویش بالیدن شمار کار کاغذ ما و هزار آینه گزیدن که چون اشکست اینجا عافیت در رهن لغزیدن دل آتشناه دارو که یلبا بید پرستیدن نداند عکس راه خانه آینه پرسیدن سر ایا چشم باش اما ادب فرسای نادیدن</p>
<p>در آن محفل که لعل او تبتم میکند بیدل اگر یاس ادب داری نخواهی خاک بوسیدن</p>	<p>چنین کشته حسرت کیستم من نه شادم نه محزون نه حاکم نه گردون لوائی ندارم نفس می شمارم بخندیدای قدر و امان فرصت درین غمگده کس مبادا بحالم جهان گو بسامان هستی نه ازرد</p>	<p>که چون آتش از سوختن رستم من نه لفظم نه مضمون چه معنیستم من اگر ساز عبرت نیم چیستم من که بچند با خویش بگریستم من برگی که بیدرد دل زیستم من کالم همین بس که من نیستم من</p>
<p>باین یک نفس عمر مو هو م بیدل بقا تبتم شخص فانیستم من</p>	<p>آخر از بار تعلقهای اسباب جهان گر منی در بحر بسنگامه آفاق نیت صبح این بسنگامه از سیر خود غافل مباش ای تمام کام بوس از ما نخواهی یافتن</p>	<p>عبرتی بستیم بردوش نگاه ناتوان آتش این کار و انهارفت پیش از کارون یک نفس پیدایت از عالمی دارد نشان مغز داران حقیقت فارغند از استخوان</p>

<p>هر قدر از خود برائی دستگاه عزتی جو هر پرواز من پستی نشان افتاده است بیروا جیبهای عرض آستینها جمع کرد عیشها دارد عدم فرسائی اجزای من نیست غیر از احتیاط الگهی دشوایم</p>	<p>منظر قدر تو ز دیده است چندین نردبان کاش رنگم بر پر طاوس بند و آشیان آبرو چند آنکه میریزم نمیکرد و روان جوش مهتابست هر جا بنه شد بارگران زیر کوه از بار مرگانم چو چشم پاسبان</p>
<p>عمر باشد بیدل از بیچارگی پر میزنم چون نفس در دام کیعالم دل نامهربان</p>	
<p>افتست از دوستان خویش سر برداشتن چون نگه تاکی ز مرگان بایدم زحمت کشید رنگی از عشرت ندارد نوبهار اعتبار از صلوات بگذرای فی قدروان در دستان نخل هستی از علایق ریشه محکم کرده است نیست عذر ناتوانی باب اقلیم فنا</p>	<p>میکشد مرگان دو صف از یکدگر برداشتن یک طپش پرواز و چندین بال و پر برداشتن زین چنین باید چو شبنم چشم تر برداشتن مال نامید است گر خواهی شکر برداشتن چون نفس طباید از یکسو تبر برداشتن زخم بسیار است میباید جگر برداشتن</p>
<p>شش جهت بیدل غبار رنگ سامان چیده است اصحیاجت نیست دیوار دگر برداشتن</p>	
<p>چون ریشه درین باغ با فسون دمیدن هر جا است سری نیست گریزش ز گریبان بر هستی ما چند به نیزنگش ببایم یا هیچ کسان فارغ از آرایش نازیم سر رشته و محملش زلف جبهه بر پشت در باغ خیالم که گذشتن ثمر دوست طاوس من احرام ناشای که دارد بی ساخته ناز تو پر مست غرور است</p>	<p>سر بر بکنی تا خنری پای دویدن در چاه نه افتید ز رفعت طلبیدن چون شمع کاهفتت سر انگشت مکیدن قتال ندارد بس آینه خریدن کس پیش ره غنچه نگیرد بدویدن انگار که من نیز رسیدم بر سیدن دل گشت سرا پای من از آینه چیدن می میکشد از رنگ حنا دست کشیدن</p>

زین مزرعه نخلت ثمر حاصل خوشیم پیری هوس جرات جولان نه پسندد	تجالیله چه بار آور و از شوق دمیدن مارا دوسه گام آنسوی خود برد خمیدن
بیدل همه معنی لظن در آن پنبه بگوشند من نیز شنیدم سخنی از نشنیدن	
ترشح مایه نازی دلی را محو احسان کن بهار جلوه گراندگی از خود برون آئی اگر در سایه مرگان مورت جاد بدوست بیار بنیش انداز پر طاوس میخواید ندار و قدر دانی جز ندامت کوشش و نفس وز دیدنت کیفیت دل نقش می بندد بتمثال حباب از سحر تا کی منفعلی باشی بگوشم از شبستان عدم آواز می آید	تبتسم میکنی آئینه بر گیر و نمکدان کن چو تخم از ریشه مردن داوون تحرکیت مرگان کن براحت واکش و آرایش خیر سلیمان کن بیکرگان گشودن سپ چندین چشم حیران کن بدست سوده چندین خدمت طبع پریشان کن گهر انگاره داری بضبط موج سومان کن دوئی تا محو گردد خانه آئینه ویران کن که چون طاوس اگر از بیضه وارستی چراغان کن
چو صبح از صنعت و ارشکی غافل مشو بیدل بچین دامنی شرح شکست رنگ امکان کن	
آئینه وصل صیت حیرتی آراستن مفت تماشاست حسن لیک شکر ننگ جلوه رنگ دوئی خون حیا میخورد به که به پیش کریم ناز کنی وقت جرم	در اثر ما و من بکده و نفس کاستن از سر خود بایدت چون مژه بر خاکستن سخت ادب دشمنست آئینه آراستن ورنه ز کم همتی است عذر گنه خاکستن
بیدل اگر محرمی جلوه بیرنگ باش دام تماشا مکن کلفت پیراستن	
بی نشان حسنی که درس جلوه میخواند ز من نور غیر از کسوت عربانی خورشید نیست آبیار مزرع خاموشیم اما چه سود	عالمی بر بهم زند تا رنگ گرداند ز من چشم بند است این که او خود را پوشاند ز من شوق میکار و نفس تا ناله رویاند ز من

<p>در طلب ضبط عنانم صرفه عجز است و بس شهر غمناست موج جوهر آئینه ام چون جباب آئینه ام چشمی است بی تدبیر نگاه سایه وار آن به که دیگر سر نه بردارم نه خاک داغ شده از خجالت من سیل بنیاد فنا</p>	<p>ترسم از خود رفتنم ناگه که گردانند ز من مغت آن صیقل که تمثالی بگیرد اندر من آه از آن روزیکه حیرت دامن افشاند ز من تا تو انانی دل موری ز رخسار من آنقدر گروی نمی یابد که بنشاند ز من</p>
<p>بیدلم بیدل ز شرم سخت جانها میرس دور از آن در خاک هم آبت گرماند ز من</p>	
<p>حیرت آهنگم که میفند زبان راز من چشم تا بر هم زخم زین دامگاه آزاده ام حسن اظہار حقیقت پر زراکت جلو بود داغ شوای پرش از کیفیت حال سینه گوش گو محرم نوای پرده عجزم مباش شمع را در بزم بر سوختن آورده اند</p>	<p>گوش بر آئینه نه تابش نوی آواز من در خم شرکان وطن دارد پر پرواز من تا بزم ایم ز خلوت سوخت رنگ نار من نغمه دارم که آتش میزند هر سا ز من اینقدر تابس که نادل میرسد آواز من فکر انجام مکن گردیده آغاز من</p>
<p>آنقدر بیدل ندارم حیرت و دل میطپد ره ز من بیرون ندارد فکر گردون ساز من</p>	
<p>تفاعل دارد از اسباب امکان اقدار من که برداری صدف را از شکست این نیزار چه سازم تا شوم از آفت نشو و نما این پریشانی ندارد موج اگر دریا عمان گیرد تا سازند عا چون سحر جز کلفت نمی آید کنیگاه خیالت گریبان رنگست سمانش چو اشکم خود فروشی بی عرق نگداشت دروا براهت فردم و اما زیارتخانه اشکم</p>	<p>جبانی را چشم بسته می بیند کس از من بضا عتبا دل است و دل نمی آید بکار من چو شغل شمع خصم ریشه افتاد دست تار من گواهی میدهد بد عالم که بی پرواست یار من بجای نغمه کیسه عقده پرورد است تار من پر طاوس خوابد شد سفید از انتظار من نهانها آب شد آخر ز شرم آشکار من تومی آبی و من آسوده آتش بر من</p>

ہلاکم کرد و پند از ان قراک محروم	هنوز این آرزو نگست در خون کارمن
برنگ ناتوانی محل اسرودہ ام بیدل	کہ گراز خود روم بر رنگ نتوان بست بارمن
باز چون جاوہ بیانی کہ ندارد رفتن خاک گشتم و هوای تو ز رفت از سرا گاہ جولان تو چون شعلہ فانوس گہر از سقیان ز بارنگہ عجزیم چو شمع پنبہ گوش گرفته است جہان را چون صبح الفت آہ مقیم در دل ساخت مرا	رفتم از خویش بجائی کہ ندارد رفتن چہ کند کس بہ بلائی کہ ندارد رفتن مردودل با دانی کہ ندارد رفتن سجد و ماست بیانی کہ ندارد رفتن مروای نالہ بجائی کہ ندارد رفتن دارد این خانہ ہوائی کہ ندارد رفتن
بیدل آن کمیت کہ با سبیل خرامش امروز ہیچو دل مست بیانی کہ ندارد رفتن	
سرمایہ اظہار بقا هیچ گسی کن افروختت سوختنی بیش ندارد تا محو فنا نیست نفس نارفتان باش کثرت ز تخیل کدہ و ہم حسابی است ہر جا رسد اندیشہ ادبگاہ حضور است چون شمع بگاہ نسیم شعلہ خرد نیست	پرواز ہمارا پروبال مکے کن گر رشتہ شمع نتوان گشت خے کن تا قافلہ آرام پذیرد جرے کن یک را بر صفہ عدد آورده وے کن تا باد چراغی نشوی بی نفس کن ای سرمد بچوش از من فریاد رے کن
بیدل چونکہ رام تعلق نتوان بود گواشک فتان دانہ و حیرت نفس کن	
وارستگی ز حسن دگر میدہ نشان بگذر ز سر بلندی اقبال این بساط ہمغز خربشکت ز دولت نمی شد پرواز بندگی بجدانی نمیرسد	عالم غبار دامن نار نیست برفشان تا آبرو چو شمع نریزی بناوہ دان از سائے ہماچہ برد صرفہ استخوان ای خاک خاک باش بلند است آسمان

<p>عاشق کجا و آرزوی خانان کجا  هر چند دستگاہ بود حرص بیشتر  خون شو فقر و بار دل دوستان مباش  یوسف توان خرید ثمرگان گشودنی  آوارہ سراب شعوریم و چاره نیست</p>	<p>پروانه در کمین فنا دار و آستان  از موج بجز تشنه لبی میکشد زبان  در حرص احتیاج نفس میشود گران  آئینه باش جلوه سماعست کاروان  ای بخودی قدم زن و ما را بخود رسان</p>
<p>محمل بدوش اشک ازین عبرت انجمن  بیدل چو شمع می بردم چشم خونچکان</p>	
<p>رہبت سنگی ندارد ای شرر و جدرمانی کن  نگاہ عبرت از دور ز بسنگیری چه غم  نمیر نام و نگست آشیان عزت و خواری  نفس تابی نشان گشتن کمین زندگی دارد  حوادث با طبیعت کار ما دارد ملائم شو  نگاہ پای بوشش سخنه دیگر میخواب</p>	<p>پری افشاندہ بسم اللہ بخت آزمائی کن  مژہ بردار و رفع شکوہ مای بی عصفائی کن  اگر زین دام وارستی مکس باشی بمانی کن  عبارت را بزرگی که میخوابی هوائی کن  شکست رنگ بسیار است فکر و میانائی کن  بخون برد و عالم صفحہ شوقی حنائی کن</p>
<p>فریب اعتبارات است بیدل مانع صحت  عبارت نیستی شو خاک در چشم خدائی کن</p>	
<p>صفای دل بچسبند بقا و بدرون  کجاست نفسی چه اثبات جز فضولی و ہم  لباس و ہم نہ ارزو به خجلت تغییر  بوحدهت من و توراہ شبہ نتوان یافت  به پنبہ را اگر را و برودہ در یاب  فروغ خانہ خورشید گر نمایان است  بقسمت ازلی کردلت شود قانع  جنون اگر سپدی و بخد متهم بیدل</p>	<p>نفس بگیر در آئینه تا شود روشن  پری پرست تو مینای خود عجب شکن  مباش زنده بزرگی که بیدت مردن  منم من و تو تویی فی منی تو و نه تو من  که زیر خاک چه مقدار ریخته است کفن  عجب از خانہ نقاشی و امن روزن  بس است آئینه بی درد سر زبان بدین  که چو ناله از بحیر بندم از آہن</p>



زرد ہوس تو کی رسم نفسی ز خود نر میدہ من  
بمہ حیرتم بچا رسم بر بہت سری نکشیدہ من

بچہ برگ ساز طرب کنم ز چہ جام نشہ طلب کنم  
چہ بلا شکش عبرتم چہ قدرت شانہ حیرتم  
تو بچغلی نمودہ رو کہ ز تاب شعلہ عبرتش  
تو و صد چمن طرب نمومن و شب بنم کہ آبرو  
بکدام نغمہ دل گسل ز نو اکشان سو م و محل

گل باغ شعلہ نچیدہ من می داغ دل کشیدہ من  
کہ شہید ناز تو شدہ عالمی و بخون طہیدہ من  
بمہ اشک گشتہ بزنگ شمع در چشم خود شکیدہ من  
بہیار عالم زنگ و بو ہمہ جلوہ تو و ہمہ پدہ من  
چو جرس بغیر شکست دل سخن ز خود نشنیدہ من

من و بیدل و غم غفلتی کہ ز چشم بند فسوں دل  
بمہ جاز جلوہ من پرست و بیج جان رسیدہ من

سر طرہ ہوا فشان ختنی ز شکست تر آفرین  
سر زلف عربہ شانہ کن نگہی بقلندہ فسان  
ز سحاب این چمنم مگو بگذار عشو و رنگ و بو  
ز حضور عشرت بیش و کم بہشت خواہی ہم نام  
بکمال خالق انس و جان ز زمین سید آسمان  
حذر از فضولی و ہم وطن تو چہ میکنی بجان  
نشین چو مطلب دیگران بغار منت قاصدان  
چمنی است عالم بی بری ز طرب شکاری عیان  
سر و برگ راحت این چمن بخیال با نکند وطن

مژدہ بر آئینہ باز کن گل عالمی دگر آفرین  
روش جنون نہ بہانہ کن ز غبار من سحر آفرین  
بتوالنمائی گریہ ام دورہ خندہ گل سہ آفرین  
بخیال داغ تو قا نغمہ تو برای من حکر آفرین  
لصدف کسی ندید نشان ز حقیقت گہ آفرین  
در احوالی ہوس مزین زد و چشم مکینہ آفرین  
رقم حقیقت زنگ شوشکست نامہ آفرین  
چو غبار روز کف ہی ہمہ بہیکہ بر کمر آفرین  
چو غبار نم زدہ گو فلکت سر ما بزیر پر آفرین

بکلام بیدل اگر کسی کند ز جاوہ منصفی  
کہ کسی من طلبد ز تو صدہ دگر گمرا آفرین

ز شوخیا قدح میگرد آن بیداد مست من  
خیالش نقش امکان محو کرد از صفحہ شوقم  
بتحقیق عدم افتادم و بر خود نظر کردم

بچینی خانہ افلاک می خند و شکست من  
بصورت می پرد آئینہ محومی پرست من  
گرفت آئینہ لیک از آئینہ نیست بہت من

<p>سلامت مضموم دارد بکلمه فی جابم را بهر جا پایش درم ز وحشت صرفه کم بردم</p>	<p>محیطی میکند صبر اگر باله شکست من نگین نقشم گشاد بال پر دار و شکست من</p>
<p>باین سستی که می بینم ز بخت نار سا بیدل کشند نقاش پر شکل بد امان تو دست من</p>	
<p>از چرخ بار منت تا کی توان کشیدن بد گو مبری مجال است کم کرد و از ریاضت طوفان کن و بر انگیز کرد از بنای هستی آه از هجوم سپهری را و از غم ضعیفی ضبط نفس چه مقدار با مقصد آشنائی است گر تحفه نیازی منظور نماز باشد</p>	<p>باید بی پای مروی دست از جهان کشیدن روی تنگ دهد آب تیغ از فسان کشیدن و امان مقصد آخر خواهدی چسان کشیدن بمچون بکمان ز خوشیم باید بکمان کشیدن مارا بارسانید از خود بکمان کشیدن در پیش ساده رویان خط میتوان کشیدن</p>
<p>بیدل زلی از آهین باید درین بیابان تا نیک جرس تو انم بار فغان کشیدن</p>	
<p>عرق دارد عمان احتیاج بی نقاب من درین گلشن که شبیم کاری خجالت جنون دارم بخود تا میگشایم چشم از شرم آب میگردم ندامم بالدا این ذره بنجم هستی خود را درین محفل ندارد هیچکس خون گرمی الفت بغیر از نفی خود اثبات وحدت شکست بجای بزم وصل نام هستی عاشق نمی گنجد</p>	<p>رو صد ویر و آتشخانه و اگر دست آب من نعم اما خیال رنگت میگیرم گلاب من تنگ رویست پر بیکانه وضع جاب من که در وزن کم بسیار پیش آمد حساب من مگر از بیکسی بر آتشی چسبید کباب من کتابم پنبه کرده تا بهالد ما بهتاب من ز فکر سایه بلند آفتابست آفتاب من</p>
<p>به بیغزی کشید آخرتی از خود شدن بیدل درین دریا بر آ از خود که خون کرد و حساب من</p>	
<p>از خود آرائی بچسب جا و دان لنگر کمن در دسر بسیار و در نسخه تحقیق خوش</p>	<p>آبرو از سنگ ساز و صنعت لوبهر کمن جز فراموشی اگر بهوش است سبق از بر کمن</p>

<p>ای سپند از سرمه بم اینجا صدوا می کنند تا بکی چون خاند موجیرتت باید کشید هر کس اینجا قاصدا سرار پیغام خود است از محیط رحمت اشک ندامت مژده است</p>	<p>تا توان بر باد رفتن یاد خاکستر مکن این قدر خود را بذوق فریبی لاغر مکن از زبانم حرف او گر بشنوی باور مکن یارب این نومید را محروم چشم تر مکن</p>
<p>تا کجا بیدل با فسون امل یابی نوید قصه ماد و مستان تا شود دروس مکن</p>	
<p>ببینم تا کیم زین خاکدان آرد جنون بیرون بیزم کبریا یا راجه امکان است پیدانی میرسید از نسیم تا توان پرواز ایجادم گشا ددل با غوشش تعلقها نمی آرزو سواد گهی گردیده هوشت کند روشن جانی را شهید بی نیازی کرده ام اما بخود صد عقده بستم با زادی علم گستم</p>	<p>پری افشاند و دم در رنگ یعنی میطیم در خون مثال خاک نتوان دید در آینه گردون دم صبح ازل بودم نفس گم کرده ام اکنون چو صحرای سقیم افکنده است از خانان بیرون بزرخیمه لیلی روز از موی سر محزون طرب خونی ندارد تا کنم رخت هوس گلگون بچندین نکته چون فی مصرعی را کرده ام نورون</p>
<p>با این عجز کیه در بنیاد طاقت دیده ام بیدل مگر کوهی شوم تا ناله پردازم من مجنون</p>	
<p>ای اثرهای خرامت چشم حیران در کین جلوه اسباب منظور تعافل خوشتر است گرچه میدانیم دل هم منظر ناز تو نیست در بساطی که هوس فکر اقامت کرده ایم اعتبارات غرور عجز ناپید است صیبت بندگی آخر کجی از طینت مای برود زندگانی دام گاه اینقدر تزویر نیست چند خواهی حسرت دیدار پنهان داشتن</p>	<p>بر کجا پامی نمی آینه می پوشد زمین سخت مگر و بست دنیا چشم کرداری مسین اندکی دیگر تنزدل کن چشم مانشین خامه را پا در حنا نتوان گرفتن همچو زین از نفس یک پیرهن بالیده تر آه حزین می ترا و درستی در سجده از نقش جبین از شمار سجد زاهد عرق ریز است دین چشم هر وید درین محفل جو شمع از آستین</p>

<p>بکلم شوق است بیدل کلفت و ارشکان موج عرض تازه رونی دار و از چین جبین</p>	<p>ای عدم فرصت دوروزی هر چه میخواهی گزین یکقدم با هر چه جوشد شوق آگاہی گزین ای طلسم خواب ازین افسانه کونماهی گزین از کمال یاس اگر آگاہی نلبهی گزین گر نده قاصر نباشد ماه ناماهی گزین مهرم آنجلوه شو یا مرگ ناگاہی گزین</p>	<p>خواه غفلت خواه تنگی خواه آزادی گزین وزره تا خورشید امکان گرم از خود رفته اند هر قدر غفلت فرون تر لاف هستی بیشتر جاه اگر باید همین شایبی است اوج عزت هر دو عالم شوخی هست و بلند نازاوست در قاشاگاه هستی کور نتوان زیستن</p>
<p>اعتبار اندیشه بیدل ندامت ساز کن شمع محفل بودن آسان نیست بجنگاہی گزین</p>	<p>ز سر تا پای خود محویت انداز نظر کردن حیا کن از دم تنگی که میباید سپر کردن وطن باید ز تنگی در فشار بید گزین کردن ندارد چشمه خورشید غیر از چشم ترک کردن گره در کارنی که کرد و از ترک شکسته کردن باب دیده میباید وضوئی چون لبه کردن چونما رسیده از صد جیب باید سر بر کردن مرا افکند و در آب از سر این بل که کردن</p>	<p>خوشا ذوق فنا و روحت ساز شرر کردن عرو نماز و آنکه خاک گردیدن چنگست برنگ توام با دام دلها را درین محفل ز فیض اغنیا باشد کامیبا قاععت کن و داع لذت دنیا است بال استکام درین دریا که از ساحل تیمم میکنند خوش و اہم تا شود سر رشته آغوش تحقیقت عرق غواص شرمم از غبار تہمت هستی</p>
<p>بدریای شہادت غوطه گزین توان زون بیدل گلگونی میتوان از آب جوهر تیغ ترک کردن</p>	<p>شکست آینه جوی کردن فریب تمام زلف خون بکسوت ریش و ستانی چو شانہ تا چند چنگ خون و مانع کفر صفتان ندارد و غم شتاب و زلف خون</p>	<p>چہ دار این کیر و دار هستی که از صد نونک خون خوشیست ترک خودی نانی و می زوایم بپوش شہ ار پاز خود پارونه روز بیدند شب شمار</p>

<p>ستم تلاش هوس شمر دم قدم بخر طلب فشر دم                  طمع بر جافش و دندان آفتش باک نیست چندان                  چسان بتدبیر حرص خامت خمار حسرت رود زجا                  اگر جهان جمله لقمه زاید ز فکر جوع تو بر نیاید                  بسی تحقیق پر و دیدی بعاقبت هزاره خط کشیدی</p>	<p>بکعبه امن راه بروم ز پیشه بر پای لنگت خورد                  باشتهای غرض سندان زبان ندارد تو لنگت خورد                  که در نگین هم بقدر نامست فرو و خمیازه سنگ خورد                  اگر چو آماج لب گشاید عضو عضو خدنگ خورد                  نه او شدی بخود رسیدی چه لانت بود بنگ خورد</p>
--	---

بکیش آن چشم فتنه مایل بفتوی آن نگاه قاتل  
 بجل گرفتند خون بیدل جوی بدین فرنگ خورد

<p>بجز با جو لانه تدبیر نتوان یافتن                  بس که این صحرا پرست از خون حیرت گشتنگان                  کاشه انعام کردون چون جباب از بس نهی                  عالم تقلید یکسر گفت گومی پرورد                  حرص و یکت عالم فصولی خواه طاقت خواه بجز                  نامه کرد کشی با دوستان خصم کیش</p>	<p>پای چندین سایه جز در قبر نتوان یافتن                  با هوای خاک و امنگیه نتوان یافتن                  چشم گوهر هم در اینجا سیر نتوان یافتن                  جز صدا در خانه زنجیر نتوان یافتن                  جز جو اینها ازین بی پیر نتوان یافتن                  بیخ مرغی نامه بر جز تیر نتوان یافتن</p>
--	---

بر چه هست از لذت صحرای امکان خسته است  
 بیدل اینجا گردی از زنجیر نتوان یافتن

<p>بدل گر یکسره از شوق تو پنهان میتوان کردن                  بزرگ غنچه گرد امان جمعیت بچنگ افتد                  توان ممتاز عالم شد ز ترک اختیار خود                  طلب چون چشم قربانی تسلی بر نیاید                  متاع زندگی هر چند می آرزو بها و آخیا                  شب حرمان فرو برد است عصیان گاه است                  بوخت و امن بهت اگر یک چنین بلند فتنه                  بزرگ شمع دارم رفتنی در پیش ازین محفل</p>	<p>چراغان چشمکی در پرده سامان میتوان کردن                  دل از اندیشه یک گل گلستان میتوان کردن                  که در بیدست و پائی آنچه نتوان میتوان کردن                  مگر گو جمع شو شرکان پریشان میتوان کردن                  بهت اندکی این قیمت ارزان میتوان کردن                  اگر اشکی بدو آید چراغان میتوان کردن                  جهانی را عبار طاق نیسان میتوان کردن                  بیاجهدی که نتوانم هرگان میتوان کردن</p>
--	--

<p>شدم خاک و جهان آئینه دار و چشم من بیدل بنوز از گردن طوف غزالان میتوان کردن</p>	
<p>درس کمال خود گیر از ناله سر کشیدن چندین گهر درین بحر افسرده خاک گردید یکت نخل این گلستان از اصل با خبر نیست جفاست محرم دل کرد و فسانه مایل رنگت به پرده شوق آرایش و گروشت تا جلوه کرد شوخی حسن نو در عرق زد طاؤس این بیاریم ساعتی کش خایم</p>	<p>تا بر نیانی از خویش نتوان بخود رسیدن موج اینقدر ندارد بر عافیت دویدن سر بر هواست خلقی از پیش پانصدین آئینه در مقابل و آنکه نفس کشیدن چون دل زدیم آخر گل بر سر دمیدن دارد حیا باین رنگ آئینه آفریدن در راه انتظار یک صد چشم و یک غمخودن</p>
<p>چون تخم اشک بیدل نو میدی بیاریم بی برگ این گلستان می باید دمیدن</p>	
<p>میروم هر جا بدوق عافیت اندوختن شعله گر ساغر زنده از پیلوی خار و خس است اضطرابم عالمی را کرد پا مال غبار تا رو پودستی مانیت رو پیوندگان</p>	<p>همچو شمع زاد را بی نیست غیر از سوختن بیش ازین روز سیه نتوان ز نظر اندوختن خاک مجنون را نیبایست وجه سوختن خرفه صبحیم بر ما بخیه نتوان و وختن</p>
<p>بیتو باید سوخت بیدل را پر زنی که سبت داغ دل گر نیست آتش میتوان فروختن</p>	
<p>از دیده سراغ دل دیوانه طلب کن عمر سبت بیادش همه تن یکدل چاکیم عالم همه تن بر تو یک شمع نهان است سر جوش تا شاگرد محفل رنگیم بی کسب قناعت نتوان یافت و ان جمع تعبت نفس الفت و همی است دل ما</p>	<p>نقش قدم نشسته ز پیمانه طلب کن چون صبح ز آئینه ماشانه طلب کن این سر مرده خاکسته پروانه طلب کن مار از همین شیشه و پیمانه طلب کن از بستن منقار طلب دانه طلب کن این شیشه هم از طاق پرچانه طلب کن</p>

بیدل رقم صفحه ما بخیبر بیاست و سر خط تحقیق ز فرزان طلب کن	
موج خونم هر قدر طوفان ما خواهد شد سر نه صدر گریستان عبرتت اجزای ما نشئه آب و گل شوخی بنای وحشتیم گر چنین دارو کمین عافیت گشتگی	حق شمشیر تو ز کین ترا خواهد شد خاک اگر کردیم چندین چشم و خواهد شد دامنی گریشت کنی تعمیر ما خواهد شد سنگ این کهسار یکسر آسپا خواهد شد
در جنون سامان جیب و دامنی در کازیت جامه عسریانی از رنگم قبا خواهد شد	
هر چند نیست بی سبب غم گریستن شیرازه موافقت آخر گسستی است شبم ز وصل گل چه نشاط آرزو کند گر شد دل از نشاط و لب از خنده بی نصیب شاید گلی ز گلشن دیدار بشکند	باید ز شرم دیده بی غم گریستن باید دور و چون مژده با هم گریستن اینجا ست ناگاه مقدم گریستن بایدیم برنگان جینم گریستن ما چشم دارم آئینه خواهم گریستن
بیدل ز شیشهای نگون باوه میکشند زیباست از قدی که شود خم گریستن	
بسی بی نشانی آنسوی امکان ره و کن ز رفیع گردستی میتوان صد صبح بالیدن گرفتم گلشنی ای خیر رنگ قبولت کو غرور سرکشی در آفتابت چند بنشانند ز سار پر نشانیها عرق میخواهد افشردن اگر چشمت ز اسرار محبت سر نه دارم عمارتهای آب و خاک نتوان بر فلک برودن کنار عرصه امکان تا شا بیشتر دارد	پرافشانت همت آشیان در چشم غمناکن شیم امتحان شو گوشه این پرده بالا کن جمه بقطره خون باش اما در دلی جا کن بیک آینه دیدن چاره معدومی ما کن غبار ساحلم را ای حیا بگذار و دریا کن ز باغ رنگ و بو بیرون نشین و سیر کلبا کن اگر خواهی بنای رنگ ریزی ناله بریا کن سر پا دیده شو چون اشک عالم را تا شا کن

<p>کمینگاہ تعلقہا است خواب غفلت بیدل بیکت واکردن شرگان جیبانی راز سرواکن</p>	<p>زین درو مند حرفی باید شنید و رفتن در رنگ ریشہ دارد تخم رسید و رفتن راہ فنا چو شبنم باید بدیدہ رفتن کز تنگنای ہستی باید خمیدہ رفتن بر آمدن نہ بند و رنگ پریدہ رفتن در منزل بست رہرو از آرمیدہ رفتن تا عالمی ز خود برد ما را جریدہ رفتن</p>	<p>از نالہ دل مائگی رسیدہ رفتن چہ دوشش آرزو نالہ میرو و نفس نیست آہنگ بی نشانی زین گلستان ضرور است قد و نای پرست ابروی این اشارت زین باغ محل ما بردوش نا امیدست رفتا رسایہ ہرگز و اماند گے نداند بال فشانند آہ بی گرد حسرتی نیست</p>
<p>تعجیل طفل خویان ساز خطاست بیدل لغزش بہ پیش دارد اشک از دویدہ رفتن</p>	<p>نرفت و امن عریان تنی بغارت چین بہار ہم ز پر رنگ میکند بالین بعالمی کہ منم سایہ نیست سایہ نشین نفس نذارم و دل نالہ میکند تلقین خوشت پابرکاب از مقیم خانہ زین نشانند ہم ز ہوس رنگہا بزیر نگین شکست در رہ من شیشہا دل شکنین</p>	<p>شکست حادثہ بر ما نیافت دست کین درین حدیقہ سرو برگ خواب ناز کر است ز سر بر آ رہوای عافیت طلب طپیدن از چہ جرس و ام باید م کردن درین طپشکدہ الفت کین راحت باش براہ حسرت پرواز چون پرتاؤس چو کوہ غیر زینگیریم علابہ نیست</p>
<p>نہ عیش و انغم ولی غم جز اینقدر دائم کہ چون جرس ہمہ تن نالہ ز تخیم ز چین</p>	<p>توان سیرد و عالم در شکست رنگ ناکردن شر و امان خس بی آب نتواند ناکردن مدورای وہم بر پیراہن مجنون قبا کردن</p>	<p>ندارد موج جز طومار رمز بجز واکردن جیانگزار و م تا از ہوسہا دست بردارم بعمانی کریبان چاکی از سازم نمی خندد</p>



<p>گداز یاس در بارم مکن تکلیف اطہارم      بوس فرسوده بوس کف پانہست اجزایم      طہیدم نالہ کر دم آب کشرم خاک گردیدم      بہر و ماندگی زین خاکدان برخاستن وارد</p>	<p>سپندم سرمہ بہت سرمہ نتواند صبا کردن      وطن میبایدم در سایہ ترک حنا کردن      تکلف بیش ازین نتوان بعرض مدعا کردن      دمی چون گرد باد از خویش میباید عصا کردن</p>
<p>اگر روشن شود بیدل خطر پرگار حقیقت      توانی بی تاقل ابتدا را انتہا کردن</p>	
<p>دوری مقصد و میدازم کشید نہای من      پا بدامن دارم و جولان حرص آسودہ نیست      ریشہ و ماندہ رنگت و بو اگر گم کردہ ام      بس کہ اجزایم زور و ناتوانیہا گداحت      آبیار مزرعم یارب تب سودای کیست      و حشرم غیر از کلاہ بی نشانی نشکنند</p>	<p>نقش پاکم کرد پیش پانہ نہای من      خاک افسردن بفرق آرمید نہای من      تارک یا قوت میجو شد دوید نہای من      چون صدا شد عنینک دیدن شنید نہای من      درو میجو شد چو تچال از دمید نہای من      دامن رنگم بلند افتا وہ چہ نہای من</p>
<p>چون بیدل بچندین ریشہ جولان امید      با شکست خود رسید آخر شکست نہای من</p>	
<p>تا کی عنسور انجمن آرائی زبان      در محفل شعور بلائی نیافتیم      موجی کہ بال شوخیش آسودہ گو برست      اہل سخن غریب جہان حقیقتند      ہست از حباب و موج دلیل کہ بحر ہم      ای مست حرف ضبط نفس کن کہ ہجو صبح</p>	<p>گردن کش چو شمع زر عناسے زبان      جانکاہ تر صحبت غوغاے زبان      دل طرح میکند و باناشائے زبان      باید گریست بر غم تنہاے زبان      سرمیدہد بہا و شکیبایے زبان      دارد می از گداز تو میناے زبان</p>
<p>بیدل بگرفت و صوت حقیقت نمیخزند      معنی شناس جرات سودائی زبان</p>	
<p>چارا دستگاہ خود پسند بہای طاقت کن</p>	<p>عرق درسی ریز و صرف تعمیر خجالت کن</p>

<p>زشت خاک غیر از سجد کاری برسنه آید      در ایجا سعی غواض از صدف و میکشد گوهر      دماغ گلشن گزینت نیر ز گستانی      گذشتن از جهان بوج دارد ننگ استغنا      ز دستت هر چه آمد مفت قدرتهای موبوفا</p>	<p>عبادت کن عبادت کن عبادت کن عبادت کن      تو هم ببری دل مارا شکاف اورا زیارت کن      ز قطع گل نظر پیا و جزویرا عمارت کن      حمیت گر بود معراج بمت ترک بمت کن      دماغی چند صرف قدر داینه پای فرمت کن</p>
<p>کس از باغ طمع بیدل نذار و حاصل عمری      چو شبنم زین حمین با سپر چشمیها قناعت کن</p>	
<p>گر با من و اماندگی مطلق عنان خواهم شدن      جبهه من در کمین سجده فرسوده است      اشک مجنونم نسلی در مزاجم بمت است      بیدماغ فرسوم سو دای استقبال کمیت      ز گشش را اگر چنین با تیره روزان الفت است      با چنین ضعفی که سازش جز شکست زنگ نیست</p>	<p>کام اول در ربیت سنگ نشان خواهم شدن      عالمی را قبله ام گر آستان خواهم شدن      از چکیدن گرفتار و مانم روان خواهم شدن      تا بهما آید پرواز استخوان خواهم شدن      بعد ازین با مردک یک سر مردان خواهم شدن      اگر بگردون هم برآیم که بشان خواهم شدن</p>
<p>من که از خود رفتنم و توار می آید چشم      در عرق مانند شمع حشر نهان خواهم شدن</p>	
<p>بس که ناموس و فادار و کمین حال من      بخودی در بار حیرت میرسد آینه ام      در ول بر ذره گرد و حشتم پر میزند      در جهان خاشاک راز آتش نیل باشد کزیر      جز فنا در هیچ جا امید را آرام نیست      گوهرم از سفتنی افسردم غافل مباد</p>	<p>هر که بسمل گشت می بندد پیش بر بال من      میتوان کردن بزنگ رفته استقبال من      گر بجه آینه کردی نیست بر مثال من      بیتوانی بدخو چه سان خواهد شدان جوان من      آتشم خاکستر افتاد دست درون بال من      سگته میخواند تب دریای از پخال من</p>
<p>همچو گل بیدل کی از خار انفعالی میکشتم      شمع پار است آبیاریش مسال من</p>	

<p>گر قناعت را توانی داد و سامان نگین  ای حباب از خود فروشی شرم باید داشتن  صحبت ارباب دنیا مفسدان را می‌گردد  غیر مخموری چه دارد ساغر اقبال و جاه  کاش رسوائی بم اینجا در خور همت دهند  جوهر اقبال نقد بر تنک سرمایه نیست  سستی طالع زبس افسردگی در بار داشت  اعتبارات جهان بگزینک پرواز است و بس  ای نفس سرمایه اقبالت فریبی بیش نیست  تا کجا وسعت کند پیدانشان عمت با  با همه شهرت فروشید بضاعت بیخ نیست</p>	<p>نسبت تدبیر دارد در کف شان نگین  کین نفس فرصت نمی‌ارزد به بهتان نگین  ظاہر است از روحی کاغذ نقش دندان نگین  یکعلم خمیازه می‌بالد ز عنوان نگین  رشته داری میکشد نام از گریبان نگین  فلس مایه از کجا نازد با سامان نگین  نام ما هم سر سبک آمد ز دامان نگین  در پر طاوس کن سیر چسراغان نگین  چون هو اگر شبنمی بندند چنان نگین  ما قصان گو شهر و چپینند و کان نگین  خون همان نامست در زخم نایان نگین</p>
<p>بیدل از گل کردن نامش گریبان میدرد  نقش چون تار نظر در چشم حیران نگین</p>	
<p>از تپ شوق که دارد اینقدر تاب استخوان  ز اشتیاق زخم تیغ کیت یارب پیکرم  نرم خویا ترا بزندان در شستی رحمت  پرده وار عیب منعم نیست جز سباب جا  این سکان از قعر دریا هم برون می‌آورد  در مقام آرزو ما بسمل رحمت بسی است  آسمان بیگانگان را قابل سختی ندید</p>	<p>کز پیش چون اشک شمع میشود آب استخوان  عسرها باشد شمع میچند بجز آب استخوان  از برای مغز دارد پرده خواب استخوان  میشود از فریبی در گوشت نایاب استخوان  گر همه چون گوهر اندازی بگرد آب استخوان  ای حکم نیست در یک عالم اسباب استخوان  جز بدست آشنا فروخت قصاب استخوان</p>
<p>صبح تا دم میزند بیدل هجوم شبنم است  گر نفس بر لب رسام میشود آب استخوان</p>	
<p>دست جرات دید آخر مغز در آستین</p>	<p>بچو شمع کشته خواباندم علم در آستین</p>

<p>بس که چون شمع تنگ سرمایه است این سخن  پیرگشتی غافل از قطع تعلقها مباحث  بی قناعت کینه حرصت نخواهد پر شدن  مانع الفت چو موج از یکدگر پهلوتی است  باطن این خلق کافر کیش باطن مسیح  دعوی کاذب گواه خویش پیدا میکند  شوق بیاییم مار را مبری در کار نیست  سرکشی در تنگدستیها مدام میشود</p>	<p>یک کلم هم در گریبان است بهم در استین  صبح دارد از نفس تیغ دو دم در استین  تا بکی چون مار میگردی شکم در استین  عالمی زمین بجز جو شده است دم در استین  جمله قرآن در کنارند صنم در استین  چون زبان شد میرز و گو دارد قسم در استین  اشک هر جا سر کشد او قدم در استین  سودشت انگشتها را سر بهم در استین</p>
---	---

بس که بیدل عام شد افلاس در ایام ما  
نقش ناخن بهم نمی بندد در استین

<p>باین حیرت اگر باشد خروش ناگزیر من  بچندین جانکنی موی سفیدی کرده ام حال  اثر از زخم تخم و دو بالا میزند ساغر  ازین مشت غبار آرایش دیگر نمی آید  باین آثار موبومی تمیزی گر کنم حاصل  ببر و ماندگی ممنون بخت تیره خویشم  الم پرورده یا سم میرس از بیکیسبام</p>	<p>بقدر جوهر از اینینه بیباله صغیر من  توان فهمید سعی کوبکن از جوی شیر من  برنگ آو و اشک است آب پیکانهای تیر من  مگر ریزد جنون از جام پروازی عییر من  بچشم ذره مژگانی کند جسم حقیر من  که همچون سایه یای کس نه چید است قیر من  انداز خویش میباشند چو طفل اشک تیر من</p>
--	---

بکنج بخودی بیدل دماغ اتفاق کو  
که شور حشر از افسانه گیرد گوشه گیر من

<p>کرد حرف بی زبانم عالمی را تر زبان  راز کمظرفان نیدوشد بجوم احتیاج  بهر بر خود میباید از خود فرودشهای موج  در عشق و ساز ستوری زهی فکر محال</p>	<p>بهر عفتا تشبیه بی بسته آمد در زبان  میکشد در پشتکیها از صد اسانغ زبان  عالمی بی طاقت است از مردمان تر زبان  خار پا چون آتش اینجا میکشد از سر زبان</p>
--	--

<p>مطلب دیدار حیرانم چسبان گردد اول غیر خوانایی ندارد ساغر جانگنا و ظلم به که باشد همچو قرگانت برون در زبان خاص این عالم تحیر عام این کشور زبان</p>	
<p>واو</p>	<p>هر که دارد قوت روحانی از کاهش تپ است بیدل از ضعف بدن کم میشود لاغر زبان رویف</p>
<p>قدح کج کرده می آید اشارت های آن ابرو ب عالم فتنه می بارد بجان چشم جهان ابرو هنوز از گردش آبخشم میخواند فسان ابرو عرق و اشوید از لوح صیدن نو خطان ابرو شکستی میکشد بروش چندین کاروان ابرو برنگت ماه نو در چشم میگردد و نهان ابرو بجای سبزه میروید ز خاک آن مکان ابرو ببارد این سخنها هم بخشم راستان ابرو</p>	<p>مه نوینماید اشبم از آسمان ابرو نه گلشن زرگسی دارد نه دریا موج می آرد دم تیغ تغافل تا کجا خواهد تنگ کرد خط پشت لبست هر جا برات تا زگی دارد بیاد چین ابروی تو هم دریا زامواجش اشارت موجیرت کن که در بزم تماشایش بذوق سجده ات هر جا بنانی کرده ام نشا عروج پستی آرایم غرور عجز بنمایم</p>
	<p>بوضع سرکشی لطف تو اضع دیده ام بیدل بخشم مصلحت تیغم بعرض امتحان ابرو</p>
<p>آینه شکست تغافل که آه ازو ما بزم نشسته ایم بروز سیاه ازو یعنی خجالت از من و عنوگناه ازو افسوس ناله که سخنوید پناه ازو جز عذر مطلبی که نداری مخواه ازو دایغ کلف به پینه گرفته است ماه ازو غیر از عرق مخواه باین دستگاه ازو خاکی توان شدن که نروید گیاه ازو چندان طپید دل که شکستم کلاه ازو</p>	<p>دل آب گشت و نیت امید نگاه ازو از سایه داغ مهر پرستان نمی رود مشکل که این دو شیوه ز مرکز جدا شوند خاکستر سپند و فاطمه گوشه است استجا که عشق عام کند عرض احتیاج یارب علاج سوخته جانان که میکنند گرد نفس چو صبح بشبم نشاند نه نیست آرایش زبان اگر این خجالت آورد شوقت مر از هر دو جهان بی نیاز کرد</p>

<p>سامان اشک و دیده بیدل چه تهمت است شرم تو میکند عرق گاه گاه از او</p>	<p>سوز سپند محفل حسرت کشیده رو گو دل بجزرت آب شو و خون ز دیده رو چون صبح دامنی که نداری کشیده رو هر سو روی بسجده اشک چکیده رو یک قطره خون شو و ز گوی بریده رو چون سایه سر خجاک نه و آرمیده رو چون گرد باد دامن ازیندشت چیده رو عمر بیت بار میکشی اکنون خمیده رو خواهی رفیق قافلہ خواهی جریده رو گر محرمی ز آئینه حرفی شنیده رو</p>	<p>ای خیر زور و دل ما شنیده رو ما از در امید وصالش نمیر ویم زین کرد تهمتتی که نفس نام کرده اند عالم تمام معبد تسلیم بخودی است تا چند هرزه از دل هر کوی چه بافتن تسلیم خضر مقصد مو هووم ما بس است گلچینی بهار طرب بی تعلقی است ای خیر ز قامت پیری چه شکوه است آخر ازین زیانکده نومید رفتنی است قاصد پیام ما نفس و اسپین بس است</p>
<p>پیغام حسرت من بیدل رسانده نیست ای اشک بار میروا اکنون دو پاره رو</p>	<p>بند و قلم ز سایه موی میان او مہتاب پنبه نکشد از کمان او از ہم که شسته گیر بهار و خزان او یعنی نقش جبهه کم است آستان او و ہم است اگر ز من شنوی داستان او خلقیت خود فروش متاع دکان او در بستان است بر رخ غیر آشیان او نگرفته است دامن خون روان او تا ببله کشته شانه موی میان او</p>	<p>نقاشش نکشد اثر تا توان او رحم است بردی که در آشوبگاه عشق عسر شمر از فرصت گلزار اندکیت مار اسراغ کعبه تسلیم داده اند بر ساز از ترانه خود میدهد خبر تمثال نیست غیر غبار خیال شخص تحقیق ظاهر است که در گلشن یقین رشم به سبلی است کز آزادی چو شک مژگان شانه بچرخ دست تحسرت</p>

در یاز دست رفته موج خیال کسیت بیدل زدست شوق نشان قدم محواه	کز هر نسیم میرو و از کف عمان او بچون نگه گم است پی کاروان او
بیدل سراغ عالم امکان تحیر است آن نیست آشیان که تو مایی نشان او	
بس که یاد قامتت بر باد داد اجزای سرو شعله ادراک خاکستر کلاه افتاده است بس که موزونان ز شرم قامت گشتند بر نمیدار و نهفتن جوهر آزادگی باغبانان قدر آزادی ندانستند حیف اینقدر رعنائی باله نبال این چمن پیکر آزادی و بار تجمل تهمت است خاک بر سر کرد عشق و پای در گل ما حسن	نالہ قمری شد آخر قد کشید نبای سرو نیست غیر از بال قمری پنبه مینای سرو صورت فواره باید ریخت از اجزای سرو دامن بر چیده پوشیده است سرمای سرو نالہ بایستی درین گلشن نشاندی جای سرو سایه نخلی که افتادید است بر بالای سرو یک قلم دست تپی میرو و از اعضای سرو اگر بهار این رنگت دارد حیف قمری ای سرو
پای دوزخچیدرس گفتگو آزاد کسیت بیدل این سطر تکلف نیست جز انشای سرو	
هر چند دورم از چمن جلوه گاه او دارم بسینه خون شده آبی که چون سحر بگذارتا بدرد تمناش خون کنند ما عاجزان ز کج خموشی کجا رویم انجا که از ایر تو جرات طلب کنند	میخانه ایست شوق بیا و نگاه او در کوچهای زخم گشودند راه او دل قابل وفاست مپرس از گناه او آسوده ایم ناله صفت در پناه او جز شرم نیستی که شود عذر خواه او
چون صبح بیدلی که ره عشق میزند باشد خط شکسته رنگش گواه او	
کو عبرت آگهی که به تحقیق راه او گر نار و پود کار که عشق بر دوری	جوشد ز چشم آبله پانگاه او جز پنبه زار و هم کتان نیست ماه او

<p>آهسته رو که بر دل موری اگر خوری چندانکه میشود نظر بهمت بلند حاجت بعرض غیر ندارد غرور عشق بر سر کشتان چرا نفروشیم بار عجز شمعی که محو آنجمن انتظار نتست در و ادنی که شرم نقابت کشوده است</p>	<p>کردی غبار خاطر خال سیاه او دارد عروج آینه آرزو نگاه او گردون چو آستین شکند دستگاو مارا شکسته اند بیاد کلاه او آینه بر سر مژده بند دنگاه او بر چشم نقش پا مژه بند گیاه او</p>
	<p>بیدل اگر بعشق کند دعوی وفا غیر از شکست رنگ چه باشد گواه او</p>
<p>گر از موج کبر نشنید و رفر خروش او خروشی میکند طوفان چه از انا چه از ناوان غرور خود سری را چاره دیگر نمی باشد درین صحرای نو میدی بنازم تا توانی را</p>	<p>بیا شور تبسم بشنو از لعل خموشش او جهان خمیازه دارد که این رنگست جوشش او مگر گردد خیال خاک گشتن عیب پوشش او که بار هر که سنگین گشت می افتد بدوشش او</p>
	<p>زبان بوی گل جز غنچه بیدل کس نمی فهمد فغان نازکی دارم مگر افتد بگوشش او</p>
<p>طبعی که شد طرب اثر نوسختند او انجا که برق جلو او عرض ناز داشت هر چند چشم زخم دونی را علاج نیست بیخوابی فسانه طوبی که میکشد زاد بپوشکافی تدبیر غرور است ای طعمه زمانه که خوشخوار عبرتت</p>	<p>چون نیشکر کشید سر از بند بند او آینه بود محسوس و جوهر سپند او باری سپند باش بدفع گزند او مائیم و سایه مژده نای بلند او غافل که شان است همان رشختند او بر فریبی چه ناز کند گوشتند او</p>
	<p>بیدل مباحش امین از آفات روزگار چون مار خفته درین دندان گزند او</p>
<p>کجانی ای جنون ویرانه ات کو</p>	<p>خس و خاریم آتشی زان ات کو</p>



<p>تو شمع بی نیاز بیابا برافروز حجاب آشنائی و بهم خویش است بساط و همس و اچیدن ندارد کمان قبضه آفاقه آتا ندارد این نفس سما مان دیگر</p>	<p>مگو خاکستر پروانه ات کو ز خود گر بگذری بیگانه ات کو تو خود افسانه افسانه ات کو برون از خود سراز خانوات کو گر فتم آب گشتی دانه ات کو</p>
<p>سرت بیدل سواد سوده راهست دماغ کعبه و تجانه است کو</p>	
<p>گر نفس چند باین فرصت بساط و سنگا گیر و دار محفل امکان طلسم حیرت است سینه صافی میشود بی پرده تا دم میرخم چون نگه در دیده حیران ماثر گمان نیست بی تا شانیست حیرتخانه ناز و نیاز صاحب دل کیست حیرانم درین غفلت بی گذار هستی صورت نه بند و گه</p>	<p>چون بحر با شکستن میرسد پیش از کلاه تا مژه خط میکشد این صفحه میگردد سیاه در دل ما چون جناب آینه پرورد است جو بر آینه در دیوار حل کرده است عشق اینجا آه آهی دارد اینجا و او آینه یک گل زمین است و جهانی خانه شمع این محفل سر پای سر است و یک نگاه</p>
<p>زیر گردون هرزه شغل و هم باید زسپتن غیر طفلی نیست بیدل مرشد این خانقاه</p>	
<p>ندیدم در غبار و دود این صحرای خوابیده بیا چشم محمورت چنان در خود فروغم باین قامت قیامت نیست ممکن قامت افرازد جهان بخودی بگزنگ و اند جل و دانش را دل آرام جو بر خاک زد بنیاد هستی مانند از قامت خم گشته بر بازنگ امید ز شکر عجز بیدل تا قیامت بر نمی آیم</p>	<p>بجز خوابانیدن مرگان ره پیدای خوابیده که پوشید از غبارم تا مرگک نه پای خوابیده بزرگان تو یعنی فتنه بر پای خوابیده تفاوت نیست در بنیاد و نابینای خوابیده نفس پامال شد زین صورت و بیای خوابیده تنکت کردیم برک عیش ازین مینای خوابیده برنگ جاده ره گم کرده ام در پامی خوابیده</p>

<p>از عرق پیمائی حسن ساغر اندر آینه          حُسن نیزنگی عالم صورت بی رنگ است          دل مصفا کرده از خود نمائی چاره نیست          هیچ نقشی بر دل آگاه نغز و شد ثبات          صحبت روشندان آکیر اقبال است و بس</p>	<p>کرد طوفانها بهشت و کوشتر اندر آینه          عرض تماشا شس که دارد با و راند آینه          بیند اول خویش را روشنگر اندر آینه          مینماید کوه بهم بی سنگر اندر آینه          از نفس باید فکندن بستر اندر آینه</p>
<p>بیدل اظهار هنر محرومی دیدار بود          خاک راه جلو و باشد جوهر اندر آینه</p>	
<p>چشم را آینه پرواز تر حتم کرده          تا عرق از چهره ات خورشید ریز عترت          بر سر مویت زبان التفات دیگر است          موج اقبال تو از گرد عدم پر میزند          معرفت که اصطلاح ما و من جوشیده است          قوت فکر و کجالت عرض آب و مان بس است          بحر امکان شوخی موج سربانی پیش نیست</p>	<p>در نقاب چین پیشانی تبسم کرده          چرخ را یک دست نقش پای تبسم کرده          بس که شوخی در خموشی هم تکلم کرده          قلزمی از خود برون اما ملاحظم کرده          غفلت است اما تو آنگاه بی تو بهم کرده          آرمیت داشتی در کار گندم کرده          دست از آرایش نیشونی تبسم کرده</p>
<p>بسته بیدل اگر بر خود زبان مدعی          عقربی را میتوان گفت بی ذم کرده</p>	
<p>برشته ات اثر و هم مدعا ست گره          طلسم وحشی ای خیسبر چه خود دار است          که غنچه گشت که آغوشش گل نکرده است          نفس سوز بکلفت شمار سے او نام          ز کار بسته بلند است قدر بخت گران          چو تار سبج درین دام نگاه حیرانی          ادب نفس شمر انتظار جلوه کمیت</p>	<p>تو گر ز بند هوس و اشوی بجاست گره          که شبم تو بیال و پرتو است گره          بصبر کوش که اینجا کرد گشاست گره          بقدر قطره درین بحر عقد است گره          دران بیاطل که بی قد کشد عناست گره          فلک بکار من فکند هر جا است گره          که اشک بر سر همگان چو دیده است گره</p>

فنا عتم نکند خجالت زمان طلب برون ز ساز چمن کلفتی نمی باشد	ز فرق تا قدمم یک گهر جیاست گره بهوش باش که در بند این قباست گره
تعلق من و ماسهل نشتری بیدل تا ملی که بستار نفس جیاست گره	
خلق است محو خود بتماشای آئینه حسن و هزار نسخه نیرنگ در بغل آفت سراغ جلوه بجائی نمی برد چندانکه چشم باز کنی جلوه میدهد عمریت از امید ولی نقش بسته ایم از محو جلوه طاقت رفتار برده اند	من نیز و انغم ازید و بیضای آئینه ما و ولی و یک ورق انشای آئینه حیرت دوید باست به پهنای آئینه همی است شش بهت زمعمای آئینه گر حسن کم نگاه بود و ای آئینه دستی لبر گرفته کف پای آئینه
بیدل شویم تا نکند دامن هوس خون بیستی که هست در ایامی آئینه	
پیری میفشان ای تعلق بهانه صد نیست چچیده بر ساز هستی اگر گشت باغخت و ریر صحرا ازین بجز و ارستن امکان ندارد سر شکم نیازم نم عجز سازم دو روزی ازین ما و من ست ناز	بدل چون نفس بسته آئینه چه دارد تخت ز زنجیر خانه روانیم از خود بچندین بهانه محو بیدلی خاک گشتن بهانه چسان کردم از خاک کویت روانه بجواب عدم گفته با شسته فشان
مجال است پروازت از دامن زلفش اگر جمله تن بال گردی چو شانه	
بتو نقش صحبت ما چه قدر بجانشسته چو جباب عالمی راهوس کلاه دارست ره ناز نیست آسان بجبال قطع کردن	تو بهاز و مادر آتش تو بخواب و مانشته بدماغ بوج مغزان چقدر هوا نشسته که فی از کره درین ره هزار جان شسته

<p>بغور و هستی ای صبح گدزد درین گلستان برهی که برق آزان بهمه نقش پای لنگند چو بکام نیست دنیا چه ز نیم لاف ترکش ز هجوم رفقا نم سرو برگ عافیت کو مکش ای سپهر رحمت بتلی مزاجم</p>	<p>که صد آئینه بر اهت نفسی ز پالش شسته بچار رسیده باشم من بی عصا نشسته نتوان نشانند دامن بغبار ناشسته که صدای ما بگو شوم چو هزار پاشسته که بصد تحیر اینجا گریه ز پاشسته</p>
<p>بوس کلاه داری ز سرت بر آر بیدل بچه نازد استخوانی که بروها نشسته</p>	
<p>بس که ما را بر آن لقا است نگاه بزم ما بس که محو جلوه او است کثرت جلوه هفت دید نهباست بمه آفاق رنگستان است بی تمیزی تمیزی ما دارد</p>	<p>عالمی را چشم ماست نگاه شیشه گر بشکنی صد است نگاه گر کند احوالی بجا است نگاه چشم گو باز شو کجا است نگاه چشم تا واکنی دغا است نگاه</p>
<p>بیدل از جلوه قانعم بخیاں چه توان کرد ما راست نگاه</p>	
<p>بوی وصلی هست در رنگ بهار آئینه عفلت دل پرده ساز تعلقاتی او است دهر اگر زین رنگ بر دازد بساط چشم تک عصه جولان آگاهی ندارد کرد غمیه بیتو چون گوهر نگه در دیده ما نرنگان شکست ببخودی ساعش کیفیت دیدار کسیت</p>	<p>میگند از م دل که کردم آیار آئینه جلوه خوا بیده است یکم در غبار آئینه میچکد تمثال چون اشک از ستار آئینه هم بروی خویش میسازد سوار آئینه احسب از ما نیز کل کرد اتظار آئینه در شکست رنگ من بنیم بهار آئینه</p>
<p>انتظاری نیست بیدل دولت جاوید بول حیرتم تا چند بر دار کس از آئینه</p>	
<p>دور از وصال روی تو ما نسیم دیده</p>	<p>چون شمع کشته داغ نگاه رمیده</p>

<p>باز آگه دارم از نگه و اسپین هنوز بر گریه ام نظر کن و از حیرتم پرس هر چند خاک من چو سحر با در برده است صد صبح زین بساط پرافشان و هم رفت میایدم ز جلت اعمال زیستن تا حسرت انتخاب حیاتیم ازین محیط شد نو بهار و ما نقشاندیم گردبال</p>	<p>نه خبر عه بشبیه رنگ سپیده عرض گد از صد نگمت آب دیده دارم همسوز رنگت گریبان در دیده من هم گرفته ام بی رنگت پر دیده نومید تر ز رنگی آینه دیده کنج دلی و یک نفس آرمیده در سایه کلی بنسیم وز دیده</p>
--	--

بیدل حضور خاتم ملک جم است و بس  
پشیمانی شکسته و دوش خمیده

<p>نیست خاموشی بکار شمع محفل جز گره از جنون بر خویش راه عاقبت هموار کن بر اسیران دل از فقر و غنا فسون محو نال ما گر مقام الفتی دارد دل است فرستی کوی تا بضبط خود نفس گیر و نفس ای خوشا نومیدی تدبیر فتح الباب من</p>	<p>داغ شد آبی که نپسندید بر دل جز گره وانمی سازد طیش از بال بسمل جز گره نیست در چشم گهر دریا و ساحل جز گره نال ما را در کوی چینی نیست منزل جز گره رشته کوی تا هست ما را نیست مشکل جز گره تا شدم ماحق نذارم در مقابل جز گره</p>
--	--

صاف طبعان بیدل از بهستی که دورت میکنند  
از نفس آینه ما را نیست در دل جز گره

<p>عالم و این ترد ما غیبهای جاہ نخوت شاهی دمان اژدهاست نا امید می دستگاه زندگیت میگد از د شمع از خود میرود خانه مجنون ما هم دود داشت عشق را بر نقص استعدا ما</p>	<p>شبنمی پاشیده بر مشت گیاه شمع را در میکند آخند کلاه تا رو بود کسوت صبح است آه کای بخود در ماندگان اینست رأ روزن چشم غزالان شد سیاه گریه ابر است بر حال گیاه</p>
--	---

<p>نرخ بازار کرم بشکتگی است مازکن گرفتار خویشت ره برد</p>	<p>اگر دلت چیزی نخو اهد غدرخوا از گریبان غافل بشکن کلاه</p>
<p>بیدل از غفلت لسی را چاره نیست سایه دارد گدا و پادشاه</p>	
<p>گرد رنگ تماشای تو پرداز نگاه راز مخوری دید از نهان نتوان داشت عمر باشد که بان جلوه مقابل شده ام بچو شمعی که کند دود پس از خاموشی در نهان خانه دل مرده ویداری هست اگر غفلت مشکافید که در عرصه رنگ</p>	<p>خیل طاوس توان ریخت ز پرواز نگاه صد زبان از مرثه دارد لب غماز نگاه میرسد بر من حیران چه قدر نماز نگاه حیرتم ز مرثه میکند از ساز نگاه میکشد گوش من از آئینه آواز نگاه بی نشان نیست خطای قدر انداز نگاه</p>
<p>چون شمر چشم بدوق که گسایم بیدل من که انجام نفس دارم و آغاز نگاه</p>	
<p>گر همه رفتی چو ماه از چرخ برتر سجده دام تکلیف نیازتست هر جا منزلت تا نگردد چیه فروش آستان نیستی ماله داری سرکشی کن از طلسم خود بر آ جرات پرواز خاکت را بگردون برده است در ضعیفی شیشه ساز عونت بیصد است</p>	<p>تا ز پیشانی اثر داری بر آن در سجده یعنی از دیر و حرم تا کوی دلبر سجده چون نماز جاها نسیلی خور هر سجده ای نمازت سنگ غفلت پر بگر سجده ورنه هر که میکشی سمرات بهر سجده از رنگ گردن غباری نیست در سجده</p>
<p>هم ز وضع اشک خود بیدل عیار خویش گیر از گریبان تا برون آورده سر سجده</p>	
<p>ای تماشایت چمن پر و بچشم آئینه ست حیرت و اما از و هم امکان غایت دعوی بارکین بینی تا توانی پیش برد</p>	<p>می تو خشم می پرورد جوهر چشم آئینه انتظار کس مکن با در چشم آئینه فرق کن تمثال از جوهر چشم آئینه</p>

جو ہر ہمت مخواہ از کس کہ ابنای زمان گرد عمر رفتہ ہم از عالم دل جستہ نیست	دیدہ اند احوال یکدیگر بچشم آئینہ گر نفس پی گم کند بنگر بچشم آئینہ
در محیطی گرفتار طرح حساب انداختہ با دو عالم شوق بال بسمل آسودہ ایم ما و عفتا تا کجا خواہیم رفع شبہ کرد غیر شور ما و من بر ہم زن دیگر نہ اشت رخت ہمت تازہ بند داغ اندو و تری ای خیال اندیش طوفان اندکی مرگان بال	رسخ پیش بود بیدل ہستی موہوم ما موشدم از پیکر لاغر بچشم آئینہ
کشتی مارا تخیر در سراب انداختہ عشق بر چندین طپش از ما نقاب انداختہ لفظ ما بجا صلی دور از کتاب انداختہ عیش این مردم مکہا در شراب انداختہ سایہ ما خویش را در آفتاب انداختہ میفشارد چشم من رخت در آب انداختہ	کشتی مارا تخیر در سراب انداختہ عشق بر چندین طپش از ما نقاب انداختہ لفظ ما بجا صلی دور از کتاب انداختہ عیش این مردم مکہا در شراب انداختہ سایہ ما خویش را در آفتاب انداختہ میفشارد چشم من رخت در آب انداختہ
رویف	یک نگہ گم نیست بیدل فرصت عمر شرار آسمان طرح و رنگم در شتاب انداختہ یامی تجمانی
نیاز و عرض نازت حیرت آئینہ پروردی تا شای سواد عاقبت برہ است از ہوشم ز رنگت تعافل برودہ است بچشم قتالم بروی چہرہ امکان من آن رنگت سبکپایم ز بس جوش محنت میزند این عرصہ عبرت سرت گردم جو بیت زعفران زار تا شاکن	ز دیوان نگاہ مشب برون آورده ام فردی مگر مرگان برون آرد کسی تا من کنم گردی بہ بازی نیز نتوان یافتن در طاسم آوردی کہ ہر کس میرود از خویش منجیر زمین گردی زمان ریشی برون آرند تا پیدا شود مردی نثار آسانت کرده ام یکت جہنہ زردی
ظہیدم آنقدر کردل فشردن محوشد بیدل بسعی کوفتنہا زرم کردم آہن سرد	ظہیدم آنقدر کردل فشردن محوشد بیدل بسعی کوفتنہا زرم کردم آہن سرد
زیر آہن برون آئی شکوہی نیست عرانی نموتای بہار اعتبار فیردگی وارد بیکدم خامشی نتوان رکفتہا برون جستن	جنون کن تا جبابی را لباس بجر پوشانی نمایار و بہار فضل سبحانی باستانی نفس را آب کن چند آنکہ گرد خویش نبشانی

<p>محبت نیست آبنگی که آفت جوشد از سازش حیا ایجادم از من بقا بچسبانی آید نذار و نقشی از حیرت و بسا آن خودارائی محبت تهمت آلود جاشد از شکست من دو چاره هر که گشتم چشم پوشید از عجز من</p>	<p>گسیستن بر بنی اردو ز نار مسلمان اگر قرگان گشودم چشم پوشیدم بچیرانی زور و دل چه میرسی بنوز آنمنه میخوانی حیا بگم کرد و پرور یافتانند از خانه ویرانی درین صحرای عبرت امتحانی بود عریانی</p>
<p>هوس از نسو تسلیم من صورت نمی بندد نگه نتوان نوشتن بر ماضی چشم قرمانی</p>	
<p>گر کیمزه خون چشم فراهم شده باشی ناصح سخن ساخته ات پر نکین است تا بار حسری چند نه بندند بدوشت بی جبهه تسلیم تو اضع دم تیغ است عاجز نفسان قافله سر مه متاع اند عمریت که آب رخ ما صرف طلبهاست</p>	<p>شیرازة جزای دو عالم شده باشی زخم هست بر زخمی که تو مرهم شده باشی آدم نشوی گر همه آدم شده باشی حیفت نگین نمانده خاتم شده باشی کونا که گرفتیم که جرس هم شده باشی ای جبهه تهمت چقدر غم شده باشی</p>
<p>بیدل مگذر چون مه نواز خط تسلیم بر چرخ اگر بیکر مو خم شده باشی</p>	
<p>ای غم اشک هوس مایل قرگان نشوی چه بهار و چه خزان رنگ گل حیرت نست بر قدر آینه راه نامل دارد افت رنگ بهم سووه افسوس مباد گشتی نه فلک اینجا به بنی طوفان است و حشت از کف ندی و بر فسدن نفس است فکر کیفیت خود نیستی میخواند شرم کن بیدل از آن جلوه که چون آب زلال</p>	<p>سیل خیز است جهان اینهمه عریان نشوی جلوه محو است که آینه نمایان نشوی لبشاد گره آبله دندان نشوی خون عاشق گهنی نیست پشیمان نشوی تا نوالی طرف اشک یقیمان نشوی ای نامه معنی کی نیست که قرگان نشوی تا سر از دوش زلفه است گریبان نشوی همه تن آینه پروازی و عریان نشوی</p>



محبوبم بر چه دیدم دوش دانستم تویی غفلت روز و داعم از خجالت آب کرد حرف غیرم راه میزد از هجوم ما و من مشت خاکی اینهمه سامان عجز نازکیت	گر بجهت مرگان گشود آغوش دانستم تویی اشک میرفت و من بهوش دانستم تویی بر در دل تا نهادم گوش دانستم تویی بیش ازین از من غلط مفروش دانستم تویی
---	---

بیدل امشب سیر استخوانه دل دانستم  
شعه را یافتم خاموش دانستم تویی

نشد ز آینه کیفیت مظاهر آرائی بغرلت ساخت دل تا وارمید از غفلت ایگان نوائی از صدف گل میکند گای غافل از حسنت بیار و حدت است آنجاد و فی صورت نمی بندد ندانم تا بکی باید درین ویرانه جوشیدن بنازم نشه یگرنگی جام محبت را بزار آینه حیرت در قفس کرده است طاوست بدان اوج قدر از وضع تسلیم تو بیباله سخاموشی مباحش از ناله نیزنگ دل غافل	نہان ماندیم چون معنی بچندین نگ پیدائی چہا میساخت این آینه گر میداشت پیدائی لب خشکی که ما و اریم دریا نیست دریائی خیال آینه دارد لیک بر روی تاشائی بهر محفل که ره بروم چه شمع سوخت تنہائی دل از خود رفتنی دارو که پندارم تو می آئی جہانی چشم گشاید تو گر کیبال گشائی فلک فرشی کرا خود یک خم بر و برون آئی نفس چندین نیتان ریشہ دارد در لب تائی
--	---

ز تخریب نفس عمریت بیدل در نظر دارم  
پر پروانه چندی بسون پرواز عفتائی

پروچ است قماش تو با ظہار تلافی خون ناشده ره در دل ظالم نتوان برد زندانی جرات کده دار فانیسیم آینه ولان جوهر شمشیر ندارند شکافت کس از نظم جهان معنی تحقیق زان پیش که احسان فلک ناله فروشد	ای کسوت موهوم فنارنگ بنائی جز آب که دیده است ز شمشیر غلابی برمانتوان بست خطامای معانی اجزای مدارائی مانیت مصافی از بسکه بهم تنگ نشسته است قوائی بیدل عسری ریز با تمید تلافی
---	--

	<p>کیم من تخصص نو میدی سرشت عبرت ایجاد بصحر اگر و مجنونی بکوه آواز فریادی</p>	
<p>کف خاکسرم از آرمیدن میدید با دی ندارد عالم ناموس چون من خجالت ایجادی مگر زخمی بیاله تا بعضی آید دل شادی که در هر ناله من تیشه دزدیده است فریادی صفای تیشه ام نقش است از بال پر پرادی</p>	<p>بخاک افتاده ام تا غرور شعله خویا بزا خطا از هر که سرزد چون جبین من در غرق غم طرب رخت شکفتن بسته است از عالم امکان ز سعی جانکنیهایم مشوای همنشین غافل بیاد جلوه خود حیرت ما را غنیمت دان</p>	
	<p>نمیدانم چه کم کردم درین صحرا من بیدل ولی میگویم و دارم بچندین ناله فریادی</p>	
<p>آتشم خاک شد ای سوخته جانان مدوی مگر آینه کند بر من حیران مدوی سنگ شد قطره اگر کرد به نیسان مدوی کاش از آبله بخشند بزرگان مدوی کرد این دشتم و دارم ز غزالان مدوی داشت این سایه بجز از فیض چراغان مدوی</p>	<p>نه نفس تر بستم کرده دامان مدوی شوق دیدارم و یک جلوه ندارم طاعت فصل جیاصلی اشک تریبار دارد جیلد جوی نم اشکیم درینوادی خشک یا چشم تو ز آوار کیم غافل نیست اشک بی گریه ام از بخت سیه بینید</p>	
	<p>بیدل از غنچه گرفتیم سبق را نوی فکر بود کوتاهی دامن بگریبان مدوی</p>	
<p>دو عالم ز نامت بر بزم چینه او سر کند بازی مرا چون سمع یکت کردن بچندین سر کند بازی بگو طفل شوخ از خانه بیرون تر کند بازی جهان بازیست اما کیست تا باور کند بازی کبو تر بایل پستی است بر جا سر کند بازی که از افراط شوخی طفل را لایع کند بازی</p>	<p>من دیوانه چون طفل که بر جا سر کند بازی و در آن محفل که طعین بوس باشد و همش ز لرزد اضطراب دل نفس در سینه خم سینه مزاج خوابناک افسان را باطل نمیدان بخاک از لپه مفکن جوهر بر و از بهمت را کل از بال طلب مالیدن آنگست ازین غافل</p>	

<p>طرب کن تا بساط و ہم ہستی زود طی گردد بغیر از سوختن چیزی ندارد فرصت کارش شہر در عرصہ تحقیق با ما چشمنگلی دارد</p>	<p>تکلف میکند دل ہر قدر لنگر کند باز شہر اول بدود آہن بر خاکتر کند باز کہ از خود چشم پوشد ہر کہ اینجا سر کند باز</p>
<p>قد پیری نمودار است طفلی تا بلی بیدل کچھ در خاک پنهان و مبادا بر کند بازی</p>	
<p>ز بس کہ کرد قصور نگاہ شرگانی صداع ہستی مارا علاج تسلیم است بناک مان شود ساز ما و من ہموار جنون بکسوت ناموس جلو ما دارد نہ ارزو آئینہ بودن باین ہمہ تشویش خطاست فکر اقامت بخود بلند اینجا حریف خلوت آنجلو و بودن آسان نیست</p>	<p>بخود شناسی ما ختم شد خدا دانی بس است صندل اگر سود و ایم شیان نفس نمی گذرد از تلاش سومان چو شک آئینہ صیقل مزین بعبریان کہ ہر کہ جلوہ فروشد تو رنگ گردانی کہ درس عمر روانست سکتہ میخوانی نبفتہ اند نگاہی بچشم و بانی</p>
<p>درین ہو سکہ تا ممکن است بیدل باش مکار آئینہ تا حیرتی نر بانی</p>	
<p>مانیم و دلی سرور قلی سرو پانی از پردہ ناموسی افلاک کشیدیم زین جوش غباری کہ گرفته است جہاز نتوان شدن از وہم و جود و عدم آزاد ہمت پسندد کہ باین ہستی موہوم بر ہم زن کیفیت یکتائی مانیم</p>	<p>چون ابلہ صحرائی و چون نالہ ہوا تنگی کہ کشد لاغری از تنگ قبائے فتح در خیبر کن اگر چشم گشائے باوام و قفس ساز کہ دور است رہائے چون عکس در آئینہ گیتی بدر آئے این سجدہ کہ بر پیکر ما بست دو تائے</p>
<p>بیدل تہی از خویش شدی ما و منت کو ای صفر ز اعداد تعیین نظرانی</p>	
<p>دیدہ داریم محو ہتظار متمد می</p>	<p>یارب این آئینہ رازان گل حضور سہمی</p>

<p>چون کنم بایدهش مقابل بشوم باعالی خاک گروم تا بچندین زخم بندم مرهمی در عدم بر استخوان جبهه میدیم خمی پرد و عالم خاک شد تا بست نقش آدمی نیست این آسودگیب جز کهنسنگا برمی تبع کین را جز تنک رونی غیبا شدومی بر سرو پای تو پیچیده است مارا رقی</p>	<p>انگه در یکتا پیش و هم دونی را بار نیست چشمه خون دگر دارد بن بر موسے من چون بلالم دستگاه عاجزی امروز نیست ای بیمار نیستی از قدر خود غافل مباش سنگ اگر گروی شهر خواهد کشیدن محملت مایل قطع وفا تا چند باید زیستن از گزند امتداد روز و شب ایمن مباش</p>
<p>با کمال عجز بیدل بی نیاز گوهریم در شکست ماکلا و آرائی دارو حمی</p>	
<p>چو رم دارم وطن در سایه شمرگان آهونی چو ماه نو بگرد و غم اگر بلالم سر مونی چو دل دارم پهلوی گوشه از عالم آن جونی بخاک بنجودی وادم غباری سرزبانونی مگر مینا بقل واکشد حرف از لب جونی جهان گردیست طوفان برده جولان بیونی ز شمرگان چشم و بانی پریشان کردیمونی شکست زنت صدانی جمع میباشی بیونی باین دنیا دارم بیایم افتاد است بیونی یقین مردی تو پیدا اگر نمودی همچون رونی</p>	<p>بو حشت بر نمی آیم ز فکر چشم جادونی بساط خاک عرض دستگا هم بر نمیدارد ز فیض و خشم هم پای جمعیت عنقا شدم آینه بیطاقتی ترسم کند روشن نواهی عنده لیبان کبک گل شد درین گلشن ز گرد مطلب نایاب بر خود میظدم کس وداع فرستم دیدار بل ماتم نمی باشد بیک عالم ترش رو کارم افتاد است مسموم قد خرم گشته در زمین صد عجبی امل ارم جهانی لغت و صفت در تماشای نسیم بسیارم</p>
<p>درین گلشن از بس شکست بیدل جای آسودن نگردانید کل بیم بی شکست زنت زانونی</p>	
<p>دل خون گشته گل کرد و غبار جسد و عویم شوخی اظهارند ارم</p>	<p>کسیتم من نفس سوخته منجمد نقش تصویر خیالم ز اثر تو میدم</p>

<p>چه صنمها که ندیدم بسراغ همه          میشود ضبط نفس رشته سراب          موی چشم آینه را گشت حضورند</p>	<p>وصل چشم و جهان جلوه دو چارم کند          موج را عقد گهر کرد بخود چمپیدن          مرده عافیتی یافتم از کلفت دگر</p>
<p>همه جاداغ کدانی نتوان شد بیدل          خجسته بیشتر از هر که ندارم مدد</p>	
<p>غبار دامن زنگی صدای دست افسوس          پری زیر بغل میگردد از بینای محبوب          چکیده نهایی خونم نیست جز آواز طاووس          چکید اشک من و حسن تو در آفاق زد کوس          که در خاکستر ما هم بر افشان بود طاووس</p>	<p>کیم من از نصیب عالم اظهار مایوسی          حساب این محیط مفت دید نه است سارم          ندانم تیغ قاتل از چه گلشن داده شدش          شکست آمدن تعمیر چندین جلوه است اینجا          نگردی ای شرار از کاغذ هم مشربان غافل</p>
<p>ز خود گر نگذری باری ز اسباب هوس بگذر          چراغی تا کنی روشن در آتش کسیر فانوسی</p>	
<p>توان دست از دو عالم برد اگر باشد کربانی          فرا هم میکند صد زخم تا ریزم نکدانی          چو مجرم وارم از یک شعله سامان چراغانی          دو عالم محو گرد تا رسد شرکان بزرگانی          بقدر کوشش رنگت نفس زلفت میدانی          گشا دبال چون طاوس دارد در گستانی          ز شرکانها مگر در خواب بنیم ربط چپانی          نوای شو قلم و گم کرده ام ره در نیسانی</p>	<p>ز عریانی جنون با من کند مغرور سامانی          تو اضع دستگا هم غنچه ام خندیدنی دارد          ز سوز دل تجلی مزرع بر قست بر عضوم          با سباب تعلق جمع نتوان یافت آسودن          بذوق بخودی چند آنکه خواهی سعی جوان کن          تا شافرس راهت از آزادگی مگذر          دو چشمی که با هم متفق باشد بعالم کو          ندانم از کد امین کو چه خیزد گرو راه من</p>
<p>بهر محفل چو شمع رنگ باید ریختن بیدل          نذار دو سال و ماه هستی چون فصل نیسانی</p>	
<p>از رهم بردار تا گیرد عصا افتادگی</p>	<p>چند پدید بر من بیدست و پا افتادگی</p>

<p>تخم اقبال ز فیض سجده خواهم بمتی      دام عجزم در زمین سرکشی خوابیده است      از شعاع مهر یکسر خاکساری میکند      غوطه زن در خون اگر با عجز داری نسبتی      خط پر کار کجالت ناتمام افتاده است      محرم نقش قدم سیرنگا هوش زیر پاست      خاک عاجز نیز خود را میستند بر روی آب      یار رفت و من چون نقش پای خاک افتاده ام</p>	<p>گر سرم چون بود ماند ریشها افتادگی      میکشد انجام فی از بوریا افتادگی      بر جبین چرخ بهم خطی است تا افتادگی      بر سر پای می بندد حس افتادگی      تا نسیاز دست را محو پا افتادگی      عبرت آموز هست وضع ما خوشا افتادگی      خصم اگر منصف نباشد تا کجا افتادگی      سایه میگردد پیکاش این نارسا افتادگی</p>
<p>همچو آتش سرکش بیدل که در بند سیر من      خاک بنیاد مرا دارد و میا افتادگی</p>	
<p>گاه گل گاه دچمن گاه هوا میگردی      مرکزت گردش پرگار قیامت دارد      حسن کیفیت تحقیق مجاز آینه است      بوش اندیشه نیرنگ حیاتت خون شد      چون سحر سلسله ساز و دواع تور است      طپش آئینه در ضبط خیالی دارد      شخص مثال شود تا تو به هسینی خورا      لامکان سیرت از بس که بلند افتاده است</p>	<p>ای خیال آئینه بوشی که چها میگردی      گرنه رنگ درین باغ چرا میگردی      این چه جامست که در مجلس ما میگردی      که نفس داری و آئینه نام میگردی      تا نفس راست کنی دست دعا میددی      کاروانی که تو اش بانگ در میگردی      اینقدر پرچه از خویش جدا میگردی      تا بگردون نگیری آبله پا میگردی</p>
<p>بیدل افسون شراری بدماخت ز دوست      با خبر باش که نقش کف پا میگردی</p>	
<p>نه با صحرای داری نه با کله از سودانی      چراغ حیرتم چون لاله در دست محروم      دل از کف داده ام و دیگر از حواله میروی</p>	<p>بهر جا میروم از خویش بیباله تاشانی      رهی کم کردوام در ظلمت آباد سوادانی      بسا مان خبارم و من افشاند دست سوادانی</p>

<p>مرابیدار سازد هر که بر راحت زندانی      که از هر نقش پایم تا عدم ختمه است غمخانی      که عمری شد بنام چیرتی دارم معنائی      تو گر امروز بیرون از خود آئی نیست فردی      خرامی میرساند حیرت آغوش بیانی</p>	<p>ره هر ذره همییراست بهر وحشت ایجان      درین صحرائی نو میدی که میخوابد سران من      دل من و اسکاف و هر چه میخوای تا شاکن      تعلق میفرود شد عشوه مستقبل و ضعی      بدرونی نگاهی در بیم افسرد است مرگانی</p>
<p>ندانم فروش تسلیم سر راه کیم بیدل      بدامن گردی از خود داشتیم افسانده ام جانی</p>	
<p>فسردی بخیب جیدی که شاید و انکی با      همان پرواز رنگت بسته بر آینه شیشه      بسوزوداغ شو تا بر رخ هستی نبی خالی      بتی دارم که خواهد ریخت آخر رنگ اینجا      مگر از خامه تحقیق بیرون افکنم با      خوشاعرض بضاعتها کف خاک و غریبا</p>	<p>رم بیابانی تغییر رنگی گردش حالی      بغیر از سعی بستی محرم اسرار نتوان شد      حصول اختیار آب و رنگ آسان نباشد      طپش در طبع امواجت بسی گوهر آرائی      چه پردازم با طهار خطابی مطلب هستی      به ناصور جگر عرسیت گردناله می بیزم</p>
<p>ز شریف جهان بیدل عبریانی قناعت کن      که گل اینجا همین کجما به پیدای پس ارسا</p>	
<p>رسانی بدان تا از خود بر نیانی      شود قطره گوهر بصر آزمائی      غرورنی و خجلت بور یائی      به بیکاریم گشت بیدعائی      زمینم فسر و برد از بی عصائی      ز خجلت نم از جبهه دارم گدائی      شاداد ساز مرابی صدائی      نگه شد بر پایم از سر مه سائی</p>	<p>چه معنی نمائی چه لفظ آشنائی      قناعت کند مرکز آبر ویت      درین انجمن غیر عبرت چه دارد      با هنگ ذوقی بر و از شوقی      هوائی نشد دستگیر غبازم      ترمی نیست در چشمه زندگانی      سخن کرد طوفانی انفعالم      تکلف مکن ساز تعلقه عنفتا</p>

<p>بہستی من و تو ضرور لیت بیدل نفس نیست جز نای خود ستائی</p>	
<p>خیالش بر نیما بد شعور امی بخودی جوئے ضعیفیبا بایامی نگہ افکند کار من ز صد آئینہ اینچاکت نگہ صورت نمی بندد ز بار حسرت دنیا می دون گشتم ازین غافل نہ با صبحی خبر دارم نہ از شامی اثر دارم از ان نامحضر بان منت کش صدر نگت احسام چنین مجو خرام کیست طاؤس خیال من بفصحت از نوای ساز ہستی پخیر رفتم</p>	<p>نمیکنجد بیدن جلوہ اش ای حیرت اغوشے چو مہرگان میکنم مضرابی آہنگ خاموشے تو بر خود جلوہ کن مارا کجا چشمی کو گووشے کہ معنی ہم نمی ارزد بچشم کردیدن دوشے نگہ می پرورم در سایہ خط بنا گوشے باین حسرت کہ گاہی میکند یاد فراموشے کہ واکر دست فرودس ازین ہر سویم اغوشے شنیدن داشت این افسانہ گر میدا ستم گوشے</p>
<p>دل داغ آشنائی در قفس پرورده ام بیدل بزیر بال دارم سیر طاؤس چمن پوشی</p>	
<p>نہ وضع عمر ہم منظورنی در مسکن آرامی بہا بر بخودی گویند بزم عشرتی دارد در نیحفل بان بریطلی افسردہ است ولہا بیاد جلوہ ات امید از خود رفتنی دارم بکمال خط مشکین دمید آخر بر خسار ش شہر گر دید عمر و من ہمان سنگ زینگیہ نگاہ بنی نیازی اندکی تحریک مہرگان کن</p>	<p>چو موج گوہر مگردیتی نیست بنی دمی روم تارنگت برگردانم و پید کنم جامی نیابی احتمال تو امی در غم نہ باد امی در آغوشی نگاہ واپسین وز دیدہ ام دمی چراغ دید تار روشن شود میخو اشم شامی نشد این خانہ اقمہ و دام منظور احرامی جہانی ہست آید گر تو از خود بگذری کامی</p>
<p>بزم جلوہ عمری شد کہ می پرورم بیدل ہنوز از حیرت آئینہ ام منت کش دمی</p>	
<p>ای نگہ خون کنی پوشیدہ پیدا چہ بلانی ظایر نامہ شو قسم پر پرواز ندارم</p>	<p>جلوہ نایت ہمہ اینچاست تو باری کجانی چقدر آب کنم دل کہ شود مالہ ہوائی</p>



<p>حاصل نیست در اینجا تو هم می گریه نیانی  صرفه ماست که در آغیۀ ما نمانی  تری و آب بهم نیست باین تنگ قبانی  از چه خود بین نشود کس که تو در کسوت مانی</p>	<p>خنده عمر نیست نمی آیدم از کلفت هستی  غیرت مهر نماید اثر هستی بخشم  حسن تحقیق که از عین دوی پرده گشاید  مقصد پیش اگر حیرت دیدار تو باشد</p>
<p>بیدل از ما نتوان خاست چه افغان چه ترنم  فی این بزم شکست است نفس بر لب مانی</p>	
<p>در دست فتنه داوند جام شراب  بر روی سایه نیمی بر آفتاب  کز نقطه دیا نش کرد انتخاب  در آتش است نیمی در چپا  تا یک فتح ستانم گروم کباب  در کسب حرص نیمی در خورد و خواب  یعنی سواد این شهر بدست آبی  قسمت کنند بر ما از یک حساب</p>	<p>شب چشم نیم مستش باشد بخواب نیمی  حسن از خط تو فروش است سامان خواب  کیفیت بستم بالید یکد موی  عمر بیت آهم از دل مانند دود مجمر  آن لاله ام درین باغ کز دور و بید ماعی  سرمایه یک نفس عمر آنهم بیا بعد ادریم  موی سفید گل کرد آماده فنا باش  قانع بجام و همیم از بزم هستی ای کاش</p>
<p>بیدل نشاط این بزم از بسکه بی ثبات است  چرخ از بلال دارد جام شراب</p>	
<p>چرا غان فلک خاموش گردانیدم  ز چشم انتظار آخر زدم گل بر سر راهی  شکستم زنگ خود تغییر دادم نشتر آبی  جبینی یافتم در نقش پیشانی پس از مابی  بطوف خانه دل کوش گر پیا شود راهی  ز سامان ادب گذر پرست این لشکر شاهی  برنگ شمع امشب در گریبان کنده ام چاپی</p>	<p>در دل نه خیال پر تو مهرت سحر گاهی  بهار آرزو نگذاشت در پیرنگ نو میدم  ز تنگیسبای دل کیغچه نتوان نقش بست بخا  بخاک آسانت چون بلال از بسکه گشتم  طریق کعبه و دیر اینقدر کوشش منجوا به  جهان کثرت اظهار عزورت بر نمیدارد  به بنیم تا کجا می برد فکر خودم بیدل</p>

<p>افقادیہ ام براہمت چون اشک بی روانی مکتوب انتظارم شاید مرا بخوانی</p>	<p>کرد و نگاہ فریاد از روی ناتوانی خاکسیت آب گوهر در عالم روانی دارد نفس کشیدن تکلیف شیخ حکمانی خواهد بسا در رفتن گردی کہ می نشانی قد و ناست اینجا خمیازہ جوانی حیفت کیہ دوزی بر نقد رایگانی مفت است بیدماغی گر نشہ میرسانی ناکردنت اولی کار کیہ میستوانی</p>	<p>از ساز جیرت من مضمون ناله دریا ب واماندہ ادب را سرمایہ طرب کو اینجا کہ بیدماغی زور آزمای عجز است از بستنی علامت تا کی غم اقامت بی صید و دیدہ دام محمود مینماید ہمت ب فکر ہستی خود را گرہ سازد خمنانہ تمتا جام دگر ندارد باطمع دون نسا مفرور احتیاجت</p>
<p>بیدل عبارت ہی مارنگ اوج گیرد از چاک سینہ دادم چون صبح زرد ہانی</p>	<p>گلبرگ کمانی پرتاوس خدنگی از رنگ حنا میرسد آئینہ بچنگی بیچارہ شہید زدم تیغ فرنگی دیدیم بر سنگی کہ ندیدیم برنگی داریم سری و بگریبان ننگی چون نقطہ نژودیم فشار دل تنگی بشکت دل اما رسیدیم بسنگی</p>	<p>دارد بمن دل شدہ امشب سر جنگی با خون کہ ساغر کش پیمانہ ناز است پیش کہ برم شکوہ از آن زنگس کافر آن جلوہ کہ بیرون خیالست خیالش مشکل کہ ز فکر عدم خویش بر آیم کامی بکشا و خط پرگار ز رفتیم فریاد کہ در سرمہ ہفتیدہ خروشیم</p>
<p>بیدل نیم آزاد بر سنگی کہ ز بہت پر چشم شرارم مژہ بند درگ سنگی</p>	<p>کف خاکسری باشوخی پرواز تلمنازی وگر نہ بی نامل سنگ ہم دار و دو بازی</p>	<p>حریف مشرب قمری نہ طاؤسی بازی سرت راہ گریبان وانگرد از بی تمیز با</p>

نفس عشرت فریبت اینقدر نیگامه مار  
 مدار ماجرای کاف و نون کی منقطع کرد  
 باین سامان ندانم صید نیرنگت که خوابده  
 حیار اہم نقاب معنی نازش نمیخو اہم  
 مگو از ابتدای من مہرس از انتہای من

نوای حیرتیم آن ہم بہ بند تارنی سار  
 درین کہسار عمری تند کہ چید است اواز  
 کہ چون طاؤس در بالہم چرخان کرد پرواز  
 کہ بترسم عرق بر جیبہ بند و چشم غماز  
 نگاہی بود خون گشت و چہ انجامی چہ آغاز

بجانی میرسی بیدل مہاش از جستجو غافل  
 دری از استان تا واشو دیکند پرواز

گراز گوہر کم سازی و گرد ستار ز پرچی  
 حجاب جوہر آزاد است گراسباب آزادی  
 غرور و عجز دنیا حکم شاخ آہوان دارد  
 نفس در سینہ یاد در دیدہ اندیشہ پیاز  
 اگر فقر از تو میبالد و گر جاہ از تو مینازد  
 جنونہا در امل غیر از دماغت کیست تاوار  
 کمند نارسائی در خور سامان چین دارد

دمی بی کشمکش گردی کہ زیر خاک پیرچی  
 ہمہ پروازی اما گر بساط بال و پرچی  
 تو ہم چند آنکہ بر خود بیش تابی بیشتر چی  
 عنانہا دارد از خود رفتنت شکل کہ در چی  
 ز آتش چرا پیہودہ بر ہر خشک و تر چی  
 چو موگرد در سانا چار میباید بر چی  
 جہان صید خیال تست بر خود ہر قدر چی

گر آزادی بندتہای دنیا خو مکن بیدل  
 مہاد او ہر چو طوطی بر پروبال شکرچی

خیالت بر کجا تمہید راحت پروری کردی  
 دلی دارم کہ گر آئینہ بنید حیرت کارش  
 نبود از حق شناسیہای الفت آنقدر شکل  
 بہ نفی وہم اگر میکرد عشق اثبات آزادی  
 چو قمری چشم اگر مید و ختم بر سرو آزادش  
 جنون چو شمع در رنگ بنای من زنداش  
 ازین افسانہا درو سر بیدل شود افزون

بجواب بخودی بوی بہارم بستری کردی  
 ہمان جوہر عرق از خجلت یجوہری کردی  
 کہ چون قمری پر پرواز را خاکستری کردی  
 شکست شیشہ ام سرد گر بیان پری کردی  
 بگردن گردش رنگ از تحیر چنبری کردی  
 کہ تا نقش قدم گشتن سراپایم سری کردی  
 کسی گوش اگر میداشت بایستی کری کردی

<p>نسبری نگان که یعنی بخدار رسیده باشی تو ز خود زرقه بیرون بچار رسیده باشی</p>	
<p>بهوای خود میر بهان روی ز خود که چو شمع به تربی نه وجدی نه طپیدنی نه جوشی نگه جهان نوردی قدمی ز خود برون آی سرو کار ذره با مهر حساب سعی دور است شمر بهار رنگی بکمال خود نظر کن</p>	<p>سرمازمانا که که پیار رسیده باشی بخم سپهر تا کی می نارسیده باشی که ز خویش گر گذشته همه چار رسیده باشی بتو کی رسم هر چند تو بار رسیده باشی چمنی گذشته باشی که تو نارسیده باشی</p>
<p>از شکست رنگ هستی اثر تو بیدل اینست که بگوش امتیازی چو صد رسیده باشی</p>	
<p>باین مکن خرامت فتنه در خوابت پندار خیال کیست یارب جوش نیرنگ شبتانم سراز بالین نازم یاد محفل بر نمیدارد جهانی شیرستی دارد از وضع جنون من خیال از رنگ تحقیق غباری در نظر دارد بکلت نیستی راه یقینت آفتدرواکن چنان با خود گوارا ساز نوش و نیش دور از را پنیک و بدد را سر کن و مسجود عالم شو</p>	<p>تبسم از حیاه گل بر سر آبت پنداری بجو م حیرتی دارم که بهتانت پنداری بساط خاکساری مگشکر خوابت پنداری گریبان چاکیم موج می نابت پنداری مصور در کین طرح سنجاست پنداری که هر کس هر چه آنجا یبرد بایست پنداری که گریغ از کلابت بگذرد آبت پنداری تو اضع بهم خمی دارد که محرابت پنداری</p>
<p>تخم صورتی نگذاشت در آینه نام بیدل صفای خانه دارم که سیلابت پنداری</p>	
<p>دورین محفل که پیدا نیست حسن و رنگ قصود علاج زندگی بی نیستی صورت نمی بندد ازین سو واکه من در چار سوی نه فلک که درین گلزار کم فرصت کد این صبح کوشنم</p>	<p>چراغ حسرت آلودی گلای میگویم وودی چو زخم صبح دارم در عدم امید بهودی ببین در سودن دستندامت دیده مودی عرقبای شمار و خجالت انفاس معدودی</p>

بیک شمرگان زدن آئینه بی مثال میگردد	بحیرت سازنگت خود گمانی میبرد رود
بچندین داغ آبی از دل ما سر نرد بیدل چراغ ناز مانیت تہمت قابل دودی	
بہجر کوش ز نشو و نما چه میجوی بہر چه صرف کندت رضا عنایت دان جز این کہ حرص کند خورد استخوان ترا محیط شرم بقدر گنہ عرق دارد سراغ قافلہ عمر سخت ناپید است ہزار سالہ رہ اینجا نثار یک قدم است بر امگاہ حسد پر فشانی انفاس	بسخان ریشہ نشت از ہوا چه میجوی زگار کاہ فنا و بقا چه میجوی دگر ز سایہ بال ہما چه میجوی ہنوز آئینہ از حیا چه میجوی زر بگذار نفس نقش پا چه میجوی ز خود بر آئی ز فکر رسا چه میجوی اشارہ است کزین نگلنا چه میجوی
بذوق دل نفسی طوف خویش کن بیدل تو کعبہ در غسلی خانقاہ میجوی	
مرد ملا شہم بہت دیدہ ندارد نظری شور جہان در نفسم صور قیامت جرم در بر ہرزیر و بی خفتہ فسون عدوی ذوق بہار و چمننت چون نشود را بہرنت پردہ رنگی درمی تا بچسمن راہ بری	آبلہ کو کہ نہم در قدشش جوش سری میگسلد ہر نفسی رشتہ ساز سحری در ہمہ سازیت رمی با ہمہ رنگیت پری جانب این انجمننت دل گنشد دست دری خفتہ بیال پری کار گہ شیشہ گری
بیدل خونین جگر مہلبل بی بال و پر م نیست درین غمگدہ نو طہ بی من اثری	
رفتی چومی ساغر و دیگر نہ نشستی عالم ہمہ افسانہ تکلیف صداع است ناراستی از جادوہ فہمت برداند بیدل ہمہ تن حلقہ شدی لیکت چه حال	ای اشک دمی بر قرۃ تر نہ نشستی آہ از تو درین مجلس اگر کر نہ نشستی بودی خط تحقیق و مبطل نہ نشستی بر خاک نشستی و بر آن در نہ نشستی

<p>سر شکم صدی سحر خندید و پیدانیت تاثیر      باسانی بدان ایستاده دیدار گردید      من و مشتق ندامتها که چون قرکان قربانی      جهان میدان آزادیت اما مردیمت کو      اگر از اهل تقوانی پر سبیز از توانائی      چه دیدی ای مائل زین خیال آبا و موی      دل پر دارد از مجنون مانگت کف طفلان      نمود معنی احوال با صورت نمی بندد</p>	<p>کنون از ناله در تاریکی شب حکم تیری      صفا در پرده زنگار دزدیده است بگیری      نشد ظاهرا چندین خامه ام یکت اشک تیری      ببالد از نیستان تعلقاتی من شیری      که در کیش محبت جز جوانی نیست بی سیری      تو خواهی عرضه ده تا من هم آغازم تعبیری      مگر خالی کند در صورت ایجاد زنجیری      مگر سازد خیال موی مجنون کلکت تصویری</p>
	<p>ز بیداری برک از جستجو غافل نیم بیدل      بزیر خاک هم چون از فغانم هست شبگیری</p>
<p>ندارد ساز این محفل مخالف پرده آهنگی      فسردن تا یکی ای پنجر کردی پرافشان کن      چو شمع خام سوز از نار سائیهامی اقبال      درین که بسار مگذری ادب کرد و دیر سگ      سحر گاهی نوای نی بگو شمع زد که امی غافل      درین گلزار آخرا ز فسون فرصت اندیشی      خصای وادی امکان ندارد گردی الفت</p>	<p>چمن فریاد بیل میکند گریه کند رنگی      تو هم داری بزیر بال طاووسان نیرنگی      نه پامانده نه جولانی بمنزل خسته فرسنگی      پری در شیشه باله گریه کرد و پیلوی سنگی      نفسها ناله کرد و نار رسد سازی با بیل      فسردیم و نه بستیم آشیانی در دل تنگی      همان جیبیت بدمانست رخسارت زنده چنگی</p>
	<p>ز طبع ما در شستی برویاد و رنگان بیدل      خرام ناله با گدشت در که بسار با سنگی</p>
<p>الحمد لله على الآله الكامله والشكر لله شئنا على نعمائه الشاطره والصلوة والسلام      على نبينا محمد وآله الطاهره که در ساعات مسرور و اوقات      مشکور غزلیات میرزا عبد القادر المتخلص بیدل رحمت      باهتام الحاج شیخ نور الدین ابن جویان در مطبع صفدی واقع یعنی بزبور خنتا لم تهه گریه</p>	

منوی محیط اعظم

بسم الله الرحمن الرحيم

حمد نشاء آفرینی که مبنای حقیقت انسانی را از نشاء و لقد کرمانی آدم علوی مفاخره  
 بخشید و پیمان شهود جسمانی را به نسیم نخت فیه من روحی لبریز صهبای هستی گردید  
 خمهای سپهر در بز مگاه فرمانش پیمان وار سگر گرم گردش اند و طومار محیط در دریای پیش  
 چون ناف گرد آب اسیر کند چش گاهی نشاء را بکسوت حیاتی در کوچه رگهای تاکن میدود  
 و گاهی دانه انگور را از راه خلوت مکه خم بر منزل گلزار دل میرساند محیط در سعی گوهر طلبش  
 سراپا عرق چین است و موج در ترود کنار اشتیاقش سر اسر چین آستین در وادی خیالش  
 یح و تاب رشته نفسها جاده پریشانی است و در بهارستان عنعن همواری مد نظر با  
 خیابان گلسن حیرانی صبح تا از شمع جهالش می زند خانه خورشید روشن میگردد و هلال از  
 کمالش لپی تر میکند پیمان ماه لبریز میشود ساغر بیطاقان دشت آرزویش چون دایره گرد  
 باد سرازیر خاک بیرون کشیدن پیمان و اصلان دریای جست و جوش چون حلقه گرد آب  
 بگرد خویش گردیدن گوه بر آستانه رفعتش کترین خاک نشینان آسمان در جام خانه قدش  
 یکی از کوه استتینان نبوت سرخوشی است از خمخانه عالم اظهارش ولایت نشاء است  
 از صهبای ساغر اسرارش نظم زهی پیوده سرازیر و عالم بخط جام استعد  
 آدم ز جامش جبهه تا بر زمین ریخت عبار از مشت خاک ما بر انگخت سر خم تا بفر  
 اوست هموش ز جیب خویش دارد پند در گوش فروغ با ده اش تا در نظر دید نظر

از خط پیمانہ گرد خویش گردید بزمش از ادب ناکرده مسکن صراحی پای نشناسد  
 ز دامن سبُودر پاش راز می پرستی ازان دندیده سر در جیب مستی که هر کس را  
 روستی است در پیش بدست خود نگه دارد سر خویش اما بعد بدانکه این میخانه ظور حقا  
 نه ساقی نامه اشعار ظهوری آینه پرواز کیفیت و قایقت نه زنگار فروش خار بی شعوری  
 زنگ این تنگه و عالم شوق در نشسته پیرای می دماغ اورا کست اگر چه از آب دیده خامه ریخته است  
 اما خمیر مایه بنیادش موج جواهر اسرار آمیخته جوهر شناسان آینه حال از نقش خطوطش سر زانو  
 دیده تا شا و مخمور طبعان صهبای کمال از فصیل بین التطورش خمیازه آموز ساغر نما مجلس  
 فطرت آرا آثار مسطرش بر شمشیر ساز طایران گلشن فکر بلند رگشایش اورا قش بال پرواز نا آشنا را  
 هر قطره این محیط طوفانیست آتش خروش و غواص یگانگی را بر موجش آشنائی کند بدوش لاجرم  
 هر بی مغزی را کیفیت مطالعش پیشه زدماغی رساند و هر تکلف را پیمانہ ورق گردانیش جرمه  
 اورا ک نه بخشاند که ساغر گرداب در خور کام نینگ است نه منرا وار حوصله مور و قله قاف  
 شمشین همت عنقا است نه کمینگاه تشیانه غصفور بلالی در اندیشه این سپهر کمال چون ماه باریست  
 وز لالی در تماشای این محیط اعظم باب حسرت نزدیک سالک تا طی مراتب عرفان نماید از جادو  
 استغیابم آن دور است و طالب تا بر منزل کمال رسد از وصول ادراک آن معذور پس صیت  
 معانی طبع حساست را در خروش افکنده و گوشمال نعمه الفاطش دماغ شیدا را بوش آورده  
 و صورت پذیری شا بد جبعش با آینه طبع سلیم کمال است و معنی غامی سواد ملتوش جز جمع ای می نسا  
 و شواری اینجا طوطی از خموشان است و میا از پنبه بوشان نظم ازین میخانه نتوان بود غافل  
 که در ما میگشاید بر رخ دل تواند عقل اگر اینجا رسیدن چومی خواهد بستی آرییدن بجز  
 معنی داده پیغام ورق گردانیش از گردش جام بیدار نشه طرز و پسندش صد احشمان  
 مضمون بلندش و رقبا بسچو مخموران مدبوش گشوده از کل خمیازه غوش از طرش  
 موج صهبانته بر دار سوادش در سیستی نمودار خط مسطر خط جام معانی سر پاموت  
 آب زندگانی عروجش نشه پرواز تفکر بهار بخودی زنگ تخیل می صافش بوجدت محبوبون  
 کل جامش نظر بر حق گشودن تاریخ کتاب این نسخه که از خانه ابهام رقم گردید مسی محیط اعظم



دریافت و بیزخرد از روی حساب سال تمام از بنایش مدغم فهرست ادوار  
دور اول جوش اظهار خم بزم وجود دور ثانی جام تقسیم گلستان شود دور  
ثالث موج انوار در بحر وجود دور رابع شور سر جوش می فیض حضور دور خاکی  
رنگ اسرار گلستان کمال دور سادس بزم نیرنگ خط لوح خیال دور سابع  
حل اشکال در عقید بیان دور ثامن ختم طومار رنگ و پوی زبان دور اول

جوش اظهار خم بزم وجود

منی بود بی نشئه کیف و کم  
مُتبراز و در غبار صفات  
مقدس ز تنخیر سینا و جام  
نه صدر قدح بزم اظهار او  
نه از موج او نشئه رنگین زبان  
نه چشم جالبش تحیر بدوش  
نه مخموری از بوی او سقیدار  
نه صافش زبردست درواز گراف  
نه چشم قدح محقق چون نگاه  
نه غفلت ز جرعه اشش نقش داغ  
نه جامش مربع طراز قعود  
نه دست سبوش نگهبان سر  
نه خمیازه چاک گریبان جام  
نه رنگ حروفش شکست کتاب  
نه ساغر گل روی دست نیاز  
نه انگور عقدی ز اندیشه داشت  
نه صاف حقیقت نه درد مجاز

خوش اندم که در بزمگاه قدم  
منزله ز اندیشه حادثات  
نه مرهون طبع و نه محتاج کام  
نه خم خلوت آرای اسرار او  
نه از جوش او مستی آتش عنان  
نه ابروی موجش اشاره فروش  
نه از رنگ او سر خوشی اشکاک  
نه در دوش سر افکنده دریای صاف  
نه بان از دل شیشبا بچو آه  
نه آگاهی از صاف او تر دماغ  
نه میانای او مست شوق سجود  
نه پای خمش مصدر خیر و شر  
نه ابر نقش از خنده عشرت پیام  
نه مستان او قابل احتساب  
نه پیمان آئینه پرواز ناز  
نه ناکش ز صورت رنگ و ریشه داشت  
نه ادراک علم و عیان بی نیاز

همه فارغ از درد و آلودگی  
 در آن بزم مجوسیت لامکان  
 بد و نیک از جام اطلاق مست  
 حدوث از کمال قدم کامیاب  
 در آغوش پیمانها نقش خط  
 نه آینه باده مستی نما  
 زخم هویت همه جرعه نوش  
 معانی نگردیده از لفظ دور  
 بساطی کزودانش آگه نبود  
 مصفا از تشبیه آینه اش  
 نه جوشی ز آهنگ مستی در و  
 نه از ارغنون نغمه بدر طرب  
 ربایش مجرد از صوت و صدا  
 ز زخم زبان گوش طنبور کر  
 گره داشت تارش زنگ خروش  
 بزم و زیر او در مقام جدال  
 بجلوت سرای مقام حفا  
 تتر و چراغ شبستان او  
 خموشی بزمش ترنم بیان  
 نه بردست ساقی تندج را نظر  
 نه غم فی طب فی خزان فی بهار  
 بیجا نه غیب لاهوت مست  
 فی و نغمه مطرب و لسان

همه مست صهبای آسودگی  
 نه از واجب و نی ز ممکن نشان  
 تقید بر افشاندن بر پوش دست  
 هم آغوش هم همچو کیف شراب  
 نهان همچو اسرار خط در نقط  
 نه حرف لب جام هستی صدا  
 ولی جمله چون نشه در می خموش  
 نخورشید چیده امواج نور  
 بچولانش اندیشه راره نبود  
 پر از نقد تنه گنجینه اش  
 نه حرفی ز قانون هستی در و  
 نه مضرایش از جنگ محراب ساز  
 بیش بی تعلق ز برکت و نوا  
 دف از سیل عارضی بخبر  
 چو اسرار در طبعهای خموش  
 نهان چون سخن از زبانهای لال  
 هم آغوش خواب عدم نغمیا  
 تقدس بیاد گلستان او  
 تحیر بجزار او محل نشان  
 نه از حرف مطرب صدرا خبر  
 نه کیفیت می نه رنج خمسا  
 هم ساقی و باده و می پرست  
 پس پرده ساز و وحدت نهان

که آمد خُم واحدیت بچو شس  
 جهانی با فسون با بنگ کن  
 ز صد سیند یک آرزو چو شس کرد  
 محیطی شد از جوش خود ناشکیب  
 شد امکان ز باغ وجود آشکا  
 در آئینه وحدت بی نشان  
 مرتب شد از لای حتم وجود  
 نمودار شد نه خُم کائیات  
 فلکها ز شور می بی مثال  
 عقول و نفوس از عدم حجاب  
 جنبه یقین یافت از بی جهت  
 عناصر زمستی خبر داده شد  
 ز یک جوهر اقدس بی قصور  
 ز مرآت اسکال برخاست نگ  
 همه در منای کسب کمال  
 بیک گردش جام مستی اثر  
 بیک جلو و فیض پیر معان  
 در عیش میخانه مفتوح شد  
 نصیبی ازین می بادم رسید  
 صبحی ز زمان تا نظر کرد باز  
 گل طبعش از بوی صهباشکفت  
 شد از شور این با دة شعله جوش  
 چو دل گشت آینه رنگ جان

بسمان صلا زو بگلها نگ نوش  
 بچو شید از شوق جام لدن  
 یک آهنگ منزل بصد گوش کرد  
 ز امواج افکنند دام فریب  
 بدامان گل رنگ گل شد غبار  
 صفا گشت از جوش جوهر نهان  
 بزم تجلی ظروف شهود  
 صفت گشت ظرف می رنگ ذات  
 پرواز مستی گشود ند بال  
 بر انداخت از روی مستی نقاب  
 صفها پدید آمد از بی صفت  
 موالید از خواب بیدار شد  
 عد مخانه نه عرض یافت نور  
 عیان شد ز هر شکل صد موج رنگ  
 همه حیرت اندوز بزم وصال  
 ز خود رفت هر کس بزنگ دگر  
 شده جمله اسرار مستی عیان  
 قدح دل بسو جسم و می روح شد  
 ز حیب خمار عدم سر کشید  
 بالحد شد آهنگ ساز  
 شنای پیر خرابات گفت  
 غبارش بر افلاک رفعت فروش  
 چومی نشد دید در خود نهان

عیان گشت از خط جام شراب  
 بمعراج قصر حضور وصال  
 ز دل یافت شمع بساط حضور  
 بجنانه آگهی راه برد  
 در آینه جام دید آتش کار  
 نفس گرفت آب دلش سر کشید  
 لب او چو از گفتگو ذوق یافت  
 عیان گشت صبح از نقاب شب  
 اگر کند مش را بزن شد چه بک  
 کسی را که پسر معان برگزید  
 بود و وصف مستان طلوع چو  
 چو ادریس شد سرخوش جام فیض  
 که هر کس بجام معانی رسید  
 بدل یافت برقی ز اسرار علم  
 رسا شد کمند و هم بهشتیش  
 بهار حقیقت خزان برگ نیست  
 چو از لوح دل نقش او نام رفت  
 حباب میش از ادای نگاه  
 ز تار ز بانس بزم بیان  
 ز شوق تاشای حسن قدیم  
 دلی که ز غبار کدورت نمی است  
 بود آگهی موج گلزار عشق  
 وز آن باوه چون لوح شد کامیاب

همه علم اسماش چون آفتاب  
 شدش موج می نزد بان کمال  
 گرفت از قدح رنگ مستی ظهور  
 که اسلام و کفرش بود صاف در  
 که هوش است مستی و غفلت خا  
 همان موج می سر ز ساغر کشید  
 همه قفل شیشه شوق یافت  
 بهشتی شد از وسعت مشربش  
 که مست و فاذر خطا بست پاک  
 ز عصیان گلی جز هدایت پنجد  
 که کردند سرخوش مستی قبول  
 شنید از لب جام پیغام فیض  
 بر چشمه جاودانی رسید  
 که شد گرم از درد بازار علم  
 خزان کرد درم از گل مستیش  
 که در عالم معرفت مرگ نیست  
 لب ساعش درس توحید گفت  
 بشرح اشارت او کرد و راه  
 بر آینه زرد ساز علم نهان  
 باغ جهان شد چو شبنم مقیم  
 درین بزم آینه آگهی است  
 که گل کرد از رنگ بازار عشق  
 جهان دید نقشی ز موج سراب

بدورش طبایع چنان گشت مست  
 شکستن سخن را بجانی رساند  
 بهر سر ز بس باده مستی گذاشت  
 ز پیمان نه جیل خلقی در آب  
 بر آن قوم شد فوج طوفان سوا  
 بطوفان حیرت فرای خطیر  
 اگر موج کلفت ز آخر گذشت  
 چو بوش ازین نشه آگاه شد  
 ز گردا بهاگردش جام یافت  
 چشمش گشود نذران بقرنگ  
 رسد گرمی نشه لایموت  
 بر افروخت در عالم بزم آب  
 بدام بلا بکه آزاده بود  
 ز ساعند شود می بخوبی نثر  
 ز میخانه معرفت زین سبیل  
 ز نور شهود بقا جسر عه یافت  
 و ما غش چنان گشت ازین باده گرم  
 چو موج میش رنگ مستی که خت  
 گرمی بسکه شد گرم مستی سرش  
 ز فیض صفای دل روشن است  
 چو ابر کرم عرض احسان دهد  
 پی سجده شیشهایی صفت  
 چو افتادش از مطرب نیک هوش

که از بخودی رنگ صهباشگشت  
 که در جام و مینا صدائی نماند  
 کس از عالم آب سر بر بنداشت  
 فرورفت چون درومی در شراب  
 که در آب آرام گیر و غبار  
 همان کشتی می شدش دستگیر  
 به کشتی می میتوان در گذشت  
 ز کام ننگش طر بگناه شد  
 چو گوهر ز کام نفس کام یافت  
 زبان ثنا خاریشت ننگ  
 چو خورشید جا کرده در برج حوت  
 چراغ خموشی چو چشم جناب  
 تو کوئی بکام قدح باده بود  
 صدف چیست بزم فروغ کبر  
 چو افتاد نوبت بجام خلیل  
 ز کیفیت آفلین سر بافت  
 که بر تار نمود زرد آب شرم  
 کرو شا بهستی آئینه ساخت  
 نشان از گل نازدوا حکرش  
 که گلخن هم آئینه گلشن است  
 خس و خار را گل بد امان نهد  
 بنا کرد میخانه معرفت  
 ز آهنگ شکرانه رمزی بکوش

جگر گوشه خویش رازان نبید  
 ذیح از نبید رضا بود شاد  
 ز شمشیر قربان سپهر معان  
 سلامت ز تسلیم آمد بدست  
 ز تسلیم شد شهر نقش نگین  
 ازان می که بر عالم آشوب ریخت  
 ز شوق جگر گوشه خویش تن  
 چنان دید تا شیشه اش خون فشاند  
 بر آورد چشمش بیاض از سواد  
 ز پیراهن یوسف خن مست  
 به بیابانی اشک طوفان دلیل  
 سفیدی چشمش ترش جا گرفت  
 در خانه چشم بر غیرت است  
 چو اشک آورد سیل طوفان ترا  
 بیک قطره اشک الفت نشان  
 همان باده رنگ گلزار ورد  
 ز صهبای حسن آتشی بر فروخت  
 ز لیحا که زد دست برداشش  
 چو ساقی که در بر مگانه نیاید  
 دلش بود از دست او جام پاک  
 منی داشت از رنگ حسن بدام  
 بیزم طر جگانه نیاز  
 ز کیفیت جام وحدت تمیز

بقر با نکه بزم وحدت کشید  
 چو ساغر سر خویش بر کف نهاد  
 که شد حلقه جام خط امان  
 رضا پرده از سایه رنگ شکست  
 بود سجده اوج کمال جبین  
 چو در ساغر دور یعقوب ریخت  
 چو لخت جگر کرد در خون وطن  
 که در سینه اش لختی از دل ماند  
 کز و پنبه در گوش میسنا نهاد  
 بهوی خمار تا شاکست  
 ز قرگان دریافت امواج نیل  
 کف پرده بر روی دریا گرفت  
 بخاک ترخت بینش نشست  
 بشویند ز تسلیم بنش سواد  
 بیاضی است رنگ سواد جهان  
 چو در ساغر یوسفی جلوه کرد  
 که تابش دل پیر کنعان بسوخت  
 همان برق بود آفت خرمش  
 کند دست بر ساغرمی دراز  
 قدح راز چاک گریبان چه پاک  
 که شد جاده اش رنگ میانی جام  
 رخس داشت آینه حسن ناز  
 بطع جهان شد چو ساغر عنبر

بهر آئینه حسن را جلوه ایست  
 بزندان بود همچو می در ایام  
 چو داوود ازین باده آمد بگوش  
 از و نغمه آهنگ هستی گرفت  
 چو عینا بالجان موج سرور  
 جمانرا بوصل طرب بار داد  
 شه از نغمه اش راز حق آشکار  
 دماغش چنان سوز دل گرم داشت  
 از آن شعله فولاد را کرد آب  
 اگر سعی در سینه گیرد محل  
 چراغی که از ذوق دل روشن است  
 سلیمان ازین نشئه چون یافت کام  
 در واسم اعظم خط جام بود  
 بزم آمد از ساعتی آگهی  
 ز کیفیت ساغر عدل و داد  
 برای که شد مست شوق خرام  
 چوستان سالک ز روی کرم  
 با توب کر صبر ساغر رسید  
 دلش گشت چون غنچه در پرده خون  
 کلید زبان گشت قفل دهن  
 نشد بر کسی رنگ زخمش عیان  
 ز زنجش بهار طرب رونمود  
 نفس رنگ دل گردا چرخ و تاب

که خوبی به رنگ بی نشئه نیست  
 بر اورنگ چون بوی می در دماغ  
 دلی یافت چون فی ترخم فروش  
 صدا از لبش جام هستی گرفت  
 عیان کرده راز طلسم ظهور  
 گل عیش را رنگ اظهار داد  
 چو از قفل شیشه رنگ بهار  
 که چون موم آهن بدستش گشت  
 ز ره باف شد همچو موج شراب  
 درشتی بزوی مناساید بدل  
 که از دو عالم در روغن است  
 انگین باده و خاش گشت جام  
 که خلقی برور سخت رنگ سجود  
 چو خورشید با تاج فرماندهی  
 پری داشت در شیشه انقیاد  
 زمین راز نقش قدم داد جام  
 نیاز زد هرگز ز دل مور هم  
 می راحت از آب آتش کشید  
 نزد از لب شکوه آهی برون  
 لبش چون لب جام شد بی سخن  
 در آئینه اش ماند چو هر نهبان  
 خارش همه نشئه شوق بود  
 بود موج آئینه ساز حباب

توان گشتن از درد مرآت راز  
 چو دوران عرفان بمونی رسید  
 نمود از گل جلوه آن شراب  
 همان گردن شیشه بودش عصا  
 شد از قفل چو شش شوق بدم  
 ز فیض ازل خواست جام وصال  
 و گر آرزو تا خیال است و بس  
 ز مستی ره بطور معنی گرفت  
 ز کیفیت جام تکمیل نشان  
 تجلی شد از نخل طورش بدید  
 همان نخل گردید مینای او  
 طلب گل برون آرد از موج خا  
 کسی را که بر تاق شوق آشناست  
 میجا کرین باد و بونی گرفت  
 شفا گشت نامش بطبع تقسیم  
 زبان تا بگشفت معانی شود  
 لبش داشت از آب حیوان اثر  
 می روح که جوشش این خم گرفت  
 بید از فروغ می برق تاب  
 مکان یافت در بز مگانه حضور  
 ز آزادگی سر که یا بد نشان  
 سبک و حی آنجا که شد شمع راه  
 در این دیر چون نوبت این نمید

که انگور صهباشود از گداز  
 می شور شوقش زینار رسید  
 کفش ساغر مجلس آفتاب  
 که بر لشکر غفلت است از دما  
 چو مینا به سپهر مغان همکلام  
 کز و گرد آینه دار کمال  
 تمنای مسان وصال است و بس  
 قدح از بهار تجلی گرفت  
 شدش پیکر طور رطل گران  
 زهر برگ انی انا الله شنید  
 همان شعله شد موج صببای او  
 کشد از دل سنگ نقد شراب  
 خس و غار شمع تجلی ناست  
 در آن جام عیش آرزوی گرفت  
 و مش همچو جان شد بعظم ر میسم  
 چو موج می احیای موسیقی نمود  
 دعای قدح بود وردش مگر  
 ز آه اوج طرح چهارم گرفت  
 رخ خط در آینه آفتاب  
 بر پایا چو خورشید شد جام نور  
 بگیه و تعلق درین خاکه ان  
 توان شد فلک نیز همچون نگاه  
 بان صاحب بزم و حدت رسید



محمد شهبه محفل قدس ذات  
 شمس کان شهبه کشور بن خسل  
 بسرعت چنان بود عشرت پیام  
 چو خورشید برداشت انوار پاک  
 ترحم بسیار علامات او  
 گراز قاب قوسین جونی نشان  
 درین بزم غیری ندارد مقام  
 زلف محمد گر اگر گشوی  
 وجود آیت فیض اطهار او  
 کمالش بر افکنده بر روی ذات  
 شیونات ذات الله افعال او  
 زبانی با سرار حق تو جهان  
 ز فیض کف دست دریا گهر  
 ز ابرو کلید درو حدتش  
 لبش گوهر آرای درج حدود  
 چه مینا چه خم چه سبوح شراب  
 به تعظیم آن پادشاه کرم  
 زمین تا دهد بوسه بر جای او  
 فرورفت بر خویش از ان کوهها  
 دل بجز بیاب احسان اوست  
 بیای شایش کشد نو بهار  
 ز شوق نثارشش بزم وجود  
 نفسهای خاموشش گرم سخن

محیط خم هستی کانیات  
 قدم زد بمعراج فیض ازل  
 چو آمد شد موج صهبه با بجام  
 اگر سایه دید بر روی خاک  
 گرم همچو حق لازم ذات او  
 وجودش نماید ره این گمان  
 بود موج می بر رخ خط جام  
 ادا فهم الحمد لله شوی  
 عدم پرده نقش اسرار او  
 ز اسم محمد نقاب صفات  
 ظهور کلام الله اقوال او  
 دمانی ز غیب هویت نشان  
 بد الله چشم یقین جلوه گر  
 ز گیسو سواد خط کثرتش  
 خط جبهه اش موج جام شهود  
 همه مست در یوزه آسما ب  
 بود پشت افلاک تا حشر خم  
 جبین ادب شد سر پای او  
 که در حضرت علم او یافت بار  
 بصد چشم گرداب حیران اوست  
 ز بانهای برگ از لب کوهها  
 عدم کیسه نقد هستی گشود  
 به بحر خیالش همه موج زن

ز آئینه ذره تا آفتاب  
 سرد و مازل نغمه تاراو  
 از دوستی و هوشیاری ماست  
 و ماغ فتوح باز بر روی اوست  
 ابو بکر شد سرخوش جام صدق  
 ز پرواز طبع صداقت جلا  
 که دورت برون رفت ز آب گلش  
 خطارا درین آینه نیست راه  
 جهان بود مست شراب شهود  
 سحر از دم صدق او شد خجل  
 مهین شاه بد مجلس احمدی  
 تپی از غبار خطا سپینه اش  
 چو کیفیت می بد لکھا شفیق  
 کسی که می عشق ساغر کشید  
 دل هر که صدق طلب آرزوست  
 عمر یافت جام از می عدل و داد  
 نشد گرم بی اعتدالی سرش  
 شد از فیض آن نشه بخش کمال  
 کفش ریخت بر روی این خاکدان  
 ز تکمین عدلش بحشم یقین  
 بر وز هر قاتل نشد کارکر  
 به نظیر احکام نفس و خسرو  
 کشد مهر اگر ساغر اعتدال

ز نور تماشای او کامیاب  
 جهان بادیه و نشتر دیدار او  
 و زو راحت و بهیتراری ماست  
 درود صراحی همه سوی اوست  
 شراب وفا یافت در کام صدق  
 شد آئینه نشه مصطفی  
 صفا یافت جام فروغ دلش  
 بحسب صدق از نوشته می مجو  
 که مستیش خواب فراموش بود  
 که زد از نفس چاک در جیب دل  
 زد دل سرخوش ساغر بر می  
 بهار صفا فروش آینه اش  
 چو بوی گل از رنگ صورت عقیق  
 ز عالم بجز رنگ وحشت نذیر  
 ز لوحش بود موج نقش دوست  
 بر آفاق چون استوا خط نهاد  
 که شد گفته معدلت ساغرش  
 بعالم رواج می اعمت ال  
 چو خورشید جیش سوی آسمان  
 نمودار رنگ و ترازوی دین  
 ملامت بستان ندارد اثر  
 چو مشک است فاروق بر نیک  
 فروغ کمالش بگیرد زوال

سلامت روی اعتدال است و بس  
 درین بزم چون دور عثمان به بست  
 بر افروخت از روی گوهر حیا  
 جهان سرخوش از فیض کلک بست  
 ادا کرد در جلوه گاه رقم  
 برغان راز از خط افکنده دام  
 خط مسطرش جاوده آگهی است  
 چو میان کلک جوهر فشان  
 حوودان ز غفلت در آویختند  
 درین بزم کس راز افشای راز  
 چو از پرده شیشه شد بی نقاب  
 علی گشت سرشار صبای علم  
 شد از تیغ او تو سن فکری  
 بهر جافی همدم ساغر است  
 کاشش منی را که ساقی بود  
 که میخانه معرفت مصطفی است  
 ز ساقی مرادم همان ساقی است  
 جزا و نیست از لفظ ساقی عیان  
 منی را که شخص مروت چشید  
 نشد بعد او، سچو او بیچس  
 ولی را بود از نبی انتظام  
 دو پیکر زیجا نشان داده است  
 کند جام افشای راز شراب

درین پرده نقش بحال است و بس  
 می از جوش ختم جیا گشت مست  
 بیزم محسند چراغ ضیا  
 ز مستی در آغوشش موج میت  
 کلام ازل از حسیر و قلم  
 بود معنی نشئه در خط جام  
 که مانع ز سر منزل گم می است  
 فرورخت راز ختم بی نشان  
 به بیتان چومی خون او ریختند  
 چومی نیست حاصل بغیر از گداز  
 شکست است در موج رنگ شراب  
 که یکجگر عه او ست دریای علم  
 چو مخموری از لعنه موج می  
 جگر نشئه ساقی کو شر است  
 چو فیض حق از نشئه باقی بود  
 در رحمتش جبهه مرتضی است  
 کز نوشته معرفت باقی است  
 درین می همین نشئه باشد نهان  
 در آخنر شاه ولایت رسید  
 که مستی درین دور ختم است و بس  
 بجز شیشه نبود مرتبی جام  
 درین شیشه دو جام یکباده است  
 که ما و است آینه آفتاب

کسی از خشم عشق صہبا گرفت  
 زبان آور شاخ و برگ مقال  
 کہ شد چون خم بی نشان گرم جوش  
 بہر شیشہ کان می تجسلی نمود  
 چنان با ہم آمیخت جام و شراب  
 چنان مخط گشت رنگ ظہور  
 نہان در رنگ موج گل شد بہار  
 چو از شیشہ و جام تفصیل یافت  
 بطمع ظروف آنچنان شد نہان  
 زیکتا رصد نغمہ آمد برون  
 ز یکباد و خمہا و آمد بجوشش  
 عیان گشت از پرودہ این چمن  
 بیک خم سر بستہ شد جو گوگر  
 بہ موج آمد از جنبش یکزمان  
 ز یک شمع در چشم اہل شود  
 ز یک حسن محبوب شد موج زن  
 شد از گردش یکقدح آشکار  
 ز یک بجر شد حلقہ زن بیجا  
 تو دانی کہ ساقی کہ او بار کمیت  
 بہر دل ازین باد و فیضی رسید  
 یکی سر خوش ساغر از گشت  
 یکی چون سہمانہ حیران خویش  
 یکی شیشہ سان پنبہ در گوش کرد

کہ در محض قرب حق جا گرفت  
 باصل بیان دارد اکنون مال  
 بیمای اطہار شد میفروش  
 تو کوئی بزنگت همان شیشہ بود  
 کہ شد گوہر آئینہ عین آب  
 کہ شد رشتہ شمعہا موج نور  
 صد گشت در رنگ تار آشکار  
 می صاف در شیشہ تبدیل یافت  
 کہ جز رنگ ظرفش نہ بینی عیان  
 ز یک می برون جست صد رنگ خون  
 ز یک حرف شد عین در خروش  
 گل و سنبل و سبز و نترن  
 رگ و ریشہ و شاخ و برگ ثمر  
 ہزاران کلام جو بہر نشان  
 عیان شد گل و شعد و نور و دود  
 خط ابرو و چشم و زلف و دہن  
 می نوشت و صاف و زرد و خمار  
 حباب و اف و گوہر و موج آب  
 مغنی چہ و نغمہ و تار کمیت  
 بہر سر از نوشتہ شد پدید  
 چو خم بادل خویش دساز گشت  
 زود دست ہم دگر بیان خویش  
 زنگت حوادث فراموش کرد

یکی چون قدح لب فرا هم نرود	سرا پا دهن شد ولی دم نرود
یکی را بزم طرب هم چو نی	نفس وقف اسرار افشای می
یکی محو طاعت بزم نیاید	چو مینامی می روز و شب در نماز
یکی مست آغوش وصل بخار	یکی در غم بجز در رخ خار
یکی نغمه سنج تمنا چو آه	یکی بیدار هم چو تا رنگاو
یکی مانده در راه جولان ناز	چو نقش قدم سرخاک نیاز
یکی شد به بیستایی دل سوار	چو رنگ روان گشته وحشت شعاع
یکی غافل از کعبه کوی دل	یکی چون نفس در تک پوی دل
یکی چون خرد مست جام الست	یکی همچو غفلت در او نام مست
یکی چون شر در تنب اشتیاق	ز دل شعله اندر وز داغ فراق
یکی چون گل از جوش طوفان آه	نفس را بچاکت جگر داد و راه
یکی همچو داغ طلبه محو دل	یکی چون صدا فارغ از آب و گل
چو دریا یکی جمله تن اشکبار	چو صحرا یکی پای تاسد غبار
یکی از می سر کشی زرد ماغ	دل از شعله کینه چون شمع داغ
یکی ساغر عابسی دزدوده	هوس را به تیغ ادب سرزوده
چو گلبن یکی پارس در گل بیاغ	یکی لارسان مانده بر دل ز داغ
به تکلیف یکی کوه صاحب وقار	بخفت یکی چون صدا بیسترا
یکی شکوه پرداز جور قدح	یکی سبج گردان دور قدح
یکی نغمه پیا یکی حبس و نوش	یکی شیشه گر شد یکی میفروش
یکی کفر را غیب اسلام دید	یکی هر دور نقش او نام دید
یکی جام در گفت مرآت فیض	کز و میکند جلوه آیات فیض
یکی با دهر را شعله طور گفت	یکی تا کن را ریشه نور گفت
یکی گفت خم عالم مستی است	چو افلاک آئینه بهستی است

چو باشد در این طلسم شعور  
 یکی گفت انگور تخم دل است  
 ز انگور موج می اظہار شد  
 یکی را درین گفتگو ہنہم نہ  
 نداند کہ ساقی کہ و یار کیت  
 یکی گفت پیمانہ اندازہ است  
 در آئینہ سہ عنبر اعتدال  
 بیک قطرہ کافسزدنی از می کند  
 ز روغن چراغ از چہ روشن شود  
 سخانی کہ آب رخ کشتہ است  
 ہو اگر چہ جان پرورد لکش ہست  
 بود آب در طبعہا خوشگوار  
 بہر چیز حہ و سہ بہتر است  
 بنامی وجود از تو سہ بہ است  
 منصور آن باد ذبی مثال  
 بحسب ارچہ خون داد اصلاح دام  
 بر آورد از موج مستی زبان  
 می فیض در رنگ اصلی سیاست  
 گہر داشت بر جام قسمت لطف  
 جان جام چون شد بقلب حجاب  
 با ظہار جام و گریب گشا و  
 حریفی کہ باشد بیک حوصلہ  
 بقسمت کسی گرفتار است کند

عیان گشت جوش بہار ظہور  
 کز و نشہ چون ریشہا در گل است  
 چو بگداخت این سبجہ ز ما رشد  
 می و جام میباش در و ہم نہ  
 معنی چہ و لغتہ تار حسیست  
 ازین گل دماغ طرب تازہ ہست  
 توان دید حسن فروغ کمال  
 ز افراط آن جام می قی کند  
 بلاکش ہم از جوش روغن شود  
 چو در بارش افزود برق فناست  
 چو تندی کند شعلہ آتش ہست  
 چو بگذاشت از سر کند کار مار  
 چو موبہر سر افزود در دست  
 کہ میزان بیکت مو تفاوت نہست  
 چو یک قطرہ انسزود در اعتدال  
 چہ جوشش کند نیست غیر از فساد  
 ز ظرفش بر آمد انا الحق زمان  
 ولی لطف تکلیف ستان کجاست  
 پیشا و چشمش سجام و گری  
 بالید از شوق عیش شراب  
 چو نکل سمانہ خود ہم از دست  
 ز بیداریہ معاشش مگد  
 جہ اساعت عیش خود بکنند

ز میخا ز قدس هر سیزدیش  
 محو ز خشم محیط قدم  
 ولی بود فارغ ز کیف خسار  
 که من رنگ این باوه نشا ختم  
 مذااتم اسرار این باوه و حیات  
 رخصه بای نیرنگ کون و مکان  
 بطبعی که از نور وحدت شهود  
 ز هر باوه مستی پذیرد چسرا  
 گلستان کجا جو بر رنگ و بوست  
 گراز ساعنر ذره گیر و شراب  
 محیطی کز اینیه کش رفته رنگ  
 حریفی که شد میکش ختم ذات  
 چو شد طالب صاف وحدت کلیم  
 زیر معنان لن ترانی شنید  
 زمی در خور هر شرح دیده اند  
 طلب کی در بین آستان در خور است  
 بباطن می عشق وحدت ضیاست  
 نماید چو خورشید در جامه رو  
 ولیکن بصیرت صاحب جلال  
 ز یک آب گلشن ندارد فنون  
 نفس کز دمش شعله شد لاله رنگ  
 برو شیشه و جام مقدار خویش  
 قدح گر بود صاحب حوصله

برد باوه برو سعت ظرف خویش  
 گرفت هزاران قدح و صبم  
 رشوق شهود ازل بعیت سرار  
 تحقیق جاش نپسند و ختم  
 بهر شیشه جام آما و و حیات  
 نشد بخود آن بهوش پار زمان  
 ازل تا ابد یک خط جام بود  
 بهر جزئی تغیر گیر و چسرا  
 که این جمله اسرار اظهار است  
 چه اظهار مستی کند آفتاب  
 نگرداند از عکس سیلاب رنگ  
 چنان مست گردد ز جام صفات  
 بر آورد پا سے ادب اکلیم  
 که هر کام نتواند این می چشید  
 بیکه گیر این برد و جو شید و اند  
 که هر ظرف از صاف قسمت پر است  
 بظاهر فرو غش تفاوت ناست  
 ز شمع فزون نیست اسرار او  
 بود لازم ظرف نقص کمال  
 کز و برگ ریز است گلبرگ خون  
 بر آئینه نیست جز نقش رنگ  
 نزیب کسی از اندازه بیش  
 از و تا سو بست صد فصد

<p>بودند برق از دوزخ تا آفتاب      اگر ساعت چشم ترا از گراف      بجویند شرکان ز خود میرود      بفرعون جام جهالت رسیده      همه در دوشد باره ناب او      مگر خوابش از هوشش گیرد دلیل      همان می که در هوشش موسی فرو      همان آب در تیغ بر نده است      پندار کفر است از اسلام دور      ولیکن چشم حقیقت نظر      صفا گرچه از رنگ دارد نقاب      مگو کعبه از صاحب دیر نیست      ز افعال و اقوال جوشد خلاف</p>	<p>کجا ساعت بجزو جام جباب      بنخندند دل ز بند حرف لاف      زبک قطره اشک ترمی شود      که چشمش بجز رنگ غفلت ندید      می جلوه شد پرده خواب او      شکستند بر سرق او ختم نیل      بفرعون و بانان ضلالت نمود      که در جام ساعت گوارند است      سپاسیت و ایم هم آغوشش نور      کم است این یکی در ظهور دیگر      بود رنگ هم از صفا در نقاب      بدیر و حرم سجد و غیب نیست      و گرد زبک خم بود در دو صاف</p>
---	--

## حکایت

<p>شنیدم عجزی طرفیت خرام      که تا چند بر خلق بی اعمت بار      بکن شرم از جزرات این کلام      چو شیخ این حکایت ز فاصد شنید      که حاشا که اطاعت گفتگو است      دوزخی درین بزگه بار نیست      بجوشست پیوسته ختم وجود      میگرد و این ختم زمستی جوش      ز انور مانیت این گفتگو</p>	<p>فرستاد سوی جنید این پیام      نمانی کل راز حق آشکار      که ذکرش کنی نقل بزم عوام      لبش گشت بر قفل معنی کلبه      کلیمی سمعی اگر است اوست      عموم و خصوص نمودار نیست      همان شور جوشست و گفت شود      بعد رنگ یخچه و آبگت جوش      ختم بی نشان داند جوشش او</p>
--	---



ز پاس سخن ما تو عاجزیم  
 خرد را درین نشه اختلاف  
 شده هوش در رنگ غفلت نباشد  
 بکثرت ز وحدت چنان بارماند  
 ز دریا همین موج را دید و بس  
 نمیداند این کثرت آثار کیست  
 ز بوی که شد چاکن جیب سحر  
 فلک با کد امین سر است آشنا  
 ز حرف که کرد در زبان درویشان  
 نفس رشته دام کیسوی کیست  
 که میگوید این در سحریت پیام  
 کجا عشق تا گوشه شامش دهد  
 اگر لطف ساقی شود یار او  
 بر دزدش رنگ او نام بر  
 کز و معنی نشه بیند عیان  
 کشد در بهار تا شامی راز  
 بمان جام بیند دل خویش را  
 بود سرخوشش از فیض صبا  
 لباس تو هم ز بر کشد  
 بیا ساقی ای جرعه بخش کمال  
 چه باشد که از جرعه التفات  
 که از در داو نام پا در کلم  
 از آن می که خود را رمانی دهد

باز آن این گفت گو عاجزیم  
 که این عالم و خاص است آن درویشان  
 یقین گشته آینه دار گمان  
 که گوی حدیثی ز پیشین ماند  
 ز گردون همین دور فهمید و بس  
 پس پرده ساز نو اکار کیست  
 ز باغ که خورشید زد گل بس  
 باب که میگردد این استیا  
 که داد است حرکت نفس سخن  
 نگه جنبش تا بروی کیست  
 درین پرده آینه که گیرد مقام  
 ازین احوالی انفصاش دهد  
 سازد بیکر عمی کار او  
 دهد جلوه آینه جام را  
 ز بوی گل را ز یاد نشان  
 شراب حقیقت ز جام می  
 چومی صل کند مشکل خویش را  
 مه و هفت و سال و شام و صبح  
 ز جیب نقاب یقین بر کشد  
 نمایند رنگ سدر اعمال  
 تو بخشش ز قید خارم نجات  
 مقید بجزوم ز گل غافلیم  
 نگه سابدید آشنائی دهد

کند گریه را هدایت صفت  
 بمن ده که از جهل گردم تپ  
 بجوشم چو اندیشه از راز من  
 خرابی بود چندانندیشام  
 بده می که رنگی بر آورم  
 ز گردیشی برنگت گهر  
 و مد جوهر کلفت از سینه ام  
 غبارم بدامن مستی رسان  
 مکن سنگ و ساشه را مرا  
 تو ای ابر رحمت چه باشد اگر  
 تو ای صبح زافا دگان رومتاب  
 تو ای نو بهار چمن زار فیض  
 تو ای پر تو آفتاب ظهور  
 خلاصم ز بیابانی آه کن  
 برویم بود چندان مست نمان  
 مده رو باندیش کشته خرم  
 که چون سایه در پای خم سر خرم  
 کنم نفی غیرت چو از لای خم  
 چو صهبایم آغوشش بینا شوم  
 سر از حبیب مستی بر آورم چو جام  
 بگردم چو خط کرد جام شراب  
 کشم سوز گلزار عسرفان بیا  
 زغم برق بستنی بجانوس تن

و در مجلس رانته معرفت  
 کنم ساغر دل پر از آگهی  
 شوم چون دل آینه بزم کل  
 بخشکی دود تا یکی ریشام  
 چو جام آب عیشی بجو آورم  
 بود تا یکی مشت خاکم بر  
 و در رنگ پرداز آینه نام  
 عدم را بصر ای هستی رسان  
 نسیم عصا شو غبار مرا  
 بدریا شوی قطره را را جهر  
 بشبم رسان ساغر آفتاب  
 رسان بلبل را بگلزار فیض  
 چمن سایه را مرکز خط نور  
 بدو جام و این رشته ماه کن  
 در نا امید می خمیبا زوباز  
 مکن فرخش میخانه و حدقم  
 خمار کرد و رت ز سر در بنم  
 بعراج رو آورم از پای خم  
 باین عینک فیض بینا شوم  
 می عیش بستنی تو بنیم بجام  
 شوم طایف خانه آفتاب  
 کنم بستنی از باو و بی خار  
 چوستان بیرون آیم از سیر بن

پروبال از شوق پیدا کنم  
چه میخانه معراج صاحب دلان  
چه مینا دل صاف ارباب هوش  
چه می جلوه رنگ اسرار عشق

چو شور می آهنگت بالا کنم  
چه خم گرمی باطن مقبلان  
چه ساغر لب عارفان خموش  
چه مستی همه جوش بازار عشق

دو رباع شور سر جوش می فیض حضور

بهر سر موالی ازین باوده است  
ازو ساغر آسمان نغمه جوش  
ازو دامن کوه در زیر سنگ  
ازو خرقه بردوش صبح بهار  
ازو حسن آئینه بردار ناز  
ازو نامی شوق گردد بگام  
ز فیض بدو نیک ساغر چه است  
ازو گل بدامان بهشت طرب  
ز صافش فلک دورستی گزین  
ازو آب هم مشرب پیچ و تاب  
هوای می اندیشه کوی او  
ز موجش دل بجز شورش نماند  
ز بویش نفسها لطافت بدوش  
فلک رونمای کل این شراب  
شرابی که اندیشه حیران است  
اگر ساغر ازگر همیشه دم زند  
ازو جنبه جام خوشید تاب  
اگر از بوی فیض نالی رستم

بهر خرمن این برق افادو است  
وزو مرکز خاک تکین فروش  
وزو بال گلشن پرواز رنگ  
وزو دشت سجاده فرش غبار  
وزو عشق سرگرم داغ نیاز  
خم آسمان میزند جوش جام  
ازو کفر و اسلام مخمور و مست  
بحیم هوس هم ازو هست تب  
ز تهره اش مست بخوردین  
وزو شعله ساغر اضطراب  
نفس بهتد ارتک و پوی او  
ز شورش سر کوه مستی صدا  
ز رنگش نظر نا تحیر فروش  
شب آورد روز و ماه آفتاب  
سقا رتبه شمشیر شان است  
چو خورشید آتش بعالم زند  
وزو شیشه آئینه آفتاب  
شود رشته شمع نال قلم

نویسی اگر نام او در کتاب  
 لب خام تا حرف این مل کشد  
 اگر عکس جاش فتنه بر زمین  
 بکجسار ازو تا بری نام رنگت  
 چو ماند گهی آب انگور او  
 اگر شیشه اش پنبه گیرد بر  
 رسد که سجام عقیق این شراب  
 گرش پر فشانی برگ خندان  
 اگر جام گل یابد از وی کمال  
 شود آب ازو که نصیب سحر  
 اگر غنچه یابد ز بویش سراغ  
 گر آینه رو تا بد از ساعتش  
 گرفته ازین می بجام صدف  
 گر این بادور شیشه کرد نقاب  
 می جلوه اندوز مینای ناز  
 بنجاصیت خرمی بے سخن  
 شرابی که هر موج او درایغ  
 ازین باده دردی که در ساغر است  
 کند جلوه ازین می خوشگوار  
 چو بویش کشد سربوی چین  
 گر این عصمت آئین شود بی نقاب  
 شراب قدح سوز مینا گداز  
 پهای خمش گرفت سایه وار

خورد سطر چون موج می چپتاب  
 چو مینا صریرش بقلقل کشد  
 شود جوهر صبح نقش نگین  
 چه خون لعل جوشد زر گهای سنگ  
 بی چید خم کبیر را شور او  
 کند روشنش بس چو آب گهر  
 شفق پر کند دامن از آفتاب  
 دهد سایه اش جلوه آهوان  
 چو خورشید رنگش به بنید زوال  
 چو ساغر بد سعی مستی نثر  
 زرنگش تو انگر در روشن چرخ  
 زند موج تا در نظر جوهرش  
 گهر باده گردد بجام صدف  
 ز گردن کشد نینه آفتاب  
 بخون تر کن چشم بجام نیاز  
 بود ذر او چون بهار چین  
 بود رشته شمع بزم دماغ  
 فروزنده چون سایه گوهر است  
 قدح را نگین دان رنگت بهار  
 شود غنچه از شراب بوی چین  
 نگه را کند چون دل شیشه آب  
 شراب جنون زای مستی نواز  
 رسد پشت مستی بکوه وقار

<p> سبوتی که از چشمه اش بر آب  غباریکه از جرعه اش تر شود  ز موحشش اگر جام یا بزبان  چو میناکش گردن از لای او  چو گردون مینا ظهور آفرین  لب جام از حیرت او پر آب  زیادش اگر نشه گیسو و خا  خط ساغرش جام ایون دل  شرابی که در هر خمی جوش اوست  همین بادو است از کمال ظهور  همین نشه تا عقل را در سر است  همین نور در پرده ظلمت لغت  بمعنی است ذات و بلفظ است اسم  بهر ساز جولان یا بنگ اوست  سخن را صفاتش زبان میدهد  ز حرفش چکه نشه خاشه  نباشد درین بادو زنگ خا  زمینای او چرخ رفعت گزین  زرطل گرانش دل کو همار  از و تا بقلع زند شیشه جوش  نفسها بدل شور جوش وی است  شرابی که ز سنگ آدم شود  ازین باغ عنقریب اگر بورد </p>	<p> بدوش نکویان رود چون شراب  بنگین چو سد سکندر شود  و بد درس مستی بحشم بتان  بوسه فلک چون قرح پای او  کشد غنچه خورشیدش از استین  چو چشم از قف پرتو آفتاب  ز خمیازه ساعت کشد آشکار  رگ موج او تار قانون دل  بگلخن شرار و بگلشن بنوست  در اجسام روح و در اجرام نور  دماغ خرد صاحب افرست  همین آب حیوان سیه کسوتست  بباطن روان در ظهور است جسم  بهر گل که چشم افکنی رنگ اوست  خموشی ز ذاتش نشان میدهد  شعورش دهد ساغیر پیشی  نگردد ازین شعله دود آشکار  ز جاش عناصر مرتب نشین  چو غار ف بود مست جام وقار  جباری چو ساعت شود جمله گوش  خط جبهه جام موج می است  تن مرده روح محشم شود  نفرمان ز قد و سیان بگذرد </p>
---	---

لب تشنه زمین باده گر تر شود  
 اگر ذره گردد از او کامیاب  
 از و ساغر قطره دریا شود  
 از و گر کشد امن نخل غم  
 ز جوشش زمین آسمانی کند  
 ازین باده یابد اگر دستگاه  
 جابش ز دل گر بر آرد نفس  
 چون گش لباعرف فروزد چراغ  
 از و یابد از خضر پاپندگی  
 ز صافش توان رستن از آب گل  
 صدای نامی تار نفس جوش اوست  
 قدح سیر چشمی ز انعام او  
 ز جوشش بود بجز و کان دستگاه  
 ورع خاکسار در دستیش  
 سحاب مروت محیط سخا  
 ز باران تو صیف او نیت با

به سیرغ عفتا بر اثر شود  
 کشد آتینده بر رخ آفتاب  
 دل مورد امان صحرا شود  
 فشا ند که چون سحاب کرم  
 وزا کسیر او جسم جانی کند  
 زند آبله لاف فخر کلاه  
 میجا بنوبت شمارد نفس  
 شود پنجه موسی از رشک داغ  
 بشوید کف از چشمه زندگی  
 ز دروش تو ان کرد تعمیر دل  
 نگه ناله جام خاموش اوست  
 صراحی سدا فوازا کرام او  
 ز لطفش کرم عذر خواه گناه  
 ریای پایمال زبردستیش  
 سپردار احسان و وفا  
 ز بزرگی موج آب و رنگ بهار

حکایت

یکی رفت در حضرت عارفی  
 که امی برده در درس عرفان سبق  
 که نور خرد گوهر ذات اوست  
 توان از تو کردن سماع کلام  
 چنین گفت دانشور تیز بهوش  
 درین نشئه ذکر صفاتش کجاست

ز اسرار حرف نکو و افضی  
 بگو نکش از صفتبهای حق  
 محل آگهی غنچه فکراوست  
 که مه وصف خورشید گوید تمام  
 کزین گفتگو به که باشی خموش  
 ز حق هر چه میگوئی از ما سو هست

<p>         اگر گوئی این نه خشم آسمان          نه این حرف از دفتر آگهی است          دماغ تو سرگرم جام خطاست          و گریخ نماید دل آگهی است          نه بزم است اینجا نه صهبانه جام          همان جمل پیداست زین گفتگو          غبار و صفادرشود و صفات          بجز آری رنگش رنگت نیست          صفات کمالش نیاید بفهم          بکنش چو اندیشه را بار نیست          ولی هر کس از طبع او نام کیش          ازین دست چون گوهری سفته          بذات قدیم شتره صفات          بچوگان حشمتش چو گوئیم ما          صفتهای برتر ازین آگهی است          نگردد سخن محرم راز او          نشان کی شود بی نشانی صفت          بی ساقی ای صبح باغ طرب          خیالت بهار تاشای او          ز شور دل خسته غافل مباش          زشت غبار من نامراد          کنون کز غبار غمم پا بگل          نشاط از دل سنگم آگاه نیست       </p>	<p>         بود دوری از ساغر لب نشان          همه نقش آئینه ابلهی است          درین بزم دوری جامی کجاست          که عالم غبارست بر در گش          مبر است نامش از اینجد نام          همان گمراهی دارد این جستجو          بود وصف آئینه ممکنات          بر آئینه اش تهمت رنگت نیست          نه اینجا خرد را دارد نه وهم          سخن در صفاتش سزاوار نیست          بتوصیف او میکند وصف خوش          چو در میرسی بر خود گفته          نمیرسد اندیشه حادثات          صفات خود است آنکه گوئیم ما          همه اوست اما که داند که صفت          صدانیت در پرده ساز او          خموشی است اینجا گل معرفت          بیای میساقی ساقی لقب          هوای تو صبح تناسل او          تغافل مگر جان بیدل مباش          گرانی بدامان طبیعت مباد          بغنجان غنفلتم مرده دل          که در بیضه پرواز را راه نیست       </p>
---	--

چو گل بیکرم نقش زخمشم دل است  
 بود رنگت ویرانی آبادیم  
 ز بس عرصه عشرتم گشته تنگ  
 سویدای داغ دلم کو کب است  
 چو بوگر کنم سیر گلشن هوس  
 بچشمم اگر غنچه شد جلوه گر  
 چو چشمم ز ضعف نگه در چین  
 چو محبتون بصرم انم گر عبور  
 اگر تیغ کوه جایم شود  
 سرشکم اگر رو بدریا کند  
 بود غنچه عیس من بستگی  
 طرب در هزار دلم مرده است  
 همه نشسته در دوار و سرم  
 حیاتی که بی گردش ساغر است  
 باین عسر پیوده ام جنگهاست  
 چو محفل درین بزم غفلت شراب  
 ز من مگذرای خضر آب بقا  
 برویم دری از قندج بزمین  
 از آن می که تا در قندج جا کند  
 بمن ده کز و نغز نه هوزم  
 شوم محرم راز پایندگی  
 چو مینا خروشی بستگی کشم  
 بیاساقی ای موج بجز سخا

چو شمع ز دل ناله پا در گل است  
 سزود داغ ماتم گل شادیم  
 شرخنده دارود آغوش سنگ  
 گل دامن صبح بخت شب است  
 شود باغ چون غنچه بر من قفس  
 چو اشکم گره زد بتار نظر  
 بود برگ گل پرده خواب من  
 بچشمم کند جلوه که چشم مور  
 ز سستی رگ خواب پایم شود  
 محیط از الم در صدف جا کند  
 گل عشرتم باد و آریستگی  
 نفس یک رگ خون افسرده است  
 لب زخم باشد لب ساغر م  
 ز دم سردی مرگ همه بدست  
 عدم را ازین جنگها ننگهاست  
 مگر رنگ مستی تو بسیم خواب  
 بسر چشمه عشرتم رونما  
 بیکجرحه ام گلشن راز کن  
 میخا ز حسرت دهن و اکند  
 چو خورشید بر چرخ پیلو نم  
 زخم غوطه در قلم زنگی  
 سراز عالم می پرستی کشم  
 پیا ای گلستان زنگ و وفا



از آن می که تا از خشم آید پرو  
 بده تا دل از شعله اش خون کنم  
 بیاساقی ای نشو معرفت  
 از آن می که سه چشمه عشرت  
 بمن ده که از جیل پر مرده ام  
 بیاساقی ای قبله هستیم  
 خدا را بجا نم تعافل مکن  
 سیاهست در چشم من رود گاو  
 از آن شمع خورشید ساغر لکن  
 که چون شب گلیم سیاه حجاب  
 بیاساقی احسن تعافل چراست  
 ز داغ خمارم ندارد خمبر  
 اگر نیست در شیشه صهبای ناب  
 که خونم اگر میشود باک نیست  
 چنان برده ام آرزوی شراب  
 دلم گلشن باغ سودای اوست  
 پرچا دل حسته خون شود  
 به جاسری پاپیم اندر خروش  
 لبی تا شود آشنای شراب  
 اگر بخودی دست بر سرزند  
 و گر از دلی ناله بالا کشد  
 سراپایم از جوشش شوق شراب  
 دل و چشم من نیست بی باد و رام

بوش جهان گشته دریای خون  
 ازین سنگ یا قوت بیرون کنم  
 بیای طبیب می صفت  
 ز هر موج نیش رگ عقلت  
 چون خون رگ مرده اندر ده ام  
 فروزنده شعله هستیم  
 چراغ ضعیف مرا گل مکن  
 چو زلفت کارم شبهای تار  
 بمن ده بمن ده بمن ده بمن  
 بشویم بر چشمه آفتاب  
 بتاراج هوشم تا تل چراست  
 که ییانا گل سپهر دارد بر  
 دل بیدلی میستوان کرد آب  
 رگ من کم از ریشه تا کن نیست  
 که هوشم گرفته است بوی شراب  
 نیسان تیر تمای اوست  
 مرا حسرت جام گلگون شود  
 پرواز سرم فکر خشم زنگت هوش  
 بگو شمع خورد نغمه های شراب  
 ز شوق سپودیده ساغر زند  
 مراد دل ببالای میسنا کشد  
 دمی چون نفس نیست بی اضطراب  
 بشو طلب ناگزیرم چو جام

## تراجم حکایت

شنیدم کہ مجھ کو آرزو وصل دور  
 نہ در روز بودی دلش بخیر و خوش  
 شب و روز بود آن طلسم نیاز  
 نفس تا در آئینہ اشس می نمود  
 یکی گفت این شور و بیداد چیست  
 سیکر دو از ناله معشوق رام  
 کہ از ناله وصلی میترسیدی  
 ز صبر است ہر قطرہ گوہر و قار  
 درین نشہ جویش نیاسودن است  
 بر آشفٹ بی طاقت ناله سنج  
 درین حیرت آباد ہستی لعل  
 سپندیکہ بی طاقت جستجو است  
 دلی را کہ از درد خواہد امان  
 فغان موج آب کنار آور است  
 اگر من نخواہم گل از وصل چید  
 کلید در جستجو ناله است  
 چون لذت درد فہیدہ ام  
 چسبان باشم از ناله کردن خوش  
 فغان ناله محفل یاد دوست  
 بوی دشت را حسرت تازہ است  
 بزمی کہ وحشت بود مست حال  
 شد از برق این نشہ در گوہر سار

بہ بی طاقتی داشت ذوق حضور  
 نہ از سر بہ شام گشتی خموش  
 ہم آہنگ فریاد چون تار سار  
 چونی یکدم از ناله فارغ نبود  
 حصول تو از مشق فریاد چیست  
 ہوا رنگ گل را نگیر دیدار  
 ز فریاد دل کو شمع اگر شدی  
 کند گوہر از ناله خفت شعار  
 فغان سر بہ باد چو دناست  
 کہ زین وعظیجی بخش بازرنج  
 برنگیست ہر کس تسلی طلب  
 همان ناله افمانہ خواب دوست  
 خموشی بود زیر مشق زبان  
 جرس را فغان رو بہ منزل برستم  
 بر آن آستان ناله خواہد رسید  
 نسیم گل آرزو ناله است  
 درین پردہ نقش دگر دیدار  
 گز و نام شو قہم آید بوش  
 شکست دل آہنگ بیدار دوست  
 کہ بہر جادہ اش نقش میازہ است  
 دہ کردش جام چشم غزال  
 نفس در دل سناست موج شہار

اگر تیغ کوه است موج می آست  
 از صاف طرب تا شود کامیاب  
 از بس عام شد نشاء فیض مل  
 بهوانش با خود آورده است  
 چنان فیض مستی طرب گستر است  
 مبیاست دایم ز جوش طرب  
 ز کیفیت عشرت مردمان  
 بهو باغباری اگر شناس است  
 بهر سو که اندیشه جولان کند  
 بیک لطف گرم در آتش فلک  
 کشرم تا یکی ساعت انتظار

بصد نشاء اطهار اوج وی است  
 حجاب از بند بگذراند شہ آب  
 قدح خوشه از دست چون شاخ گل  
 که شبنم ز خود جام پر کرده است  
 که گر چشم و ایشود ساغر است  
 می اندر قدح چون سخن زیر لب  
 کند جام مستی چو چشم بتان  
 چو آئینه صبح دندان ناست  
 ز اندیشه اشش گل بدامان کند  
 که خشکم ز دل گرمی خوشتن  
 که مستانه آمد نسیم بهار

نور خاکی رنگ اسرار گلستان کمال

زهی فیض جام بهار است  
 فلک مرکز حلقه دام است  
 بد و نیک از دو اصل سرخوشی  
 یکی لوح نقش جنون را بدید  
 سیه مست شب چون کشد رخت جوا  
 ز مخموری جام مستان صبح  
 شفق دامن خود بخون میکشد  
 برنگت رگ تاکن از کبکشان  
 فلک میزند دور مستانه  
 محیط از تمای عیش شراب  
 ز عالم بدین نشاء معلوم نیست

که هر ذره از جلوه او است  
 جهان جمله سر بر خط جام است  
 چو گل جمله سرد گرم ساغر کشی  
 می ساغر بخودی را کشید  
 صبحی ز ندر روز از آفتاب  
 بنمایزه گل گریبان صبح  
 مگر باده لعل گون میکشد  
 ز پروین شده خوشه زرعیان  
 که گیرد ز خورشید پیمان  
 تراشد زهره قطره جام حباب  
 کس از فیض این نشاء محروم نیست

<p>کند مستی از ساغر آفتاب  سخن مست سرخوش آینهنگ اوست  هوامست پرواز بیتا میش  بمه رنگ مستی درو دیده ام  رسد ساغر آرزویم پینگ  دهر گردش جام عیشم بیاد  همه حسرت جام گل کرده است  که پر کرده پیمان خود جباب  زمستی که دیده نگشاده است  شود جام می نماند آهوی چین  بجوشد می از جام داغ پنگ  کند پینه صبح بیرون زگوش  صدای لب جام از میتون  رکت سنگ هم خط جاسن و بس  کند ساغر گرد باد آشکار  ز سر کشگی پیکند جام خویش  آکند جلوه در دیده صید جام  زند قهقهه کبک در کو بهار  خط ساغر از طوق گردن کند  می ناله از جام مستار اوست  که تابان طاه سس ساع کسبت  تجلی است از باغ و بهر آشکار  ز خود رفتن تکبیت از جا اوست</p>	<p>که هر ذره در عالم اضطراب  چمن خوش کجی زنگ اوست  گل آینه حسن سیرایش  چو کیفیت دهر فهمیده ام  درین باغ چون گل زهر موج رنگ  درین دشت مینای هر رنگ باد  نه گردون گل از انجم آورده است  خورد بجز در فکر جام شراب  ز بس باوه در جاش آمده است  تواند که در نوبهار چین  سزدگر بلوه آورد خوش رنگ  فلک تا شود شسته میفروش  چو فریاد باید شنیدن کنون  سرخوش شوق دامت و بس  می عیش دیوانه بیقرار  ده در کف دشت آرام خویش  بصحر از بر قطره چشم دام  تقلید مینمای عشرت بهار  چو قمری تاشای گلشن کند  اگر بلبل سرخوش رنگ و هوا  وماغ بهار آفتد سرخوش است  ز آینه پروازی نوبهار  پرافشانی رنگ در دام اوست</p>
---	--

خروش طرب بلبل این چمن  
 نمان خلوت آرای اسرار او  
 ز بس نشه فیض دارد جهان  
 حواسی که شیرازه هستی است  
 دل آئینه ساغر آرزو است  
 نگه باوه ساغر دیده ناست  
 بود گوشش لبریزه بیهوش  
 دماغی که دارد بگردون کند  
 کس از فیض ساغر نزارد گله  
 بهار آنقدر نشه دارد بر  
 چمن کوزه جام دارد کمین  
 تا شاست از باوه رنگ مست  
 ز جام طرب ابر مست خروش  
 بیاس نفس نخچه دزد نفس  
 ز بس شمع ساغر بر آفرودخت  
 بنفشه بدل حیرت جام یافت  
 سری تا برانوی حیرت نهان  
 ز بس نشه شد سوسن از شوق جام  
 عجب نیست از شور سودای گل  
 ز خود فیض مستی برد شاخسار  
 بهار یکده دل مجون رنگ اوست  
 نفسیانی زبستان او  
 اگر شاهد رنگ این نو بهار

نگاه تخم گل این چمن  
 عیان جلو و پرواز ناله او  
 دید هر طرف سود و دیگر نشان  
 زمزم تا با جوهر سی است  
 و من جام کیفیت گفتگو است  
 نفس موج صیبای جام بقاست  
 نه مرتبت این جام حیرت خموش  
 نگردد دیده بی نشه می بلند  
 که پای طلب نیست بی آبله  
 زمستی است هر گل برنگت دگر  
 ز هر برگ صد دست یک آستین  
 ز هر برگ گل جام عشرت بدست  
 بینای شبنم هوا مینفروش  
 که بوی میش بر نیاید ز کس  
 سر از گرمی باوه سوختست  
 ز فکرش می عیش در کام یافت  
 همان کاسه زانوش باوه داد  
 بحیرت برانده ز باننش ز کام  
 که منقار بلبل شود جا گل  
 که شد موج می خط دست بهار  
 همان یک گل جلوه رنگ اوست  
 نظر با خطی از خیا بان او  
 ز پیراهن گل شود آشکار

نگه گر تواند شد آینه ساز  
برنگینش گر شود آشکار  
نگه تابیرش حسد امان شود  
بهاریکه در باغ توصیف او  
هوایی که از نکبت وصف آن  
زبس میچکد موج رنگ از هوا  
زرنگش اگر بهره یابد نظر  
اگر از نهالش کند سر برون  
زبس رنگ جو شیده باکید گر  
بهاریکه چون فیض آن گل کند  
بصحرادرین فصل عشرت خیال  
بدریاز جوش نموبید رنگ  
ز تاثیر نشو و نسای بهار  
خس و خار از بس طراوت او است  
رطوبت چنان شد که شاخ امید  
نموانند رشد بعالم علم  
شکفتن حبه یک آرد برات  
اگر شبیون ماتم آمد بگوش  
زمین میزند بس که از فیض دم  
اگر سایه بر خاک غلطیده است  
پرواز اندیشه این بهار  
زمین برش گرنسائی بیان  
حدیث هو اگر کند خامه سر

چو شبنم نه بید تخی از گداز  
چکد آب یا قوت از کهر بار  
مژه در نظر شاخ مرجان شود  
نفس میشود عنسجه رنگ و بو  
رنگ برگ گل شد سخن بر زبان  
چو جام است لبر ز می نقش پا  
شود برگ گل پرده چشم تر  
شود ریشه ز عفسر آن موج خون  
کشد خلعت گل برگش بر  
ز خمیازه شاخ گلکان گل کند  
گل رزم زند سوز شاخ غزال  
دم گوهر از خار پشت بلنگ  
شود تخم شکست از نگه ریشه او  
چو آینه دیوار جوهر ناست  
دواند بدل ریشه چون شاخ بید  
که از ریشه نال باله قلم  
بخار عداوت گل التانات  
شود نغمه آبنگ عشرت سروش  
توان چید کلهبای نقش قدم  
در آغوش او رنگ خوابیده است  
نفس بال طوطی کند آشکار  
شود سبزه تر زبان در دمان  
شود سبز تخم نقطه در نظر

<p>         کف خاک گردد ز مرد نگین          شود سبز چون سرو سرتاپا          چو طوطیست جوهر در آینه سبز          برنگ خط سبز از خال یار          که گردد گل چشم بوی نگاه          که بانافه همچشم شد گرد باد          که هر موج شاخ گل است از جناب          که بنیشت از لاله پا در حنا          که در گردن از سبزه نبود کند          چو در جام می موج می عتبار          که راز دل پاک گل کرده است          کشد باده از پرده چشم تر          صلا میزند از لب جو یبار          توان رفت چون آب در پای سرو          شبیدان حسرت جیب کفن          چو لوی گل از پرده برگ گل          چو شبنم اشک مال نگاه          جهانی پرواز نشود ناسن          قسم میخورد فنکر رنگین من          بر اندر وزد از سایه گل چراغ          بود شاخ گل تیغ جوهر فروش          که شنبلیله موج گل است آشکار          که چید بسم بال پرواز رنگ       </p>	<p>         اگر سایه افتد بروی زمین          اگر از دلی ناله گیرد هوا          غبار نفسهاست در سینه سبز          شود موج دو دار سپند آنگار          ریاحین گرفت آنقدر دستگاه          بصر ابرو آنقدر عطر و کرد          خیابان گلزار شد جوی آب          محال است از کوه خیز صدا          غباری نگردد بصر المبتدا          ز شنبلیله میداست در چشمه سار          جهانی متناسی مل کرده است          بستان زبس ابرو دارد نظر          بلند است از سرو دست بهار          که لبریز صیباست مینای سرو          عجب نیست که شوق عیش همین          بر آرزو سرو در متناسی مل          چو پرواز حسرت درین جلوه گاه          بهار است و عشرت بام هوایست          بر رنگینی جلوه این چمن          ز خون گرمی رنگ در صحن باغ          زبس سرخ رنگت بیاب جوش          شوغیت گلشن چنان عتبار          چنان گلشن از جوش گل گشت تنگ       </p>
---	--

محیطی است در قطره موج زن  
 رگ گل نشان میدد از بهار  
 چو موج گل لاله و گلبای سنگ  
 زابر بهیاری بکوه و کمر  
 بساط چمن نخودی کرده ساز  
 دهد لاله تا عیش را و تگاه  
 گل و سنبالش بس که جوئیده است  
 ازین خاک سنبل بزم معتال  
 بو صف گل شبنم اندود داد  
 مگه تا بفکر چمن مسیر و د  
 محال است که زنده بندد زبان  
 خم و سج بر سنبل این بساط  
 کند سنبل از رنگ خود نازنا  
 شقایق گزیری مدارد داغ  
 پرواز بلبل زند لاله جوش  
 بفریاد قمریت بی اعتبار  
 بپرسو چو شبنم درین جلوه نما  
 ز نظر کی آنقدر داشت شرم  
 ز فیض رطوبت بروی هوا  
 ز بس موج شبنم طرب گستر است  
 ز جام گل و لاله در سیر باغ  
 اگر می نباشد در اینجا چه غنم  
 ز شاخ گلش رقص مینا بس است

توانگر در غنچه سیر چمن  
 ز نقش نگین است جام اشکار  
 بتابد بهم رشته شمع رنگ  
 ز بس کرده رنگ طراوت اثر  
 که از سبزه دارد رگ خواب ناز  
 کند چشم خود بر زر گل سیاه  
 بهم شعله و دود پیچیده است  
 ز بانها چو کیسور نشان سوال  
 ز بانها چو سلک کهر شسته رو  
 چو بوی گل از خویشش می رود  
 ز رنگس چمن می خورد ز عفران  
 بند رشته بر بال مرغ نشاط  
 دهد و د از شعله پرواز ما  
 بود تیر کی پیش پای چراغ  
 که بیابانی شعله دارد خروش  
 ز خاکسته گرم جوشد شرار  
 بود برگ گل زیر مشق سگاه  
 که گل شد خطاب از لفظ نای لرم  
 ز آواز بلبل دود ریشها  
 رگ برگ گل رشته کوبه است  
 تا شاد و بالا رساند چراغ  
 که این گلشن از بزم می نیست کم  
 رگ گل خط جام صیبا بس است



بترتیب اسباب عیش مدام  
 بگلشن مجال است بی باوه صبر  
 شقایق بجام می افنون کند  
 ز جام ناشای کل هر سحر  
 گل را که مستانه بخود فتاد  
 ز سر جوش رنگ بهار شفق  
 چوستان ز کیفیت صبحدم  
 بهوا بسکه دارد طراوت بچنگ  
 ز طوفان برنگ چمن موج آب  
 بهر سو که نظاره جولان ناست  
 چمن دار طوبت چنان در بر است  
 درین باغ هر غنچه دگشا است  
 ز هر مصرع شاخ گل بید رنگ  
 چو آینه کز حسن یابد سراغ  
 خیابان کز و چشم بد باد دور  
 ز شاخ بلندش گل ارغوان  
 چمن راست رنگ نشاط دگر  
 ز خاکش اگر اوج گیرد عبأ  
 نمایان ز جوشش بود ساز رنگ  
 نکه صرف نظاره غنچه ناست  
 نزاکت درین باغ باشد مقیم  
 که سنبلی چوموی کمر باز گشت  
 ز بس بلبلی اینجا ادب پرور است

زر ز گس اینجا بود صرف جام  
 بهوا شیشه در دست وارد زابر  
 که شور سیهستی افزون کند  
 شکوفه کشد باده پیرایه سر  
 بهوا میکند از گل صبح باد  
 برود دیده از ساعتی نسق  
 نگه راز مرگان بلغزد قدم  
 می از شیشه جوشد چو از غنچه رنگ  
 بهازو که و بسته است از حباب  
 بهر باده سر گرم مشعل ناست  
 که از موج گل بال بلبلی تراست  
 و ما غیبت یاشد آشناست  
 شود جلوه گر معنی رنگ رنگ  
 ز گل برگ گل گشت دیوار باغ  
 کتاب چمن راست بین السطور  
 دهد جلوه انجم از کهکشان  
 که چون شمع خارشش زند گل سبر  
 شود بر بهوا ابریا قوت بار  
 ز گل جلوه گر بال پرواز رنگ  
 گره کوتهی بخش تار رساست  
 ز پاس نفس نیست غافل نسیم  
 رگ گل چو تار نظر باز گشت  
 صدایش ز منقار کوه تراست

چرا دل بگلشن چمن آرزوست  
 ز دلها غبار که ورست گذشت  
 عیان کرده از محفل سبز و زار  
 گر آزادی هست زیور بخار  
 چراغان کند پر تو گل بباغ  
 ز فیض هوای لطافت نقاب  
 پی منع پرواز نشو و نما  
 ز شوخی کشد ریشه بر بنهال  
 چمن تا بر آرد ز زر عسری  
 پر قمری از سر و گیرد هوا  
 بود لاله را در شبستان داغ  
 دعای فتح بست زر گس بر  
 هوا خواه گل بر دفع گزند  
 سحاب آب زد بر گریبان خاک  
 شبید و گل و لاله این چمن  
 هوای شهادت مکر کنند  
 زمین خواب عیشی عجب دیده است  
 ز موج گل و سنبل تا بدار  
 ز سائیده بر قصر گردون کند  
 چمن شعله حیرتی بر فروخت  
 مذاحم چه دید از گلستان خویش  
 بدل غنچه اش از که دارد سراغ  
 شد از جام عرفان مگر کامیاب

که تا سائید بر گل مشکبو است  
 که چون سبز خوابد بد امان دشت  
 بساط زمین رنگ خواب بهار  
 بزیب سر انگشت سرو بهار  
 بود رنگ خود روغن این چراغ  
 ز شبنم شود سپکر صبح آب  
 نباشد اگر لنگر چشمها  
 سر از اوج گردون برنگ هلال  
 ز طوق آورد قمری انگشتری  
 غبار دل از آه دارد عصا  
 ز خون گرمی رنگ بر کف چراغ  
 که از چشم زخمی نه بیند اثر  
 ز شبنم بر آتش گذارد سپند  
 که بیدار گردیده مسلمان خاک  
 سری بر کشند از نقاب کفن  
 بخون جگر دامن تر کنند  
 که در بستر خواب نالیده است  
 ز بوی دل آویز زلف بهار  
 سر نشه خاکساری بلند  
 که در دیده برق نظاره سوخت  
 که گل گشت چاک گریبان خویش  
 که جمعیت بر بوی خویش داغ  
 که در خود کند زور عیش شراب

کند لاله جام بجز عیان  
 بود یا سمن بسکه خورسند خویش  
 اگر سبزه آئینه حیرت است  
 همه حامشی ساز آهنگ خویش  
 زهر جزو این باغ کثرت بهار  
 زیکتا را این جمله آهنگ باست  
 بیاساقی ای گلشن رنگ ناز  
 مباش از دلم چون فغان بیخبر  
 که در مانده ام از هجوم جنون  
 چو گل ز حسی ناز بلبلم  
 چو کوی قمری الفت سرشت  
 چو کوی قمری الفت کمنده  
 ز هر حلقه سنبلی این چنین  
 صبا تکم و غنچه و امی کند  
 بیست از می عشرت هستیم  
 طرب میزند سینه بر تیغ ابر  
 هوای بر مسان بسته تیغ سحر  
 کماندار شاخ چمن بسته صف  
 شکر خنده غنچه یاسمن  
 رگ خواب گل پیش سنبلی است  
 گهی از گلم بسچو سودای جام  
 هوای بیارم کمنده افکن است  
 بفصلی که رخسار پر زرد گه

اگر از نقطه ذات دارد نشان  
 صبوحی کند از شکر خند خویش  
 خط شاه کلشن وحدت است  
 همه مست در پرده رنگ خویش  
 همان نشه وحدت است آشکار  
 ز یک موج آب ای همه رنگ باست  
 جگر خون کن عند لیب نیاز  
 چو اشکم شو غافل از چشم تر  
 چو شبنم زهر گل بگرد آب خون  
 چو بلبل پریشان بوی گلکم  
 شده شعله سبزه در یک کنشت  
 شده شعله سرو آهم بلند  
 خط جام پیدا است در چشم من  
 گریبان صبرم قبا میکند  
 همین تیره بختی سیه بختیم  
 چو برق از دلم میپزد رنگ صبر  
 چو شب بر سرم گرد کلفت بر  
 دلم در ره تیره حیرت هوف  
 نمک میزند بر دل ریش من  
 سیه مستی حسن از کاکل است  
 که از سنبلم در تاشانی دام  
 نفس بر لبم بوی این گلشن است  
 بگیرد بخود رنگ افسردگی

چو برگ خزان دیده افسرده ام  
 درین نو بهار طراوت اساس  
 به پرواز حسرت چو رنگ کلم  
 نوای من افشای راز دست  
 سیه گشت چون لاله دل در برم  
 چکد حسرت باده از قالم  
 شد از بسکه در انتظارم وطن  
 در اندیشه باده لاله گون  
 ندارم سرو برگ عیش مدام  
 تصور کنم تا سبک  
 چو ساغر مکن لفقار میم  
 ز گ کلم ساغر بسیار  
 که از فیض صاف بهار طرب  
 محال است نور شبستان بوشا  
 سواد عیار خزان رنگ گل  
 ز سببانشیند غبار نگاه  
 گل و لاله بی می نیاید بکار  
 به ساقی ای نقد سودای دل  
 که سودا بجای مزاج من است  
 بزنجیر سودا از بونم نخواهد  
 نگاه بی که بوشم به یغما برد  
 به میان بی حسرتم ناگزیر  
 در بن نو بهار بسنون انتخاب

چو رنگ شکن خورده پرموده ام  
 که چون غنچه جمعیت بال جواس  
 پر آگنده چون ناله بلبل  
 چو شبنم میم از گداز دل است  
 سوید است در دینه ساغر  
 چو جام از تمنا سراپا لبم  
 چو چشم قدح ریخت مرگان من  
 چو ساغر گذشت رسم موج خون  
 بود گردش طالعم دور جام  
 حیابان گلشن چاک نفس  
 مده پیش ازین انتظار میم  
 می صاف از نکبت گل بسیار  
 کند صبح عیشم کل از جیب شب  
 اگر شمع میان نشیند خموشی  
 بود روشن از عینک جام من  
 خط ساغر اینجا است تا نگاه  
 که در صبح میاست فیض بهار  
 بیای شعنای مرضبای دل  
 به و ام حشمت علاج من است  
 درستان مشق جنون منواه  
 از آینه ام رنگ سودا برد  
 بزنجیر موج میسم کن اسیر  
 که بالید زنجیر چون موج آب

جنون دارد از موج مستی سر را  
 کنون جوش گلهبای دیوانگی است  
 فلک را که سودای جوش به بار  
 طبیب سخن از افق سر کشید  
 زمین تا ز سودا نگیسرد هوا  
 چمن تا پریشان و ماغ دل است  
 گلش چشم حیران نظار گیت  
 هوا هم بشور جنون آشاست  
 پی جلوه حسن شور و ماغ  
 جنون این زمان رهنامی دلست  
 چون نبض از طپیدن ندارد مسترا  
 ز داغ جنون نشه ام در سر است  
 نشد چاک تا جیب صبح جنون  
 گلی تا ز چاک گریبان نخپید  
 گذشته است شور جنونم ز حد  
 درین وقت کاشوب موج گل است  
 ز بس مانده ام بیدل و بی نوا  
 محال است عیشم بپیر شود  
 مگر گردش چشم خون پرورم  
 گل زخم میل شکفتن کند  
 ندارد ازین بیش تاب خما  
 ندارد کنون خاشه چاره  
 نظر کن شکست ایام مرا

گل جام پیداست از نقش داغ  
 خزان گلستان فرزانگی است  
 بسوز جنون کرده بی اختیار  
 که روغن زبا دام آخر کشید  
 ز دامان گل کرده زنجیر پا  
 نظر بند زنجیر داغ دل است  
 خط سنباش موج آوار گیت  
 که زنجیر از نکبت گل بیاست  
 جنون گشته آینه پرواز داغ  
 نفس نقش زنجیر پای دلست  
 بشورم چو زنجیر بی اختیار  
 گریبان رسوائیم ساغر است  
 می از جام مشرق نیامد بر  
 چمن هم بکف جام عیشی ندید  
 نباشد جز این وقت رقت مدد  
 صراحی طرب نغمه قلقل است  
 ز سامان رنگ طراوت جدا  
 و ماغ امیدم زمی تر شود  
 دهد جلوه گردش ساغر  
 کز وسینه ام گل بدامان کند  
 بر از سر من عذاب خار  
 که چون غنچه دارم دل پاره  
 بدست آر صد دست و داغ مرا

برنگ و لم نیش صدر برگ نیست  
 اگر تو به بشکستنم شد گناه  
 تو چون توبه ام مشکن ای مست  
 شنیدم که صبحی ز فیض بسیار  
 ز جام تاشای گل بود دست  
 ز هر برگ گل بر جگر پیشه داشت  
 بسر شور آشفنگی چون نسیم  
 سرشک صفا جلو چون روی گل  
 نگاهی چو شمع تخر بدوش  
 چو شبنم پرواز حسن بهار  
 ز موج چمن زخمی صد خدنگ  
 چو آب از رنگ و ریشه گلشنش  
 گلی گر شدی بمنفس با نسیم  
 به برگ گلی یار گشتی چو خوار  
 صبا تا گل ز غنچه آرد دست  
 ز بر قطره شبنم که بر لاله ریخت  
 ز و اما ن گل آتش بر فروخت  
 پروبال آن شعله اضطراب  
 ریس شور در جان بلبل فتاد  
 بخود داشت از بخودی قتل  
 چو طفلی که درو به شوق تسبیح  
 چو آن ناله کز وحشت اضطراب  
 زر گمینی ماجرا باغبان

بهر برگش از داغ غم الماسیت  
 ز بیانی می عذر جبر مهم خواه  
 مشوسنگ آینه حسن از  
 بزم چمن بلبل بقدر  
 بر افشاند از بال بر خویش دست  
 ز هر موج سنبل بدل ریشه داشت  
 دل از تیغ میختری گل دو نیم  
 توانی ز خود رفت چون بوی گل  
 ولی از رم ناله سنبل فروش  
 ز بر قطره بود آینه وار  
 زر گمینی گل رشته بریا چو رنگ  
 نمودار راهی ز خود رفتنش  
 دلش به چو منقار گشتی دو نیم  
 سدی چون پروبال خود افکار  
 بچشم ترش رنگت دل می شکست  
 بجام تمنای او ژاله ریخت  
 که در پیکرتش رنگت آرام ریخت  
 عمان داو از دست چون موج آب  
 چو پروانه دل بر آتش نهاد  
 که ناکه بشکست برگ گلی  
 جدا سازد از روی تحمق ورق  
 و بد بخت دل را بیا و غیب  
 بزخمش بر آورد خار زبان

که می غافل از رنگ و بوی وفا  
 بزم وصال این چه بدستی است  
 ز عشاق ترک ادب خوب نیست  
 بغیر از تو که عشق لافم خطاست  
 چو پروانه ترک تحمل کند  
 اگر بزم مستی طرب ساغر است  
 ازین نکته مرغ چمن شد خجل  
 چو بال ندامت بخون می طپید  
 خود از شرم در پرده دل نهان  
 که ای بخیر طعن بر من مزن  
 بستی گلی را اگر خسته ام  
 ز تقصیر مستی که شمن نکو است  
 پشیمانم از رشتی فعل خویش  
 ولیکن منجانه عجب بار  
 زمانی با نضاف همراه باش  
 زمین اگر شکست است برگ گلی  
 ز گل تا بدل فرق بی انتہاست  
 تو دل مشکس ای ساقی دلربا  
 تو ای آبروی محیط کرم  
 درستی است در جیب فرمان تو  
 گل تو به گرم شکستم رواست  
 بی ساقی ای محرم راز دل  
 که در تقوی وز پد و امانده ام

رسد تا بپا نقش پای جفا  
 بخوبان چه حرف زبردستی است  
 ز اهل دل این نکته مرغ خوب نیست  
 کسی ز حسمت خوب رویان نخواست  
 پرافشائیش شمع را گل کند  
 بخوان ادب نعمت دیگر است  
 ز دانا له چاکی بد امان دل  
 چو اشک از نقاب نظر می چکد  
 ولی ظاهر ز موج خجلت ربان  
 برین شعله شوق دامن مزن  
 ز لخت جگر دستها بسه ام  
 که بیوشی آینه عذر و ست  
 ز رحم بدامت چو گل سینه ریش  
 غریبت بدستی بهوشیار  
 ز بدستی خویش آگاه باش  
 تو اکنون شکستی دل ببلبل  
 که دل ساغر محفل کبریاست  
 که داری ز دور قرح مو میا  
 دل قطره مشکس بوج ستم  
 شکستن بود رنگ دامن تو  
 ز صاحب دلان دل شکستن خطاست  
 ز هر ساعت آینه پرداز دل  
 وزین نسخه درس ریا خوانده ام

گشادی ز تقوی نشد حاصلم  
 ز سجاده بر خاک دارم وطن  
 رو اسایه غفلتم بر سر است  
 خوشاروزگار یکم پیش از ظهور  
 چو درومی از سجده داعی  
 کنون از حقیقت ندارم اثر  
 کرامت کن ای نشئه پردازان  
 مگر زین که ورت رماند مرا  
 که چون نشئه پرواز مستی کند  
 بروز اهدا تو به کم کن بیان  
 چه لازم زدن شیشه ما بنگ  
 درستی ندارد خطا عتبا  
 درستی درین عرصه بی دودیت  
 درستی ز مینا و ساغر خوشست  
 بیار یکم صد رنگ ازو گل و میه  
 ز خامی بر آید ثم چون شکست  
 ز جان کندن طبع شربت گزین  
 کسی در جهان طبع آرام بست  
 کلاه از شکستن شود سرفراز  
 شکستن بود ساز و برگ نوا

چو ذکر حق از سبجه پا در حکم  
 ز مخراب سنگی است در راه من  
 عصایم بکف اثر دور دیگر است  
 بمیخانه نسیم دارد حضور  
 بمینای می داشتیم محرمی  
 ز حرف لب ساغر یخبر  
 شراب ورع سوز تقوی گداز  
 بصاف حقیقت رساند مرا  
 چو صهبا بر اهت پرستی کند  
 نگهدار از طعن مستان زبان  
 سر ایا شکستیم چون موج رنگ  
 شکستی است گر تو به آمد بجار  
 نچیدن گل ز خشم نامردیت  
 شکستن ز اسباب دیگر خوشست  
 ز جیب شکست خزان کمر کشید  
 بجار دل آمد کهر چون شکست  
 شکستی است خطا مان نگین  
 که خون کرد خود را سر ایا شکست  
 شکستن و دهر زلف را بال ناز  
 بلند است دست شکست از خدا

حکایت بر سبیل تمیل

بشی داشت با عشق گفت و شنید  
 خیالش نقاب تما آشود

شنیدم که شیخ زمان بایزد  
 بجز حضور تجلی شهود



که یارب چه آرام من بوالفضل  
 ند آمد از حضرت ذوالجلال  
 ز جنس عبادات علم و عمل  
 کمال ترا کس خریدار نیست  
 ز جنس شکست آنچه پیدا شود  
 شکست تو اینجا درستی ناست  
 محیطی که رنگ گهر نقش بست  
 بر آن گل کند گریه ابر بهار  
 خدارا اگر حق پرستی تو هم  
 ز نقد درستی چه داری بدست  
 ترا اگر سرمی نوشیدنت  
 غبارت سواد رخ پاک ریخت  
 بچشت چرا شیشه را رنگ نیست  
 چرا پنبه گوشش میناشوے  
 مشوغافل از نشئه ساز ما  
 ترانیت از راز هستی خبر  
 خط جام باشد کند یقین  
 چنین میدهد اصل قاتون صلاح  
 بر آواز چنگ آرمیدن شوست  
 ز شورنی آسان نباید گذشت  
 ز دلف چون صدای تو ان گشت دو  
 ز صوفی و تسبیح و عنیا و جام  
 خط جام صیباست زنجیر دل

که یاد درین بزم رنگ قبول  
 که فرش است اینجا بهار کمال  
 مهیاست این کشور بی حائل  
 متاعی بجز نقص در کار نیست  
 برین آستان قیمش و اشود  
 که بجز کرم سر بر مویاست  
 نخواهد از امواج غیر از شکست  
 که رنگ شکستن نکرد خستیا  
 مکن در حق توبه چندین ستم  
 که شد توبه ات بی نصیب از شکست  
 در آزارستان چه کوشیدنت  
 بچشم قدح مستیت خاک ریخت  
 نگاه تو آخر گرسنگ نیست  
 چه باشد اگر از سرش و اشوی  
 چه کردی گلوگیر آواز ما  
 و گرنه بچشم معانی نظر  
 رگ ساز یا ریشه اصل دین  
 که در شرع باشد مثلث مباح  
 زیران نصایح شنیدن شست  
 ز آه ضعیفان نباید گذشت  
 بود خدمت پوست پوشان ضرور  
 توان یافت فیض حضور مدام  
 خیالش چنان نقش تعمیر دل

محال است بی نشه پائیدگی  
 بغفلت نباید گذشتن ز می  
 شود روشن از جام گیری بدست  
 کسی را که راهی بغزائگی است  
 کند از رگت موج صیبا کند  
 ازین دام فکر رمانی گراست  
 چو مطرب شود جلوه گر ناگهان  
 سر بر رخ خویش گیرد ز دوف  
 تو معذوری ای زاهد خنجر  
 تو در خلوتی مست و بزم و گمان  
 دولت کی ملایم کند اشک پاک  
 چه داری ز نیرنگ حسن و جمال  
 بی ساقی ای کام بخش امید  
 بده مرده عشرت با دوا م  
 کشیدم ز بس ساعت انتظار  
 ز حد رفت سوز دل نا توان  
 زمانی تغافل فراموش کن  
 کنون در خور کام من جام نیست  
 نگردم هر چه برده گرم خموش  
 بگشت تمنای من آب ده  
 مگر از خم بگریم شراب  
 بی ساقی ای قلزم معرفت  
 انان می که آفاق مینای اوست

که بی روح مشکل بود زندگی  
 که شد کل شیئی من الما رحی  
 که ساغر پرستت نیروان پرست  
 آگه نشتن ز انصاف دیوانگی است  
 خط جام را دام دلها کند  
 بدل حسرت نارسانی گراست  
 بدست ازنی و چنگ تیر و کمان  
 دل کیست کاسی بجا نگر و دوف  
 که در بزم مستان نداری گذر  
 چسان یابی از ذوق مستی نشان  
 که آتش ندارد و اثر زیر خاک  
 نظر بازی از کور باشد محال  
 بیای سر و شس ترغم نوید  
 ز غم کن چو بوی می آزاده ام  
 نهنگی است شو قم بجزر خا  
 چونی عمر من گشت صرف فغان  
 بشی از تمنای دل گوش کن  
 چو من تشنه قلزم اشام نیست  
 زهر قطره دریا نیاید بچوش  
 می از ساغر دور گرد آب ده  
 که بنشیند این شعله اضطراب  
 محیط حقایق حشم معرفت  
 جهان ظرف نقش تمنای اوست

ازین باوه تا برده رنگ اثر  
 بسودای همظرفی این شراب  
 کند چرخ هر صبح ازین آگهی  
 بمن ده که از حیرتم ناصب بود  
 بود تا سبک در تمنای می  
 بدور تو ای آفتاب سخا  
 بجام می عیش غم میخورم  
 بسر جوش صهبای خم ازل  
 بست قرح نوش اسرار ذات  
 بدست سبوی می سردی  
 بگوش صراحی صاف وفا  
 بنفی صفات گلستان و هم  
 بودت پرستان روی نگا  
 بصاف رخ صبح سیامی او  
 بحسنی که در محفل کانیات  
 بروئی که و اشمس تفسیر است  
 سخاکی کز یو یافت آدم نمو  
 بآبی کز خضر وار و نعیم  
 بر سبزی گلشن آرزو  
 بر گینی جلوه گلر خان  
 بخطی که دل را بود دام راه  
 باینه شوق تنال اشک  
 بذوق طشهای مرغ نفس

سر شکست در دیده شیشه گر  
 تپی کرده قالب محیط از حباب  
 که وی خود از تخم انجم تپی  
 ز دل کرده ام تخم او نام دور  
 پر از آرزو طرف سودای می  
 من خسته بیدل بسینوا  
 چو باور ندارم قسم میخورم  
 بکیفیت نشه لم یزال  
 بجمورد هوش در صفات  
 بی پای خم عالم بخود  
 بچشم ادب با سنج جام حیا  
 با ثبات ذات تبر از خم  
 بکثرت خیالان کیسوی یار  
 بدور خط جام پیرای او  
 عیانست از پرده نامی صفات  
 بموئی که و الیل تعبیر است  
 ببا و یک یعقوب از و بردو  
 بناریکه افروخت شمع کلیم  
 بگلپهای وارسته از رنگ بو  
 با مواج بیابان عاشقان  
 بگردیکه خیزد ز راه نگاه  
 پروانه بی پروا مال اشک  
 بشوق ناشای چاکت قفس

بصبریکه بیطاقی کار او است	بجلی که سنگت ستم بار او است
بغریکه کردند و هاشم خطاب	ببرگی که از هر دو دارد نقاب
بگلگونه چهره اشتیاق	بعنابی اشکت چشم فراق
بهوشی که دارد سر بیوشی	بجرفی که دارد لب فاشی
بجروح طبعان پاس ادب	ببسل زرادان اشکت طلب
باطهار موج گلستان شرم	بگل کردن تهستان شرم
بگردن کتبه های بالاسه ناله	بافتادگیهای زلف نیاز
بچاکلی که حرمان شکر خداوست	بجیبی که با چاک پیوند او است
بزمیکه خنجر بود ساغر شمشیر	ببهریکه پیکان بود گوهر شمشیر
بزمی که خونت صیباست او	بباغی که زحمت گلهاست او
برقص نقبهای وحشت بچنگ	بپرواز بال سبک سیر رنگ
بجمعیت غنچه و لعلگار	بوجد طرب خیز بوی بهار
بمرغی که پرواز او دام او است	بدامی که آزادگی نام او است
بعزلت گزین بساط حیا	بخاموشی اندیش و حرف خطا
بجوشی که در چشمه زندگیت	بموجی که در بحر نایمیت
ببونی که در غنچه های دلست	بداعی که خلخال پای دلست
بسوزیکه در اختر بنیش است	بآبی که در گوهر بنیش است
بحسرت بخامان حسن خیال	بجیرت پرستان فکر وصال
بتکلیف بیطاقی صبر کوش	ببیتابی صبر طاقت فروش
بگوشی که بر گفتگوی کسی است	بچشمی که حیران روی کسی است
بجسمی که با خاک هم بستر است	بذریکه فارغ ز درد سر است
بآبی که از وحشت آما دو است	بسرویکه چون ناله آزاده است
برگ گلستان داغ جگر	بسیر خیابان مد نظر

بخاصیت صافی سینہا  
 پروانه آب آتش وطن  
 بطوفان مرغان دریاخروش  
 بدو دیکه از سینہ خیزد اگر  
 بچشمی که تا شمع دل بر فروخت  
 بشوخی که ره کرده در چشم من  
 باشکی که از دیده ریزد اگر  
 بحسنی که وارد کند نگاه  
 بگوہی که در سوی امت دویم  
 بدشتی که مجنون حیرت نظر  
 بسازی که آواز گم کرده است  
 بتغی که در عرصہ گاہ غیاث  
 بتیریکہ در گوشہ استخوان  
 بسودائیان پریشان نظر  
 بصبح طرب جلوه نو بہار  
 بہستی کہ سر چشمہ آرزوست  
 باشیا کہ نخبیر دام دل است  
 بیکرنگی خون کہ در جسم ہاست  
 بمعصوری عالم معرفت  
 بمشاطہ عیش یعنی سہراب  
 بوجود موہوم یعنی کہ من  
 بتبیح اشکت و تذکیر آہ  
 باظهار دانش بسوایے خام

بہوار سے آب اینہا  
 بشمع نگاہ تختہ فکن  
 ببق زخود رفتن رنگت ہوش  
 شود بال پرواز نخت جگر  
 چو آئینہ دامان مرغان بوخت  
 نگہ زید یوار مرغان وطن  
 شود تکمہ جیب مرغان تر  
 بتاریکہ پیداست از لطف آہ  
 ز تیغش دل کو بہن شد دویم  
 ز دامان او کردہ چاکلی سر  
 ببالی کہ پرواز گم کردہ است  
 بود جوہر عنبرہ آب ناز  
 غبار دل انگیز دار معنہ جان  
 بزولیدہ مویان دود جگر  
 بسخاکتر خرمن اعتسار  
 بعالم کہ آئینہ رنگت و بوست  
 بگردون کہ دوری ز جام بوست  
 بتوحید ذاتی کہ در اسم ہاست  
 بویرانی عمر غفلت صفت  
 بآئینہ و ہم یعنی جناب  
 بمعہوم معلوم یعنی دین  
 بتعلیم حیرت بدرس نگاہ  
 بجنون عاقل باہوے رام

به جهل و بخلت به نسیان دویم  
 به خطی که در فکر فرزانی است  
 بصید اسیر کند نگاه  
 بصیادی معنی دلپسند  
 بنازک خیالان بزم کمال  
 بفطرت بلند ان دانش غلام  
 با سرار سبحان علم قدم  
 بدریا نور دان موج لفتا  
 با سود گیهای پای طلب  
 با شکیبای رنگت جهان  
 بشیدانی طبع شیدا می من  
 بصبحی که آئینه روی ست  
 بجرمی که عفو است گو پای او  
 بفیضی که در نوبهار بیان  
 بفضلی که می که جان میدد  
 که بی باده عمری جگر خورده ام  
 از ان نشه فیض عرفان کنند  
 بمن و ده که مستانه آیم بچوش  
 ز موجش زبانهها مهبتا کنم  
 ز نیرنگ اسرار و ستان نام  
 و هم عرصه وصف مینخانه

دور ساوس بزم نیرنگ خط لود خیال

نه مینخانه دریایی صدت کنان

نه مینخانه صحرائی کترت عبا

فضائش تمنای آغو شہا  
 محیطی کہ اندیشہ گرداب اوست  
 کہ ورت زہتی است آب گلش  
 صدف نقش لبہای بی گفتگو  
 نہ میخانہ نیزنگت بزم قدم  
 بصورت بنای جنون آسمان  
 دو عالم برین آستان شہود  
 خمش ہر یکی عارف راز حق  
 ہمہ سینہ بر خاک عجز و نیاز  
 ہمہ سبجہ گردان راز دلند  
 بگنج گریبان دل روشنان  
 سہویش رسانیدہ دستی بگوش  
 کہ باید کنون قامت آراستن  
 پی و عطر پردازی چیک و نی  
 کہ مستی است امروز عشرت سرو  
 در سجدہ غیر تا وا کنند  
 کہ در بزم می سرکشی خوب نیست  
 لب جاہا جملہ الحمد خوان  
 می صاف او رنگ اثبات ذات  
 ز اسرار وحدت قدح بر کف است  
 ز می گردن شیشہ آمد پدید  
 بر افتد اگر پرده از روی کار  
 نہ میخانہ اوج کمال ظہور

غزایش ز خود رفتن ہو شہا  
 طلب جنبش موج بیاب اوست  
 ز خود بر کنار آمدن ساحلش  
 گہ رنگت دلہای بی آرزو  
 نہ میخانہ آئینہ وار حرم  
 بمعنی عبادت تگہ رستان  
 چو مستی جبین سالی شوق سجود  
 ز سر تا پایا بجز تکلیف سبق  
 ولی جملہ گنج گہ ہا کے راز  
 ہمہ در وضو کہ از دلند  
 دو عالم بجز آب زانو نشان  
 باہنک تکبیر گرم خموش  
 بجد از سر ہو شش بر خاستن  
 دو دشتہ بر منبر موج می  
 نباید حدیث خرد کرد گوش  
 خم شیشہ مہراب پیدا کند  
 زینا بجز سجدہ مطلوب نیست  
 صراحے ہمہ قل ہوا التہ بیان  
 زوردش عیان بوی نفی صفات  
 بیک چشم حیران وجہ اللہ است  
 خط نسوہ اقرب حسن الوید  
 کند ہر خمش کنت کنز آشکار  
 نہ میخانہ فیض بہشت سرور

فلک داغ از سینہ بیدش  
 مراد آمدہ صیدستان او  
 بخاک درش او چه جہہ سا  
 سواد دو عالم در آن پیشگاه  
 صبا و نش راہ تماشے او  
 چراغش دم گرم روشن دلان  
 نماید ز نور تجلی نقاب  
 بساطش چو آئینہ روئے حو  
 بجز کیہ آئینہ جستجو است  
 ر صدق طلب نقش صہبای او  
 پیش فارغ از آب و گل گشتن است  
 نہ مینماند صبح سعادت نقاب  
 اساکش چو نام حرم پایدار  
 میش نشہ پرداز آزاد گے  
 عروج سخن حرفی از پایہ اش  
 بدرگاہ سجده خاک روبر  
 ورا و است از بسکہ نور اکتاب  
 مرہ نیست در دیدہ اخترش  
 غباری کزین آستان کم شود  
 اگر دودی از بزمش سر کند  
 چشم یقین رفعت ہر چه بست  
 چو آئینہ از گاہ دیوار او  
 زیش بساطیت رفعت پسند

چمن صفو از پر بساطش  
 طرب بندہ می پرستان او  
 فلکپا ہمہ حلقہ نقش پا  
 چو مژگان بود زیر دست نگاه  
 صفا مچو رنگ تماشے او  
 حصیرش خط جہبہ کا طان  
 گل ضبح آویزش آفتاب  
 ز موج صفا جام لبریز نور  
 لب جام او ساحل آرزوست  
 غبار ہوس سنگ مینای او  
 خط ساغرش کرد دل گشتن است  
 نہ مینماند سر چشمہ آفتاب  
 بنایش چو عمدہ قدم استوار  
 چو آئینہ مینای او ساو گے  
 بلند می سرفراز در سایہ اش  
 بخاکش سر سجده پای کوب  
 بود حلقہ درکش آفتاب  
 نہ بیند کسی بستگی از درش  
 بگردون می جام انجسم شود  
 فلکپا زہر حلقہ سر بر کشد  
 مینای او چون قدح زیر دست  
 نماید خط دست معمار او  
 ہم از فیض او نشہ گردد بلند



درین محفل از خط جام و شراب  
ز کیفیت طوف او دمبدم  
نگہ تا بدیوار او دیده است

کنندیت در گردن آفتاب  
بگردش چو چاند نقش قدم  
سیت چون سایه غلطیده است

## صفت خراباتیان

مقیمان این بزم الفت بہار  
چو ساعتی ہمہ فارغ از گفتگو  
ہمہ بادل گرم در آشتلم  
چو مینا ہمہ مایل بند گے  
ز قید عبادت رسمی برون  
ہمہ چون غنا صفر آرزو  
متر از اقبال نفی و صفات  
ز کیفیت رنگ تکلیبی شان  
چو ابروی خوبان تواضع شرت  
ادب بر بساط سخن پیش رو  
ہمہ نکتہ سنج خموشی کلام  
ہمہ عالم دستہ ساد گے  
ہمہ در فن فقر چون آسمان  
ہمہ بیقراران مست خراب  
چو رنگ چمن ہر یکی می پرست  
بفہم وادایچو من تیرہوش  
بلطف و کرم چون وفا ستوا  
شہود ازل نشمن کام آن  
ہمہ فارغ از رنگ امید و بیم

بفطر طبایع چومی سازوار  
ہمہ دست بر سر رنگت سو  
سری در گریبان حیرت چو خم  
خط جیبہ شان ستر افکنڈگی  
بدرس اشارت ہمہ ذوفنون  
چو آزادگی بستہ از رنگت و بو  
بنفی صفت ہر یکی عین ذات  
نگہ سرخوش رطلہای گران  
چو چشم نکویان حیا سر نوشت  
بیاس مروت نفسہا گرو  
زبانہا چو امواج گو ہر بکام  
ہمہ خط شناسان آزادگی  
برافشاندہ از رنگت کرد جهان  
ولی ببیدایچو موج شراب  
چو اوراق گل جملہ ساغر بہت  
چو نظارہ بلیاب اما خموش  
بعیب و خطا چون حیا پردہ دا  
کنڈ حقیقت خط جام آن  
بیخانہ چون بوی صہبا مقیم

نه میخانه فرودس گوهر برشت  
 زلبهای محمودستان او  
 طلسم فریب جهان منظریت  
 قدح سایه زمش گل آفتاب  
 جهان نقطه از خط ساعش  
 گذار تماشای گل شیشها  
 دل صاف سر جوش صهبائی  
 که ویش بسج طبع آگاه نیست  
 دم مطربش نغمه یارب است  
 زسوز جگرها نکلان او  
 دم بخودی صبح عید بجات  
 بعالم که هم نقش ویرانه است  
 همین خانه عشرتگه زندگی است  
 درین محفل آرام عمر است و بس  
 بچشمی که ازینیش کلفت است  
 توان از سه الفت جان گذشت  
 که از پرده ساعشر و شیشها  
 کرامیل رفتن بود زین مقام  
 اگر تو به آهنگ رفتن کند  
 تحریر و صفش زعجز رقم  
 بتوصیف این بزم دعوی گذار  
 بود محو حیرت درین بزمگاه  
 چو خاموشی ساز آهنگها

نه میخانه جوش بسیار بهشت  
 بنجیازه گل گلستان او  
 که هر جام او عالم دیگریت  
 فلک را همش شیشه پر خون جباب  
 فلک چشمی از روزن مجمرش  
 طپشهای دل قفل شیشها  
 سرفکنندگی درو مینای او  
 که تخم عمل را در و راه نیست  
 فضایش همه وسعت مشربست  
 جبینهای فرش ادب خوان  
 سیه مستی آنجاست شام برات  
 اگر خانه هست میخانه است  
 همین منزل آغوش پایندگیست  
 تسلی در آئینه دارد نفس  
 خرابات معموره الفت است  
 ولیکن ز میخانه نتوان گذشت  
 بدوش شکست دست این بنا  
 که چاهست در هر قدم نقش دام  
 عصا از صدای شکستن کند  
 کشد خط به بیستی زبان قلم  
 نفس چون دم صبح شبنم طراز  
 طپیدن در آغوش نبض نگاه  
 چو گل ساعشر گر و دشمن نگب

## در صفت خم

سپهر از حجاب خمش گشته آب  
 نه خم آفتاب تجلی شرار  
 شکن اشکار از آثار او  
 دل روشنش بجز گردون حباب  
 نهنکی که بجز شش بگام اندر است  
 ندارد چو بجز از کدورت نشان  
 خمیگر گهر می سزد لاس او  
 ز بس رنگ اسرار پوشیده است  
 به بار می از شکرش گلفروشش  
 فلاطون دانش بفرکش کم است  
 چه خم آن سز نشد عقل و هوش  
 ز تکمین آن بحر جاه و جلال  
 از و بر مستگی تا گشایش بدل  
 طلسم جهانیت مستی پناه

که داعت از خشت او آفتاب  
 محیط کمال آسمان و قار  
 بزرگی نمایان ز اطوار او  
 گریبان او مطلع آفتاب  
 محیطی که هر قطره اش گوهر است  
 بخود سایه خویش دارد نهان  
 که چون سایه محو است در پای او  
 چو دریا طلب خاک مالیده است  
 چو گوهر گزوم میزند لاله جوش  
 به خم آسمانی پر از انجم است  
 گزوم غر مستی است اوراک جوش  
 چو صحرای بکند است مست خیال  
 درو عقده خاک چون باوه حل  
 می و شیشه و جام را قبله گاه

## در صفت جام

بود موج می تیغ میا نیام  
 قدح کاره سرگزار د به پیش  
 صراحی زند قفل از جوس مل  
 که این بزم آئینه بهیسی است  
 منم بنده حلقه در گوش جام  
 او میکند چشم جام از حجاب  
 بزنگ قدح بیزبانی کجاست

سپر دار آن سینه صاف جام  
 بر د آب ازین تیغ بر خون خویش  
 قدح گوید شش دم فرن لائقل  
 بیش چون جیا سر مده خاشی است  
 که لبریزی باد آنعوش جام  
 سخنها با برومی موج شراب  
 باین خاشی باد نانی کجاست

قدح مرغ دست حریفان خوشنت  
 صدای لبش نغمه نئی بس است  
 درین خانه از جام روزن بس است  
 قدح نیست مرآت معنی ناست  
 قدح نرگس پر خار کسی است  
 قدح چشمه موج اسرار کیست  
 شده بزم سنگ از شکوه خموش  
 بخاموشه اسادا اهل سخن  
 لبش کرده می اذ جواب آشکار  
 زمی نیست یکدم جواب آشنا  
 گل تازه روئی که تارخ نمود  
 کفش که صفائیت ناخرع بدوش  
 بشورتغم خموشه گزین  
 جبین آفتاب ضیا منزلش  
 نزاکت ز بس رهبر ساغر است  
 جمال سخن راست آئینه دان  
 جلا بخش آئینه بی غمی  
 بزمین حلقه دایمت عشرت نفس  
 زندگرموج می دور پیش  
 خرابات بحر طرب گوهر است  
 اگر شور این بزم ببیند بخواب  
 ز رشک تاشای این بزمگاه  
 بز می که از رفتش بر زمین

ز امواج بال و پرافشان خوشنت  
 در گوش او قطره می بس است  
 دل از پرتو باد و روشن بس است  
 که موج میش جوهر هوشهاست  
 خط او بغیر از خط سرمه ایست  
 قدح دیده لخت بیدار کیست  
 عقیق آب گردیده از ساغرش  
 بحیرانی آئینه حال من  
 که آرد تب گرم تجاله وار  
 چو چشمی که گردد بخواب آشنا  
 ز رنگش نگه بومی مستی ربود  
 بود چکل باز در صید بوش  
 تپی دستی او نوا آفرین  
 هجوم هلال است دور لبش  
 چو لب شیر او بالب دیگر است  
 چو کل ساعت رنگ را آشیان  
 در عیش را حلقه حرمی  
 بزمین نقطه پرگار دور است و بس  
 بود همچنان مرکز خط خویش  
 که گرداب او گردش ساغر است  
 شود حیرت آئینه اضطراب  
 تاشا که ز بستی دست نگاه  
 نگه سجده ریزد ز خط حبسین

مناسب جام و مینا

خوش افتاد در چشم مسل شود  
 صراحی سوی قبله جام مل  
 شب و روز از شوق جواب جام  
 قیامش زد دل شعله آگنجستن  
 بود قفل او اشارت پیام  
 ناز تو با دیده اشکبار  
 چرا ز اهدا زاپور شکست نیست  
 نباشد اگر هوش رفت کند  
 بگلزار مینا ز ساغر گل است  
 صراحی است فانوس شمع شرب  
 بہا رطب رنگ صیبا بس است  
 مینای می جام ہمدوش نہ  
 مینا قدح دست و گردن شوست  
 ز جام است اسرارستان عیان  
 نہالیت مینا باغ جمال  
 بہر جازند ساقی عیش کیش  
 شو و طینت خویش دل صاف جام  
 کشد تا بر اوراق کلفت رقم  
 بدریای پر شور بزم شراب  
 برد جام می حکم مینا سر  
 سخن کز لب شیشه بیرون شود  
 لب شیشه از جام شیون طرد

ز ساغر قعود و زمینا شود  
 بہر سجدہ ساز و ادا چار قفل  
 گمی در سجود است و کہ ورقیام  
 سجود از نظر رنگ دل ریختن  
 کہ بچون دل سجدہ باشد حرام  
 چو مینای خالیست بی اعتبار  
 کہ یک سجدہ اش خالی از اشک نیست  
 سر و گردن جام و مینا بلند  
 کہ ہر قفل شیشہ بلبل است  
 قدح بال پروانہ اضطراب  
 قدح قمری و سر و مینا بس است  
 باین غنچہ شبہ ہم آغوش نہ  
 دل صاف با چشم روشن شست  
 بود مہر مرآت گردن کشان  
 کہ جامت برگ گل این نہال  
 ز مرگان خود برگ سینه نشین  
 سنجہ میدان ادراک عام  
 بود جام و مینا دو است و قلم  
 زمینا و جام است موج جاب  
 کہ گوش است تیغ زبازرا سپر  
 بگوش قدح تا رسد خون شود  
 زداع جگر نا کہ گردن فراز

<p>درین بزم نیرنگ حیرت مقام          بینا ز ساغر نظام است و بس          حدیثی که از جام وینا کنند          درین پرده مانیت غیر از شراب          بسا غر بود موج صها خوشش          ولی باده رانیت در شیشه صبر</p>	<p>بلندی ویستی است مینا و جام          سر و گردن شیشه جام است و بس          بیان کمالات صها کنند          که منظروف از طرف دارد لقا          که تار رنگ گل ندارد و خوشش          بود نامه هر قطره چشم تر</p>
---	--

### در وصف صراحی

<p>صراحی سپهریت عالیجناب          صراحی بگویم پر پیمان ابیت          پری گر نباشد می فتند جوش          زنگ است در طبع مینا خلل          ز رفتت سودای سنگ از سرش          صراحی نهالیت مستی بهار          نهالش ز خشکی نگرود و خراب          دل صاف او کلفت آگاهیت          سراپایش آینه دار صفاست          که این دلفریب صراحی لقب          رگ گردن او نه از جاهلی است          برنگیت مشهور در هر مقام          سر غم چو درد میشس زیر پا          فی از فلقش کرد کسب خوش          صراحی که آب رخ گفتگوست          شب و روز چون ساغر سخن</p>	<p>بود پینه اش صبح می آفتاب          که هر مست سوداش دیوانه ابیت          چرا سایه او شود برق هوشش          که خیلی پری دارد اندر غسل          شکست دل از تخم دارد برشش          شکوفه است از پینه اش آشکار          که موج صفایش کند کار آب          درین آینه زنگ راه نیست          اگر رنگ کلفت نگیرد و سجاست          خطائی ترا و عیت چینی نسب          همان موج دیای روشندلیت          صراحی بچین و حلب شیشه نام          کف نشه را گردن او عصا          که چون نشه زد نغمه بر قلب جوش          گداز جگر رنگی از حرف اوست          ز خون دل خویش راند سخن</p>
--	--

کند ظاهر سردار زنده فکر لبند  
 دم قلقاش رعد عشرت خروش  
 که از چار قلمش شد رباعی بیان  
 مربع نشین گشته از چار قلم  
 نه کلفت کشد نه ز چین زاوه است  
 نشد استینش هم آغوش چین  
 بزیر سیاهی است آواز او  
 سید تاب یعنی است مویش  
 که اندیشه موشب نار اوست  
 وز و باغ عشرت کند کشت رنگ  
 که آرایش باد خاکستر است  
 که خون دلش صرف رنگت بس  
 کف آورده بر لب محیط خموش  
 که میناست خضر مسی نفس  
 نفس باشد شش لغه آفتاب  
 شود در گلویش نفس لاله گون  
 چراغی است روشن بجواب جام  
 که بخون دل نگذرد از سرشش  
 ز بوی میثش جان شیرین طیب  
 شکستی است از موج می دردش  
 شکست صدای دلش قفل است  
 شکست دل اوست جوهر نما  
 سراپا که از دل آمد به بار

چو روشن خیالان معنی پسند  
 سحاب طرب بحر گلزار جوش  
 سحابیت این خضر معنی نشان  
 کلامی که از طبع او کرد مگل  
 صراحی که از عشرت آما و است  
 که از فیض طبع شکفتن تسدین  
 اگر بر سرش افکند سایه مو  
 نیاید که درت دل روشش  
 چه اسرار در صبح اظهار اوست  
 از و ساغ کلفت آمد بچنگ  
 گوشیشه را پنبه بر سر است  
 نباشد باین آبر و هیچکس  
 نه مینامی می پسندد دارد بگوش  
 بدورشش نه بیندالم هیچکس  
 چه صبح است که طبع فیض از تنب  
 غبار بیت در کوچه زختم خون  
 ز اشک جگر رنگ او صبح و شام  
 بیاید نیست جز ساغرش  
 ز ناز که لبها بود روز و شب  
 بعشرت نشد عافیت حاصلش  
 بسر پیله و شوق داغش گلت  
 ز موج می آنجا که خیسند صدا  
 ازین سرمه در گلشن روزگار

باب و گلش دردی آمیخته است  
 ز صافی چو آئینه بے عبا  
 ز ہی طینت می پرستیدنش  
 ز بس بزم خوبیت اطوار او  
 شب و روزینا بزم حجاب  
 که هر کس بدل دارد آفته جوش  
 سراپای مینا بود یکت زمان  
 چو مینا جهان جمله رنگ هو است  
 برش برنتا بد خیال خروش  
 تراکت پرستار رنگ دشن  
 سحر سینه چاک گریبان او  
 گویشیه صبحی است بشنم خون  
 خموشی است آینه مشربش  
 گلوی بریده ندارد زبان  
 ندانم چه دیده است ازین سخن

که تدم زند رنگ دل ریخته است  
 توان دید زار دلش آشکار  
 که بزرگ می نیت خون در تنش  
 نباشد بجز پنبه و ستار او  
 کند پنبه را بر رخ مے نقاب  
 بوضع ملایم شود عیب پوش  
 که ای کج خیالات غفلت نشان  
 همین راستی استقامت ناست  
 ز غوغای دل پنبه دارد بگوش  
 صفا چون گهر موج آب و گلش  
 شفق بسمل رنگت دامان او  
 که از پیکرش میچکد رنگت خون  
 نفس موج خون میشود بر لبش  
 بگر جوش خوشش شود ترجمان  
 که شد موج اشکش زبان سخن

## حکایت

قدح کرد روزی زمینا سوال  
 قد و لگنت سده و گلزار فیض  
 لبست از چه رود در سجود و نیان  
 اگر این نماز است قبته چر است  
 ز مثل تو پر حقیقت نما  
 ز روشن دل این شیوه سهلت سهل  
 باین رنگ طاعت ندید است کس

که ای از تو روشن دل و جدو حال  
 دل روشنست صبح اسرار فیض  
 شود چون گل از خنده عیش باز  
 و گر سهو باشد سجودت کرامت  
 تزیید بر راه طریقت خطا  
 که از راستان کج خرابیت چهل  
 بقیه نماز آخرت است و بس



صراحی ز غیرت سخن سازند  
 که ای چشمت از نور عزت تنی  
 همه چشمتی و نیستی دیده و در  
 ناز چنین گرچه عین خطاست  
 که از سجده حق درین خمسن  
 چو خواهم رکو عی بجای آورم  
 بگیرند در سجده حلقم چندان  
 مدام این گروه ندامت مآل  
 که داد است بر قتل مینا صلاح  
 ازین غم بدل خون نه بندم پیرا  
 بیاساقی ای مقصد خاص و عام  
 از آن می که سرمانه اگهی است  
 گر بایم از بوی وحدت نشان  
 ز دوران گیتی دلم ساده نیست  
 ز زینک عدلش نظر ما پر آب  
 نیم از محبتان دنیا که من  
 اگر شکوه هست از آشناست  
 به بیگانه باشد بدل ننگ من  
 چرا دفترا این و آن و اکسمن  
 درین لفظها معنی غفلت است  
 ازین هرزه گوئی چه فخر و چه لاف  
 چو ساغر کنم می کشی خنثیا  
 خور و برهم این دفتر نقلگو

بچون جگر نکمت پرواز شد  
 نداری زا و ضاع دهر آگهی  
 همه گوشه و از جبهان بخبر  
 اگر چون منی میگذازد درواست  
 شده عالمی تشنه خون من  
 بر آرد از سپهر مغز سرم  
 که خون جگر ریزد دم از دمان  
 شمارند بر خویش خونم حلال  
 که گفت است خون مصلی مباح  
 بر او ضاع دنیا نخدم چرا  
 زبانان اسرار دنیا و جام  
 بمن ده که نظر فرم ز عرفان تهی است  
 که جیرانم از وضع رنگ جهان  
 ز عدلش عمان عجب تی و او نیست  
 ز بیداد ظلش جگر با کباب  
 و هم شکوه دست گناه سخن  
 ز بیگانه حرف شکایت خطاست  
 چو بل حیب خویش است در چنگ  
 خط صغیر و هم می آکسمن  
 همه رنگ آینه وحدت است  
 بمان به که بندم زبان آراف  
 چو مینازم خنده بر روزگار  
 که شد غیب هم لفظ و معنی درو

بسوزد پروبال نشو و نما  
چه دنیا همه مستیازد وئی  
سیر باد آئینه مستیاز  
وگر نه می و جام و عینا یکی است

کز و فرع و اصل است از هم جدا  
شکایت چو آهنگ سازد وئی  
که تفریق از ویافت ناز و نسیا  
درین جمله جز رنگ کیت نشئت

## حکایت

یکی لوح آئینه در دست داشت  
شب و روز خود را بخود می نمود  
بصد جلوه عکسش گشودی نقاب  
گهی گوهر افروز درج دهن  
که از خانه الفت صلح و کین  
گاهی از ادا چشم طاقت گذار  
که از شادی آئینه نو بهار  
همیکو و با عکس عمری بسر  
ز عکس خود آئینه غیر داشت  
چو کیسو گرفتار زنجیر خویش  
که ناگاه گم گشت آئینه اش  
زد از ناله در جیب آرام چاک  
شکت دلش هم صد شد باه  
بیطاقتیها بر سوشتافت  
چو مردم ز حالش خبر یافتند  
بگفتند آن لوح آئینه بود  
اگر دیگر آئینه پیدا کنی  
ازین رمز طالب خبر دار شد

ولی در تماشای آن مست داشت  
چو شبنم نظر باز صدر رنگ بود  
گهی در تبتم گنج در عتاب  
گهی گل فروش بهار سخن  
ز چین نقیبند تبتم حسین  
گاهی از حیا مهر شبنم طراز  
گهی از الم دشت گفت غبار  
در آغوش و هم در رفیق خطر  
گل و حدش و شیشه سیر داشت  
چو تصویر حیران تصویر خویش  
تو گویی که گم شد دل از سینه اش  
چو شک از طپیدن بسر بر خاک  
جهان شد بچشمش چو مرگان سیاه  
نشانی ز گم کرده خود نیافت  
معمار اسرار شکافتند  
که هم بر تو نقش ترا می نمود  
جهان جلوه خود تماشای کنی  
ز خوابی که میدید بیدار شد

رہی بردور ویدہ فہم خویش  
 وگر روی آئینہ ہرگز ندید  
 یکی گفت این انفضالت چہ است  
 بگھٹا کہ کچھ ازین پیشتر  
 رسیدم چو بر معنی خویشتن  
 سراپا دورنگی بدل مینمود  
 پی خود نمائی اگر میروم  
 گل باغ وحدت کنون بشیکم  
 بیاساتی ای نشہ وحدتم  
 از آن می کہ غفلت رہائی کند  
 من وہ کہ نیز حمت آب و گل  
 ولست اینکہ سر جوش نیز بگہاست  
 ولست اینکہ بر ما نفس گشته است  
 ولست اینکہ در بز مگاہ شہود  
 ولست اینکہ شد نقش کثرت ما  
 ولست اینکہ اظہار مستی کند  
 ولست اینکہ شد نقش لوح و دوی  
 ولست اینکہ سر کو چہ آگہی است  
 ولست اینکہ چون نفس گمرہ کند  
 ولست اینکہ نالد عبرت و غنا  
 ولست اینکہ زد جوش داغ بگر  
 ولست اینکہ کلفت گزینی کند  
 ولست اینکہ از شکست مہربا کشید

نخل شد ز اندیشہ و ہم خویش  
 گلی از ہزار تو ہم خچید  
 ز آئینہ زنگت مالت چہ است  
 بنا و اینم بود عیش دگر  
 ہمان آئینہ بود دیوار من  
 بیگمانے من ظل مینود  
 زیکروئی خود دورومی شوم  
 دو ہاشم معنی چہ را چون یکم  
 شرار افکن حسد من غفلتم  
 باگاہسیم رہنمائی کند  
 برم رو با سرار نیزنگ دل  
 ولست اینکہ آئینہ رنگہا سب  
 چو آئینہ دام نفس گشته است  
 عدم را تا شامی ہستی نمود  
 ولست اینکہ با وحدت آشنا  
 ولست اینکہ دانش پرستی کند  
 ولست اینکہ گوید دو عالم تویی  
 ولست اینکہ از نقش آفاق ہست  
 ولست اینکہ چون عقل آگہ کند  
 ولست اینکہ بالہ نعت و فنا  
 ولست اینکہ شد شک و چشم  
 ولست اینکہ عیش آفرینی کند  
 ولست اینکہ از نالہ بالا کشید

<p>دست اضطراب شرار طلب بهار و خزان رنگ ریزد دل زمین پستی خاک بار دل است شبستان کثرت از ویافت نور ازین بیضه بال طلب سر کشید سر عشق در دنیا ز دل است نظر با کسی رنگینش بخل بند طپیدن رسم وحشت دام او ضلالت همان راه کم کردش خموشی زبان دان آهنگ او است اگر باد بهست جوش دل است ندارد بجز مرکز این دایره همین شعله عالم فروز است و بس خرد هر چه بیند و آئینه است</p>	<p>دست آب و رنگ بهار طرب تیمیز غم و عیش خیزد دل فلک رنگ اوج غبار و دست گرفت ز اسرار وحدت ظهور گشایش ازین عقد آمده پدید گل حن سر جوش راز و دست چمنهای شاد و آبیش صبح خند تسلی گل باغ آرام او هدایت براه وفا رفتنش سخن جوش گلپای نیرنگ او است فلک را که جام خموشی دل است دست آشکارا درین دایره همین برق اندیشه سوز است و بس همین نشئه الفت گر سینه است</p>
---	--

### حکایت بر سبیل تمثیل

<p>که خاکش بود بروی جبهان بر نشه و ساغر آگهی نگه ناظر ذات کثرت صفت تحقیق اشیا تسلی و روش قبول نگاهش غبار کمال شدی قطره به چشم آب گهر ره خنده چون گل نمی بست لب نی و چنگ میکرد فریاد و بس</p>	<p>شدیم در اقلیم هندوستان شهی داشت از افسر آگهی دلش چون خرد طالب معرفت ز نیرنگ اسما تحسیر بدوش بنقد هنر با کسی ارباب حال چو بروی به کعبه قبولش نظر بعهدش کسی راز جوش طرب ناید از عدل او هیچکس</p>
--	---

جهان راز بر حجاب داد آب  
 زمانش چنان داشت رنگ امان  
 ادب بس که در بزم او فرش بود  
 چو گلشن هوای درش عطر بیز  
 طرب داشت روزی بدولت سرا  
 صلا داد از موج بحر گرم  
 درین بزم طرح بهار افکنند  
 بانهار راز علوم غریب  
 ازین مژده مردم خبر یافتند  
 رسیدند جمعی در آن بارگاه  
 بفرش ز اهل بسزیر که بود  
 بطبع هنر پرورشش حجاب  
 عیان شد چشم تا شا نظر  
 بهر یک از و گوهر ایثار کرد  
 از آنجمله باز بگر شوخ و سنگ  
 ز جیب فریب نگه سر کشید  
 بمیدان افسونگری پا نهاد  
 که هر کس برین رخسار گود سوا  
 بر رفتن نینزد غبارش ز راه  
 بسودای عقد و مشش از حجاب  
 چکومیم ز شوخی بال بلند  
 رکابش که خم شد بفر لاله  
 نباشد عنانش بفرمان کس

انگشت محتاج دریا حجاب  
 که شکست رنگ گل از خزان  
 نمی حبت از شعله شمع دور  
 چو صوفی غبار در هوش و وجد خیز  
 چومی در فتح گرم نشو و نما  
 که آیند از باب دانش هم  
 چو گل پرده از روی کار افکنند  
 ربایند از خوان فیض نصیب  
 بوی گل عیش بشتا فتند  
 چو بر رنگ گلشن بجوم نگاه  
 ز اسرار دل نشو و انمود  
 ز می نشو ظاهر شد از گوهر آب  
 ز گل نیکت از لاله داغ جگر  
 چو صبح از می قرص سحر کرد  
 چو گردون طلسم دو عالم بچک  
 بساطی پی دام نظاره چید  
 یکی اسپ چوبی بشه عرضه داد  
 کند سیر افلاک اندیشه وار  
 بود سیر او هم چو سیر نگاه  
 گره میند با د بر موج آب  
 که در گردن برق دارد کند  
 بود دام وحشت چو چشم غزال  
 که مشکل بود ضبط موج نفس

چنین تو سس شوخ گردون بود  
 بچشم تو گر چوب افسرده است  
 بظاہر بود چوب خشک آشکار  
 غلط بینی از نشہ احوالیت  
 فسونگر بچولان توصیف بود  
 برافتا چون پرده از روی کا  
 پی ضبط خود تا غناش کشید  
 با وج فلک گشت جولان مانا  
 ز جولان آن تو سن بر قما ب  
 بهیبت چنان خسرو از خویش رفت  
 نفس بر لبش گشت چون غنچه تنگ  
 ز حیرت ہم آغوش و ہم و بلاک  
 پس از ساعتی چشم چون بر شود  
 بیابانی از حشر پر هول تر  
 سر اعش همه نقش و سے ہوا  
 گذر کرد ہر کس درین دشت غم  
 چو بزم عقوبت ندامت قضا  
 خط جاہدہ اش اژدر در ستیز  
 زہر کرد با دشن برو سے ہوا  
 نمی شد نمودار از آن تیرہ بوم  
 نمیدید آثار از ان وحشیان  
 سیاہی نمیکرد از ان عرصہ گاہ  
 زہول چنین معرض ہولناک

سر ایندہ ابلق روزگار  
 بہ تندی ز آتش گر و بردہ است  
 ولی جلد بر قست همچون چہار  
 نہ چو بی بود رخس اگر صندلیت  
 کہ شہ را خیابے ز خود در بود  
 بران بارگی یافت خود را سوا  
 سر رخس بر سقف گردون رسید  
 چو شبنم بر آمد ز گرد ہوا  
 چو ابر تنک زہرہ اش گشت آب  
 کہ از بخودی یک قدم پیش رفت  
 برون رفت از خود سپرو اژرنگ  
 بیفتاد چون سایہ بر روی خاک  
 عبا ر شش بصحرای افقادہ بود  
 رم و دشت از گرد او جلوہ گر  
 چو دشت عدم سادہ از نقشہا  
 از و بیشتر رفتہ نقش عدم  
 چو آینسٹہ یاس حیرت مانا  
 عبا ر شش ہمہ جوہر تیغ تیز  
 عیان گردش جام بزم فنا  
 ز طائر نشا نے بغیر از سموم  
 بغیر از رم موج رنگ روان  
 ز چشمش مگر رخیٹ اشک سیاہ  
 گریبان طاقت شدش صرف خاک

<p>         زدوی العطش همچو موج شراب          چو خار مغیلان زبان در دهن          بچشمش نه اشک حسرت نماند          که در ساعت آبله سوخت آب          که آتش در ساع نقش یا          غبارش در آئینه گرد باد          بس منزل خودی میر رسید          چو موج شرابش غلط مینمود          زرگین روان گوسه بیطاعتی          ز نقش قدم ساغر چو در          بانحال چون گشت صرف تعب          شد آرزو گرد بلبندی نما          پیری حسته از پرده لا نگار          ز سر تا قدم شعاع آفتاب          نگه وحشت دام الفت فروش          رمیدن چو بر نقش در آغوش دشت          پلنگ ریش نقش داع قدم          رمیدن ز مرکان چو تار نگاه          چو آئینه با جلوه نان و آب          چو موج اضطراب از سر آب دشت          طپش جلوه چون عکس آب روان          قدم وام کرد از زمین سایه وار          پایش در افتاد پیش از نگاه       </p>	<p>         ز سوزش در آن وادی انقلاب          شد از خشکی و تشنگی نیش زن          ز بس آب بر آتش دل فشانند          زرگرمی چو رنگ روان شد کباب          بنجاک از طپیدن زد سوسهها          ز بیطاعتی پیکر شش عرضه داد          بهر سو که از ضعف دل میدوید          چو بر نقش هستی نظر میگشود          گهی بردی از روسه بیطاعتی          گهی میگرفت از سر بخودی          در ایام عجزش بهر روز شب          ز دامان آن دشت حیرت قضا          پس از رفع موج حجاب غبار          بیابانی گرد و حشت غبار          خرامی چو سیلاب غارت فروش          ز بس شعاع و حشمتش جوش دشت          ز خود و حشمتش جلوه پردازم          طپیدن بدام نفس بسیم چو آه          ز پیشش روان شد بر خشت تاب          جگر خسته غم تب و تاب داشت          دلش گشت از دیدن آب و نان          ز بس ضعف تا مقدم آن نگاه          در آن راه از عکس چون کرد راه       </p>
--	---

صنم گفت ای بسمل فطرت را  
 که ما را درین وادایه پرالم  
 غذای مایه نم باشد حلال  
 بود خاص همجنس خویش این طعام  
 جهان صیت آینه اعتبار  
 بچشم تو تکین جابست و بس  
 ز رفح حجب فانه اش روشن است  
 ترا زین هلاکت رمانم اگر  
 بشرط قبول آب و نانی که دشت  
 چه شد وحشت طایر جز روم  
 ز تسلیم بر بر غم طبع فضول  
 چو بر تخم دل مشت کبابی فتان  
 و مید از پی خشک اتطنار  
 سر و برگ کفران نعمت داشت  
 از آن سرزمین دوش بادوش هم  
 صنم پرده از روی مطلب گشاد  
 گسپها ز شکر خبر یافتند  
 ز شبه بود حسن صفات آشکار  
 بدستور سرشته دین خویش  
 ز کج بازی چرخ نیزنگ ساز  
 مباد اضطراب آفت حال کس  
 سیه نخستی آسجا که گیر درواج  
 به نیزنگ تقدیر مسرور بود

و می بال بیلاستی جمع دار  
 بکناسی آورده اند از عدم  
 بقوم دگر نیست غیر از وبال  
 بنا آشنا کم رسد والسلام  
 که دارد ز عکس تفاوت غبا  
 و گرنه که قطره آبست و بس  
 دگر پیکر آئینه آهن است  
 در آری بعقد خودم چون گهر  
 ز شوخی بخوان فریش گذاشت  
 که از شاخسار نفس میرسد  
 به چیز گفتند کردش قبول  
 نفس ریشه در باغ عمرش روان  
 ز نخل خزان دیده اش نوبهار  
 بنای وفای بر رضایش گذاشت  
 رسیدند تا منزل آن صنم  
 بقوم خود از ما حصار مرده داد  
 ببال هوس جمله شافتند  
 شدند از پی صیدا و بقتدار  
 به بستند عقدش با این خویش  
 گرفتار زانغان شد آن شاهباز  
 که آتش بعف است محتاج خس  
 بگلخن برد آئینه احتیاج  
 در آن قوم دو سال محصور بود



شدی بی طلب هرچو گل در بهار  
 گره با فرو شد بدام دلش  
 فراموش کرد او سر و تخت خویش  
 قصار از چرخ سر پائینتر  
 شد آن خطبه بی القاب سحاب  
 ز بس آسمان شعله اندر ورشد  
 مزارع اگر دانه می هکند  
 ز هر دانه در کشت زار نمود  
 اگر از هوا شبیهی می مکند  
 ز تخم می اگر ز ریشه می بیند  
 ر مشق غبار آنقدر خیره شد  
 در آینه ابر هر قطره آب  
 ز آشوب پرداز موج غبار  
 هجوم آنقدر داشت موج سموم  
 که خشکی است از جیب هر چشمه  
 اگر خون آب نمی نمودار بود  
 ز بیم هلاکت همه مردوزن  
 شد آن قوم آینه حکم قضا  
 چنان نقش نام و نشان شد خراب  
 فلک داد بنیاد ایشان بیاد  
 از آنجمله این پادشاه غریب  
 سر اسیمه همدوشش جمع عیال  
 یکی ده شده اکنون غم اضطرار

بهر سال و سرزند نو آشکار  
 که شده گهر زان صدف حاصلش  
 بزنگار آینه بخت خویش  
 بر آن سرزمین قحط شد فتنه ریز  
 چون اندیشه اهل نطلان خراب  
 تنور زمین آرزو سوز شد  
 بفریاد می جست همچون پند  
 بجای رگ و ریشه میخاست دود  
 ز جوش بهار شرر می حکید  
 بغیر از پریشانی دل نبود  
 که آفاق یک صفت تیره شد  
 سیه گشت همچون نقطه در کتاب  
 هوا خرم اندوز چشم شرار  
 که فولاد مجروح می شد چو موم  
 نمایان چو آینه موج غبار  
 ز خشکی دم تیغ خوشخوار بود  
 نمودند تندرست ترک وطن  
 چو برگ خزان دیده از هم جدا  
 که میرد نگینی بی نقش آب  
 غباری بر سر زمین فقاد  
 دیگر باره شد از وطن بی نصیب  
 برآمد در آن دشت وحشت مثال  
 که تخم الم ریشه آورد بار

چو اشک اضطراب جگر گوشها  
در آن دشت آن خیر و بقیار  
چو آنکس جگر با زگر می کباب  
باندیشه قوت در گرد و دشت  
نمی شد میسر لب نانشان  
چو بودند در مرگ بی اختیار  
که خود را بسوزند همچون سپند  
نظر بر چنین زندگی دوختن  
بر افروختند آتش بی شمار  
ز هم بر یکی درس بقوت گزین  
ز بیای بی برگ اطفال خویش  
نگه تا کند شعله از دود فرق  
در آینه آتش جان گداز  
معین گل خیر و شر علم  
امیران همه جا بجا سر بر راه  
ولی رفته افنون طراز از میان  
ز خود رفت ازین حال شاه ز من  
به بیداریست این سخن یا بخواب  
چه بود آنیکه یک عمر در کوه دشت  
خود پرده کز روی کارش گشود  
چو برداشت از چشم حیرت نقاب  
ز بس شاه بیدل درین دشت  
بصحرادش بود بی اختیار

بچشمش سپید کرد آب بقا  
چو مشت خس از گرد با د آسکار  
نفس از پیش نبض موج شراب  
چو یک هفته افزون برایشان گذشت  
که آمد بلب عاقبت جانسان  
باین مصلحت یافت با هم قرار  
دمی از طپیدن مگردار بند  
فزون است صد عقبه از سوختن  
بطوفش رسیدند پروانه وار  
پی سوختن چون شرر در کین  
پدر بر قچو لان سبق بردیش  
در آغوش او بود آتش چو برق  
چو آنکس نظر کرد از شعله باز  
همان تخت شاهی بریز قدم  
همان گرم تدبیر خیل سپاه  
شده چون پری از نظر با نهان  
که یارب چه دیدم درین انجمن  
ندانم سرابست یا موج آب  
در آغوش بی طاقتهای گذشت  
دو ساعت فزون در دو محنت نبود  
نمود است جز موج ترکان حجاب  
بسر برد عمری بوضع دگر  
که گیرد در آغوشش جیب و کتا

تصور به نیزنگ در اشتلم  
 تدبیر حیران چون فکر مجال  
 تب آرزوی عیاشی مدام  
 چونی از غم همدمش هر زمان  
 زدی شعله حیرت از سینہ جوش  
 ز وحشت شدش تخت گرداب خون  
 بر طشب آتش نمود انیسرش  
 ز خیل و حشم رنگ راحت ندشت  
 به تسکین بی طاقتیای خوش  
 گذشتی بر دشت همچون نسیم  
 فتادی بر گام بر روی خاک  
 بصیر انور دی ز بس خو گرفت  
 به پیش در آمدشت و خشت مواد  
 زد و طلب سایه بان بر سرش  
 چو عمری بسر شد درین جستجو  
 قصار اگذارش بدشتی فتاد  
 فضایش چو وسعت بدل کرده جا  
 خط جاوه اش جام الفت کین  
 چو سر جوش کیفیت آن مکان  
 دلش اضطراب طیش ساز بود  
 که ناگاه در چشم حیرت نظر  
 میمان بر تیب و نفع تدیم  
 کشاده بر وی هم ابواب عیش

لبش کرده از حیرت اظهار گم  
 ز تعبیر محسوسم چون خواب لال  
 بدل دادی از شعله برق جام  
 نفس بود مضراب ساز فغان  
 نمی شد چراغ تما خموش  
 بکف خاتم شگفت داغ جنون  
 علم شد چشم از دنا پیکرش  
 علاجی بغیر از سیاحت مذشت  
 گرفتنی چون مجنون ره دشت پیش  
 شدی با رم گرد و وحشت ندیم  
 چو نقش ستم آهوان سینہ چاک  
 چراغ رم از چشم آهو گرفت  
 جنون حلقه در گوش از گرد باد  
 غبار طیشهای دل پیکرش  
 نثر و ادخل تماشای او  
 کرد دشت مانوسش آید بیاد  
 سوادش چو ترکان چشم آنها  
 غبارش چو پاس نفس دلشین  
 شدش نشاء بیقراری عیان  
 نکه بار برنگ پرواز بود  
 همان کناس شد جلوه گر  
 چو نظاره در فغان خود مستم  
 چو گل حبله خون گرم اسباب عیش

همه ببل باغ ما و اسے خوش  
 طلب کرد سرد منزل خوشین  
 چو در مسکن الفت خود رسید  
 در آنجا نه جمعی ز جور فلک  
 یکی شعله سان بس که بیاب بود  
 ز بار غبار الم آن گروه  
 یکی غنچه سان تا بر آرد نفس  
 فاده یکی جاوه سان سینه چاک  
 پیر سید زان بخود ان کین عجب  
 بگفتند عمری درین سر زمین  
 قناعت به پیش و کم داشتیم  
 جوانی چو خورشید عالی شراد  
 نشد منفعل طبعش از رنگ ما  
 شکفتیم صد گلشن از شادیش  
 شد از گشت ما عاقبت کامیاب  
 خلفها ازو شد عیان در وجود  
 ز قحطی کزین پیش بر ما گذشت  
 جوان نیز اندیشه خویش کرد  
 برون رفت آن خسته دل با عیال  
 کنون بعد رفع غبار الم  
 از آن بیکسان رنگ آثار نیست  
 بعضی طلبها حکر داشتیم  
 دویدیم بر چند بهر سراغ

همه عشرت آهنگ غوغای خوش  
 که چند گل از وصل فنر زدن  
 طربگاه دل را الم خانه دید  
 نشسته سیه پوشش چون مردک  
 بریشان رداد بفرش چو دود  
 همه سنگ برسینه کوبان چو کوه  
 چو پورفته بودش دل از دست و بس  
 یکی همچو صحرا سبر کرده خاک  
 چه باشد عشریوشمارا سبب  
 چو شست غباریم اقامت گزین  
 نشاطی ز آرام هم داشتیم  
 درین دشت از بیکسیها فناد  
 چو آئینه گردید همه رنگ ما  
 گزیدیم در رنگ و اما دیش  
 تنزل بود لازم آفتاب  
 چمنها از آئینه اش رخ نمود  
 گرفتیم هر یک ره کوه و دشت  
 همان راه آوارگی پیش کرد  
 چو با فوج وحشی نگاه غزال  
 رسیدیم هر یک چو فرگان بهم  
 درین دشت گردی نمودار نیست  
 ز هر نقش پا داغ برداشتیم  
 ندیدیم زان شعله جز نقش داغ

نباشیم از آن غم چرا سینه چاک  
 چو گل آفتاب از سر ما گذشت  
 برین قوم صلح و نشاط جهان  
 چو خورشید از دیده پنهان شود  
 چو شبه قصه ما جبر اگر گوش  
 خیالش و قوعی نمودار گشت  
 دلش گشت از بزم حیرت نقاب  
 ز شمع دماغش برون جست رو  
 بظاهیر زبان تسلی گشاد  
 نمود از غم فیض دریا نظر  
 ز رو سیم برفق پیریک نشاند  
 از اندشت بر گشت طاقت فروش  
 زدوم ازین راز با هیچکس  
 ولی بود شمع دلش روز و شب  
 چو بیطاقی در دلش کار کرد  
 رسول حق از لطق معجز بیان  
 که ای مانده از مرکز وصل دور  
 برویت در راز و اکرده اند  
 فسونگر نبود آن فریب آفرین  
 دل آئینه بستی عالم است  
 دل آورد مرآت تحقیق ذات  
 تقلید دل الفت زندگی است  
 طلسم جهان گرد ویرانه است

بر چون زریم از غصه خاک  
 چو آئینه آب از سر ما گذشت  
 سیاه است چون دیده آهوان  
 همچنان جمله هرنگت مرگان شود  
 گلش باخت از بخودی رنگت هو  
 سرایش همه موج اظهار گشت  
 دو بالا شدش نشه اضطراب  
 ولی چاره اش جز خموشی نبود  
 بیاطن گل طاقت از دست داد  
 صدف وارد ما نشان پرگر  
 با آب که گور حاتم نشاند  
 چو نظار و دام تخر بدوش  
 بلب گشته انگشت حیرت نفس  
 ز صبح تحقق تسلی طلب  
 به پیغمبرش عرض اظهار کرد  
 ز نیرنگ اسرار دادش نشان  
 نداری خبر از طلسم ظهور  
 بر من ظهور آشنا کرده اند  
 دل انگیزت نقش بدایت نظم  
 و گرنه وجود و عدم مبهم است  
 ازین نسخه زو جوش حرف صفات  
 ز تحریک دل موج پایدگی است  
 عبادت در و عکس این خانه است

مکانها همه از دل آمد پدید  
 ز کون و مکان تا یکی و هم غیر  
 چه ذهن و چه خارج خیال است  
 نغمه خط مو هووم از دفترش  
 گمانها همه موج تلویح است  
 زبان ساز آبنگ اسرار خویش  
 مشغول غافل از باغ نیزنگ دل  
 بظاهر ترا گر چه دل در بر است  
 یکی فهم خود کن تو خود کیستی  
 دولت هر چه اندیشد اندر خیال  
 گل گلشن دل نهال است و بس  
 مثال و جسد در کنار هم اند  
 در دایره ذهن و خارج یکیت  
 جهان سر بس و هم و اندیشه است  
 سیاست در چشم هر کمال  
 تعلق بهار فریب دل است  
 دگر نه ندارد بهار شهود  
 درین بحر طوفان بغیر از تو نیست  
 خیال تعلق درین خاکدان  
 خیالت چو رنگ تنزل گزید  
 هنوزت تعلق نگردیده کم  
 پی سوختن تا تو بستی کمر  
 چو وارستی از دام امید و بیم

جبهها ازین بی جهت سر کشید  
 از تیغانه بیرون محال است  
 چه فرع و چه اصل از نهال دست  
 یقین دو دو بیتابی از مجر شش  
 نفس یکت گل باغ تکین است  
 حسد پرده نقش اغیار خویش  
 که علم عیان نیست جز رنگ دل  
 بمعنی تو لفظی و دل و لبراعت  
 که از پرده دل بیرون نیستی  
 بود جمله منقوشش لوح مثال  
 خیال آنچه بیند خیال است و بس  
 دل و دیده آئینه دار هم اند  
 تفاوت اگر هست جز و هم نیست  
 خیال تو صهبای این شیشه است  
 دستان بستی ز نقش خیال  
 تو هم گل ناشکیب دل است  
 بغیر از تو از خود گلی در وجود  
 درین کوچ جز گرد سیر تو نیست  
 بود عرض اسباب و هم و حکمان  
 ز تخت سجان مذلت کشید  
 که دانستی الحال را نغتم  
 شد آئینه راحت جلوه گر  
 عیان شد که بر جای خویشی مقیم

بفرع است هر چند این گفتگو  
 عیانست در چشم اهل شهرد  
 برین تخت هم گر ترا منزل است  
 با حکام حشمت اگر آشناست  
 فمای جد چون شود صلت  
 وجود تو لفظیت حیرت رقم  
 ز صد جا شود از ره اعمت بار  
 تجارج اگر یافت رنگ وجود  
 بجنبیده آن لفظ اصلا رجا  
 و کر حل شود آنچه نشو و نموست  
 نغمه گر چه سیر جهان می کند  
 نکرد است بر هیچ منزل عبور  
 کس از نقش این پرده آگاه نیست  
 ز ذات نشد غیر اسم آشکار  
 ظهور بهار است در هر همین  
 چمن رنگ اظهار آسماست  
 بخود رنگها با گمان برده اند  
 نه این خاطر اوست نه افسردنت  
 بیاساقی ای دشت معنی غزل  
 که از و بهار ریشه دارد ولم  
 چو صحرا درین دشت کلفت اثر  
 بیکت جرعه از خود جدا کن مرا  
 که هر گز و بادش بچشم مقین

دوئی نیست از اصل تا فرع تو  
 همین سلسله تا با وصل وجود  
 سراپا ظهور خیال دل است  
 گهت و هم فقر است و گاه هی عنایت  
 همان تخت وحدت بود منزلت  
 که تخریر یابد بچندین قلم  
 بخط خفی و سبب آشکار  
 خیال است از هتیش در نمود  
 نگر دیده از ذهن کاتب جدا  
 دل کاتبش لوح محفوظ اوست  
 تا شای و هم و گمان میکند  
 ز رفتت از خانه چشم دور  
 برین آستان عقل را راه نیست  
 عیان گشت رنگی ز حسن بهار  
 نسیم گل و سنبلی و نسترن  
 ولی باغ نیز نگیش جای اوست  
 گهی نازه و گاه پشمرده اند  
 بو هم و گمان خون خود خوردنت  
 بیای گلستان عرفان نهال  
 چو گلشن بعد رنگ پا در کلم  
 ز دامن خویش است خالک سیر  
 بصح برای دیگر با کن مرا  
 چو بینا کشد سر ز چرخ برین

ز خاکش برافشاندن همد غبار  
 بیاساقی ای مصدر آنگه  
 بند و شدابی که چون چشم جا  
 بیس از آن سر مہ فیض بین  
 بیارست گم گشته در رنگها  
 تغافل بحال من زار چیست  
 ناند چرا غفلت اسباب من  
 ز کثرت مده پرده گوشش مرا  
 بیاساقی ای صیقل رنگها  
 برون آن از رنگ نادانیم  
 که چون آئینه در بشار شعور

گل رقص مستی کند آشکار  
 گل معرفت جوهر آنگه  
 ز موحش کنم تا ز نغان و ام  
 بعین الیقین رنگ علم الیقین  
 شده تا ز پنهان در آهنگها  
 مسچی مداوای بیمار چیست  
 کشد سر زهر مورگ خواب من  
 کین مست توحید هوشش مرا  
 عیان ساز اسرار نیزنگها  
 چو آئینه ده جام حیرانیم  
 بخود یا بجم اسرار رنگ ظهور

## خطاب بمرطب

معنی کنون وقت جوش و نوبت  
 ره شوق وجد و طرب ساز کن  
 نقاب خروش طلب بسته نیست  
 نوای ره بینوائیت ساز  
 چراناله از فی نگید عصا  
 مگو نغمه در پرده چنگ نیست  
 دف آئینه دار تخیر چراست  
 بود گوش طنبور تا کی گران  
 تغافل به بیداری عیش چیست  
 بحال از ره لطف گوشش رباب  
 کلید در دل مضرب اب و ده

که بنیاد هستی بدوش صد است  
 دری بر دلم از صدا باز کن  
 درین ساز یکبار بگبسته نیست  
 در پرده آشنائیت سا  
 صریری گلشن ناله چرا  
 که مینای قفل آهنگ نیست  
 در ای طلب از چه رو بید است  
 گره تا کی تار را بر زبان  
 رگ ساز پیش از رگ خواب نیست  
 که شور طلب یادش آید بخواب  
 بناخن ازین رشته بکیتاب ده



<p>بدم روح در قالب مرده          بهر شمع آواز پروانه ام          چون بنض تمنا طیش آشناست          ز آبنگ این پروه غافل مباش          درین پرده کس نیست آبنگ است          بصد نغمه آئینه کشته          صدایش زدست تو در وعصا          صدای کف است آبنگ او          چه خیزد ز تحریک نبض شرب          صدای ز تحریک مضراب است          توئی هر چه هستی من آنجا کیم          لب است آخر لب نی کجا است          دف و چنگ و نی ترجمان دست          همه پروه ما پروه دار دل اند          چو اندیشه خارج آبنگ نیست          که تخمیرین دام وارسته نیست          همان از زبان میرسد تا جوش          ز دل یا محال است بیرون نهد          که حق را بگرز جوع است          ز ساز خود اندیشه عنبر چند</p>	<p>برین نبض حال دل آسوده          که در حسرت نغمه دیوانه ام          دل افروز حیرت پرست صد است          تغافل که حال بیدل مباش          اگر نقش بیگانگی ننگ است          تو سر ما بیا نغمه و حدی          تو برداری از حلقه دف صد          بود خالی از نغمه خود چنگ او          همچو نغمه از تار و چنگ و رباب          درین شیشه جلوه تاب است          نیت ناله دارد که خود من سیم          لب خاش او همین نغمه ز است          رگ ساز موج زبان دل است          همه سازها محو کار دل اند          بساط جهان عیش بگرزنگ نیست          صدای ز تار طلب جسته نیست          بصد برغم اگر نغمه دار و خروش          خیالت ز افلاک اگر برجهب          صد ارشته برپاست از تار سا          ز آبنگ خود پرده بر خود بند</p>
<p>صفت قانون</p>	
<p>که دارد خطش تار قانون راز          کون مصلحت نیست پاس صد</p>	<p>بیا ساقی ای ساغر و لنو          من و ده که در پروه ساز تا</p>

ز آهنگ قانون گبیر مریکون  
کنم شور نیزنگ دل آسکا  
بغفلت نباید ز قانون گذشت  
ز قانون برون نیست ساز طهور  
نه قانون محیطی است طوفان خروش  
شود شور آهنگ از جیب یار  
برو نغمه از تار سحیده است  
ز خشکی دهد چون سبازش نشان  
ز خشکی است هر موج این جویبار  
ز تارش بی ظایر این بساط  
بتار تعلق نگید و مقام  
ترنم که اندوه پامالع اوست  
بساطش چراغان حیرت ناست  
اگر نغمه را خلعتی در بر است  
ز قانون شفاخوان بود نکته دان  
ز صد شاخ او یک گل آید بیابا  
ز ترتیب این منظر عیش و داد  
ز بر سطر صدر رخ معنی ناست  
بمان مصرع تار موزون اوست  
صدار آهنگ امواج حال  
اگر تار او مجمع کثرت است  
ز صد تار او یک صد حاصل است  
زهر تار او بر دل این مژده بس

ز قانون خاموشی ایم برون  
زهر موخروشی بر آرم جویبار  
که نتوان ازین پرده خون گذشت  
ازین پرده پیداست راز ظهور  
زهر موج تارش ز نغمه چو شا  
چو بو از رنگ برگ گل آسکا  
صدار ریشه اینجا دو انیده است  
ولی فارغ از نغمه آب و نان  
بدل نیش زن همچو مرگان یار  
ترنم فرو چسبیده دام نشاط  
بود بال پرواز او موج دام  
غبار می زافشاندن بال اوست  
گل شعله شمع تارش صد است  
برین طرح قانون ازو برتر است  
که تارش بصد رنگ دار و بیان  
ز چندین زبان یکت سخن آسکا  
کز شد خط نغمه روشن سواد  
زهر تار شیرازه بند صد است  
که رفتن ز خود رنگ مضمون اوست  
بود تار او نردبان کمال  
حصول صد نغمه وحدت است  
رصد راه مقصود یکمزل است  
که راهیت سوی حق از هر نفس

## در صفت فی

معنی ز آهنگت فی یاد کن  
 لبی بر لب فی گذاری خوش است  
 ز فی برق در خرد من مافکن  
 تر نم خدگی است آتش خرام  
 بهامیت آهنگ عشرت نشان  
 نفسبا ازین فی جراحی اثر  
 دمش آتش از جیب خس میکشد  
 بساطش چو صبح ازومی روشنست  
 ازین غایب سحر ساز شگرف  
 خدنگی ازین فی بود در کمان  
 ز تاشیر پاس نفسهای او  
 نگرود و بچیندین گرد بیسوا  
 چو سالک طریق سلوک آرزوست  
 دم گرمش از نشد دیگر است  
 نوای ره مستی از ساز اوست  
 بود پیکر عشرتش نغمه خوان  
 مگر نغمه اشکی است حیرت خرام  
 عجب نیست که طبع محمودی  
 بدامی کند بیشک از مد آه  
 وری بردل از زخم و میکند  
 لب اوست باغ و بهار نفس  
 توان دید از روزنش بی غبار

طرب راز قید غم آزاد کن  
 شکر چون کند فی سواری خوش است  
 ازین کوچه شوری بد لھا افکن  
 که قندیل فی باشد اورا مقام  
 که دارو درین استخوان آشیان  
 جگر با ازین نرسد داغ جگر  
 خدنگش کون نفس میکشد  
 چراغ صد ارا نفس روغن است  
 بروی هوا نقش بستند حرف  
 شود نغمه سان دلشین چنان  
 سرا پا گریخته اعضا می او  
 چو زنجیر ازین حلقه خیزد صد  
 گره جلوه ساز مقامات اوست  
 که هر نقش بندش خط ساعه است  
 کبف گردن شیشه آواز اوست  
 فی نغمه معز نیست در استخوان  
 که میریزد از دیده فی مدام  
 کتد باد و از ساعه چشم می  
 نفس راز دل سپهر از وانه  
 لب زخم شوقش بدامی کند  
 همین کوچه دارد غبار نفس  
 که چشمی است در کوچه انتظار

نفس از لبش در سلامت رو  
 چو صبح این خروش افکن آب و گل  
 بجز ند آسہ ندارد عصا  
 نفس و ارعمری پی دل گرفت  
 ریاضت ز بس جود اعضای است  
 چو عرض تن ناتوان میدهد  
 کسی نیست جزئی درین انجمن  
 علم در تجرد شدن شکل است  
 نہالش از ان شد خموشی صدا  
 فروغ صدا محو آغوش اوست  
 گرہ کز نہالش شود جلوہ گر  
 گرہ دام عیش است در کام فی  
 ز بندش ہمہ وحشت است آنگاہ  
 بتاراج دل مصلحت دیدہ است  
 قدر است سر و گلستان او  
 چو عارف رود گر بعد انجمن  
 ز غم ناگرہ در گلو دیدہ است  
 ز تارنگا ہش صدا میچکد  
 بصورت اگر پیکرش اژدہ است  
 نتابی سہ از فی درین بز مگاہ  
 مشو غافل از فی اگر فی پرست  
 صدائی بکوش دل از فی فستاد  
 پرافشان چونی دامن از برگ و باد

فغان از دلش گرم بلا دوی  
 نفس میکشد از رو چاکت دل  
 تجرد سرشتی کہ همچون صدا  
 کہ در کو چہ تاک منزل گرفت  
 ز مغز است فی استخوانش نہ پوست  
 با گشت حیرت نشان میدہد  
 کز آزاد گے دم تواند زد  
 ہی گشتن از خویشتن مشکل است  
 کہ تحصیل برگشت ختم نوا  
 نفس رشتہ شب جاموش است  
 بود خجبر برگ اورا سپر  
 چو در گردن شیشہ ز تارے  
 کہ باشد دل پر گرہ باک دار  
 کہ از ہر گرہ استہین چیدہ است  
 گرہ ہچو قمرش طوق کلوست  
 برون ناید از کو چہ خویشتن  
 بچشمش نگہ ناکہ کردیدہ است  
 ز ساز تخمید نوا میچکد  
 بمعنی دمش عیسی و قہاست  
 کہ با گنج دل دارد این نقب را  
 درین استہین گنج باد آور است  
 کہ ہستی چہ غیبت روشن ز باد  
 توان داشت راہ نفس بی غبار

## در صفت دف

<p>خروش افکن پرده ساز دل شب خود ز دف ماهتابی کنم طرب چند در پوست باشد نهان بکن حلقه دستی در آغوش من برنگ دف این حلقه از چنگ نیست صدار از مانی نباشد ز گوش ز دف حلقه در گوش دارد صد ز دف کوه سه نغمه دارد صد زبان فغان نغمه گوش اوست که دامان ماهش پرست از بلبل سراپالب و جوش افغان ازوست بهم خوردن لب حکم ناست طرب جلوه برگ گل این سباط بود ناله ماه او چیه شش چرا حسرت دل نگردد شهید جلاجل پریشانی سهل است بود نسجه دست موسی کفش جلاجل کشد ناخن خود بر زر تحرکت بر ناخن دست اوست صدای خروش دست است ندارد بجز پوست در استخوان که در استخوانش خم افتاده است</p>	<p>بیا مطرب ای ناله پروا ز دل که در ساز عشرت شتابی کنم بود نغمه تا کی خموشی بسیار بنه منت نغمه بر دوشش من که آهنگ عیشی درین بزم نیست ز دف کی شود نغمه وحشت خروش جهان کرد در بزم مستان چها دف اینجا است نغمه ترنم بکف سخن روشن از وضع خاموش است شبستان عشرت از بی زوال جلاجل مگو چین دامان اوست برقص جلاجل با جوم صد است ز جوش جلاجل باغ نشاط خط حسن صوت آشکارا ز برش بزم مطرب ساز عشرت کشید که شکل دف اینجا کف قالمست چند عوسیت خورشید را با کفش ز بس زارد از آفتابش نظر گشاد دل آرزو هست اوست ز بر ناخنش بر من بیست بار ز فریاد دل بسکه شد ناتوان چو او درد مندی کم افتاده است</p>
--	---

رسیدی است رزق اول قشش  
 بجان میتوان داشتن دوستش  
 نذار و بجز خویش و مساز خویش  
 نگر و انداز سیلی در درنگ  
 نباشد جنبش بچین آشنا  
 خط معنی سر نوشتش به بین  
 میست از خروش دلش در ایغ  
 دل بیقراران گرفتار اوست  
 توان دید از چهرش اشک  
 ز آئینه پیکرش در نظر  
 چو آئینه جام بزم شود  
 بظا هر چو آئینه حیرت پرست  
 وداع که شد رهن هوش او  
 دنش لوح آئینه راز کسیت

همان پوست پوشی بود خلعتش  
 که مغز است در پرده پوستش  
 نگنجد بگوشتش جز آواز خویش  
 بر آئینه اش نقش بر لبه رنگ  
 نگر و دقتش این نگین آشنا  
 که شد مال اش نقش لوح جبین  
 ز سیلی بود روغنش در چهره  
 صدا مگر خط پرگار اوست  
 هم آغوشش آئینه دست کجا  
 نشد غنچه حسن صدا جلوه گر  
 ز موج صدا نقش جوهر نمود  
 چو شد منقلب جام گیر دست  
 که فریاد خیز است آغوش او  
 ندانم درین حلقه آواز کسیت

در صفت طنبور

بیا سطر بای ساقی بزم بوش  
 مشو غافل از زخم ادراک دل  
 بهوشم زمستی پایمی رسان  
 ز طنبور صنی محبذ ناست  
 بی نیست محتاج مینای او  
 همه شور مستی کند اشکار  
 نهالی که شور طرب یار اوست  
 گل از گلبنش کم کسی چیده است

که مخمور است نشد دارم زدوش  
 بکن فکر خمیازه چاکت دل  
 زمینای طنبور جامی رسان  
 که موکاسه اش رازبان صد است  
 هیاست از ناله صهبای او  
 که در کاسه اش موج صهبای  
 رگ وریشة بنجودی تار اوست  
 همین ناله دستنی رسانیده است

<p>طرب بال شوق بشیون کند          بدین شاخسار آشیان آرزوست          کند طایر نغمه سفار بست          صداریسمان ساز تارش بس است          که هر دم شود شمع بزم خموشش          طمپیدن شود موج در نبض او          که یاد می ز آبنگ مالش دهند          می نغمه در ساغر گوش او است          تختیر دهد عرضه تدا          نفس از تحیر الفبا کشید          ز مضراب پیداست منقار او          کز در درگش ناله شد موج خون          که گردید رنگ بر تنش آشکار          بزمار چید و سر تا بیا          ز زمار او ناله یا صنم          چنین جاده دارد مقام نشاط          رسیدی بس منزل بنجود          کزوهست پیدان نشان قدم          سرنگشت مطب بلغزد چو پا          ره ناله از مواست باریکه</p>	<p>بشاخش چو فکر نشین کند          تمنای عشرت پروبال او است          ز زخمه درین شاخسار بلند          نوا بلبل شاخسارش بس است          عجب ساغر بنجودی کرده نوش          ز زیرنگ آبنگ بیرنگ و بو          ازان هر نفس گو شامش دهند          بساط دو عالم در آغوش او است          ز امواج تارش درین بزنگاه          نه بر سینهاش تار موج امید          کشد بلبل سر زهر تار او          مگر نیش مضراب دارد فسون          بر همین سرشتی ریاضت شعار          ز موج رگت دام الفت نما          توان یافت در پرده زیر و بم          ز سازش طلب نغمه انبساط          گراز نقش این جاده واقف شدی          بود جاده اشش نقش راه عدم          درین راه تار یک جبریت فزا          ز آبنگ دل کرد و این راه سر</p>
--	---

در صفت چنگ

<p>بده راستی قامت چنگ را          که خم گشته در گوچه آتلف را</p>	<p>معنی بکن تازه آبنگ را          عصای ره ناله اشش کن ز تار</p>
--	---

چه باشد گرش گرم شیون کنی  
 بحراب این قبله گاه شود  
 طرب چون دعا محو بحراب است  
 گوی چنگ اوج طرب را هلال  
 چه تیغ است یارب خم پیکریش  
 بیدان عشرت کمانیت چنگ  
 کمانش ندارد کزیر از فغان  
 ز تار فغان پیکرا و دو آست  
 المصا بقدر دو تا می کشد  
 چنان از ضعیفی است عاجز پیا  
 چنان کردش راست قد و تا  
 قد او که از ناله دارد و علم  
 زوشواری اوج کعب کمال  
 چه شد گرتنش از ضعیفی دو تا  
 دلش هم گیسوی خویش است پیر  
 ز چنگ است بر نغمه بند گران  
 صدایش بقبض درون کلبه  
 سر بخودی محو زانوی اوست  
 چه سحر است گیسوی پر کار او  
 بود بزم می قلزم کنای  
 مد و گر کند چنگ بایست خم  
 زهر تار او ناله کرد و گل  
 چو کشتی است در بحر موج روان

چراغی بحراب روشن کنی  
 چو ابرو توان رخبت رنگت بود  
 ترخم چو ماهی بقلاب اوست  
 بفرق غم و غصه تیغ و بال  
 که جوش رگ جان ز نذر سرش  
 که از نغمه حسن دارد خدنگ  
 هم از ناله زه کرده اند این کمان  
 بدوشش صد ایتون بلات  
 پشتی ضعیفی صد ایتون بلات  
 که از جنبش نبض دارد فغان  
 کز ناله خیزد بچندین عصا  
 ز پستی بقف فلک گشته خم  
 ازین بزم خم خم رود چون بلال  
 چو ابرو خم شاخ گل خوش آدا  
 بود مست طول امل طبع پیر  
 تواضع بود بند آزادگان  
 چو وعظ بزرگان سپا سفید  
 دل آرزو صید گیسوی اوست  
 که بر دل صدا میزند آراو  
 ازین ورطه ممکن نباشد گذار  
 برین میتوان رفت از خویش هم  
 چو امواج سیلاب در زیر پل  
 بود پرده نغمه اش با و بان



<p>گرش کشتی چشم خوانم رو است          ز چنگست از تار الفت نواز          بود تار و بنا را برویش          جهانی گرفتار آبنگ او است          نکرده است از شوق سیر لطفون          دلش زوق آرا به ذکر و دود          رکوعش چو دریا بگرداب خویش</p>	<p>که باوش بدریای مستی صد است          ز چین جوهر آراست بر روی ناز          صد اما پریشانی کیویش          که سر رشته نیش در چنگ او است          دمی از کر میان سد در برون          جبین مایل اشتیاق سجود          سجد و شش چو غار ف بجراب خویش</p>
---	--

حکایت

<p>شبی داشتم سر بر بالونوی غم          که چشمی ز تحقیق پیدا شود          گهی هم چو شبنم ز شوق سجود          چو آنچم گهی بلب و زبان          همه تن برنگ زمین جبهه سا          تحیر نسیم گل بستجو          ورین حالت از چنگ آمد بگوش          که ای سر بر نقش دیوانگی          چو اینده چنگ داری بر پیش          تونی قبله خود چو محرم شوی</p>	<p>در اندیشه چون پیکر چنگت حم          در کعبه بستجو و ا شود          ز چشم تحیر سراپا شهود          ز بیطافیتها سے دل سجده خوان          سراپا چو افلاک دست عا          طپیدن صدای گل آرزو          نوانی کرو آب تدرنگت هوش          همه پرده ساز میگانهگی          مشو غافل از صورت حال پیش          تو محراب خویشی الرخم شوی</p>
---	---

دور سابع حل اشکال در عقد بیان

<p>درین گنبد بی در آسمان          بچشم تو نقش سوا ای تو نیست          بو هم و گمان از چه جمید          گمان عدم و هم بستی تست</p>	<p>ز بیگانگان چند جوی لسان          بگوش تو غیبه از صدای تو نیست          چرا خویش را غیر فهمید          خمار از توره خویش سستی تست</p>
---	---

<p>ز جای دیگر نیست این گفتگو  یکی همچو جسم در گریبان خویش  ز شور تو این بزم دارد خروش  طلسم جهان پرده رازت  چه و اما ندانم در غم این و آن  چو خورشید سیوود و ہم غیر  که خط شاعری بود جادوات  یکی در پس زانوی خود نشین  در آئینہ عالم رنگت و بو  چو نظارہ خیر و شر میکنی  مخور عشوہ ہر کس و ناکے  ز تحقیق عالم چه خواهد گشود  مکن صید غیر از کینگاہ خویش  کہ با خود بیک لحظہ برداختن</p>	<p>توئی منشا غفلت جستجو  نظر کن بہ بین جوش طوفان خویش  ز خاموشی تست عالم خموش  ہتی از خودی نیند پروازت  طلسم خیال است نقش جهان  کنی چند در پر تو خویش سپر  بخویش است سر منزل آمادہ آت  رخ خود در آئینہ خود بہ بین  نباشد نمودار جز رنگت او  بہ نیک و بد خود نظر میکنی  تو گر نیستی ہست ایجا کسی  کہ از وہم تو وہم خواهد نمود  در آن کوشش تا گردی آگاہ خویش  توان کار برد و جهان ساختن</p>
<h3>حکایت</h3>	
<p>تجرت و سرشتی کلوخی بدست  کہ گردد گل معرفت حاصلش  خبر یافت دامای عالی نگاہ  مجرد شدن عین دانائیت  چو طالب نقاب تفحص گشود  بنداخت فی الحال از دست خویش  با فشاندن دامن از برگ و بار  ز گلزار اسرار رنگی نداشت</p>	<p>سر راہ صاحب کمالی نشیت  بار شاد او حل شود شکش  پیمایش فرسآد کامی مرد راہ  سلامت گل باغ تنہا میت  بغیر از کلوخی بدستش نبود  بتجربید راہ طلب کرد پیش  نشہ نخل شوخش ستی بہار  ببویش چو گل سال دیگر شافت</p>

ز عارف همان بود بارش جوا  
 بود سنگ راحت غبار دونی  
 شد این بار در چشم صاحب نظر  
 تسلی ز آینه اش رخ نمود  
 بخود ساخت وز ماسوی رخ بتافت  
 جهانست از بس که داغ محیط  
 سری گر کشد در گریبان خویش  
 بیاساقی ای نور مرآت فیض  
 بمن ده ازان حاصل جستجو  
 کشم سر به جیب تاشای دل  
 شوم واقف از پستی اوج خویش  
 بیای فلک جاه عرش اقتدار  
 ورین بزم تا کی چو من بیدلی  
 بیک جام تشکین توجید سیر  
 که گردد ز شریف جام مدام  
 بیاساقی ای شور منصور دل  
 ازان باد و بخودی تر جهان  
 بمن ده که چون نشه آیم جوشش  
 کنم گرم هسنگامه ساز خویش  
 بیاساقی ای عیسی روزگار  
 دمی گر کنی صرف عالم چه باک  
 ازان نغمه ساز وحدت ما  
 بمن ده که چون مستی آیم بشور

که هست از دونی در رهت پیچتاب  
 غبار دونی چون ماند تو سنے  
 ز مسؤل و سائل دونی جلوه کر  
 صفا جلوه شد رنگ گفت و شنود  
 ز حق آنچه میخواست از خویش یافت  
 ز هر موج جوید سداغ محیط  
 به بیند همان گل بد امان خویش  
 بیای می نشاط خرابات فیض  
 که چون خم شوم فارغ از گفتگو  
 کنم سیر بازار غوغا بے دل  
 زخم غوطه چون کبیر در موج خویش  
 بیای محیط دو عالم کسار  
 شود مشت فاشاک بر ساطلی  
 توان کرد منع از در و هم غم  
 چو گردون طواف خودم خط جام  
 بیای گل شعله طور دل  
 ازان موج عیش امان حق بیان  
 زخم چاک در جیب ناموس هوش  
 گنجم به پیراهن راز خویش  
 که اندر ده عالم جیب خفا  
 غبار می برانگیزدین مشت خال  
 وزان ساغر فشمه فاند ز صدا  
 تصرف کنم در دماغ شعور

بیاساقی ای بایزید زمان  
 که از نشه معسوی غافلیم  
 منی دو که باشد تجلی خروش  
 که چون خم شویم ست عرفان خویش  
 درین وحدت آباد کثرت بهای  
 ولی چشم کو تا تا شنا کند  
 چراغی که دارد گل روشنی  
 نماید در آینه اعمت بار  
 بیک شمع از اینها گرفتد نظر  
 و اگر جمله را جمع سازد خرد  
 بتفصیل وحدت چه جای شکست  
 درین بحر در کسوت ما تو  
 ز هر موج پیدا است شور و گر  
 بوقت خموشی نماید عیان  
 اگر جوش بیک می بعد خشم بود  
 جهان سر بسر آینه خانه است  
 همان بیک کس از سقف دیوار رود  
 بسقف است تصویر او وارگون  
 ز دیوار و در صورتش آنگنان  
 بجای آن اگر روبرو دیده  
 جز این نیست نیرنگ صنع کمال  
 همین نکته است درس وحدت بسی است  
 وونی نیست در رنگ بیکتایش

محیط گهرهای راز نهسان  
 گرفتار تصویر آب و علم  
 خم شور سجانی آید جوش  
 کشم جام عیش از گریبان خویش  
 ز هر جزو عین گشت اشک  
 شهود کل از جزو پیدا کند  
 چو صد شمع از ویش روشن کنی  
 از آن جمله بیک روشنی اشکار  
 همان پرتو کل شود جلوه گر  
 بیک شمع این سلسله میرسد  
 که اعداد سر در حقیقت بیک است  
 ز بانهاست چون موج در گفتگو  
 ولی جمله از شور خود خمیبر  
 که در کام دریاست چندین بان  
 چرا حیرت هوش مردم بود  
 که یک شخص پیش اندرین غایت  
 بوضع مخالف بود جلوه گر  
 ز فرش آشکارا شود سرنگون  
 شود در نقاب مخالف عیان  
 بجای دیگر پشت او دیده  
 که از گفتگویش ربا نهاست لال  
 و دو عالم ز نظر او وحدت یکی است  
 تیز تو شد دام رعنائیش

<p>نرخ عینک آئینہ پشت روست خط دور پرگار وحدت یکی است خرد چون محیطش نگر دیده است درین بزم سازدونی گفتگوست شود بیجان در بساط مقال زبان لب گفتگو ہیواست تسلی در آئینہ خامشی است بود گفتگو نقش بجا صلی سن و اہ ہمہ نقش او بام تست ہمین احوالی نقش بیانیست طریق وصول از دونی مشکل است</p>	<p>وگر پشت رو بنگری عین اوست درو نقش آغاز و انجام نیست با آغاز و انجام پیچیدہ است خوش آمدل کہ قاموشی آہنگ است زبان مضطرب دل پریشان سوا چو دم میزنی ہر یک از ہم جداست شعوری اگر هست در پنجو دلیت در لب اگر بستہ و اعلیٰ ازین بادہ مخموری جام نشت خلل افکن حسن یکتا نیست کہ تحقیقیامی تونی مشکل است</p>
--	---

حکایت

<p>یکی مرد را آشنائی رسید بخاکش ز اشک ادب سر نہا بزد بانگ از خانہ آن آشنا بگفتا منم یار دیرینہ است وگر بار از ان خانہ آمد صدا عبث خویش را ز خم زحمت سنا درین پردہ یک نقش اگر شد فزونا بوحدت سراو ہم در کار نیست نوائی مخالف صدا ی دونیت ورنفا کہ از گفتگوی دونی بدیوان ہستی سخنها بسی است</p>	<p>چو فرگان در خانہ را بستہ دید بہ نبض تناسش تحو یک واو کہ پای کہ وارو درین در صدا بنقش غم و عیش آئینہ ات کہ ای ندعی بگذرا ز ما جبرا نخواہد شد این در بروی تو باز چو نقش مخالف نشیند برون درین آئینہ عکس را بار نیست تو من باش یا من تو این ہر دو بیت زوحدت عیان آشت بومی دونی از آنجملہ کجوف تحقیق نیست</p>
---	--

از آن نقش کار جهان ابراست  
 ز بس درس تقلید شد آشکار  
 بخار از دماغ یکی شد بلند  
 یکی فکر جمیع کتب می کند  
 یکی را ز رفتار نبض اگهی است  
 یکی شد مهندس بگفت و شنید  
 یکی گفت گردون ندارد دست  
 بوهم و گمان جمعی از پی روان  
 ندیدند از عقل و جهل کتاب  
 و می گز حقیقت بیان می کند  
 که آن بجز دانش چنین گفته است  
 کسی تنگی بر نفس مردم کند  
 در آن سعی کن تا کند بی غناب  
 قیاس و گمان خصم دانانیت  
 اگر ژاله تقلید گوهر کند  
 نذر افتد ابر آراستن  
 دمی کا مستحان آشکارا شود

که آثار تقلید یکدیگر است  
 نشد بیچس واقف از اصل کار  
 رسانیده دودش بگردون کهند  
 ز هر صفی کسب حجب می کند  
 بتحقیق سر نمنزش گمراهی است  
 یکی ساغر فیلسوفی کشید  
 یکی خاک را گفت تکمین شعار  
 نبردند جز کسب تصدیق آن  
 که هست از چه راه این کون و نسا  
 حوالت بفهم گمان می کند  
 در معرفت این چنین سفته است  
 که چون جهل راه خرد کم کند  
 ز جیب تو صبح تخمیل بهار  
 سر پایم تقلید رسوائیت  
 که از خجالت با غرکت  
 بود مشکل از آب بر خاستن  
 مقلد بجهت سبب رسوا شود

## حکایت

فضولی باین کار اگهان  
 که من بار با بید رنگ و شتاب  
 بر سم تجارت ز نزدیک و دور  
 ز هر موج چندین طیش دیده ام  
 کف دعوتم خالیست از گراف  
 بلا ف سخن بود گرم بیان  
 بدریا سفر کرده ام چون جناب  
 چو کشتی بصد آب کردم عبور  
 بهر قطره چون موج پیچیده ام  
 چو موجم معامی دریا شکاف

زمن معنی بحر پوشیده نیست  
 ز اسرار دریا نیم نجیب  
 بساحل نشینان چه را نم سخن  
 یکی گفت از آنجمله سیر و سفر  
 که چون دیده در آب دار و وطن  
 بر آشفست کاخ درین کجبر ما  
 ز ما بی نشان حستن از ابلیس است  
 ز بحر بیایم که چسیدن است  
 چو سائل ز خدمت عبارت شنید  
 که من غافل از بیست ماهیم  
 سزد که زبان تو گیرم قیاس  
 بکلمه که در دست ز روی مثال  
 که باشد همین ماسه ای هوشمند  
 بجنید بد خلقی از آن بوالفضول  
 عقین شد که جز حرف نشنیده است  
 بهیچو گوشش از پی حرف کس  
 به لاسه بحر کسان حلقه و  
 ز تحقیق اگر نشنید یا بد ماغ  
 گشادی نیاید ز تحریک لب  
 مقصد اگر رینما شد دولت  
 در کین جهان را از گردن  
 دل آن نیست ای سست جام حکمان  
 نه اندل که در روز بازار عام

درین نسخه حسره تفهیم نیست  
 زهر قطره دارم سراغ گد  
 که دورند از قعر اسرار من  
 ز ماسه اثر برده باشی مگر  
 ز داغست همچون دلش پیر من  
 همین ماهیم بود و ایم غذا  
 که هر جا ملی را از و آگهی است  
 ز ترکیب ماهی چه پرسیدن است  
 بغورش چو ماهی عمان بر کشید  
 ازین کیسه ده نقد گاهیم  
 شوم از نشان تو ماهی شناس  
 لب هرزه گو شد محبت نوال  
 که دارد چو اشتر و دشاخ بلند  
 که ساخت رنگ فروغ از صول  
 چو ماهی شتر نیز کم دیده است  
 بدل جستجو کن چو پیک نفس  
 حریری ز تحقیق خود هم بر آ  
 جهان نیست جز پرتو این چراغ  
 کلید در دانش از دل طلب  
 رساند بیک که ممانت  
 بیک جنبش دل توان کرد باز  
 که کرد در سر و صنوبر عیان  
 بدکان قصاب دارد مقام

نه اندل که دارد جرس در برش دل آشفته برق ادراک تست با حس رام این دل اگر رو کنی بیزم تحقق گر آسود دست خوش آنکس که در پرده گفتگو ز سر دل آنها که دم میزنند بظاهر خط نسخ که کشند بباطن همان معنی وحدتند	نه اندل که یابی زگا و و خرش که پوشیده در صفو خاک تست محل گماشتن معرفت بو کنی بحرف نحو آشنا بود دست خمو شسته بود ساز آهنگ او سجینده از جا قدم میزنند بباطن همان معنی وحدتند
--	--

## حکایت

شنیدم که مردی سیاحت شعاع پس از انقضای زمان نشاط بر رسید گامی بر سر حرام سزدگر کند ذات و حدت نشان چو شنید این نکته صاحب کمال که از سر تحقیق نامم پرس منم ذات از اسمهای نشان وجودم که نقشی است حیرت اثر کس از من پرسید نام مرا در آئینه و هم نشال جسم خدایق ز خصم گمان کتاب برادر اسب و پد پور خوانند نحو نسبت ظاهر دم دیده اند مرا هم ز تصدیق آن چاره نیست اگر از تحقیق بر آرم نفس	بصاحب دل گشت ناگه دو چار چو بر چیده شد مجلس اختلاط سر اغت کیم بعد ازین از چه نام باسم خودم آشنا چون زبان لبش بخت رنگ بهار سوال اسیر فریم ز دامم پرس متر از ادراک وصف بیان شدا ز پرده چشم من جلوه گر ندانست قدر مکان مرا من از خود نسیم پر توانم از اسم بچندین صفت کرده با من خطاب ز اصل خودم هر کسی دور خوانند ز پیش خود کسی ترا شنید و اند ز طبیعت مردمان چاره نیست نیاید ز من باور هیچکس
---	--



کنون مصلحت نیست افشای راز  
ولی من نه آنم نه آنهم منم  
بحولی نشان خود از دیگران  
که خواهد و گرفت از خود شن  
که از غیر پرسد کسی حال صیت  
ز غیر آنچه یابے بجز غیر نیست  
ز حرف ساقزب جهان دم فرن  
عمانت بدست گمان داد و  
تحقیق و هم و گمان رفت  
که گوش کمال تو از خود تھی است  
که از خود مدارد کلاه تو چشم  
تقلید توان شدن آدمی  
اگر هست آدم بعالم کجاست

چو قانون هستی چنین کرد ساز  
یکی دوست خواند یکی دشمنم  
دلاناکی از بچو دسه هر زمان  
تو چون نیستی آگه از خویش تن  
ازین نشه گمراهی پیش نیست  
ترا چون تحقیق خود راه نیست  
دم از در سس نیرنگ عالم فرن  
ترا بر تو غیرت نشان داد و  
پی گفتگوی کسان رفت  
نه این نعمه از پرده آگهی است  
چه سود از تا شاگردت نیست چشم  
چو تصویر بے نشه محسوس  
اگر عالم اینست آدم کجاست

### حکایت بر سبیل تمثیل

مگر شد بخواهش عیان مولوی  
بسی در تبسم چو فیض نظر  
گشا و از ادب قفل درج سوال  
چسان دیدی احوال خلق بطون  
چه رنگت گلبای برار را  
که عقی چه دنیا است نقش بر آب  
نه اینجا کسی برده رنگ اثر  
کسی غیر ما واقف مانده

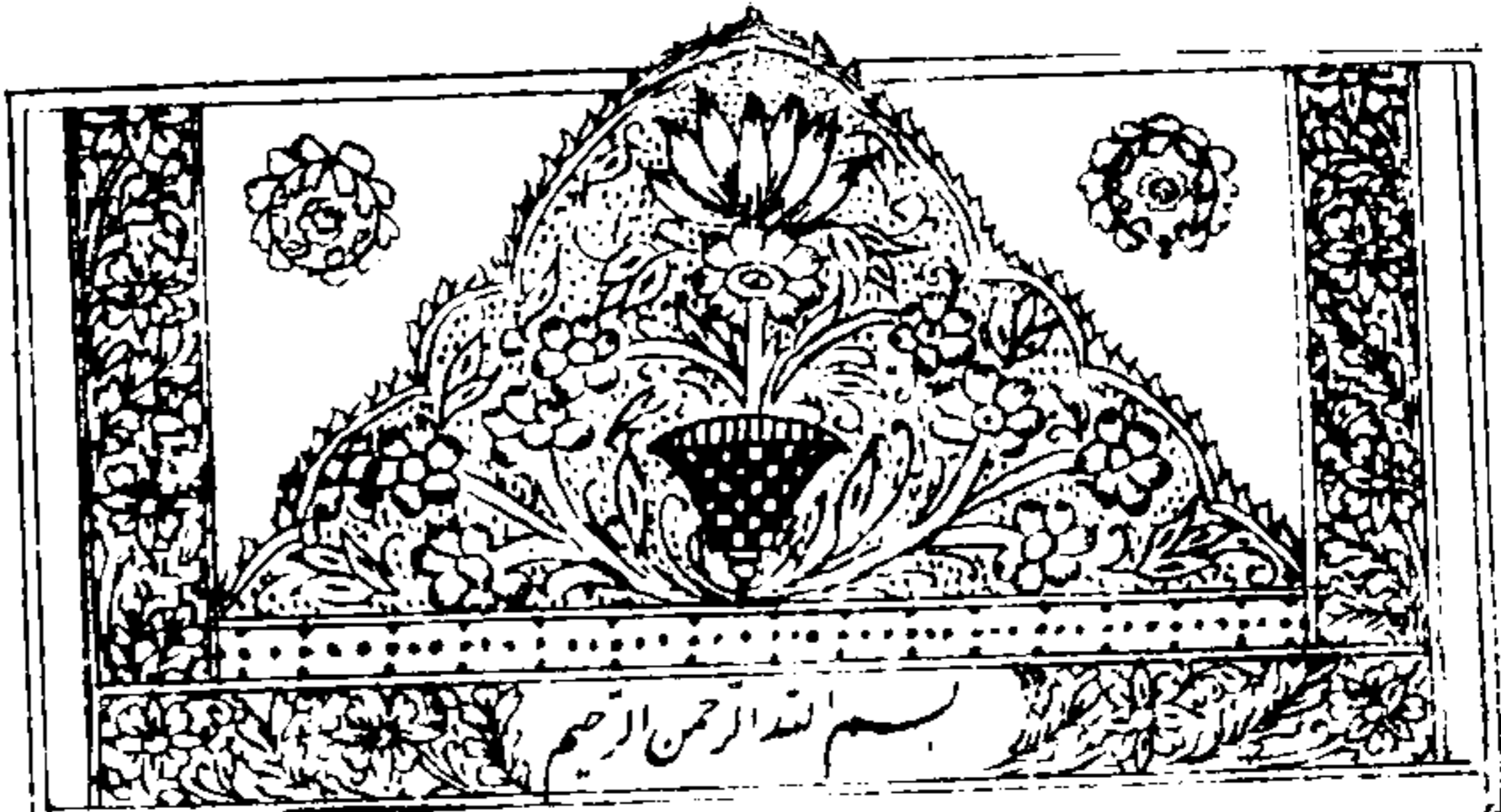
بزرگی ز خلق جهان منزوی  
نگاه بی چو خورشید عالی نظر  
ز حاجت به بیننده رنگت مال  
که امی در فن معنوی ذوق فوان  
چه صوت است در پرده این تار  
چنین گفت و انامی روشن جواب  
نه آنجا کسی داشت از ما خبر  
شدریکی درین بزم پیداشد

دورثا من ختم طومار تک و پوی بیان

بیاساسی ای خاتم و فترم  
 کنون صحبت خامشی فرصت است  
 و داع سخن را بسبزم بیان  
 بیاساسی ای کیمیای مسم  
 تو انحرود در سینوایان گدا  
 اگر پزوه نیست در خانه ام  
 که در مقدمت سر بلندی کنم  
 ورقهای دل برگ پانم بس است  
 شگفتن ندارد دل سخت من  
 ندارم ازین صبح رنگت امید  
 بقصر اجابت گرم راه نیت  
 بیای فلاتون اسرار خم  
 بمن ده شرابی که بوش آورد  
 شرابی که از رنگت توصیف آن  
 ز پاپر فروزم چرخ سخن  
 ز برگش بر غرقس پرده هم  
 ز توصیف این طوطی باغ جان  
 شود بر زبان نی کلکت من  
 بد از گلستان پانم سبق  
 که در آخر بزم پان لازم است  
 چه طوطی است آن برگ آتش زبان

ز مهر خموشی بد سا غرم  
 که پیک سخن را دم رخصت است  
 بود پرده چیدستگے زبان  
 نگاه غنائی که بس مظلوم  
 که از خاک نگی ندارد بهار  
 تو گنجی گذر کن بویرانه ام  
 ز لخت جگر میره بندی کیم  
 که دومی سوید ای عالم بس است  
 سپاریت کو یا دل سخت من  
 بود چون ام دیده ماسے سفید  
 کند دم عیش کوتا و نیت  
 که گردیده ام در خم جمل گم  
 بخمخانه فکر جوش آورد  
 زبان قلم را کنم برگ پان  
 کنم لاله کارے باغ سخن  
 محل فکر ارنگت دیگر دهم  
 شکر خوار عمل پری طلعتان  
 نزاکت فروش رنگ پان من  
 چه طنبورم اکنون بگردان ورق  
 پس از میکشی نقش آن لازم است  
 که دار و قفس در دیان بتان

تمام شد طنوی محیط اعظم شاعر سحر  
 میرزا عبدالقادر المتخلص به بیدل رحمة الله



اگر منکر نبوت نه با خطرات جز ببعظیم پیش میا و اگر بر تجلی ایمان داری بر وسیع جانب بی ادب  
چشم گشتار با عی بر گوشش تو قلعی زمینا نخورد کاندیشه به پیغام می و انخورد چشمی  
گشائی با تل گشتا تا از مره رنگ جلوه پا نخورد شخص ظاهر را بمطربیت ستا فضول  
ابنم تحقیق نباشی آسما ز بر رفت مفر بیندیش تا برای خود پستی فطرت نتراشی نظم گریافتی  
سر از قدم پیش موج و در فهمیدی ز لفظ معنیش مگو تا بجمع تو بهت فضولی نکشد

کلباست درین بهار می بن و مهو غزل

بجهان کنیستی مره بر بند و در گشتا  
بجنون سپند زن پی منتار بر گشتا  
شمر کا غده است و بس تو هم اندکی نظر گشتا  
همه گر موج گوهری بر میدانی که گشتا  
بماشای چکلی ره سنگ و شر گشتا  
نفس صرف جوش کن زخم چرخ سر گشتا  
اگر از نوع آدمی ز خود افسار گشتا  
به محیط استانه رنگ موج که بر گشتا  
که باند از قلعیت پری هست پر گشتا  
تو برستی ز شسته گریه هست بر گشتا  
شقی از خاره طرح کن در مصر شکر گشتا

رسیدی بفهم خود در عزم در گشتا  
زگران جاغیت سب دشو و نار منفعل  
طیش خلق پیش و پس ز رعش است ز بس  
ز فردن کس سری بفس و نه های عافیت  
بچه فرصت وفا کند گل تکمین فرو شیت  
سحر نشه فطرتی ته خاک از چه غفلتی  
هوس جوع و شهوت شده دام ندلت  
ادب آموز مهران لب خلک است بی بیان  
اولی تا تسلسلت نکند شیشه بی ملت  
دل دوستی نه بشه بچه غم در شکسته  
اگر انشای بیدلت ز علاوت دهد نشان

نکته باید گو یان آشنائی مکن تا از میکان

بیگانگی نگزینی با قفای آئینه متوجه میشی تا هیئت خود را منقلب نه بینی رباعی

<p>از بلبل غافل حرف زبانی در آب ز روی تری در آتش داعی عمل که هزار میکده میدود بر کابگردن رنگ که ز منت نفس کسی نگذار و آتش سنگت ما که شتاب اگر همه خون شود زسد بگردننگ نفس آبیار عرق مکن ز حدیث غیرت جنگ ما شب خون بخواب پری مرز فسانه های رنگت سبکیم آن همه کاین زمان تیراز و آمده سنگت ما برید ناخن مطرب از گره بریشم چنگت ما شره بشکنی بره نظر پر اگر دوی بخندنگت ما بهار سلسله میکشد سطره توی چنگت ما که رود زیاد تو خود بخود چو نفس ز آئینه رنگت ما</p>	<p>حیف از تو دور روزیکه مقیم باشی صحبت اینجا موثر است اگر باش بخیال که میزند قدح جنون دل تنگت بمضور زاویه عدم زده ایم بر در عافیت بدل شکسته ازین همین زودیم بال گذشتنی کسی از طبیعت منفعل بکدام شکوه طرف شود بفسون مستی بخیر شکست شیشه ولان خند گدیزی ز برود جهان گران شد خاک نسبت جسم جان ز دل منورده بناله ز رسید تاب و تب نفس سخن غرور جنون اثر بزبان جرات ماست تر چه فسانه ازل و ابد چه اهل طرازی حرم و که ز غبار بیدل ناتوان دل نازکت نشود گران</p>
---	--

نکته اگر از طبیعت کسی را مایل نفاق در یابی یقین شناس که صحبت اکابر در نیافت و پر تو آفتاب آداب بر طبع خیشش در نفاقه رباعی که طبع ز ازل آداب روم میداشت

<p>از سجده بیچاکس نمیکرد ابا شور بسون در قفسی با همه بیگانه برآ تاب و تب سجده بیل رشته ز تار گسل اشک کشد تا کجا ساغرنا موس و جانا چون نفس از الفت دل پای تو فرسوده بگل چرخ کلید در دل وقف جهالت نکند نیست خرابات جنون عرصه جولان فسون کرده فسون نفست غمزه عشق و هوست</p>	<p>میدان یقین که سر کشتی کم میداشت گر شیطان صحبتی با دم میداشت نامطبوع بکف نفسی ناله شو و از دل دیوانه برآ قطره می جوشش زن و بر خط پیمان برآ شیشه بیزار شکست اندکی از خانه برآ ریشه وحشت شری از قفس دان برآ از ره صفت گودم تیغ همه دندان برآ لغزش ستانه خوش است آبله پیمان برآ</p>
--	--

<p>تا ز خودت نیست خبر درت خاکست نظر      ما و من عالم دون جمله فریب است و فسون      بیدل از افسونگریت خرس جز آدم نشود      نکست گواه قوت جسم همد آویت</p>	<p>دچسراغی که نه از دل پروانه برآ      زو بر خویش گشا گنج زویرانه برآ      رو بر خواب زن از کلفت افسانه برآ      چنگ به ریش مزن از هوس شانه برآ</p>
<p>در آداب شریط عبادت و شاد بقوت عقل تو توجیه بر اکتساب علوم حکمت و در      قوت روح پرواز بمت بعروج نسبت وحدت ماده این هر سه قوت مقدار اعتدال      غذاست که بقوت آن جسم توانا شود بر قدرت اعمال و عقل اعانت یابد در سعی تحصیل      کمال و روح بال گشاید بجهت حضرت ذوالجلال اگر اسباب غذا منفقود باشد ترود      جسم در طلب وجه معیشت مانع ذوق عبادت است و تقصیر عقل در تدبیر حصول      آن محروم کسب حکمت و تخیر روح از تشویش اینها در جوع بسر منزل جمعیت ربانیا</p>	<p>با خشک و تر مانده لیل و نهار      آن دولت جاوید که خلدش خوانند      با مطبوع بوصول مقصد عاقبت نه پس غیب طلب      ز مراد عالم آب و گل بدر جنون زن و واصل      بکجاست صدر و چه آسان که گذشته تو ازین آن      ز سپهر اگر همه بگذری تو همان بسایه بر آری      بفسانه هوس آنقدر مفروش شهرت معروفتر      ز هوای کبر و سرمنی همه راست ننگ فروتنی      دل دزد که همه خون کند ز کم آوری چه فزون کنی      کف پای جمله نشین با بخیال کرد کمین ما      شده در مغر جلوه بی نشان بخبار آینه ات نهان      طلب تو بس بود آنقدر که زمعنی بری خبر      خوش است آنکه ترک سبب کنی بقین رسمی طلبی</p>
<p>قانع شو و جمعیت آن مفت شمار      رزقیست که بی ترود آید بکنار      تو ز شکنای نیمه کم نه قدمی ز آبله با طلب      اثر اجابت منفعیل ز شکست دست با طلب      چونگاه حیرت ازین مکان همه خیزور و تفت با طلب      بعلاج شعله خود سوری نی از جبین حیا طلب      چون غبار آئین سهر نفسی شمار و هوا طلب      تو بدوق منصب ایمنی زیر شکسته با طلب      عملی گراز تو جنون کند بعدم فرست با طلب      بی آرزوی جبین ما بچسب غرنگ با طلب      نفس بصیقل امتحان برواز میان و صفا طلب      بخودت اگر زرسد نظر بخیال هیچ و خدا طلب      ز حقیقت آنچه طلب کنی بطریق بیدل با طلب</p>	<p>با خشک و تر مانده لیل و نهار      آن دولت جاوید که خلدش خوانند      با مطبوع بوصول مقصد عاقبت نه پس غیب طلب      ز مراد عالم آب و گل بدر جنون زن و واصل      بکجاست صدر و چه آسان که گذشته تو ازین آن      ز سپهر اگر همه بگذری تو همان بسایه بر آری      بفسانه هوس آنقدر مفروش شهرت معروفتر      ز هوای کبر و سرمنی همه راست ننگ فروتنی      دل دزد که همه خون کند ز کم آوری چه فزون کنی      کف پای جمله نشین با بخیال کرد کمین ما      شده در مغر جلوه بی نشان بخبار آینه ات نهان      طلب تو بس بود آنقدر که زمعنی بری خبر      خوش است آنکه ترک سبب کنی بقین رسمی طلبی</p>

نکته اگر حصول رزق از عالم غیب نبود و رحمت جز با صلی نبی پرداخت متوجه  
فاطمی گشت و مجربان را ناما میدی میگداخت ربا عی کر حاصلها بکام تقوی میبود  
از خشکی برگ تا کن میا میرست  
در روزی کس بزود تر زد میس بود

گویند طرب شیفته عید صیام است  
این و سوسه با معتقد طمع عوام است  
ماروی تو دیدیم دگر عید تمام است  
ناموس جیاداد بیا دکف افسوس  
چون پرتوشمعی که بروندت ز فانوس  
کل کرده ز حیرت کده باغ تلون  
اینست اگر ساز خراب است تعین  
تمثال چه می دارد و آئینه چه جام است  
کز چرخ گذشته است دماغی به بیت  
زین پست و بلندی که بخود چید و بهایت  
فی قرعه جان افکن و فی فال بدن گیر  
عالم همه گردی ز تک و ناز سخن گیر  
بر هر چه نظرمی فکنی صورت نام است  
از قامت رعنا علم ناز گشودند  
هر گاه چو شمع آینه و هم زدودند  
جانی که عنان گیرم باز جانیست  
در عشق سرو برگ نشانیست  
ممشوق برین بت سنگت که رام است  
مخور تو مخمور تو مست تو مست  
گو نشه بمیرد هوس شبه پرست

از بیفته زاغ جمله عفا میرست محمش  
گل بایل رنگینی می نشه جام است  
عالم همه سودانی اندیشه خام است  
خلقی تاشای گل و لاله محسوس  
بیکت بنان ماند بزیر و بم ناقوس  
از کوری این بصران وصل تمام است  
گلها همه برگ و شجر با همه بی بن  
گم گشته معانی بهارات تفتن  
ای خاک غبار چه حسون بر دزجایت  
ز حمت کش نازی و نگوشت لوایت  
دیوار نشان قدم و آبله با م است  
از کن فیکون نبض خیال تو و من گیر  
خواه انجمن ایجاد کن و خواه چمن گیر  
خوبانکه بشوخی دل عشاق ربودند  
پادر گل این انجمن و هم نبودند  
رفتند سر و در خود و گفتند خرام است  
تکلیف همه گر کوه بود غیب صدانیت  
زین گلشنیان قسمت مابوی و فانیست  
ای موج غنا جوش خستان السنت  
جامی است ز کیفیت توحید پرستت

آب تو ز سر چشمه آینه حرام است  
 هر چند که از عنصر تحقیق جدا نیستم  
 حیران خیالیم پیر سید کجا نیستم  
 آنجا که کند حکم ادب عشق جنون کیش  
 ای منفعل هستی معدوم بیندیش  
 تسلیم اگر دست دبد سجده قیام است  
 ای ناقه اوراک زو سواس تو در گل  
 در وادی تحقیق نه راه است نه منزل  
 بیدل دلت افسرد کنون راه دگر زن  
 بر ضبط نفس چند تنی فال سحر زن  
 چون آینه برنگت شو و کار نام است

زندانی تهمت کده و هم بقایم  
 عمر سیت گرفتار دل بی سرو پایم  
 تمثال چه تدبیر کند آینه دام است  
 رعنائی طاقت پسندار دل درویش  
 این معبد عجز است تعین نرود پیش  
 و هم تو جنون تا ز خیال حق و باطل  
 محل کشش شو قیم بقدر طپش دل  
 هر جاتب و تاب جرس آسوده مقام است  
 دامان عباری که نداری بگر زن  
 خورشید نهانست تو از سایه بدر زن

نکته ریاضت صفای باطن می آرد

بشرط اعتدال و ضعف بر قوی همت نگار دبا فراط کمال مدعا ازین کسب موم  
 فاسد را با صلاح آوردنت نه اجزای صالح را نیز فاسد کردن اینجاز نگر از طبیعت  
 زدودنت نه آینه را بشق صیقل فرودن حکم قدروانی جمعیت وجود هیچکس از نیاید  
 ریاضت شاقه پذیرد اذیت الا بقدر اصلاح مزاج و خواب و خور نیز ساخت مگر مقدار  
 ضرور و احتیاج رباعی

بسیار جسد که کارگاه اسماست

بر صوم و صلوات بر میسنز اکا اینجا

چه خوشست اگر آفتد بود هوس لبندی منت

بدور روز و عدت این نفس دولت اشیا ز صد

چو گل از طبیعت بی نشان بجبال دهنی آسما

چو حباب غیر لباس تو چه توقع و چه هر اسس نو

نه عروج نغمه قدتی نه دماغ نشه فطرته

بر جاست جاوید عیشی همه رست خجالت گرشی

روزی دوز خلعت طبیعی بر پاست

تعدیل بهام کمال عرفاست غزل

که بر آن مکان چو قدم نهی خم گردشی نخوردست

نه اگر از طپش نفس که چه بیضه می نکند پرت

بر سگی ندی این زمان که دمید پیرهن از برت

نه تو مانی و نه قیاس تو چو کشند جامه بیکرت

توغار و اعط جبرتی و هواست پای بندت

تو چنان مرو که نغمه شمی بچی زنده خط مسطرت  
 که زیر آئین اوب فکند بعالم دیگر ت  
 که بضم ناله عاجزان کند التفات هوس گرت  
 حذر از بلای فسر دنی که رسد بمنصب شرت  
 سر آرزو بچار رسد ز دماغ آبله ساغرت  
 که بچیرت چمن اثر شود آب و آینه رهبرت

ب دماغ افشرد و غناب پسند این پرتاب و تب  
 ز فسون مطرب و چنگ آن کمش انقدر از فغان  
 غم قدر بیهوده خوردنی همه سگته دارد و مردلی  
 طلبی گرازه تو بار رسد بسرا وقتد چو میارسد  
 ز سواد نسوخت خشک و ترکلام بیدل مانگر  
 نکست از فوط کر سنگلی که حرارت

عزیزی بود اع قوی دامن میچید صاحب ریاضت اشکال غریبه می بیند یعنی بخارات  
 که ماده متخذه است هرگاه بدماغ صعود می نماید بپنا لهای عالم خواب در عین بیداری  
 خواب میگذاید همچنان به سنگام نزع نیز صور مثالی بر طبایع منکشف میگردد و آن  
 از باقیات خیالست و گرنه در نفس الامر تخمین آن دشوار است و محال مثل شعله چراغ  
 که چون روغنش کم میگردد و سردی او میگیرد و روشن تر میشود تا باندک فرصتی ببرد چون  
 غلبه جوع که موجب صفر است و غلبه صفر اما و او ایجا و سواد جمعی را که با مبدا توجیهی است  
 از صعود این بخارها بطور حقایق و معانی خوانند و فرقی را که از حقیقت بجزیت اشکال  
 دیو و جن میداند چه دو و با که ازین آتش ناشتعل متصاعد نگردد و پدید آید و اما که  
 ازین صفرای سوخته بطرفان رسیده اگر هوش است باید فهمید که غیر از اشیای  
 محسوسه معین هر چه در خیال بر تو اندازد همه سوداست و خلاف قاعده آنچه در نظر ما

خلق است درین جنون سردای نرینگ  
 من بنده آنکه در ادب گاه شبات  
 نشد درین در سگاه عبرت بغم چندین سال پیدا  
 صبا ز کیسوی شکبارت اگر رساند پیام صنی  
 فکات ز صفر که میگذاید بر اعتبارات میفراید  
 چو موج بیداد هیچ سنگی زیست بر شیشه ام رنگی  
 اگر بصد رنگ پر فشانم روانم جستن بختوا نم

مشکل یا بند قبار بینانی ریاضی  
 زندانی اختراع چندین فریبنگ  
 چو عیش محسنون سازد و سیری رنگ  
 جنون سوادیکه کردم امشب سیر و راق لایه پیدا  
 چو شبنم از دماغ لاله گردد عرق ز ناف غزاله پیدا  
 جلای یک شیشه عینا پدیری ز چندین رسا پیدا  
 شکست در در لیم رنگی که رنگ میکرد ناله پیدا



که کردیرو از بی نشانم زبال طاروس تا لپیدا  
که ابر در موسم نیتان نمیکند غیر زاله پیدا  
که میشود این گلوز خراشان چو سخنان از نواله پیدا

چو جوشد افسردگی زدوران جند زاندا اول احسان  
قبول انعام بد معاشان بخود گوارا گیر بیدل

نکته کسب موقوف بر تکالیف

حتمالی و گاکاری نیست بی تلاشی بهم تلاشی است و بیدست و پائی نیز معاشی اما تقلید  
موجب تصدیق است و هر موضعی دیگر باعث تشنیع رباعی گریه تقلید کرمی بند

چون نخل مپندار مژ می بندد  
آبی در گریست آنچه گری می بندد و غزل  
توز غنچه کم نه میدد در دل گشا بچمن در آ  
بخیاں حلقه زلف او گری خور و بختن در آ  
زه دامن تو میکشد که درین رباط کهن در آ  
نه باین جون بلد تو شد که بعالم تو و من در آ  
قدمی پریشش من گشا نفسی چو جان بیدن در آ  
گره حقیقت شبندی شکاف و در دل من در آ  
چو سحر چه حاصل نیست نفسی شو بچمن در آ  
بهشت عالم عاقبت در جستجو بشکن در آ  
تو نگاه دیدن بسلی مژه و اکن و کلفن در آ  
که جلوت ادب و وفاز در برون نشن در آ  
تو بغریب آنچه خوش نه که گویت بوطن در آ

ای فطره بجمعیّت دل قانع باش  
ستم است اگر هوست کشد که لیر سر و چمن در آ  
بی نافهای رسیده بوپند زحمت جستجو  
نفست اگر بفسون دمد بتعلق هو سس حب  
هوس تو نیک بد تو شد نفس تو دام و دوشه  
غم انتظار تو برده ام بره خیال تو مرده ام  
بهوای منی منی با تلی زده ام خسی  
نه هوای اوج نه پستی نه خروشن هویش نه  
چو کشتی ز کوشش عاریت الم شهادت بی دیت  
بکه ام آئینه مایل که ز فرصت انبیه غافل  
ز سر و ش محفل کبریا همه وقت میرسد این ندا  
بدر آس بیدل ازین نفس اگر آنظرف کشد تو  
نکته در عالم آثار کثرت بساز از زوایا در آ

سرمایه فرصت تحقیق در بافتن اگر چراغ سبیش قابلیت نوری دارد در انجمن میفروز تا  
بافسون خیال از تجلی کاهی چشم نبوشی و در حضور آبا و کرامت جمال کسب حرمان کوشی

بر آئینمات تمیز ز خاک رسبند  
باز است در حضور زهار بنده محض  
من میگویم کسی دیگر نیست  
عشق انجمن است در نظر نیست

رباعی فرصت داری جزا گهی کار بند  
هر چند بود یکمژه و اگر در چشم  
اسرار جهان هست و گرنیت  
این طرف که از خودم خبر نیست

رنگت و بہار جلوہ گرفت  
 از عیب حساب پیش و کم گیر  
 تکمین نگر و غبار کم گیر  
 عالم ز حقیقت غایب  
 ای غافل کار گاہ امکان  
 یاران مژہ بستہ اندور نیست  
 خاک کے بہوا بہار دارد  
 چند آنکہ نفس غبار دارد  
 بر عزت و جاہ اعتباری  
 زمین جسد گہ دمی کہ سر بر آری  
 سر دارد و غیر در و نیست  
 پرواز حسنون مال دارد  
 جمعیت دل کمال دارد  
 تا وہم نفس نفس شمار است  
 گر عرشی و فرشی آشکار است  
 این خانہ خراب بام و در نیست  
 دریا عرقے چکیدہ از سنگ  
 یعنی کہ ز کار گاہ نیزنگ  
 در عالم انقلاب ز بہار  
 جمعیت و ہم مغنم دار  
 بالین کسی سہی ز پر نیست  
 شایستہ ہمت نشاید

خواہے دریا و خواہ نم گیر  
 بی رنگی رنگ سہ بہم گیر  
 چون سنگت ذخیرہ شرف نیست  
 کرواست ہزار پرودہ سامان  
 در خانہ آفتاب تابان  
 ہستی اگر اعتبار دارد  
 صبح آئینہ در کنار دارد  
 جوش عدم است کز فر نیست  
 چید است جہاں بساط خواری  
 بر ہمد کہ شعور و انگاری  
 زمین نسخہ کہ قیل و قال دارد  
 گر ہوش تو ہم ہم حال دارد  
 آشفگی آفندہ ہم نیست  
 صدر رنگ جنون ہوس غبار است  
 این پست و بلند اعتبار است  
 صحر اگر ہی است در دل تنگ  
 لختی بدر آذ عالم تنگ  
 ہر نقش کہ دیدی آفندہ نیست  
 بردل ہوس ثبات گمار  
 پرواز نا و خوابش انگار  
 آن اصل کہ اعتبار زاید  
 وقت ہر کس دو دم نپاید

رنگے کہ پرید باز نماید  
ای موج زہم گسسته پیوند  
باترک خیال باش خورسند  
گر بجز بہتہ رسد گہر نیست  
بیہودہ بحرف و صوت محروش  
مونیت غبار دیدہ ہوش  
امروز کہ اعمت بنا ساقی است  
آئینہ بعد نظر ملاقا است  
دیدار بعالم دیگر نیست  
گھنٹی انفصال کردند  
آنرا کہ پری خیال کردند  
بیدل ازین باغ یاس منزل  
چون ریشہ دو اندنت چہ حاصل  
ہر چند بخود رسے ٹرغیت

نوصت شرراست نامہ برغیت  
تکین خواہی رہ طیش بند  
غواصیہا سے وہم و ثن چند  
تحقیق تخریب است خاموش  
در آرزو سے وصال کم جوش  
چون دست رسا کنی کمرغیت  
مستی و خمار افاقے است  
تادل باقی است جلوہ باقی است  
یاران طلب محال کردند  
پرواز برون بال کردند  
بیرون دکان شیشہ گرنیت  
خلقی بفسوس بست محمل  
ایجا از سے پاسے در گل

نکتہ مجاز یعنی عالم اعمت بارانہالی

نصرت نمودن است کہ تخم آن جز حقیقت نیست در مرتبہ نہال از تخم اصلا نشان  
توان یافت و پہچان از شاخ و برگ هیچ توان شکافت رہا سے

ای آنکہ گھی خلوت و گہ انجمنی  
نیز رنگ دونی بار ندارد و اینجا  
ما مطبوع ہمہ عمر با توفیق زویم و زلفت خج  
چو غبار نالہ نیستان زویم گامی از اسما  
چہ قدر رنجلت مدعا زوہ ایم بر اثر غنا  
ہمہ را بعالم بخودی قدحی است از می عای  
دل نانو ان بجا بردالم ترود عاجسے

پیوستہ بو ہم غیر آتش فکھی  
من با تو تو ام چنانکہ با من تو منی  
چہ قیامتی کہ نیرسی ز کسار ما بخت را  
کہ ز خود گذشتن مانشد بیمار کو چہ چارہ  
کہ چورنگ و امن خاک ہم بگرفت خون کار را  
سروریک گردش رنگ کو کہ خطی کشد بھارہ  
کہ چو سجد ہر قدم او قد بہزار آبلہ کار را

بسواد نسوختنی رسید عشق ماملت  
 صفت رنگ لاله بهم شکن می جوش گل زمین شکن  
 بر کباب عشرت پریشان نزدیم دست نظمی  
 نه بد امنی حیا رسد نه بد استگانه دغارسه  
 چه خوشست عمر سبکعبان گذرد باومن آهنگان  
 چمن طبیعت بیدلم ادب آبیار شکن گنگی  
 حکمت از قلندری پدیدند که معرفت چیست گفت نتیجه بیکاری که اگر شعلی دیگر  
 دست بهم میداد و پیکس درین ورطه خیال نمی افتاد و باغی که قابل لب عملی میزدادیم

قلبی سجاک سیاوزن بنویس خط غبار را  
 به بهار و امن نازدن زحمای دست بخار را  
 بغبار میرود آرزو نکشیده دامن یار را  
 چه شود بر نسبت پارسد کف دست آبله دار را  
 که چو صبح در دم امتحان نه فتنه بر آینه بار ما  
 زود است ساغر رنگ و بونید باغ غنچه بار ما  
 دست بهم میداد و پیکس درین ورطه خیال نمی افتاد و باغی که قابل لب عملی میزدادیم

در ورطه فکر خود نمی افتادیم  
 از سعی جنون دادگر بیان دادیم غزل  
 تو بگر نظر می کنی که دمی عسوق کنم از حیا  
 هوس گراز تو جنون کند بهین منی کنم از حیا  
 مژه بر بزم آرم ازین آن همه یکورق کنم از حیا  
 که بوس آن لب لعل گون سحر می شوق کنم از حیا  
 بمن این گمان نبرد یقین که خیال حق کنم از حیا  
 خط نقش پا بر قدم رسد که منش سبق کنم از حیا  
 من بیدل و عرق جبین که چه در طبق کنم از حیا

دیدیم که دست ما بجانی نرسد  
 بنمود هستی بی اثر چه نقاب شوق کنم از حیا  
 چو ز خاک لاله برون دم قدمی شکسته سخن  
 اگر مدهد خط امتحان هوس کتاب آسمان  
 چکنم ز شوخی طبع دون قدمی نزد عرقم سخن  
 ز تخمیلی که براده دین غم با ظلم شده همشین  
 ز کالم آنچه بهر سده نزوح نذر قلم رسد  
 با مید و وصل تو نازنین همه را شمار دل است بود  
 نکته قرب الهی جنون دارد و قرب دنیا

هوش در اینجا دانشها مصروف تعلق اسباب است و آنچه هر چه غیر اوست فراموش  
 این معاملات اهل دنیا با اهل الله راست نیاید و اطوار اصحاب شعور هم نسبت  
 مجنون وضع نشاید ربا

تنزیه خرابات هوس پمانست  
 ای خواجه مکن آرزوی دولت فقر  
 ز فسانه سازی این و آن که رسد بعضی بی نشان

جز بر بخت شعور در حضورش و نیست  
 بقف و دیوار زر نگار اینچنانست غزل  
 تو بی هیچ شعبه نیرسی چه نشسته میگنهی

ای خواجه مکن آرزوی دولت فقر  
 ره مقصد یکگم است بس بنیال می پرسی عیب  
 ز فسانه سازی این و آن که رسد بعضی بی نشان

نه شکسته بال و پربیان هوای او نه پری عیث  
 که درین ستمکده خار پانگشید و گل ببری عیث  
 همه ولی بخمال خود که توانی همین قدر عیث  
 چو یقین زنده در امتحان پی عمر در سپری عیث  
 دل شیشه گر بصفارسد نه طید بو هم پری عیث  
 چه قدر شمش مهبی که چنین نه و تری عیث  
 چه شخصی چه تعینی که خودی غلط و گری عیث  
 منظره و بگو سها زسیانه در بدری عیث

ز زبان شمع خیال کن سخن هست عبرت سخن  
 چمن صفا و کدورتی می جام معنی و صورتی  
 هوس جهان تعلق سرو برگ حرص و تعلق  
 بخت بخود چو فراسد بحقیقت همه وار  
 چو هو از کسوت شبندی نه شکسته نه فراهی  
 نه حقیقت تو یقین نشان نه مجازت آینه گمان  
 خجلم رنگ حقیقت که چو حرف بیدل بزبان  
 نکته اعتبارات خضر در نوع انانی

ظهور نشه ایست که هر چه مخطور باطنش گردد بر چند آثار و قو عیش ظاهرا بفساد و شر  
 متعلق باشد اما تا مل در اقدام آن جایز ندارد و بی اختیار حکم مقدور از قوه بفعل آرد  
 و شعاری گل کردن حقیقی که خطرات قلبی را با موج مروج کونی موازنه نماید و آنچه مطابق  
 خبر بسینه کار فرماید ر با سع

شخصی است حقیقت تشر و مرآت  
 قول و هر فعلی که مشعر خیر و شر است  
 غزل ای پر فشان چن بوی گل نیرنگی از پیرانت  
 با صد حدوث کیف و کم از مزرع نماز قدم  
 تشنه ی صد شبنم جیا پرورده تشبیه تو  
 تجدید نماز آشفته رنگ لباس آراعت  
 در وادی شوق یقین صد طور موسی آفرین  
 در نو بهار لم یزل جوشیده و از باغ ازال  
 دل را بکیرت کرده خون بر عقل رد برق خون  
 بر جا برون جوشیده خود را بچود پوشیده  
 جوش محیط کبریا بر قطره است آئینه ما  
 نه عشق داغ نمی هوس شوق تو ام سر بیا بس

گل کرد درین چمن بصد رنگ صفات  
 زان شخص بدان غیر ظهور خطرات  
 عنقا شوم تا گرد من یا بد سراغ نیست  
 یک ریشنه شوخی نزد تخم دو عالم خرمنست  
 جان صد عرق آب بقا گل کرده لطف لذت  
 بی پردگی دیوانه طسرح نقاب افکندنت  
 خاکستر پروانه محو چه سراغ اینست  
 نه آسمان گل در بغل کین برگ بنگر بنیست  
 شور و دو عالم کاف و نون یک کب بجز آرد  
 در نور شمع مضمحل فانوسی پیر اینست  
 مارا با کرد آشناینگانه من با نیست

ای صبح بیکت عالم نفس اندیشه دل مسکنت  
بیدل چه پرواز و بگو ای یافتن با جنت

حسن حقیقت روبرو شمس فضول آئینه جو

نکته در اعتبارستان نیاز غنصری

حقیقت خود را بیک شخص تصور باید نمود که مرتبه جماد و طبیعت بحکم ثبوت جوهر خفا  
و مرتبه هیولای آن میدان نشو و نما مرتبه عرض پیکر با طهارت قدرت حسن و حرکات و مرتبه  
انسان شخص مصور باعتبار فطرت جامع آیات رباعی گر هست جمال اینذات در زنگست

ور نامیه شوق تو بعرض رنگ است  
ای رمز عیان این چه بلا نیرنگ است  
انغوشش چرخ شوخی انداز بیدل است  
این هفت پرده پرده از ساز بیدل است  
میاعبت بنام پری مال میزند  
خلق غبار و هم بغربال میزند  
عنا پر شکسته پرواز بیدل است  
نیرنگ میکند کل ازین بی نشان چسمن  
نی ساز حرف و صوت نه آهنگ ما و من  
ای بی طراوت از اثر شب نیم عدم  
هوشت چه رمز و آتش از عالم عدم  
انجام هم سر چه و ارسی آغاز بیدل است  
روزی دو در قلم و حیرت وطن کنید  
آئینه بشکنید و ناشای من کنید  
گر ربط نسجهای تعیین بهم زنید  
جز دل به هر چه در نظر آید قلم زنید  
دل نیز نکتة قلم انداز بیدل است  
باشهره معامده آفتاب نیست

حیوان آثارنا شناسائی تست  
محمس و امان خاک خواجگه ناز بیدل است  
شور جهات گروتکت و ناز بیدل است  
بر هر چه گوش می نمی آواز بیدل است  
آئینه هرزه پرور تمثال میزند  
در عالمی که وحشت دل بال میزند  
بی پرواست جو برای شمع بی لگن  
کس نیست پی برد که درین حیرت انجمن  
آئینه خیال که غماز بیدل است  
از بیشتر غرور نگیری کم عدم  
ناگشته خاک کس شو محرم عدم  
یاران و داغ انجمن و هم وطن کنید  
در بخود می تهیه سیر همین کنید  
زنگ شکسته پرده گلنار بیدل است  
یا انتخاب لوح وجود و عدم زنید  
هر گاه بی نیازی بهمت قسم زنید  
حسن ازل خیال پر است حجاب نیست  
گردیده یقین تو همچو ب خواب نیست

<p>برجاول آئینه پرداز بیدل است  اقبال کم زدن گرو از پیش می برد  صفر از حساب بری پیش می برد  آنجا که سرمه میدهد از ساز محرم  شکین برد خیال ز آواز محرم  نکته در افراد نوع انسانی بر طبایعی که</p>	<p>یک قطره زین محیطی از جاب نیست  گونی شکوه عجز ادب کیش می برد  اب محیط از کف درویش میسبرد  در کاستن فزون اعجاز بیدل است  خاموشی است محرم از راز محرم  بیدل هم از برون که راز بیدل است</p>
--	--

علم آشنائی کونی غالبست ناگزیر است از سامان تدبیر و تلاش و از امرجه که تاثیر  
اسماء الهی است تسلط دارد بی اختیار در عذر تحصیل معاش زیرا که مستلزم تعلق تشبیه  
ترد و آرائست و خاص نسبت تنزیه و اشکلی و بی پروائی رباعی عالم مشغول حاصل فضل و غیر

بیکاری وضع بیدلان افتاده است  
من آن غبارم که حکم تقسیم بهیچ عنوان در نمی برد  
نشد سازم بهیچ عنوان چون خروشی و گرافتی  
باین گمانی که دارد امروز رخت چندین خیال و رسم  
براه یاسی است سعی کامم که گریه بوشن سرد خرم  
دل از فسون اهل نظراری ز قدر دست هرزه  
نکته غفلت کسین مارا کنار مرگان نشد میر  
چو موج عمر سیت مسویا تلاش شود در آب تقاضا  
خوشا غما مشربی که طبعش بجز اقبال بی نیامی  
اگر ز معار و بهر باشد بنامی انصاف را شبانی  
ولی که پرورده آب نازش تا به عشق کی گدازش  
گدشت همچون وضع غمیان چو مال را از او ازین میان  
قبول سر نایه تعلق کسین که آفت است بیدل  
نکته نبوت امر سیت معین مشکوف مرتب

منعم سر گرم دستگاه کرو  
یکت پرده ز ساز این و آن ناز که تر غزل  
اگر سر پا سحر بر آیم شکست ز کلم اثر نگیرد  
جز این که یارب درین عیان بر نوایم سکر نگیرد  
چو کشیم پای رفتنی کو اگر محیطم بر نگیرد  
کسی چو آغوش بی نشانم چو اشکم از خاک بر نگیرد  
مباد شرم نفس در ازای عیان این خیمه نگیرد  
طپد بخون خفته خوابناکی که سایه اش ز پر نگیرد  
چه ممکن است اینکه رشته ما چو عقده گیر و گهر نگیرد  
ز بر چه گیرد غما نخوابد ز بر چه گردد جزا نگیرد  
کلی که تعمیر رنگت دارد چو راش در آب زنگیرد  
چو شیشه بر سنگ خور و سازش کسینش چو شیشه زنگیرد  
تو هم بنامت ادمن افشان که چین "من" کبر نگیرد  
چو شمع خاموش ترک سر گریه تا هوایت بر نگیرد

جمال و ولایت حقیقی بہم دستر بردہ جلال فہم برہرہ معین باشد رحمت تاویل نہ پسند

و درکن آنچه بہم است بی تاقل صورت نہ بند و غزل اگر دماغم درین حسان چار شرم عدم نگیرد

در آن بہ سان کہ سعی گردون مچک دہ خط کہکشا

درین قلم و کف غبارم بہ چکس ہمہ سری نہ دارم

نفس خنبیازہ میکذاری بساز نقش نکین شناری

نصیبی از عافیت ندارد حباب بحر غرور بود

رعصہ اعتبار گوی سہ سلامت توان بود

باین درستی کہ طبع غافل خطاست تلخ اثر انفاق

زرفہ از خود ندارد دامکان یعنی رفتگان سید

خیال نامحرمان گریبان دواند مار ابلہ بیابان

گزیدہ اقبال ہمیت مافرونی عرصہ نیازمی

اگر نیازم برور ہمیت نیم خجالت کش غم است

دل است منظور بی نیازمی غفلت از وہ س

نداردین مکتب تعین کہ ورت ایشا گری چوبیدل

ز بی چمن سار صبح فطرت تبسم لعل مہر جوت

سحر زیمی در آمد از دور پیام گلزار وصل در بہ

بیوای سر مشق انتظارم ز خاک کشتن چیا ک دارم

بجست وجوہ طرف شتابم جان خون دار دلم

ز گلشن ریشہ بچند کہ چرخش افسردگی پسند

بعشق ناز دل ہوس ہم بالذ شعلہ خار و خس ہم

باین ضعیفی کہ بار در دم شکستہ در طبع رنگ نادم

رسجد و خجلت آور من چہ ناز خدمت کشہ سر

اگر بہارم تو آبیاری و گر خزانم تو شعلہ کاری

ز چشمت ذرہ جام گیرم بان شکوہی کہ جہم نگیرد

کسی ز قدرت چہ وانگارو کہ دست خود را ایم

کمال میزان اعتبارم بہست کرد ذرہ کم نگیرد

کہ نام اقبال بی نیازی بی کہ ناید ہمہ نگیرد

حذر کہ باد و ماغنت آخر برج نفع شکم نگیرد

کہ آمد و رفت این نفس با باد بیخ تو دم نگیرد

چو سنگ در کار گاہ یساگر آب گردد کہ ہمہ نگیرد

کہ خاک ناگشتہ کس درین رہہ سماع نقش قدم نگیرد

چہ ساز و آوارہ در دل کہ راہ دیر و حرم نگیرد

کہ منت سر بلندی آجاکسی بدوشش علم نگیرد

کشیدہ ام بار ہر دو عالم بہت پانی کہ خم نگیرد

کسی کزین جلوہ شرم دار و شکست آینه کم نگیرد

بصغہ گرانام و نویسیم بجز غبار از دم نگیرد و غزل

ز بوی گل تا نوای بلبل فدای تہید گفتگویت

چو رنگ رفت ز خویش دیگر چہ رنگ باشد نار ہوت

ہنوز دارد خط غبارم شکستہ کلک آرزویت

بزیر پایت مگر بیایم دلی کہ کم کردہ ام کبویت

چو ماہ نو نقش جام بند دلی کہ تر شد بابت

رساست سر ششہ قصن ہم بقدر افسون جویت

بگرد نقش شوق گویم کہ میکشد حیرت مہویت

کہ خواہد از جنبہ تر من چو گل عرق کرد خاک کوتاہیت



ز حیرت من خبر نداری بیارم آینه رو برویت  
 بضاعتی بگیر زاری که آنکس پیش تا رویت نعل  
 ز پیکر سر و موج خجلت شود نمایان چو می ز میا  
 طپد رسی بروی آینه اش جوهر چو موج صبا  
 شوم قلاطون ملک دانش اگر شناسم بر کف پا  
 ز بعد مردن مگر نسیمی غبار ما را برد بیابا  
 چو حاصل است نا امید غبار دنیا بفرق بختی  
 اگر ندیدی طپیدن ل شنیدنی داشت ناله ما  
 تو و خرامی و صد تغافل من و نگاه بی محمد ثنا  
 بمعجز حسن گشت آخر گ ز مرد غسل پیدا

کجاست مضمون اعتباری که بیدل نشا کندی  
 اگر مجلس زما ز کرد دست دلبند تو جلوه فرما  
 ز چشم مست تو گر بیاید قبول کیفیت نگاه  
 سخاوته طفل جنون مزاجم خطی زیست و بندگی  
 بیخ صورت ز دور گردون نصیب مانست بر لب  
 نه شام ما را سحر نویدی نه صبح ما را دم سفیدی  
 رسیدی از دیده بی تامل گذشتی آخر بصد تغافل  
 بهر کجا ناز سر بر آرد نیار هم با کسی ندارد  
 ز غنچه او دمید بیدل به بار خطی نظر سیه  
 نکست فطرت آدمی در تو تم آباد خیر

و شمر آینه تفرقه نپرداخته که تمام جمعیت دو چار تخمیش تواند نمود و در چار سوی  
 معاملات نفع و ضرر دکان سودائی نیار است که بسودی از نقد و جنس عافیت چشم تواند  
 گشود اعانت فضل حق بصیقل حضور عرفان پردازد تا ازین آینه سنگ زنگار برداریم و غبار  
 مطلق بساط یقینی طرح نماید تا بروی این دکان درمای اعتبار بر آریم ربا

فردوس با نفاق ارباب علوم  
 یعنی این سعد و نحس تا در نظر است  
 بکدام فرصت ازین چمن هوس افضولی اگر کشد  
 نشد آنکه از دل گرم کس تبسلی کشدم هوس  
 نه گرفت گردن آسمان سر راه هرزه جرم  
 دل آرمیده بخون بکس ز تلاش منصب عز  
 ز لب فیصح و فایان بجدیت کین بی زبان  
 نه پسندی ای فلک نقد خلد طبیعت و حشیم  
 ز کمال طینت منفعل بچرنگ عرض اثر و دم

انسوی ثوابت و بروج است و نجوم  
 عیشت ناممکن است راحت معدوم ناب  
 شب خون بفر خضر زرم که نفس شراب سحر کشد  
 بطپم در آینه چون نفس که ز جوهرم تپ کشد  
 مگر ز تامل نقش یا مژده پیش نظر کشد  
 که فلک برشته گوهرت نکشد ز خلعت اگر کشد  
 ستمت حنظل اگر کشی تیر ازونی که شکر کشد  
 که چو موجم آبله پای غم نم انفعال گهر کشد  
 مگر از حیا عرقی کنم که مرا ز پرده بدر کشد

سجدیقہ کہ شہیدا و کشد انتظار مراد دل  
بسجود و رکش ای عرق تونبی نبی منامتری  
نظری چودانہ درین چمن بخیال ریشہ شکام  
سرور برگ ہمت می کشی ز دماغ بیدل ماہلب

جو سحر نفس دماز کفن کہ شکوفہ بشکر کشد  
کہ مباد سعی حسین من بشار و امن تر کشد  
بشلم آن ہمہ در ہمت کہ قدم ز آبلہ سر کشد  
کہ چو شمع از ہرے خود قرح آفریدہ و کشد

نکست تقوی اہل دنیا منحصر است بردامن از لوث ظاہر چیدن با احتیاط شرایط صوم  
و صلوة و تقوی اہل عقبی منع نفس از شغل منافی بطلب رجات مزجات و تقوی اہل اللہ  
بازداشتن دل از خطرات اسما و صفات بیاس ناموس تنزہ ذات ربانے

گر تشنہ دستگاہ فقر تو رساست  
ای ذات پرست از فتنو ہلے بگذر  
کہ نمود ہرزہ معاشیت کہ تنوع من و تو کنی  
ز ہوا می غفلت دون عبت چه بلاست یکہ چون  
شکن کلاہ نہ آسمان دماز سر کجہ و کنی  
تو ہمسم از تخیل عبرتی بشکن خار جنون اثر  
ز نہال مزرع مدعا دل جمع میدہد تثر  
توئی آنکہ شوق تو میزند قدح یقین و ہر دو گمان  
نکت و تا ز فطرت خود پسین سرو کار قدرت چو بد  
ہمہ دل کہ دل بجانہی ہمہ رو کہ رو بچہ سو کنی  
ادبی کہ بوی نامالی بدماغ سر بہوارسد  
اثر قبول طبایعت چونی آنزمان بنوارسد  
بخیال کعبہ جنون کن نہ رہست پیش نہ رہما  
کسی از تلاش ہوس نشد ب حصول کام دل آشنا  
مگر انفعال حقیقت عرقی کند کہ وضو کنی  
المی کہ راہ تو میزند بقیع دل دل شاہدہ

از ہر چہ جزا و ست رنج مخور بہاست  
الہی را رحیم و رحمن چه بلاست محسن  
کہ شکست ساز تا ملت کہ بہ ترانہ غلو کنی  
نفسی ز عجم ہوس اگر بدل گداختہ جوہ کنی  
بخیال میکند روزیان بہیار عالم پنجر  
بجاست ہمت بی نیاز و صفای آئینہ در نظر  
بہمین قدر کہ تصور کف دست و دستن ہو کنی  
توئی آنکہ عرفم تو میدہد بہزار علم و جنون عنان  
چہ سواد عالم جزو و کل چہ جہا و محفل کن فلکان  
عملی کہ سرمہ عبرتی بخروش چون چرا رسد  
سرور برگ نشہ معنوی بدماغ ہرزہ کجا رسد  
کہ بقدر بند جا رحمت مدد فشار گلو کنی  
بجاست مقصد دیگرت عشقین ز باد بسرد آ  
ز سراب عرق ترددی با میدہد چشمہ مدعا  
گر ہی بہ بند قبای تست اگر گہی گجآدودہ  
خط اعتبار تعینت بغبار رفتہ ز بادودہ

بکجا است رشته فرصتی که توجیب پارہ ز فون کنی  
 بکین عبرت مردوزن ز فون چیدہ کان کنم  
 ز کمال کارگہ و فاعلی است بر تو عیان کنم  
 چه شکوفہا کہ نمید مذہبہا عبرت آب گل  
 ثمری شکفتگیش نگون اثر طراوت آن گل کنی  
 ہزار ریشہ دو نفس کہ تو یکد و نالہ نو کنی  
 نکشید آئینہ شمع ہم بحضور معنی سخن  
 چه ترانہ نوحہ ساز من سخن است بشنو زمین  
 ز حضور آئینہ یقین بعبار شبہ مدہ نظر  
 بعبان خطاب نہان کن ز نہان نقاب عیان  
 تو ز خود ز رفتہ آنقدر کہ مرا تصور او کنی

چو سحر جریدہ ما و من بخیال هیچ باودہ  
 نیم آنکہ طبع سلیم را بر خلق مو عطف خوان کنم  
 نہ فسون نیاز یقین ہم نہ فسانہ نذر کمان کنم  
 بد کس مخواه ازین عمل ہمہ کز بدی کہ نکو کنی  
 بہوای عالم نیستی ہمہ پریشان و عیان گل  
 ز چین زبان کدہ ہوس کہ شود ہمگی مقام دل  
 نہ فنا و فطرت غنچہ بخیال محرمی چمن  
 بکسی نہیں سدا کہ کسی اثر سرایت علم و فن  
 نہ تو آن خطی کہ بخوانمت نہن آن کلم کہ تو بو کنی  
 ضربت مقابل جستجو ہزار سلسلہ در بدر  
 بی استعارہ مد و عبت چو خیال بیدل خیر

نکتہ طبایع را تقلید او ضاع یکہ گر بہر آن تحقیق است و طبیعت عادات و رسوم  
 مانع سر منزل توفیق اکثر استعداد ما در حجاب قوتہ از فعل محروم ماند و یکی از آہنہا  
 عمان خیال بصرہ وقوع بگرداند فرصت سرزانی انقدر دور نہاختہ کہ سعی دستہای  
 بر ہم سودہ آوارش توان داد و کلفت تصبوع اوقات بر روی حقیقت دیواری  
 بر نیاورده کہ بچا کہہای گریبان نہامت را ہی توان گستا و جمعیت دل بشرط غزلت ہمہ  
 میسر است اگر ہمصحبتان معذور دارند و مطالعہ نسخہ تسل بر کس در فعل دارد اگر  
 بہر رسان کمال خود و گذارند آب درہر طبیعہ کہ را وقت یافت مانع تکلیف تری نمودست  
 آتش برہر مزاجی کہ غالب افتادہ گرم دکان حرارت گشودن دیر یا زرا بکلم تسقط سراز  
 جیب بر نیاورده در خروش ناقوس غوطہ خوارست و سجد یا زرا حساب اوراک  
 نفس ناگردیدہ ہمان تعلقہ سبہ شمار می نہ برہمن را از کشا کش دام اخلاط زمانہ تعلق بہ  
 کیخس تا باطل کوشد کہ ناقوسی دیرستان فطرت چہ آہنگت دارد و نہ شیخ را از آفات  
 جمع خلق بحصار تنہائی کر تحقیق تا فہم نماید کہ لبتیک طپید بگاہ کعبہ دل چہ سبہ ہیشمار و ناچاہ

نقدیکه در گره خویش زبستاند از کیسه غیر شمارند و سر یک بخیال خود نند و دیده اند از  
گریبان و یگران برمی آرد از غلغل آباد افکند و این و آن مگرد و پناه خاموشی گریزی تا بی تقلید پناه  
حرفی توانی فمید و از صد مرزار غوستان هم وطن گوش التجا گیری تا از پرده غیب نوانی توانی

و اگر بدیل دلیل توفیق این است  
ترک تقلید کسی تحقیق نیست غزل  
تپاست کعبه و در اگر نکسیرم راه عدم غلط  
بجارسدپی شکری که کند نشان علم غلط  
که گواهد دعوی باطلی تو دروغ بود و قسم غلط  
تو بر آب سیف کنی تری من دست بر دویم غلط  
چو خطی که شد ز تامل تو کتاب آینه بر غلط  
خط پا بدایره میرسد سر اگر شود بقدم غلط  
بند است ابدی کش سبقتی که گشته دو دم غلط  
چو نقوش معنی روشنی که شود بجا غلط  
تو آشنا نیم آنقدر که دوتی کند بخود غلط  
رقم جریده مدعا غلط است اگر کنم غلط

نظم انکاری غیر باش تصدیق اینست  
تبعیت خلق از حقت غافل کرد  
شده فهم عالمی ز تلاش هرزه قدم غلط  
بغبار مرحله هوس اثر نفس شکافت کس  
ز سید محضر زندگی به ثبوت محکم یقین  
ز صفای شیشه طلب پری که ره بی گمان یقین پری  
بنمود شخص معینت در عکس زد دم امتحان  
ز تمیز جاده و منزلت الم ترود و نیت و بد  
من و مای بکتب آب و گل ستمت اگر کندت خجل  
خط سر نوشت من آب شد تراوشش عرق حیا  
اگر آیم آب رخ گبر و گراتش آتش رنگ زند  
من بیدل اینقدر از جنون بخیال برزخ تمیذم

سایلی معنی حیا پر سید  
یعنی از غیبه چشم پوشیدن

نکته عارفی داشت درس نسخه دید  
گفت در خود نگاه زد دیدن

نکته افعال مردان را بر مقدمه اقوالشان حکم شمشیر نگاه میابد که بحر یف مقابل  
برسد مرگان دست بر هوا نیار و چون ناوک نشست صاف تا به نشان گردی بچند گویا  
با تمیاز صدای هرزه نپردازد معنی این نسخه بیانی نیست بهوس قبل و قال در رق کردن  
تشویش زبان مباحش و آهنگت این ساز زیرو بی نمیخواهد به نفس آرائی حرف و صوت پرده  
نمای گلو فخرش بفتوای انصاف زمین گیران امتحانگاه طاقت اگر سر پا تسلیم نیستی توانند  
گردید باری آنقدر که خاک گردند که زبان دعوی در سرده توانند خوا بانید در عالم ناتوانی

جرات عبارت تا ز خانمست و در مقام عاجزی شوخی عسریه بیهیائی غزل

آنها که چشم بر گل تحقیق و آکنند  
در مجتبی که غمیر خموشی علاج نیست  
عربان تان مبعوض انکار سپهرین  
شور غبار ما ز نفس هم فرو نتر است  
زین نارسائی که بخود هم نمیرسید  
جو لانگه خیال جهان جای خنده است  
خلقی درین جنون که دارد گمان هوش

عملی که سر بپوا خم از همه پیکرت بدر آورد  
بمصاعت هوس آنقدر گمشادگان فضولیت  
بگذر ز شیوه علم و فن در پیر میکده بوسه  
ز خیال الفت خانان بدر آگه شخه امتحان  
بقبول ورد مطلب سبب که غرور چرخ جنون  
بو قارگر نه سبک سری حذر از غرور سهروردی  
اثر و فائد ببقا بجمار نشسته مدعا  
ز طواف کعبه که میرسد بحضور مقصد آرزو  
ندهد تا قل انس جان به لطافت بدنت نشان  
من بیدل از خم طره ات بجاروم که سپهریم

کلمه صحبت و انا در عالمی که معموری سوادش بعبار غفلت است عطیه ایست عیبی  
و موالت عرفان در محفل که آرایش فروغش بکدورت نیان است غنیمتی است  
لایبی جانی بنگرتن پرور بیاموده است اندیشه حاصل زندگی که است و عالمی را در شکنجه  
خود پرستی افشوده رمانی از چنگ طبیعت کماست درین انجمن از هجوم تاریکی دلها شمع  
روشن نمیتوان کرد و از غلبه اتفاق طبایع شرکان بهم نمیتوان آورد اینجا سودای خست و عیب

دود و دماغ کمال است و وسوسه حرص و حسد چنگ پیرا بن خیال تا چشم بالنگات هم گشودند  
 آبروی مروتی که دارند این است و ثواب بحدیث موافقت باز نکرده اند شیرازة اخلاصی  
 که نسبتاً نگین جمعیتها پیش از تفرقه دام اندوه و کلفت و اختلاطها پیش از جدائی مایه یاس  
 و ندامت ساز گفتگو یا مربوط شکوه عمر و زید همت جستجو یا مصروف مکر و کید برین تقدیر  
 در جمعی که احتمال جمعیتی توان یافت از ساز تفرقه آهنگ این مقام نباید اندیشید و در صحتی  
 که استشام الفتی توان کرد از نیایج وحشت حصول این انجمن نمیتوان فهمید غزل

در جهان خلق از هر خلقی آدم کم است  
 بوی النسی در مزاج دهر توان یابستن  
 با چنین موجی که عالم غرق طوفان اوست  
 بس که مردم تیغ در جیب نفس پرورده اند  
 حرف نامنطور دل بیک نقطه هم پیش است پس  
 از ازل این پیش کم دارد خروش امروز نیست  
 غزل چه رسد زنده معنوی بدماغ چشیش خنجر  
 در اعتبار اگر زنی گذر ساز منروتی  
 بود اع قافله بوسه دل جمع ناقه کش توبس  
 نگینی که در چمن ادب هوس انتظار چه عبرتی  
 چو سر شکست ناکشی تری بگذر جلوه خود سری  
 بشاعر عیب گذشته گمان گشاز هم لب تر زبان  
 سر بر کن فرصت گهی همه سوخت غفلت گفتگو  
 غم بی تیزی عافیت نشود ندامت هوش پس  
 بوس حلاوت این چمن نبرد بجهت گره زدن  
 رسیده دامن تپتی بظلم غم سبکی  
 بصفی که تیغ اشارتش کند امتحان جفاکشان

باز در اصناف آدم آدم محرم کم است  
 آنسوی این انجمن گو باش در عالم کم است  
 در جمیع نامی مروت احتمال نم کم است  
 زخم چندان که خواهی جمع کن مرهم کم است  
 معنی دلخواه اگر صد نسخه باشد هم کم است  
 اینکه خواندم پیش پیش است اینکو گفتیم کم است  
 ز پری ساجی اگر بری بدکان شیشه گران گذر  
 که بجام حاصل مدعا بتلاش ریشه رسد نمر  
 نگذشت محل موج کس ز محیط جز بهیل گها  
 چو سحر ز چاک دل آبد بگلی که خند و زند ب  
 شمت بیخ قدم بری بجنه ام آبله در نظر  
 اگر از جیا نگدشته نبهانه پرده کس در  
 چو چراغ انجمن نفس نبهانه شد شب با سحر  
 بچه سنگ کو بزم از آرزو سر ناکشیده بزیر پر  
 بهوا چه خطا که نمیکشد تری از طبیعت نیشگر  
 زده ایم دست بریده بزین چو بهله پی کمر  
 فکند جنون گذشته گلی سر بیدل از همه شیر

نکته نفس رحمانی که اصطلاح اهل تحقیق منشاء الهی کلیش نامیده اند و مصدق حقایق موجودات کلی و جزوی معین گردانیده فی الحقیقت حقیقت سخن است و رغبت و ارواح و امثال و اشباح که عناصر ظهیر کیفیات اوست و ایزد و لایزال در هر مرتبه باعتبار خاص شوخیهای تعینش سایر عالم غیبش بمنزله جزو ناریت با نور هویت مطلق پیوسته که مدرک را در استنباط آن کیفیت محض توهم کردن است و ارواح یعنی جزو هویش معنی بسط با حاط تعلق آوردن است و در امثال حکم خبر و مانی افسانه امواج شنیدن در اشباح بعلیه جزو ترابی نقوش کما بهتمش محسوس دیدن تلاش شخص ظهورش در هر مقامیکه قدم شوق میساید بقدر تقم مراتب خود را با بسی و ایستاید چه ارواح و چه اجسام چه عناصر و چه

اجرام رباعی آن نغمه بی نشانی پرده راز	کاشان زنوای اوست محسوس جرج پرداز
در آئینه جماد موج رنگ است	در طبع نبات بوی حیوان آواز نکته

آتش در طبع جماد برق آن حقیقت است چراغ اسرار و زلوتخانه غیب و هوا در مزار نبات نفس زدن آن اسرار یعنی ریاضین با ارواح بی شبه و ریب سدا در طینت حیوان نمودن تلاش در تهید عرض مراتب و مدارج و سخن در ذات انسان شهود جسمانی کسوت آرای دستگاہ محارج پس آفاق معنای سخن است اما نامفروح و انسان عبارت در کمال تصریح و وضوح هر گاه تا تل که گریبان اسرار موالید و عناصر است و زانوی خیال ظاهر و باطن به تحقیق آن نفس توجه نگار و نقاب جمع مراتبش از انفاس موهومنه خود بر میدارد یعنی نفس انسانی در جهان نیرنگی دل ماده ظهور اساس است و در فضای ارادت تکلم باطن نشاء ارواح بال گشتا تا از کام و زبان میل تراوشش میناید کیفیت تلاش حاصل است و چون در صورت خطوط و خطوط

مرئی میگردد عالم اجسامش منزل مشنوی	بهدنگت آفاق حرف است و بس
نفس در عبارات صرف است و بس	حقیقت که آن سوی ما و من است
چوبی پرده شد حرف پیراهن است	چه مقدار بیابان اظهار شد
که آینه در انسان نمودار شد	در انسان نمودار گردید نش
به تحقیق خویش است پیچیدنش	در اینجا معانی چه و کوه صور

خیالی است از خود بر آورده  
خفا میزند موج اظهار چسبیت  
تو هم در نفس بر نفس میخرام  
ازین بیش جیب تو هم مدر  
همان در خفا که دوام خودی  
چو هموار شد صرف و مضروف هیچ محسوس  
با دامن خیال سفید و سیاه گیر  
شکرگان گشای همان ته بال نگاه گیر  
کنج قناعت چمن عیش مسکن است  
درس سواد فقر ازین نسخه روشن است  
اقبال کو کلاغ به بخت سیاه گیر  
تبت گر خطای نهان و عیین توئی  
ای غرّه تمیز و بال جهان توئی  
عالم جنون ترانه شوق قیامت است  
جانیکه جبهه عاری و قدرت مذاقت  
رنگی بگردشش آمده را پناه گیر  
ای گرد جمع زین چمنستان برون خرام  
با دل چه الفت است نفس را درین مقام  
ای دشمن خموشی اگر خیره سر نه  
بر چپند در محیط تا مل گیر نه  
خود را دمی عرق کن و بر روی ماه گیر  
بشکن بجز گردن سینای مستیت  
آه از بلند رنجتن شمع بنسیت

زیباست کیسر نمودار چسبیت  
ز باوی بیاد لیت عرض پیام  
نفس اصل نت ای ز خود و نجس  
هر جا تجبلی پیام خود  
فتاوه است در رشت و همس چ  
حیف است گویت ره خورشید و گیر  
لخت غبار وسعت این دامگاه گیر  
صیدت بزیر پاست ز شاہین کلاه گیر  
بید تنگای انجمن ناز خرد من است  
بال ہما زشش ہتیم سایہ افکن است  
ننگ کمال و نقص زمین زمان توئی  
اسلام و کفر نیت یقین با لگان توئی  
آئینہ بشکن چو سہ را بی گناہ گیر  
ہر سو نظر بلند کنی گرد آفت است  
اغوش بخودی خط پرگار راحت است  
پر غافلست غرہ جمعیت دوام  
میوز میونگیذری زین خیال خام  
منزل نشیستہ باش تو بر خیز و راه گیر  
از پاس راز عشق چرا صرف بر نہ  
آخند تو از جہاب تنگ مایہ تر نہ  
کم آفتت دستگہ زیر دستیت  
مغرور رفتی و چون کردہ پستیت  
چند آنکہ سہ فراختہ عمق چاہ گیر



<p>از ادگان ز دام تعلق گسته اند  هستند و بیستند و اسیرند و بسته اند  در خانه های چشم سراغ نگاه گیر  نه وحشتی کوزین چمن یاس پاکش  ای باغبان خار عدم تا کجا کش  جائیکه وصف لعل تو تهید مدعاست  اینجا خیال دعوی طبع روان کراست  گر نظر بکته زنی عذر خواه گیسر  سقف هوس خمیده دیوار مایل است  دعوی گر این زمان همه عجز است باطلست</p>	<p>نقشی بکارگاه من و مانه بسته اند  انسوی عالمند به پیشیت نشسته اند  نه جرات پری که سری بر هوا کشم  در مانده ایم و نیست مکانی که وا کشم  ما را بسایه مرثه نای گیاه گیسر  شوخی ز طور معنی اهل سخن خطاست  آئینه تامل موج گهر حیاست  بیدل شباب رفته تعبیرت مقابل است  بنیاد عمر بر طپش بال بسمل است  در سجده نیز قد و تار آگواه گهر</p>
---	--

نکته چشم پوشیده هر چند فردوس در قفس دارد آئینه دار کوریت و مرگان خوابیده  
اگر همه آفتابش زیر دامن خواهد دلیل بی نوریت اگر بنجهای مرگان از هم میتوان کسخت  
نمک گریه برین زخمها باید رخت و گرنه باین بنیه اسیره شمع نگاهی نتوان افروخت بطعمکی

<p>ز اغ وز غن باید فروخت قطع  سپل اگر غافل شود آتش درس بنیاد  یکت کف خاکش کن و درر گهزار باد ریز  صورت مرگست رنگ خواب بر جبار  برچه میخواد بدلت زین خامه بیزاد ریز  بر اثرهای تا شاه چه بادا باوریز غزل  تو همین آئینه بودی بچه امید شکستی  اهل آشفت و ماغش تو شدی غر تو ورتی  گروه دام تو گردید کند می که گستی  نفس آئینه غباریت درین کوچ که استی</p>	<p>چشم خواب آتوده کلفت خانه در بسته است  ور همه آئینه دار گوهر را ز دل است  زندگی بیداریت ایثار جان پاک کن  رنگها در پرده تحقیق مرگان خفته است  ندعا نیست کز سعی نظر غافل مباشش  عبت ای دشمن تحقیق دل از وسوسه خستی  چه خیال است بقید جسد آزاد نشستن  مثل موج و گهر آئینه داریت در اینجا  بنا شاگه فردیت نشوی محو فردون  نجبی صرف تامل نمودی چه کند کس</p>
--	--

<p>قدح ناز تو لب سیر زو و اعست موتی          بیوس چشمک نازی تو که آئینه بدستی          که بگر دو و جهان آب زوی گرتوشستی          حذر از خیره گی چشم بخورشید پرستی          همه گر عرش سانی مژه تا خم زده پستی          تو هم ای موج درین بحر چه پستی چه شکستی          چه قدر مرحله طی شد که تو آن آبله بستی          بعدم راند چشمم عرق خجلت هستی</p>	<p>دل ز انداز تو افسون تعافل نه پسند          چون نفس معنم انگار پر افشانی وحشت          مژگنه ملحقین نباید مژه بستن          بنکا بست چو مت اثر اوج و نزولت          من اگر با همه کوششش کنار می رسیم          نفسی چند غنیمت شماری دل بگذشتن          مژه بیوده درین بزگشودم من بیدل          نکته آئینه تحقیق مجرب است که هر چه از عالم</p>
--	--

غیب بشناوده خواهد رسید و آنچه از خدا بطور خواهد انجا مید حقیقت این کس محیط امرار  
 اوست و مرآت علامات و آثار او مثل پریدن چشم پیش از گل کردن تقدیر خیر و شر و طبعین  
 دل قبل از ظهور اسباب نفع و ضرر چون عقل جزوی بحسب اکتساب علوم امکانی معلوم است  
 از استیاز مراتب شک و یقین و محساست عبارات او نام شبهه و تلقین در حکم تحقیق  
 ناگزیر اشتباه شماریت و در انکشاف رموز تعیین بی اختیار تغییر نگاری اگر راهی خلوت  
 اسرار میکانی حلقه در تغییر نمیکردیدی و اگر عقده شهادت میگشود بر رشته تقدیر نمی شنید  
 پس توانی که جمیع حقایق بوسیله عقل بر تو مکشوف است و تو بعلت امتیاز در عقل حجاب  
 آرائی مصروف مانع شهود حقیقی همین معلومات عقل جزویست که از اطوار یکدیگر کسب  
 نموده نه عقل کلی که بر کیفیت آن چشم دل نگشوده رباعی فریاد که دکان ستم و اگر دیم

<p>خورشید بجاک تیره سودا کردیم          آئینه شدیم و عکس پیدا کردیم          تو بهار عالم دیگری ز کجا باین چنین آمدی          چه هوا به پرده زد آتش که برون پرین آمد          بر میدی آنمه از صمد که بلک بر همین آمدی          مگر آنکه پیش خیال خود بخیاال آمدن آمدی</p>	<p>کثرت پیش از غمیز ما وحدت بود          غزل که کشید دامن فطرت که بیرون آمد          شجره حدیقه آگهی سم است جیب جنون درد          هوس تعلق صورتت ز چه روفاوه صورتت          ز عدم جدا افتاده و قدم و گرگشتاد          نه سفر بهانه طراز شد نه قدم جنون تک و تار شد</p>
---	--

<p>نه لبی بزمز نه چنگ زوز نفس در دل تنگ زو چقد رتجره مغنیت بدر تصنع لفظ زو چه شد لجلس فلكی قبا که درید آن ملکی رود زخروش غیرت مردوزن پریاس میزند این سخنان ز مزاج سایه و آفتاب اثر دوئی نشکا فتم بهوس جو بیدل نخر در اعتبار جهان مزین نگته نویبای طرزا عبارات تابعرض</p>	<p>بخودت همین مژه باز که بغربت از وطن آمد عدم بکین زنگ زد که توقع بل سخن آمد که چو تار سبزه زیکر بان بطواف صدمین آمد که درین زیان کدو فنا پی یکدو گز کفن آمد که چو شمع در بر آنچمن ز چه پیر سوختن آمد من اگر بجای تو داشتم تو چنان بجای من آمد چه بلاست ذوق کهر شدن که چو موج خود کن آمد</p>
<p>کهنگی دمید است و نازگیبای ما و من تا بکرار رسد انداز و عبارات سراسر این دیوان یک قطع است و از کم فصیحیهای زمان تا تل جمیع اجزای این نسخه مکتب فراموشی اینجامعنی در زمین صورت نسبت که تا بفهش و لفظی در خارج مرقوم نگردید که تا مژه بر هم زنند صفحه سجاک زسانند نطنم</p>	<p>کهنگی دمید است و نازگیبای ما و من تا بکرار رسد افسردگی سرکشیده از وحشت انجامی انداز و عبارات سراسر این دیوان یک قطع است مغنت پیداغان طریقہ خاموشی و از کم فصیحیهای زمان تا تل جمیع اجزای این نسخه یک نقطه سهوست غنیت تعافل ادایان مکتب فراموشی اینجامعنی در زمین صورت نسبت که تا بفهش وار سند ورق رنگرد آید و لفظی در خارج مرقوم نگردید که تا مژه بر هم زنند صفحه سجاک زسانند نطنم</p>
<p>مشت خاکیت در قلم و باد محل میثد بدوش غبار کو و باناله همعنان تازاست شمع اندیشه وجود و عدم جمله هوشیم و آگهی معقول مدتغای غبار ما پیدا است عکس آئینه حقیقت اوست شخص معدوم را چه ما و چه من ناز فطرت نبردی اینمه پیش عکس معلوم حکم آن معلوم هم عدم باید شش تخیل کرد</p>	<p>هر چه دارد جهان بی بسیاد بی شباسته با مستحان و قار بس که رنگ ثبات پرواز است روشن است از حقیقت مبهم همه محب دیم و مدتعا مجبول جهد ما حرکت طبیعی ما است هر چه از خلق عرض زشت و نکوست خلق موهوم را چه علم و چه فن گر فکندی نظر یعنی خویش شخص جانی که گل کند معدوم هستی کردل عدم گل کرد</p>

<p>در عدم نازستی است اینجا  یاران هوس عشق فنون کار مانند  اقبال جهان بگذرد او بار مانند  رنگیت درین باغ که بسیار مانند  از سر هوس غیر تعافل نه پسندید  برگردنش آینه فرصت توان چید  تا تخم هوس ریشه گر علم و عمل نیست  جانی که ابد پرده و هم است از نیست  این عقده اگر او شود آن تار مانند  گل باغ طرب می شمرد چاک قفس را  پیان غفلت چه فروغست هوس را  گر صبح کشد بال ز باد مرده است  هر سو فکنی چشم سواد مرده است  صحرا دمد از خانه چو دیوار مانند  تا ناله ز بار زرو سیمت نشود ریش  ایخواجہ الم میکشی و میروی از خویش  تا چند کشی ز حمت کروفت دنیا  ختم هوس بوج کن از خویش بدون آ  هر که تو نمادی همه یکبار مانند  و ربیضه تصور کنی افشاندن بال است  در عالم نیرنگ اقامت چه خیال است  این وادی عشق است مقام گری نیست  اینجا است که کس راه مقام گری نیست</p>	<p>در دل تاک مستی است اینجا محنت  نگ آب شود عاقبت و عار مانند  آخر الم و عیش گل و خار مانند  هر دیده که آئینه این معرکه گردید  پرنجودی آراست بهار گل نتجدید  امسال همانست که چون پار مانند  در گلشن آزادیت آثار خلل نیست  جز غفلت دل مایه ایجاد امل نیست  دل مرکز آرام گرفتت نفس را  زنگ آئینه پر داخته اینجا همه کس را  شمع است سیاهی چو شب تار مانند  و رشام و دموس زیاد مرده است  مزد و جهان بست و گشاد مرده است  پسند از اسباب ستم بول درویش  آهنگ کدورت بچه را بس بنیدیش  زان پیش سبک شو که حسد و بار مانند  تا کی روی از هوش با فسانه عقبی  فرست ثمرت چه امروز چه فردا  گر خانه شماری بفرمای تو دال است  اندیشه آرام درین ورطه محال است  اینجا چو صدا صورت کبیر مانند  تا منزل ربر و همه جز ساز بری نیست  در طور که امروز موسی اثری نیست</p>
--	--

فرد است که از طور هم آثار نماند  
 گنجی که ز رانهاشت بشویش محک رفت  
 افسانه شد آن دور که عیسی بفکاک رفت  
 اگر گل نبود محرم او بار شکفتن  
 گو سرو چه قمری همه چین بسته بدامن  
 منصور نماند است سردار نماند  
 بر فهم جنون فطرت خویش آنهم مشکین  
 باید همه را بنخورد ازین کوچ که گشتن  
 هر جا است نشیب آینه پرواز فراز است  
 کوتاه کنم سلسله هم دراز است  
 گریار چه دلدار چه اغیار نماند  
 تا وضع جسد آینه الفت جان است  
 بی ریشه پراگندگی دانه عیان است  
 جز قید درین انجمن آسوده دلی نیست  
 شوریت درین سلسله تا سلسله بایست  
 سر باد جباست چو دستار نماند  
 تا از گل خام تو سخندیده شکستی  
 کار و گرت کر نبود سودن دستی  
 با حسن تعلق شود آئینه پرواز  
 مادامی انجام گرفتیر در آغاز  
 مرغی که بدام و قفسش کار نماند  
 انگه هوس بخیرت آینه مشتاق  
 غافل مشو از منظر کیفیت آفاق

نقدیکه یقین داشت بغارتگر شک رفت  
 بر نقش که گل کرد ازین صفحہ سجاک رفت  
 این قصه هم آخسر شود اداوار نماند  
 بلبل تو خود آسود و شو از رحمت شیون  
 پرواز کمینند چه طایر چه نشیمن  
 ای گرد خیالت بهوس باخته خرمن  
 بر آتش ما غیرت دیگر زده دامن  
 هشتاد که در میکرده بهشیا نماند  
 هر جا است حقیقت طوفش کرد مجاز است  
 اضداد تا تل کده ناز و نیاز است  
 تا ساز نفس واسطه شور جهان است  
 جمعیت دلها الم بال فشان است  
 از سبب مجور ربط چو زمار نماند  
 شیرازه اجزای تو ضبط لغنی چیست  
 نامحرم اسرار تعلق نتوان زیست  
 تا رنگت بنای تو نیاورد و نشستی  
 مفتاست ز سعی نفست بندی و بستی  
 در عالم بیکار که بیکار نماند  
 مشکل که دماغ تو بشویش کند ناز  
 دیگر بچو امیدگش منت پرواز  
 ای در نظرت صورت اثبات و یقین تنها  
 مصنوع بدان کار که عالم اطلاق  
 این نیست بنائی که معمار نماند

ای رنگت نیاز گل تسلیم غلامت  
 نقدیکه تو بازی نسزد وقت ندامت  
 دریا تبه از گوهر شهوار نماید  
 هر که بتامل زده آنگلوه نشان یافت  
 در قلم تحقیق مجال است توان یافت  
 تا دم زده ناز تو مصروف نیاز است  
 عمر سیت سجد و چمن آرای نیاز است  
 مگذار حد شیء که تبکار نماید  
 شور سیت درین انجمن انگیز طوفان  
 بیدل تماشا که هیرت امکان

ای سکه بجایکی عجز نبامت  
 گرفت دل از کف سرو لدار سلامت  
 گردیده غبار می بنظر بال نشان یافت  
 حیرت همه سو قافل بار روان یافت  
 موجی که بان شوخه رفتار نماید  
 تا چشم گشائی مژه ناز فراز است  
 افسانه بی پاوس عشق دراز است  
 شوق سیت درین عرصه میرنگی دوران  
 دارد همه سو گرد جنون چیدن دامان  
 ما و گل رنگی که بگلزار نماید

نکته گل کردن رموز غیب و شهادت موقوف بر تحریک دل است که هر چه شکاف  
 این پرده است مجهول و باطل است همان حرکت بی نشان بر زبانها بیان و در دیده  
 شناسائی و همان قدرت پنهان در قدها رفتار و در آنچه ناگیرائی بقدر جنبش انفس شامل  
 حرکات نبض امکان است و با ندرت تا مل نظر حقیقت غواص اعیان ازل ما انجام بدنی پر  
 اندیشه بدایت و نهایت اوست و امواج محیط باادوار سپهر مستخر حاطت و سرات و ست  
 سلسله قدرتش چون جوهر بر آئینه افعال و آثار پیچیده و ریشه تصرفش چون نفس در طبع  
 و انوار و دیده چه غفلت و چه آگاهی و چه کونی و چه آبی به جاطع را آئینه مثال حقایق یافته اند  
 دل آنجا بطلعه حقیقت پرداخته است و هر کجا از تحقیق خیرش دیده اند بکلم بی نیازی نظر  
 بر کیفیت خود بنیذاخته جمعی که نقاب امور امکانی از پرده تحقیق دل گشود و اند شوخی هر اندیشه  
 قبل از وقوع بیان در طبیعت انفس اعیان مشاهده نموده اند چون توجه اکثر خلایق مصروف  
 اشغال ظاهریست نشو حقیقت دل را از بر همزدگی چاره نیست و گرنه همچنان که نگاه محرم شاه  
 نگاه است و دست از مساس دست آگاه دلها نیز آینه اراده هم توانند بود و از تا مل هم

نقاب سرار یکدگر توانند گشود غزل

افسوس که مادامن پندار گرفتیم

خورشید عیان بود شب تا گر فتم  
صد معنی برنگت بزخار گر فتم  
اینها همه رنگت که دیوار گر فتم  
محل بود که ما کج نظر ان خار گر فتم  
غفلت چه فسون خواند که اسرار گر فتم  
یعنی ز تا تل ره گفتار گر فتم  
از تنگی دل خانه سبازار گر فتم  
بجزریده سستی و فاندوی رقم که قلم کشی  
چقدر مصور عبرتی که چوسنگ با رسم کشی  
چه حساب سعی کی بدان که نفس بپیکر خم کشی  
غم سناغری که هوس کشد بدماغ سوختن کشی  
عرق است حاصل علم و فن که خار یا د عدم کشی  
بزین ننگنی از جفا برهی که خار و تندم کشی  
چو کشف مگر خیال نان بروی و سرشکم کشی  
سید است نامه اگر همه نفسی بجای رقم کشی  
چو نبال صبر کن آنقدر که ز پای خفته علم کشی  
خذر از مال ترودی که نفس گذاری و دم کشی  
که چو بوی گل دم امتحان بر آزوی نفس کشی

از غفلت دل جلوه در آینه بنیان ماند  
در گلشن تحقیق نشستم به تقلید  
جان بود که ما جسم نمودیم تصور  
عالم همه یک نسخه آثارش بود است  
آواره او نام نمودیم یقین را  
سودائی و هم است تحیل چه تو انکرد  
ما مطبوع چه شد آستان حضور دل که تو بیخ دیو چرم  
بقبول صورت بی اثر کش انفعال فردگی  
زمن است فرصت معتم بهوس فسون ابله  
کسی از پری که مکس کشد ز چه ننگ دام و قفس کشد  
بخيال عبرت و هم وطن پسند دوریت از وطن  
اگر ت دلیل ره و فایز توئی کسند آشنا  
بیقین معرفت آگهان ز تفکرت نبرم گمان  
بیرت ز جوهر آئینه ورقیست نسخه نظر از دل  
اگر از ت رود بی اثر زرسی منصب بال و پر  
نمید صبحی ازین چمن که نه است صورت سلبی  
من زار بیدل تا توان نیم آنقدر بدلت گران  
نکته تا که شکست خود بسته را چنگ

عالم برویت بگشاده است و تا پنجه طاقت در استین شکسته خراش هزار ناخن بیچستر  
جلد آماده است ضعف اختیاری سریت در دفع بیات اضطراب و شکنجه مویشیاری

حصار بست از شکباران آفت خار غزل

همه از شوخی و بیدباکی جولان برخاست  
بدن فارشد آن پاک ز دامان برخاست

هر غبار یک ازین ورطه بطوفان برخاست  
دام آسوده دلی غیر زینگیه بی نیست  
امتحان چندره وادی غفلت سپرد

گر دمسرگا که برخاست پریشان برکت  
 رگ این گردنت آخر بچه سامان برخاست  
 ای بسا شعله که بازار گر میان برخاست  
 علم فتح همان است که نتوان برخاست  
 ز صدای خون نرسی مگر بزبان خنجر تاملش  
 تریبی اگر کشت بخون ز شکست آبله گیش  
 چو سفینه که شکستگی فکند بدامن ساش  
 که مبادنگ جنون کشی ز تو هم حق و باطلش  
 که گسخت منطقه فلک ز شکو و زخم حائلش  
 چه بوس که تحفه نیکشد ز نگاه آئینه مالش  
 بچه جلو شب خون برم که نفس کشم بقابلش  
 که ز پاک پیر بن جیا عرقی است در دم سیاش  
 من بینوا چه فسون کنم که رود فراموشی از دیش  
 سنجلی که وانرسد نظر بطلب زمانه بیدیش

مشت خاکی و کمال تو سجود است اینجا  
 غیر در محفل تحقیق ندارد دشدری  
 نیزه دار است فلک تا تو سرافراخت  
 غزل من و پرشانی حسرتی که گم است مقصدش  
 ستمت ذوق گذشتت ز غبار کوچه عاجزی  
 بیزاریاس ستم کشی زده ایم بر در غافیت  
 خوش است آنکه خط بفسون کشی بر عقل غزه بخون کشی  
 بشهید تیغ وفا که رسد از هوس دم همی  
 دل ذره و تب جتو سر مهر و گرمی آرزو  
 سجیال آئینه دل از دو جهان تملک خجلتم  
 بهوای مطلب بی نشان چه سحر چه واکشم از ناس  
 نه سر کی ساز خون کنم نه ولی که نالم و خون کنم  
 کسی از حقیقت بی اثر بچه آگهی دوت خبر  
 نکته آدمی بعلت افسون ابل در جمع

احوال دشمن آسایش خود است اگر در منزل است فضولی هوای مغرب پایان مرگ دوری  
 وطن میدارد و اگر در سفر است خار خار سودای وطن و آمنتش نمیکند از دور صورت سفر به  
 یاب کیفیت سفر است و نه در حالت وطن از جمعیت با خبر عالمی در تلاش جیاصلی نفس  
 گذاخته و میگردد و خلقی بر تو و میفایده زنگ هستی باخته و می باز دقت غایت مفت قدر  
 دانی که هر جا جای گرم کرد از معنات وطن شمرد و بر کجا پهلوی گذاشت قدم خرسندی بسکن  
 مالوف افشره مقصد آرام است ای کوشش کن آزار ما بیدانان طلب را جاده بهم سرگزشت

نی بام و در نه کرو و سر ایجاد میکنم  
 حرفی از ان و مان و میان یاد میسیم  
 زمین گلشن نه الفت سروی و نی گلستان

مخمس نی زدگری نه پیشه حداد میکنم  
 تضمین مصرعی که خوشش افتاد میکنم  
 باری بیسج خاطر خود شاد میکنم



فی التفات قمری و فی یاد بلبلی است  
 انعوش دام و چاک نفس غنچه و گلپیت  
 خلقی بذوق فرصت و همگامه بوس  
 من نیستم مقلد اموال هیچکس  
 چند آنکه بال میزند آزا و میکنم  
 شخص عدم عنبر و روپندی نمیکند  
 از خاک جز غبار بلند می میکند  
 تا کی بر دم بدشت پیام روم غزال  
 زین ثعلبهای غفلت بجای مال  
 پندارم آتش است و منش یاد میکنم  
 با آسمان غبار دلم دام ناله حبیب  
 دی بوی گل پرده سازم غیر سیه  
 رنگت بهار آتش یا سم کشید پیش  
 از داغ لاله میکشم از سبزه زخم نیش  
 خود را بهر گلی که رسم یاد میکنم  
 محوشکت زورق طوفانی خودم  
 حیران سحر کاری ویرانی خودم  
 بیدل مقلد شک و اقرار نیستم  
 بیکانه مراتب انظار نیستم  
 بر هر چه چشم مینکنم صا و میکنم

روزی دو در بسیار خیالم تا ملی است  
 سیر حین طراز سے صیبا و میکنم  
 دار و ز شغل جانگنی آرایش نفس  
 جهدم همین بس است که این طایر نفس  
 صبح نفس سپهر کمندی نمیکند  
 دل داغ چینی است سندی نمیکند  
 بالیده است سر مر که فریاد میکنم  
 تا کی شوم بچرخ عسرق ریز انفعال  
 دامن بسبع دل زده ام بسکه در خیال  
 آخر خموشیم بجز روش جنون کشید  
 زین بیش هیچکس ستم جانگنی ندید  
 امروز کار پیشه اندر با میکنم  
 بوی سمبیری نغمه کرد و وقف ریش  
 بار بارین همین جقدر رفتن امر انوش  
 غمایت غرق موج پریشانی خودم  
 صبح نفس غبار پر افشانی خودم  
 معموری خیال که آباد میکنم  
 زین باغ شب چمن گل و خار نیستم  
 تا قدر دان معنی اسرار نیستم  
 نکتہ زبان لاف را نقد آب ندھی که

طبیعت از انفعال عدم قدرت بجا من تری آویزده گردان دعوی نقد ریفرازی که شکی  
 گریبان طاقت چاک رسوانی نه انگیزه قاش شنایان کارگاه انصاف بعضی نفس  
 ورازی کلاوه انکار بر ما توره جولابه بسته اندوبی و قوف سر شسته تار و پود بسیه

روئی محض چون ناکو بر چپ و راست نخته اند یعنی در هر امر که عجز قدرت خود مشاہد  
نموده اند بعضی انکار آن لب جرات نگشود و اند خود فروشان این بازاری را بر حرف ہم غیر  
تفیدن و کان بجز پوچ آراستن است رباعی که مروری ز طبع خود کام بر آ

از پیچ و خم و سوسه خام بر آ  
بوزینه تو نیز تا سر بام بر آ  
چو حباب حیف اگر شوی ز غرور سر بواج  
که زمانه میکشد آخرش چو گلیم از ته پاسبک  
که ز سنگ دامن بی ستون نکند کسی بعباسک  
که چو سنگ رنگ گرانیت نشود مگر بجلاسک  
به کجا است جنسی زین دکان که شود بیانیگ بر آ  
دو سه گام آخر ازین گذر تو گران قدم بر آ  
چو سحر بجیش یک نفس ز هزار زین بر آسک  
تو اگر تپی کنی این که و شود اتفاق شناسک  
چو غبارنی نم هر زوفن نشود چرا همه جاسک

بسیار  
نسخه

ای منکر کیفیت پرواز مکس  
غزل کبر محیله تقدسی مکن آبروی جاسک  
نه سوز ز سینه سیم وز رپو قار غره نشینت  
ز تر نم نی وار غن خون بدل گرفته خوان فسون  
بعلاج سنگ فسردگی نفسی رنگی دل بر آ  
غم بی ثباتی کاروان همه کرد بر دل ما گران  
مخروشش خواجه بکرو فر که ندارد این همه آفت  
اگر ت بمنظر بی نشان دم سستی بکشد غنا  
ز گران سر آرزو شده خلق غرور و تاب بر آ  
نکشید بیدل ازین چمن عرق محالست پر زون  
نکته آدمی ریشه استعدایت

آب باری اتفاق عناصر قابل اعتبار نشو و نما و معنی اوراک به ترکیب اختلاف امر چه استعد  
نقوش چون و چرا درجات استعدا و از نشه شیونات ذاتیه تا افعال و آثار اسما و صفات  
ابد امراتب شمار و ترقی و تنزل است و لایزال در عرض مدارج کمال بی اختیار دور تسلسل  
مقیدان عالم کثرت فروغ نخلستان ظهور را با زادگان جهان وحدت که اصول شمر شیو  
انقطاع مناسبتی است در کمال جدائی و کثافت پرستان وادی آب و گل را با لطف  
گلشن جان و دل انفصال موصلتی در نهایت جمیع فنی و ناسناسانی جبل عوام در عالم  
حقایق بعلت نارسائی و ناتوانی است و بیگانگی خواص از وضع کثرت اثر توجیهی است نه نادانی  
پوشید و نیست که کثرت تنزل مراتب وحدت است و وحدت معراج حقیقت کثرت اگر  
صاحب صدر باستان سپردار و از بی نیاز بیابای منصب غرختت و مقیم آستان را

دوری نسبت صدر از نارسائی همت و قصور فطرت طایفه که محرم حقایق موجودات اند  
عین حقایق اند و فرق که متعلق صور کونی اند محض صورتش بر فردی را از اسرار او قدری  
و کونی محیط اسرار خود است بکنه غیر وقتی رسد از خود بر آید و این نیز که از خود بر آید بدگیری

تواند رسیدن شاید قطع

چون به بینی رز ز است و نل نل است  
ریشه یکسر ریشه است و گل گل است  
بیتت مجموعی اینها گل است  
هر یکی در گلشن خود بلبل است  
سدا بر دل نیار از کا کل است غزل

همه حیرتم بجای روم بر بهت سری کشیده من  
کل باغ شعله ز چیده من من داغ دل ز چیده من  
چو می آنکه عشرت عالمی ز گداز خود طلبیده من

که شهید خنجر ناز تو شده عالمی تو طلبیده من  
همه اشک گشته برنگ شمع و چشم خود ز چکیده من  
ز سر خفا نگه داشته تو ز درو فانی سیده من  
چو دل گداخته ز پیت بر کاب اشک دیده من  
بهار عالم رنگت و بو هر جلوه تو همه دیده من

بسواد در تو کی رسم نشی ز ناله کشیده من  
که برم بر آب شکفتن بطاوت گل حیده من  
چو جرس بغیر شکست ال سخن ز خود نشنیده من  
همه جاز جلوه من پر است و هیچ جاز سیده من  
پر د آن مژه به بندی که ز گداز سیده من  
بمحیط مبر ستم شاعر قیام بر بسیار

گر زرزو شمشیده است اسرار مل  
در همه از ریشه است ایجا و گل  
گر چه اجزا غیر هم گل کرده اند  
پس چکس محرم نوای غیر نیست  
سخت بی پروا است حسن از یکدگر

ز ره هوس تو کی رسم نفسی ز خود زرمیده من  
همه ترک ساز طرب کنم زید جام نشسته طلب کنم  
چو گل آنکه نشوید چمن ز نقاب جلو گشوده تو  
چه بلا شمش غیر تم جقدر نشانی حیرتم

تو بجنلی نمود رو که ز تاب شعله غیرتش  
می جام ناز و نیاز با بخار اگر کشیده من  
چو نگار کرم بر طرف که گشته محمل ناز تو  
تو و صد چنین طرب نمود من شبشمی ز آبرو  
نه جنون سینه دریدنی نه فنون شوق طپیدنی

چو سخن نیا مدد نظر رم فرصت نفس آفتاب  
بکدام غمزدل سلسل ز نوای آن شوم خیل  
من بیدار و غم غفلتی که چشم بند فسون  
غزل بطرار و این او چه ز خاکساری رسد  
نکت و پوی سید کایت نفس در انفعال چو من  
بفشار تنگی این نفس چو جباب غمچه شام

بر صبح میکشتم از بعل همه گرفتار بود  
 همه جا ست نشسته بشرط آن که دماغها بوفار  
 بسراغ گرفتار نفس کسی بجای رسد که بار  
 زسد بهمت بستگی زوریکه نان بگدا رسد  
 شره بر هم آورم از جیبا که برینه به قبار رسد  
 بفسادگی شکند عصا که فتاوه بعصار رسد  
 که ز آبپاری بکث نفس سحری به نشود کار رسد  
 مدد آنقدر بره هوس که بخواب آبله پارس رسد  
 در مبر میز نم آنقدر که بیارنگ خنار رسد  
 چون خیاں بیدل اگر کسی ز تو بگذرد بخدا رسد

رخسار فرصت پریشان بهار و اغم در خزان  
 نه زمین بساط غبار مانه فلک دلیل بخار ما  
 بگشا و دست کرم قسم که درین زمانه برستم  
 دل مینو ایجا برد غم تنگدستی و مفلسی  
 نگذرز خاصیت سخا که سحاب مزرعه و فنا  
 بدعائی از لب عاجزان نه گشوده در امتحان  
 بکمین جبهه تو خفته هست اثر ندامت و عاجز  
 بقبول آن کف نازنین که کند شفاعت خون  
 سر رشته طرب که بان بهار میکشد از چمن  
 نکته حکم الفقراء کنفس واحد بمناسبت

محریت جهان کلی است یعنی حضور نشسته و حدت که در آن مقام ساز اعتبار رنگ مغایرت  
 نتاوت است و تو هم دوی پرو فی کتانی نشکافه بحسب لطافت شناسانی آن مرتبه هرگاه به باغ  
 توصیف غیر هم کوشیده اند فی الحقیقت خود را در نقاب اشارت پوشیده اند و اگر بارش  
 عبارتی پرداخته اند جز شرح شهود معنی نینداخته و بیگانگی طبایع عوام از یکدیگر باعتبار تشخصات  
 جزو لیت یعنی امور عالم کثرت که درین چهار سو جزا جناس مخالف اشغال و افعال و الوان  
 برهم نخچید و اندو غیر از اسباب تیز سود و زیان معروض اظهار نرسیده و بسبب کثافت نافی این  
 موقع اگر بر چشم بر صورت خود میکشاید چون عکس آئینه غیر از نقش و دوی مشاهده نمی نمایند  
 هر چند بحیب خود سر و میرند چون شعله جز بکام اژدها یا قدم نمی سپرند اینجا متحقق است  
 که ناقص طبیعتان کونی از فهم تجملات در سگاه آهپی دورند و پست فطرتان طبایع ادنی دورند  
 حقایق اعلی معذور کثیف معین از لطیف مطلق چه و ناماید و رنگ مکرر از صفای آئینه چه پرورد

گشاید نظم حال عالی نسبتان از فطرت ادنی بر  
 محرمان قال در بزم حال آسوده اند  
 فکر شو تابی از بزرگی معنی نشان

پرزینگی است خاک از عالم بالا میرس  
 وحشت احوال مجنون دیدی از یلا میرس  
 از گم غیر از سراغ رنگ صورت به پیرس

بر کس اینجا از مقام خویش میگوید سراغ  
 چه دارو این کیرو دارستی که از صدام رنگ خورد  
 خوش است از ترک خود غائی و می رنگت هوس بر  
 شرارتا سر خود بر آرد روز بینه شب شمار  
 مزاج همت نمی شکست که سار خلش نظر فریب  
 کم تلاش هوس شرم قدم بچو طلب فشردم  
 طمع بچا فشرودندان ز افکش نیست باک چندان  
 چسان تدبیر فکر قامت خمار حسرت روز جانت  
 اگر جهان جمله لقمه زاید فکرجوع تو بر نیاید  
 عظمت آبا و ملکت صورت دست سزای کیدور  
 سعی تحقیق پر دوی بی بقابت هرزه خط کشیدی  
 بکیش آخشم فتنه مایل بفتوی آن نگاه قائل

جز حدیث گا و خراز مردم دنیا میرس غزل  
 شکست آینه جمع کردن فریب مثال رنگ خورد  
 بکسوت ریش روستائی دشانه تا چند جنگ خورد  
 دماغ که فرصتان ندارد غم شتاب و درنگ خورد  
 بعد فلک دست و دل زیند فشار یک چشم رنگ خورد  
 بکعبه امن راه بردم ز تیشه بر پامی رنگ خورد  
 با شتهای عرض سپندان زبان ندارد لغت خورد  
 که در نگین بزم بقدر نامت فرو و خمیازه سنگ خورد  
 مگر چو آماج لب کشاید عضو عضو غمگ خورد  
 ندارد این بچو ضرورت بذوق آینه رنگ خورد  
 نه او شدی نی بخود رسیدی چه لازمت بود رنگ خورد  
 بجل گرفتند خون بیدل چومی بدین رنگ خورد

نکتست آنچه از نشو و دل فتم نمی اگر بجه نقطه ایست چون مرد مک طوفانش از جا میرد و پیر  
 از خارج جمع غائی هر چند دقراست در چشم گشودنی چون مژه بر هم میخورد زینیا با گفتگوی سخنده  
 عالم خو نگیری تا بچو عوام در شکنجه رسم زنده میری محیط بی نیازی از آن منزه است که قطره پای  
 میرو پا حرام جمعیت گوهر بندد یا مویهای آرمیده بسند عرض بینائی پیوند و حسب و دع  
 اتفاق موجی که سر از موافقت امثال خود بچید صد آسانی دستگا و گوهرش مسلم کردید قطره  
 که قدرتهائی شناخت اجزای جمعیت خود پایا ال بچوم مویها ساخت غزل مطبوع

چشم حق بین ز حممت اندیشه باطل نبرد  
 سیر معنی از خم و چ عبادت فارغست  
 سعی ما در منزل از عظمت پایان مرک ناند  
 ما مطبوع نشد آنکه شعله وحشتی بدل فسوه خون  
 بنسائه هوس طرب توی از خودیم برار طلب

مهرم لیل بر آب شوق بر محل نبرد  
 قاصد ملک تقدس ریخ آب و گل نبرد  
 شش حبت طی کرد اما سر بجیب دل نبرد  
 بزین طعم و بخلک دور چه جنون کنه چه کین  
 چه و مد صنعت صندن بچو ایکنه نار و فون

<p>که ز دور اگر نظر کنی مژه کار بوقلمون کند      که مباد آن کف نازمین نفسش ساید خون      که سرخی اگرش دهم هزار خانه ستون کند      رود آنگنان چنین شود که علاج همت دون کند      بفسون پرده گوشش ماچا مید پند برون کند      که نهال بخت سیه گر گل آورد شجون کند      بتامل گدافکند سر قطره که نگون کند</p>	<p>بخیال گردش چشم او چمنیست معرف عیارین      ز جراحت دل ناتوان بخیال او بدسم نشانی      بچنین زبونی دست و دل ز صنایع آلم خجل      کف پا عروج جبین شود تن خاک عرش برین شود      نه فسانه ساز جلاوتی نه ترانه مایه عشرتی      ز دم ز قسمت خشک و تر بر ترده هوس گر      چمن تخیر بیدلم که سحاب رشوی خامه اش</p>
--	--

نقطه روح انسانی جوهریت بسیط و بحسب لطافت بر جمیع اشیاء محیط هر گاه نقش تعلق اعتبار  
 می بندد و ترکیب کیفیات عنصری می پیوندد و بمشاهده نقصان دستگاه اصلی سعی تو چشم  
 مصروف این اندیشه میدارد که هر چه از مراتب اعتبار کونی است با عاقله تصرف آورد ناچار  
 خود را محتاج جمیع اشیاء می باید و بی اختیار بطلب حصول آن می نشتابد خواه آن اشیاء از امور  
 ذہنی باشد چون معلومات محتایق و معانی و خواه از اسباب خارجی مثل محسوسات دستگاه  
 امکانی و دست داشتن بر چیزش دلیل احتیاجست و محتاج هر چه بدست می آید منفعت خود  
 می شمارد و آثار رفع احتیاجش در بیج سالت ممکن نیست که تا ترکیب جزوی باقیست چرا  
 بساطت کلی نمیتوان بست و تا کثافت جسمانی متصور است بلطافت روحانی نمیتوان  
 از اینجا معلوم شد که این جوهر مقدس جمعیت از دست داده خود را در صورت فراهم  
 آوردن اسباب میجوید و پاسبان منزل تنزه پیوستن همان بر جاوده اضطراب نفسی می یومد

<p>چه رنگها که ندارد طلسم غنی شوق      هزار بیخ و خم آرزو شد بگردن طوق      نوای زیروبم آرزو چت و چو فوق محسوس      ملک استغنائی بی نام و نشانی داشتیم      منظر قدرت سنده نزد بانی داشتیم      افتابم تا فتها داشت بی ملک زوال</p>	<p>نظم چه نقشها که نشد جلوه گر ز پرده شوق      همین نفس که غبار تعلق و همی است      سواد جوش تنها چه آسمان چه زمین      یا وادای دل که جا به بگیرانی داشتیم      نور بی طلست یقین بی گمانی داشتیم      فی زمین در عالم نا آسمانی داشتیم</p>
---	---

سال دما هم موج میزد بی غبار ماه سال  
 فی زگردشهای گردون انقلاب کل حال  
 نافه صبح از نیم من نفس دربار داشت  
 وزه تا خورشید در وجد حضورم کار داشت  
 خلق میرفت از خود و من کاروانی داشتم  
 گرد در صحرا جنون رنگ و بو با حن  
 عالمی در سایه بام پر افشان بود و من  
 می سرودم نغمه و یک نغمه ناسازم نبود  
 با و و عالم شور دل کس محرم رازم نبود  
 و م مزن تقیر بوی گل بیانی داشتم  
 بی نشانی نقش می بستم شهو آمد پیش  
 آخر از سیرگر بیانم سجو و آمد به پیش  
 سعی مضربم نفس شد هر چه آهنگم بلد  
 شش جهت راهم غبار تهمت او نام زد  
 خاک بر فرق تعین امتحانی داشتم  
 تا پر افشاندم سر و برکت غنائیم برو باد  
 ذوق آگاهی بکام طعمه اود بار داد  
 همت از پستی عروج جوهر اوراق دید  
 اینده پر اخت جسم اقبال جان پاک دید  
 عجز نابی پرده شد دیدم که نشانی داشتم  
 شیشه ساعت نیم خاک بیزم حدیتم  
 زهر لو و آئینه تا من بی نفس می زایتم  
 ذوق جرات هر قدر در حیرت الهام داشت

فی ز دوران زمانم یاد تغییر زوال  
 مرکز پر کار خود بودم جهانی داشتم  
 محمل گل بوی من در پرده اسرار داشت  
 شش جهت گرد خیالم شوخی رفتار داشت  
 موج در دریا فروغ شمعها در انجمن  
 فرصت اندر روزگار و سال و ما و اندرین  
 در خیال آباد عطا آشیانی داشتم  
 می فشاندم بال و بال آگاه پروازم نبود  
 گوش من بهم قابل تحقیق آوازم نبود  
 امتحان غیب میکردم شهو آمد پیش  
 از تامل آنچه درو بهم نبود آمد پیش  
 در جبین شوق با مل آشیانی داشتم  
 کز ازل بر دم هم وزیر من و ما تا ابد  
 اینقدر ما هم نبود اندیشه جان و حید  
 آن همای فطرتم کز آشیان اتحاد  
 نشانه اقبال جامی داشت از دستم فقاد  
 در کمین مغر تحقیق استخوانی داشتم  
 نشانه ابروی مستی در زمین تاک دید  
 خاک ناگرویده نتوان رفعت افلاک دید  
 بی سبب یارب باین کلفت نصیب کیستم  
 تیره کردم عالم و بر روی خود نگریستم  
 عرصه صیقل میزدم ضبط عنانی داشتم  
 انفعال نارسانی شکوه فطرت بخوابت

<p>از سپید بزم حیرت دم زدن ننگ و فاق ورنه تاس سرگرمه کردیم فغانی داکتم بی نیاز از انبیا ز فرق و موسم متصل از عدم گر شاگشتم باز هستی منفعل</p>	<p>داورس اینجا بغیر شرم آگاهی کجاست بیدل آزادم ز دام اعتبارات و کل نسبت اطلاق و تعییدم نیساز و دودل پاس ناموس دلم آتش بجانی داشتم</p>
<p>نکته ساز حقیقت از دست مجاز تراشان بی اصول کمینگانه صد محشر فریاد است و حسن معنی از نگاه لفظ آتش نایان بی اوراک غبار آلود یک عالم بیداد نظر نسیم</p>	
<p>دیده را که گشودند بروی تحقیق آتش یکسانی اگر عرض و بد زنگ و فاق کز محراب یقین بوی حضوری داریم یا مبر نام و فایا همه را احسن انگار غزل من سگدل چه اثر برم ز حضور ذکر مدام سخن آب گشت و عبارتی نشکافتی رمز هستی نه سر کی سجده بنا کنند نه بی که ترک ثنا کند سرفاک اگر بهوار سد چو نظر کنی ته پارسد بی بی نام آن طرف سخن بتاتل آن سوی و هم وطن کلم و پوی بیده یا فتم بزار کوی چه شافتم بیهوا سری کشید دام نه بشنمی پرسیده ام نه دماغ دیده گشودنی نه سرفسانه شنیدنی ز حسد نمیرسی ای دنی بعروج فطرت بیدلم</p>	<p>خلق اگر جمله غبار است فراهم نکند طبعها را اثر و هم دوئی رزم نکند تاب ز ناچار چو گردن ما حسم نکند عشق فرکان بفسونهای هوس نم نکند چون گنیم نشد که فروروم بخود از جالت نام او کلمات و نماز حضرت موج من ز رسید تا خط جام او بکدام باید ادا کند برم ستم زوده دام او ز رسیده ام به عمارتی که بیالم از لب بام او ز چه عالمم که بمن زمین ز رسید غیر پیام او دری از نفس نشکافتی که رسم بگرد خرام او ز پری شکسته تنید دام بجیال حلقه دام او همه را بوجه غنودنی بکنار رحمت عام او تو معلم ملکوت شو که نه حرف کلام او</p>
<p>نکته عالی بوضع خود خر سندان است از حساب نادانی محض اوقات کسی مباش جانانی سرگرم آتش سود است بوعظ دم سردی آب تکلیف میباش اگر نفست اثری دار و صرف ارشا و خود کن تا پیش مردم هر زود در انباشی اگر ناخنت رساست بگشا و عقده خویش پرداز تا جرات دیگران نخراشی پیدا است که ناقص طبیعت را از ورق گردانی لیالی و ایام تحصیل</p>	



معنی کمال مجال است یعنی هلال ابرو در صد سال ما و نتواند گردید و کودن طبیعت را بگردش  
 ساغر اودار نشاء بزرگی دشوار که طفل اشک در هزار قرن به پیری نخواهد رسید غزل

تو کار خویش کن اینجا توئی در من نمیکنی  
 بگنایم است رطبی تا رد پودی نیازیرا  
 غزل تنک و تاز بیده تا کجا بگشاید بال پر از نفس  
 بهزار که چه شتافتم چه ترا نیا که نیافتم  
 غم زندگی بجای برم ستم هو سس بجای بستم  
 سرو کار فطرت منفعیل بجیال میکندم خجل  
 ز جنون فرصت پریشان زردم آئینه و فنا  
 کیمت و ناز عرضی بی نشان بجیال می بردم کشتا  
 بغبار عالم و هم وطن زرسیده که کنی وطن  
 بدو دم تعلق آب و گل مشوا از حضور عدو خجل  
 ز ترانه بی نوحه که بخردشس هریزه گمان مبر  
 کلف تصور زندگی منکن بگردن گه گه  
 گلشایچو بیدل خیمه در هر ترانه سبب اثر

گریبان عالمی وارو که دروا من نمیکنی  
 که در آغوشش خاک اینجا سرگردون نمیکنی  
 سر رشته گره کنم دلی آورم بر از نفس  
 رگی از اثر نشکافتم که رسیده بیشتر از نفس  
 جو حباب هرزه نشسته ام بفشار چشم ترا نفس  
 که چرا غبار که از دل بگذرت شبیه گزاف نفس  
 چو شرار دغم از آتشی که گشت صرفه بر نفس  
 بهوا اگر نبد پیمان بجای رسد سحر از نفس  
 عبث انتظار عدم مدد شباب پیش از نفس  
 که بساط فانه آئینه بزود غم سفر از نفس  
 بهر را بعالم بی اثر اتریت در نظر از نفس  
 چقدر سیه شود آئینه که باد پد خیز از نفس  
 بفشار لب بهم آقدر که هوا رود بد از نفس

نگشت مقصود از سیر گریبان بفکر تحقیق خود افتادن است نه از سر گرا نیبای حیسی و در سر  
 زانو دادن و مدعای تا تل بکنه معنی وار رسیدن ز غبار مریگان بر فرق پیش پاشیدن معنی  
 تفکر غور شیاست و حقیقت اشیا بقدر عرض هو چه پد کشار دین تا شاکده بفسون خواب  
 بر طبیعت نباید گماشت و بفریب تفکر دامن شهود از چنگ فرصت نباید گذشت جلوه  
 بی نقاب را بجیال مشاهده نمودن از تار یکیبای محرومی گما هست و از معنی کشوف معما ترا پیدان

دیده را ترک بهوسهای غنودن بهنراست	ولیس وقتبای فکر فطرت کوتاه غزل
غیر افسرده دلی غسبچه نذار دور بار	ورنه اینجارج خواب از مرد نزدیکتر است
غافل از ظاهرا فاق نسباید بودن	وضع گل آئینه پرواز بهار و گراست

آخر ای خیر این بزم طلسم صورت عرنا  
 ابله کو که نیم در قدم خویش سری  
 کاغذ آتش زده ز خویش مشت شری  
 گلبن نیزنگ گل سر و قیامت ثری  
 ورنه در اقلیم فنا یاس ندارد هنری  
 مشت غبار یکی بچینه نمی از چشم تری  
 داغی و آهی زمین گر طلبی پاوسی  
 در همه ساز است دمی در همه رنگست پری  
 حسن خدائی نشود آئینه دارش دگری  
 همه صیقل زده ایم آئینه بی جگری  
 مینه دارد همه جا خانه بیدرون دری  
 خفته بال و پری کار که شیشه گری  
 نیست درین نمکده ناله من بی اثری  
 و امن عجز است رسا آبله پایان سفری  
 بی تری مغز بلندی نمکده موی سری  
 آئینه بندم بعدم کز نفس آرام خبری  
 داغ شوای ناله کنون راه نفس ز دشگری  
 بر رخ فرصت چند آئینه بند دشگری

مراد ملاحظه بر بهت دیده ندارد گبری  
 اندکی از یکد و نفس اینهمه پرواز نفس  
 نیست درین هفت حین چون قوت اغی غیب  
 بر هوس نشو و نامغت خیالت لقا  
 آه ازین دشت هوس نیست بکا دم کس  
 بیتو چو شمع همه تن سوخته یاس وطن  
 در بر هر زیر و بی خفته فسون عدمی  
 قابل انگاهی او نیست خیال من و تو  
 جوش جناب آئینه شوکت دریا نشود  
 نیست زهم فرق نانا انجمن خلوت ما  
 پرده صدرنگ درمی تا بچمن راه بری  
 بیدل خونین جگر مبلبل بی بال و پریم  
 نیست اقامتگه کس وادی جولان هوس  
 هست امل پروری لازم امثال جهان  
 شبه هستی چو سحر میکندم خون جگر  
 لذت این محفل دون برنی ما خواند فنون  
 بیدل از آغار گذر زحمت انجام بر  
 نکته طینت آدمی حکم الناس نیام مخمر

اثبات غفلت است و اطلاق بیداری بر حقیقت غمخوردن انجامش آثار کذب و تمهت  
 اینجا تا مرگان قدم لغزش می سپرد آگایا سپها بس منزل بخبری آسوده است و تا نگاه  
 اغوشش تا قلی می افشرد بهوشها بمهد چودی غمخوده پس در بساطی که قافیہ شعور با این تنگی است  
 و سار شهود با این غیبت آهنگی مفت چشمی که بجهت منصوبه بیداری بردارد تا سر پایتایی  
 ندارد در ایگان نیاز و فرصت شناسان ذوق حضور را درین انجمن التیام جرات دید

<p>سخت المی است در پشیمان ناکردن موی شرگان صعب مایه نظم سبک ساریت آب یدون کرانی کن</p>	<p>نگرانندگی روشن سواد جلو خوانی کن</p>
<p>کنند تا کی فسون خواب پیش از مرگ در گورت درون بیضه جزا سردگی دیگر چه میباشد سر طره هوا فشان ختنی بیشک ترا فرین ز حساب این چشم مگو مگذر عشو و رنگ بو سر زلف عریبه شانه کن نیگی بفتد فسانه کن ز حضور عشرت پیش و کم نه بهشت خواهم نام بکمال خالق انس و جان نه زمین رسیدنه آسمان خند را رضوی و هم وطن تو چه میکنی بجهان من مشین چه مطلب دیگران بغبار منت قائم دان چمنیت عالم بی بری ز طرب شکاری عیان سرو برگ راحت این چنین خیال مانخذ وطن بکلام بیدل اگر رسی مگذر ز جاده منصفی نگذنه اعیان محض امکانی را تا شمع وار سر</p>	<p>به بیداری علاج چشم زخم زندگانی کن چمنها وقف پرواز است سعی پریشانی کن غزل مژده بائینه باز کن گل عالمی دیگر آسین بتوانت ساسی گریه ام دوسه خنده گل سیر آفرین روشی جنون بیاز کن ز غمار من سحر آفرین بخیاال داغ تو قانعم تو برای من جگر آفرین بصدف کسی چه دهد نشان ز حقیقت کبر آفرین در احوالی بپوس من ز دو چشم یک نظر آفرین رقم حقیقت رنگ شوز شکست نامه بر آفرین چو چنار روزگف تهی همه بهله بر کمر آسین چو غبار غم زده گو فلک سرما بزیر پر آفرین که کسی نمیطلبد ز تو صلوات دیگر مگر آسین</p>
<p>تا مل بیانیگر دو تشویش هم سر زه نگاسی با قیست و تا سر اندیشه برانومی ساغر نمیرساند گدا کلفت ساقی اگر بوی از بهار یعنی میبردند عبارت اینهمه رنگ نیر نخت و اگر حاصل کار راهی می سکاند شاخ و برگ اینقدر عبارت نمی نخت ساحل گزنیان پوسته موج و کف بشمارند و فر رفگان از محیط هم خبر ندارند نا محرمی گریبان بصد و امن دست التجا میرو و نا آشنا خوش</p>	<p>هزار همگامه در خیال تو آورد عشق خودی آینه دارد که محرومیت اظهارش تو خود اینجانه تا بایت فیهید مقدارش که بر هر جنس می پیمیزی و میگردی خریدارش که افتادی چندین جبهه در فکر خرو بارش</p>
<p>تو که خود را نمی بینی نیست عالم غیر دیدارش چه لازم مایل سپت و بلند هر گز دیدن کافی برده کو یا بقدر اعتبار خود بودی اینقدر تا که خدائی جمع اسکان دکان صبح چندین جنس خجالت در نظر آورد</p>	

نفس بر خود فروش افتاد آتش زین سبزه  
 باین سستی چیا کن از خیال چرخ و وار شس  
 بدریا قطره چون کم گشت دریا دانند کارش

شرارت فرصتی و آنجا و ذوق ببرزه پردار  
 بحق تسلیم شو تا وار بی از این و آن سید  
 نکته با همه بی تعینی غیر عبارت

تعین باست یعنی حصول توهم پیدائی و عین اصطلاح بی صفتی یعنی تغافل او ضاع خود غائی  
 صفت بی ذات معدوم است تا آبی نباید فرمود و ذات بی صفت موهوم خیری نمیتوان  
 نمود هر جا موهوم صفات هستیم ذاتیم و اگر همه ذات با اسم آمده ایم صفاتیم غزل

که محیط تو هستی نه سفر گزین نه اقامتی  
 چمن حقیقت بخیران وطنت طریقه جاودان  
 بفلک فروغ تو در نظر زمین سپار تو جلوه  
 چو خود بخود نظری کنی روی از خود و دیگری کنی  
 بیان کمال شرعی بعل شکوه طس تقی

قدم و حدوث تجلی نه شکستگی نه سلاستی  
 المی بخود نبری گمان که تو عبرتی نه مذاستی  
 بچمن سحاب و بگل سحر همه جا ظهور گرامتی  
 تو مگر چنین نبری کنی که بگویمت چه علامتی  
 بجبال حشر حقیقتی تو قیامت تو قیامت

نکته معنی کرم در جمیع احوال بشو و طبایع کوشیدنت و در همه اوقات برضای دلها  
 جوشیدن بنوا یان لیدر هم و دینار نواختن و بیمار ان را بعیادت و مداوا حسنه  
 ساختن آمداد نامینایان بدستگیری عصای و اعانت لگشتگان به تحریک در ای آبه  
 پایان را تکلیف رفتار نمودن و بید ما فان را بصحبت دعوت فرمودن پیش نا توانان  
 ترک اظهار توانائی و در چشم مفلسان تغافل او ضاع خود آرائی بر قبور تکبیر و فاتحه خواندن  
 و در زمینهای خشک آب پاشیدن و نهال نشاندن غائبان را بنیکی یادی و حاضران را  
 بدارا مدادی القسه بقدر طاقت زبان جز بضرض فوائد نیار استن و بوسع امکان  
 از هیچکس غیر از عذر نخواستن ازین عالم هر چه بردارند از شعبهای جود و سخاست و ازین  
 دست آنچه از دست بر آید از شیوهای مروّت و وفار باغی بیدل اردو طبع اهل تمت

آثار سخا جلوه بچندین صورت  
 بر خوردان لطف و با بزرگان خدمت

بر بخیران سپند و بختا جان سیم  
 نکته تمثال ظهور احوال در آینه خیال

دیدن کیفیت صور در سپیولا مشاهده نمودنت و نقاب آتش در طبع شک گزین

چون مدرکه را باین جنبش و قیام که اکثر معالجه امتحان است و در عالم بیداری تخیل تعبیرهای  
سودوزیان بحکم تقابل و نوشته که یکی در نهایت مرتبه ضعیف است و دیگری در درجه کمال  
قوی نتیجه معتدلی حصول می پویند و بحسب اتفاق کیفیتی نقش می بندد گاه موافق اراده معتبر  
و گاه مخالف ازینجاست که اختلاف احکام تعبیر در خواب انبیا نیز یافته اند با آنکه اینها  
در عین مثال رموز ظهور صور که ختم تجلیات است کماهی مشهود است و در جلوه گاه کیفیت  
صور همچنان اسرار مثال قرب لطافت حقیقی است آئینه دار نمود پس صورت مثالی  
کیفیتی است که به تفتیش چشم کشود رنگ اثری از آن در غیبتوان یافت و جز به بیان بسگی  
مزرگان نقاب تماشایش نمیتوان شکافت صورت وقوع بعضی از آن احوال اغرایب و قایع  
فهمیدن است و ظهور آن معانی از نوادرات اتفاق اندیشیدن قطعه شاهد قدرت گرانما و پیوسته

از ورق گردانی تجدید نیرنگی مرس  
بی نیاز بیاست اینجا انحصار جلوه نیست  
جلوه ما دارد مقام اعتبارات وجود  
محرمانه رنگ شوخیهای کثرت نیستیم  
شکست شایسته نیرنگ خار نماند  
اگر دماغ تو سودای سیر و دارم  
گذشتن از سر این خاکدان غبار ندارد  
غبار گشتن و دامن ز سعی هرزه بچیدن  
که هر چه صدف بر داز عمان موج کشیدن  
قدم زرشگشود می بطبع خاک دو بدی  
بعاشی که رسیدن رهی نداشت رسیدنی  
ولی چه سود که دل با خودت دو چارند  
و عید ساغر عشاق زن بصرف همیشه  
بطاق منظره سیان گذار خلد و همیشه

در جهان غیب دیگر در شهادت دیگر است  
لطف یک معنی بعرض بر عبارت دیگر است  
شاه ما در اجمن دیگر جلوت دیگر است  
رنگ این آئینه ناگر دید صورت دیگر است  
اینقدر دانه بر جان شخص عدت دیگر است  
می بوس زمین ریختن خار ندارد  
و داع کلفت امکان بطبع بار ندارد  
چه لازم است جمعیت حواس تمیدن  
مقصد یک تو دار می گذشتن استرسیدن  
محیط نیز بعبیط خود اعتبار ندارد  
نفس بسیر رساندی ز اوج چرخ میدی  
بشست دیدی و گلزار دیدی آئینه دیدی  
خمار و عده زاهد فلکن بناز و نعیمش  
امید کو که شوی چاره ساز رحمت پیش

<p>اسیر عشق خیالات نور و نار ندارد غبار گردی و طوفان بفرق حوصله بیری نفس مگر عرق آرد که رنگ آئینه بیری بر رفع خفت مجهولی و محال کارت درین حیا که و مفت است غفلت آئینه دار شبا و ت تو جز انگشت زینهار ندارد تو بر کدام یقین کلاه ناز شکستی اگر عرق نمکذ انفعال دعوی هستی دل شکسته نفس در کدام سعی گذارد سباب نقش چه بند و غبار نفس چه باز کسی درین هوس آباد هیچ کار ندارد نفس صدای جنون میزند می بخروشی حقیقت از تو که پوشیده است تا تو نویشی کراست چشم که من نقش کن فکان بنایم حریم کعبه تحقیق کیست تا بیدایم حقیقتی که نهان نیست آشکار ندارد شماره برق تسلسل فروش گردش جاست به نیم چشم زدن دور وصل و بجز تانست چه سحر مشربی ای بیدل از بدیع بخاری هزار رنگ در پرده تا گلی بدراری ز طبع تست خروشی که کوهسار ندارد</p>	<p>بعافیت طلبی تا کجا زامن گریزی گبی بنا ز تنی گاه بر نیاز سستی و گرنه تا شده شبنم هواست در ندارد فضای عالم بیداشی گرفت شمات اگر بجز آگاهی کنند و چار ت مذار و انجمن معرفت غرور پرستی خمارشش جهت فتنه شور دارد و مستی بهار عالم تحقیق آب بسیار ندارد که سر بکار که از اعتبار ضعیف فرزند خیال باقی او با هم اگر جنون بطبر از خوش آنکه کسوت راز سحر خواب فروشی محیط فطرتی ای بی کنار از چه سخوشی برهنگی کجسان برهنه عار ندارد کجاست آئینه نازنگ این و آن بزدا ایم جهان همه عدم است از عدم چه پرده کشایم درین بساط که فرصت جنون کین حرامست نه غم ضمان بقانی طرب کفیل دو است تو هم دعا غی اگر داری انتظار ندارد قیامت انجمنی یا بیا در فتنه غباری ز ساز قلقل کم شیشه دلی که نداری نکته در عنصر آباد کیفیت ظهور بعضی</p>
---	---

سنگ مخفنه بکلم طبیعت افسردگی رواج و بعضی آئینه بمقتضای طینت لطافت استزاج  
آئینه گل کردن طبایع نتیجه حجاب است یعنی کسب و داع او نام که دورت و سنگ نقش

بستن حصول آرایش نقاب یعنی دامگاه صورت در طبع آئینه فطرتان آب غبار خاک شکسته است و در مزاج غلبه خاک بر روی آب نشسته لاجرم آنجا هر چند خانه نقش بجایش آمده باشد شهبود منقوش است و اینجا اگر همه فخر و ستان

غفلت و تحقیق ما را اعتبار آئینه است  
گر نگوید باله مقابل جز به بار جلوه نیست  
در جهان بایس مطلب بیدماغی رو برو است  
خوب و زشت اعتبار خلق را تکرار نیست  
عزل رخ شرکین تو بسجده بجای آن کند عرق  
به نیاز تحفه یکدی سبقتی نبرد و ام از وفا  
بیم ز حاجت ناز و اگر بیت نمروده حیا  
بغبار زنت و هوای گل نکه ستم زده اشک شد  
تب و تاب هستی منفعل سر شمع بسته بدوش من  
الم تر و در سرنگون ز تری چسان بروم برون  
چو سحاب معبد آرزو دادم نوید چید آبر و  
چه قدر ز کوشش ما توان دید انتظار خجالت  
بنفس رسیده از عدم چو سحر بجبهه شبهنمی  
ز نیاز بیدل و ناز او ندم تفاوت ما و تو  
نکته در چهار سوی کیفیات ظهور

است لوح صفا منقوش عمل منظر  
هر طرف اندیشه می نازد و چار آئینه است  
و ربهم آورده قرگان غبار آئینه است  
در نگارستان امید انتظار آئینه است  
جلوه در کار است اینجا صد هزار آئینه است  
که دل از پیش ننگ از دو ننگ از حیا ننگ عرق  
که ز گرم جوشی خون من بکفت جان کند عرق  
سر رشته گله و اکرم اگر آشنا کند عرق  
کسی با نقد کپی هوس بدو سپهر کند عرق  
نکشاید از دم تنغ هم گری که و انکند عرق  
چو قدم نمی سپرم ره بی که نشان پا کند عرق  
اگر از بلندی دست من اثر دعا کند عرق  
که بجاک هم نرسد چو اشک گرم وفا کند عرق  
خجل است زندگی از کسی که درین هوا کند عرق  
اگر از طبیعت منفعل ز خودم جدا کند عرق

که هر فردی از انسان با حقیقت بلند سودا نیست پنهانی و معاطله ایست  
و جدانی با همه زیانکاری نقد انفس را در جیب هر معاطله نفی است شکل و در طبع هر  
سودا سودی متضمن اینجا ناله تعمیر رواج ز سید تا قیمت دل نقصان شکست ز برده نهایی  
و کان تخریب تا قماش جمعیت قرگان بر هم نخورد و بگردش رسیدن هر ساغری نقد  
ظهور کیفیت است و با انقلاب جو شیدن هر وضعی تهید وقوع خاستی غزل

برول از ناله بجا را اثری میخواهد  
قطره هر گاه و کشد بهوای نیشان  
هر کجا بخت گل پیرهن رنگت در د  
هر کجا چشم پرده مرده دیداری هست  
اضطراب پروبال آئینه پرواز است  
برق هر جلوه تقاضای ناز دگر است

رشته برانی هر تخم بری میخواهد  
وضع گبری میخواهد  
پسیده که از خود سفری میخواهد  
هر کجا دل طپش آرد خبری میخواهد  
باز گردیدن مرگان نظری میخواهد  
عرض خورشید غبار سحری میخواهد

نکته تاثیر در طبایع ارباب کرم چو موج در آب پیچیده است و از طبیعت اهل  
خست خون ملائمت از سنگ رمیده کریم از فرط تراکت زبان سائیل را نشتر میداند  
تقابل شرط تا بزخم آوردن است و مزاج لئیم از جوش خستونت پروای مساس

بوجه مانع رنگ اثری بردن رباعی  
پیرایه هر بلند و پستی کرم است  
این است دلیل آنکه هستی کرم است

سرمایه بر خار و پستی کرم است  
گویند که مرگ انقلاب هستی است

نکته گفتگوی ارواح و مثال بیرون

اعتبارات جسمانی عمل است و کیر در عالم جسمانی ماده مثال و ارواح معطل  
جسم را قبل از آنارسیانی در حقیقت روح فتمنی فهمیدن است چون کیفیت کوز در گل  
و روح را بعد از نشئه ظهور در اجزای جسم منزوی دیدن چون صورت خیال در دل چسب  
صور بجلوه نیاید معنی هیولانی موهوم و تا هیولا نقاب سرنگشاید عبارت صور نامفهوم  
هیولا را در جهان صور باطن اشکال بودندست و صورت را در مرتبه هیولا معنای بنام  
کیفیت گشودن اگر هیولا بی صورتی متصف است صور از کجا میجو شود و اگر صورت  
از لباس قدرت عاریست هیولا را که یلپوشد قطعه هر چند خاکساز هیولانی از گل است

گل نیز تا دمید هیولای خاک شد  
اسم که در تست که از سنگ پاک شد  
آئینه را بنگ جهان اشتراک شد  
روزانه دیده که بر اوج سماک شد

رزم صفای آئینه با واسکا فتم  
چون باز عرض نوبت زنگار در رسید  
خورشید اگر چه شب بسک بال نیزند  
یکرشته بود تا رسد اعتبار دهر



خلق بی بیج و تاب تو بهم هلاک شد	نکته تا نسخه اندیشه از هستی ما و من رقم
<p>توحشی دارد با هر زد و سواد آن کتب اعتبار هم سبق بودن ناچار است و تا خامه هستی از نقش سطر خیالی نیگار و بهم مشقی اطفال این دبستان فرسودن بی اختیار در آب افتاد و راه روی دست از خشکی شستین تری فطر تست و در آتش نشسته و دعوی دامن از دو و کشیدن داغ خجلت است رباعی هستی جز جانگسنی و خون خوردن نیست</p>	
از عالم مرگ عیش جان بردن نیست	در خلق بیرون خلق بودن غلط است
صحبت تا زندگیست یا مردن نیست	نکته عالم ایجاد سیرگاد جلوه انداخته است
<p>و تا شاخانه بو قلوبهای مرتبه استعداد است تا عبارات پریشان نکوشی وصول جمعیت معنی جمعیت معنی موهوم است و تا بتامل غیر نخوشی فایده حاصل گریبان خود نامعلوم عمر تا باید باضن تا براحت پای بردامن کشیدن توان رسید و با عالمی صحبت باید داشتن تا مضرتها توان فهمیدن تجربه سود و زیان دو کینیت اختیاری یکی بردگیری عرض مراتب جهل است و بی امتحان نفع و ضرر دوا ایربالتزام واحدی اقبال نمودن دلیل فطرت سهل بر کر ابر صحبتهای مخالف متنبه نمودند ابواب جمعیت تنهایی بر رویش نکشورند و هر که در راه خواری نشاندند از زحمتهای تردوشش نرمانند اگر چه صحبت هزار رنگ فواید آبستن است اما خلاصه مجموعه قدر انزوا داشته قطعاً هیچکس بی شور و حدت طالب کثرت نیست</p>	
رنگ شمشیر سلامت در غبار آفت است	تا نه بینی ریخ نتوان محرم راحت شدن
طینت بیماریه قدر و ان صحت است	قطره از تشویش موج آخر نماند در صد
گوشه گیر بیاری خلق از انفعال صحبت است	چون نگذیکت عم باید عرض خوب و زشت کرد
تا شود روشن که جمعیت بوضع حیرت است	عالمی چشم از تماشای جهان پوشیده وقت
زین ادا معلوم میگردد که هستی عبرت است	نکته از بزرگی پرسیدند که حکم آن
<p>مع العرش را شاد بر عقده بناخن تدبیر بار است و حل بی مشکل در کین چاره نشسته صعوبت جان و ادان از چه تدبیر اجبولت پیوند و دو شوار می مدک بدام چاره صورت آسانی بند و فرمود بکسب ایثار باید دانست که زندگی قوت اندیشه است</p>	

مصرف تعلق اسباب چون چشیم موج موجد دایره گرداب هرگاه اندیشه از توجه  
علائق بریدی تعیننی عالم اطلاق گردید و چون موج از دام صبح و تاب گسخت نقد تو هم

بکسب همواری مجید رخت ربا عی	در عالم کون رنگت فطرت دگر است
خلقی مغرور ناز و همت دگر است	زین جنس تو بهم که مجاز شش خوانند
گردست فشانند حقیقت دگر است	نکته کیفیت سخا را نیز اکتی سرشته اند

که ناگریم سایل را ممنون تصور نماید چه هر مروت که آخته و تابا بادل خود را مصدر حساس  
کمان برد معنی حیا رنگ باخته از اینجاست که ابر بر گل و خار کیسان میبارد تا از غلهای  
یار و رخت امداد نه بردارد و آفتاب بر سنگ و گل یک دست میتابد تا بر لعن و یا فوات

منت تربیت نکذارد و ربا ساع	شخص گرم از بسکه حیا کیش تراست
ز اندیشه آب رخ درویش تراست	رسوائی احتیاج کس نتوان دید
اترا که حیا پیش سخا بیشتر است	عزیز همه است ز انجمن آرزو که بکام دل شری رسد
من و پرفشانی حسرتی که ز نامه گل بسبری رسد	چقدر ز منت قاصدان بگذارد دم دل ناتوان
بیری تو نامه بر خودم اگر مچونک پری رسد	بگویی نکرده ز خود سفر ز کمال خود چه بری اثر
ز رویم در پیت آنقدر که باز ما خبری رسد	شهر طبیعت عاشقان بفسردگی ندهد نشانی
تب موج ما خبری گمان که بسکته گبری رسد	بکدام آسبینه جوهری که کشم التفات از آن بری
اگر انفعال که از من بقبول شیشه گری رسد	بتلاش معنی نازکم که درین قلم و امتحان
ز رسم اگر من ناتوان سخنم بو که می رسد	ز معاملات جهان که بد را کزین همه داد و
عضعف سگی بسکی خورد لگد خری بخبری رسد	بچنین جنون که در ستم ز نظر تو کمر است غم
ببزار خون طپد ازالم که رگی پیشتری رسد	ببزار کوه و دید و ام به تسلی بر نسید و ام
ز قد حمیده شنیده ام که چو حلقه شد بدری رسد	همه جاست شوق طرب کین زوداع غنچه گل ام
تو اگر ز خود روی اینچنین تو از تو خوبی رسد	ز کمال نظم فسون اثر بدخت بیدل خمیر
چه قیاست است بر آن هنر که به چو بی هنری رسد	نکته شیرازة اجزای حواس لب

از حرف فرو بستن است و آشوب نشو جمعیت دامن تقریر شکستن غنچه در فصل خموشی

بہار خیالندو ہنگام لب گشودن پر فشانی مثال موج تا خروشی دارو از بحر جد است چو  
 زبان بکام دزدند علین دریا تو جہ سخن با غیر است و معاملہ خموشی با خویش از اینجاست کہ  
 خاموشان وحدت آئینہ اندوزبان آوردان کثرت اندیش بریشان بعدت تو جہ ظہور است  
 و جمعیت خموشی با لغات باطن بی قصور نظم مطبوع در تکلم از نامت ہیچکس آسودہ نیست

راحت آبادی کہ مردم جنش نامیدہ اند  
 گر زبان از شوخی اطباء او دزد نفس  
 پاس ناموس سخن در بی زبانی روشن است  
 قطر با از ضبط موج آئینہ دار گوہر مند  
 گفتگو کیسہ دلیل ہرزد تا ز بیامی ماست  
 غزل ہمین دعوی ہم کہ شمعش از نظر فکرم  
 ز غبار عالم مختصر چہ ہوای سیرم و چہ فکر ز  
 بسوا دوادی حرص کہ چہ میدنیل من کشد  
 اگر مہد طلب و فابنای داغ غمت رضا  
 توان شدن بو فاقین مگر از سجود لب لبس  
 المی کہ بر جگر آورم کجا شینہ بر آورم  
 چقدر بحر نہ آب و گل کند مصاف ہوس  
 بر ہی کہ محل نیک و بد ہوس سجود تو میکشد  
 چو سحاب می پریم از تری ہوای منصب تجوی  
 بچنین بقباحت شعلہ زن من بیدل و غم سوختن

جنش لب یک قلم جزواست بر ہم سوڈہ نیست  
 بی تکلف بی سخن غیر از لب نگشودہ نیست  
 صافی آئینہ مطلب غبار اندودہ نیست  
 بیج مضمونی درین صورت نفس پروردہ نیست  
 تا شود روشن کہ سعی خاموشی پیودہ نیست  
 تا جرس فریاد دارد کاروان آسودہ نیست  
 ہوس سری تہ پاکشم رنگ گردنی رسر فکرم  
 اثری نخچیدہ ام القدر کہ بروہم و بدر فکرم  
 لغات طلسمی مگر آورد کہ علی بیشت خرفکرم  
 دو جهان باتش دل کدازم و طرح یک جگر فکرم  
 چو شمشک پاکشدم چنین کہ بر آن مکان گذرم  
 کہ بجوہ اگر گذر آورم بصدایش از کمر فکرم  
 مژدہ زگر و شکست دل ہم آرم و سپہ فکرم  
 سرخوشتم از مژدہ پا خورد چو پیش ناظر فکرم  
 مگر انفعال سبک سری عرقی کند کہ پر فکرم  
 کہ چو شمع در بر آہن شمر است اگر کہ فکرم

نکتہ معنی فایان نسخہ اسرار از غامی  
 تا مل و اسکا فہ اندوز تعبیر فکر معنی خاصہ دریافتہ اند کہ حصول مابین دو عدم لفظ مع است  
 و مراد ازین معیت اعتبار زرب و مرہوب یعنی فہم مرتبہ دوئی و ادراک حقیقت منی و قومی است  
 بکلمہ تلبیز این مرتبہ غیب مطلق را با اشارہ اہمیت منسوب کردہ اندہ بواسطہ ظہور این نتیجہ شہاد

اضافی عبارت و احدیت برآورده رہا  
آن سوئے شمار لا تعین احد م  
جو شید مع از میان بعرض عدم  
آئینہ ادراک زنگار برآمد  
بیرنگت پس پرده یکبار برآمد  
دل درس بہار و گل این باغ ہم خوا  
حادثہ خیال آمد و افسون قدم خوا  
این رفت و گران شد  
بیر بختی چار سوئی کرده مقدر  
تمثال متاع سہ بازار برآمد  
یاران خبر جلوہ بی پرده شنیدند  
بیرون نقاب آنچه شنیدند پند  
در سایہ نہان شد  
صد صور بہر نعمہ نمایان شد و تن زد  
ہر گاہ زلب نیم قدم وار برآمد  
ہر ریشہ بصد گل بدرآمد چمن اقبال  
چشمی کہ ز آئینہ برداشت ز تمثال  
این جملہ حیان شد  
در عین سوی فقر بقیاد ضرورت  
شیطان ہمین وہم گرفتار برآمد  
اندیشہ ادب ارتسندل مکن اکنون  
اترا کہ خرد بشمرد طلسم گردون  
پالان حیران شد

حق میگوید من از ازل فی ابد م  
کیا نے من کرد خیال دو عدم  
غزل دی فطر تم آشت و جنون کار برآمد  
صبح ازل از جیب شب تار برآمد  
آفاق عیان شد  
تزیہ تکمین زد و تشبیہ بر م خواند  
این آئینہ تسلیم ذخار برآمد  
سودای خیال من او گشت مصور  
گردید ہوس شتری ظاہر و منظر  
آئینہ دکان شد  
پروانہ صفت در طلب شمع دو پند  
خورشید می از پس دیوار برآمد  
آن ساز تخیر کہ بشور تو و من زد  
در پرده تحقیق نفس بال سخن زد  
بی نام و نشان شد  
بر بیضہ بصد رنگ بر آورد پرو بال  
در یک مژہ شوخی بچہ آثار برآمد  
با این ہمہ گل کردن آثار کدورت  
جز معنی مطلق مکن اندیشہ صورت  
مردود جہان شد  
غیرت تکالیف حیا میداد افسون  
تا پرده در خلق تہہ کار برآمد  
فی عقل مکدر شدونی جہل گنہ کرد

بیدادی ما خصلت این کار تبه کرد  
 تا نور دمید آئینه نار بر آمد  
 هر چند ادب سر بره عشق و غرور است  
 بهم نسبتی نشد اسباب ضرور است  
 تا چار فغان شد  
 کردند درین دیر بوس تجربه بسیار  
 جانی که پری مایل انحصار بر آمد  
 شوقی طیش انگیخت خرد عرض جنون داد  
 دریا گهر آورد و کف موج برون داد  
 سودی که زیان شد  
 چون بوی گل آئینه تحقیق نهان داشت  
 امروز که خار سردیوار بر آمد  
 رنگست چه بو نیم بهار است چه گو نیم  
 آن معنی باریک که دل بست او نیم  
 با موسی میان شد  
 آئینه کبف میرسد از خلوت اسرا  
 هر چند توان صورت دلدار بر آمد  
 تحقیق کمال آن که رسیدند تفهیم  
 صید و وجبان کرد خم گردن تسلیم  
 تیرے کے کمان شد  
 بیدل شدن و پابعین نفسردن  
 هر قطره کزین بحر گهر وار بر آمد

اینجا همه کس صفحہ ناموس سید کرد  
 آن نار دغان شد  
 یعنی ز فریب دم گستاخ نفور است  
 آهی که اثر قابل منقار بر آمد  
 مانع نظر ان رستم صنع پتکرا  
 بی نقطه نشد معنی نیزنگ نمودار  
 از شیشه گران شد  
 صبحی چمن آراست گل آئینه بخون داد  
 کز فخر عیان گشت دگر عار بر آمد  
 آن سبزه درین باغ نام و نشان داشت  
 دی در قلم نرگس مار شسته زبان داشت  
 مرثگان بتان شد  
 مطلوب کسی دور زرقه است چه جو نیم  
 تا در صفت رسته ز تار بر آمد  
 خلقی به تحیت کرده محفل آثار  
 سحر دگر این است که در حسرت دید  
 محرم نتوان شد  
 جز سر بگریبان نرسانند به تقدیم  
 آفاق شکار از خط پرگار بر آمد  
 مفت است دوروزی بوس غوط خورد  
 اینجا گل جمعیت خلق است فردن  
 دل گشت و کران شد

نکته روح انسانی شاہدی است لایبی کہ جالش از بی نقابی نامی جو بہر عقل بید است

و آفتاب کمالش همان از دمیدن صبح ادراک لامع و هویدا عقل سرخسپه ایست  
از تراوشش ایجا و معنی جیا و جیا آینه ایست از حقیقت ایمان چو رگشا اگر عقل در عرض  
فهرم بود بیت خیاخت پیچکس سر تسلیم عبودیت نمی انداخت رباعی

<p>هر کس ز حقیقتی نباشد خبرش  از هستی ذات باز معدومی خویش  چو سر شکت بسیر و پانیم قدمی بر دهبوای تو  بخرام فتنه مده عنان که مباد چون دل عاشقان  خجلت بمت پرگشا که بفرستی بر دالتجا  چمن و فاکده گرم نکشد خجالت این ستم  شباب گر همه خرم رسد من و ما بر بطعدم رسد  ز سخن خروش تو جلوه گر ز خموشی آه تو پرده  ز فسانه منی و توئی چه فروشم آئینه دوی  اگر از تو ام چه طلب کنم و گرا این ستم چه طرب کنم  چه جنون چه تک و چه تاز من چه خطا نشیب و فراز  بچه رنگ صورت خون من ندر و نقاب جنون کن  نه بدل بجز رسا رسم کی رسم که بجا رسم  چو سحر بعالم جلوه ات خجلم ز بهت زندگی  من بیدل و صفانس و جان دل چاک تا سرمان</p>	<p>بهبود و بعبرت نرساند نظرش  چیزی نمیدل که خون شنگرش غزل  که هزار آبله در عرق بگد خستم ز جیای تو  به ترنگ شیشه زنده جهان شکست رنگت می  دل خاک میکشد از نفس سحر نظار و عای تو  که چو سبزه کاسه بکف بند زان شکسته گدای تو  نبری گمان که بهم رسد لب من ز حرف شمای تو  بگدام ز فرم من کن دستخیز من و مای تو  تا ملی نشدم گره که بنود بند قبای تو  بمده انفعال فضولیم چه فنای من چه بقای تو  چه حجیم غفلت ساز من چه بهشت یا دلقای تو  که باب آینه شسته است از جیای کف پای تو  نه بر مرز آینه وار رسم من غافل از به جیای تو  نفسی که داشتیم آب شد و حجاب آینه مای تو  بفدای تو بفدای تو بفدای تو بفدای تو</p>
---	--

نکته کمال آبی که جامع حقیقت جمال و جلال است در مجازستان عالم کون هر جا  
پشته ظهور رسیده بتفضای غلبه یکی ازین دو صفت که ظاهر و باطن یکدیگر اند  
باسی خاص ممتاز گردیده یعنی در مرتبه که فروغ بدایتی با بخش آرائی نسق اعیان پرداخت  
جوهر شناس آثار فطرت باعتبار نبوت که جمال معنوی است موسوس ساخته و در مقامی  
که لغز فلانی با جود استعداد هدایت مایل تعیین افتاده است معنای اعیان شناس با هم یاب

که جلال حقیقی است و اگشاده و آئینه انوار نبوت صورت جذب یعنی قدرت جلال مضمون  
 بی تو بم سو هومی و در نسخه آثار ولایت معنی دعوت یعنی عرض جمال مستتر شایه  
 شخص استعداد نبوت تا با مورد دعوت خلق نسبت نشه ولایت دارد و شاید قدرت  
 ولایت هر گاه خلعت تفویض هدایت می شود سر از حیب نبوت برمی آرد پس ولایت را  
 در حالت اخفا جمال لفظ و معنی نبوت تصور کردن است و نبوت را در معرض استماع جلال  
 همچنان عرض جوهر ولایت بجیال آوردن تصرف این دو کیفیت برنگ صورت و معنی لایزال  
 در مزاج اعیان ساریست و قدرت این دو موج چون حقیقت روز و شب بی تعیین توقف  
 در محیط امکان جاری این دو تقریر هر نقطه که پروازند سواد عظمی است دقیق و ازین ساعر کینه  
 بر قطره که وار سندی محیط حیرتی است عمیق و در استان تحقیق بی تاقل مطلع و مقطع جبل گاهی  
 سواد خط پرگار روشن است و در در سگاه یقین بی ملاحظه پشت و روی رنگ عفا مضمون صفحه

## عینک مبرهن قطع

چون شکستن موج زد گل زیر مشق رنگ شد  
 ناکهان چون پیر بن بیرون و در آهنگ شد  
 چون برون جوشید صافی رده دار رنگ شد  
 تا مژه و اگر دکتر سخا نه نیز رنگ شد  
 بال و پد هم بر هجوم بینه خواب رنگ شد  
 بوشش حیرانم چرا در فهم معنی رنگ شد  
 کوشش با پای و در امن کشید و رنگ شد  
 جنونی انسا کند تبحر که عالمی راز من بر آرد  
 چه ممکن است اینکه سعی وحشت بفر تجم از وطن آرد  
 هوای رنگ گلت ز خاکم اگر بر آرد چمن بر آرد  
 که رنگ عاشق چو پیکر صبح بر بقدر شکن بر آرد  
 سزد که چون اشک و لوما هم ز چاه غم بی رس آرد

در بهار غنچگیها رنگ مضمون گل است  
 آن صدا که خامشی محو نقاب تار بود  
 شوخی رنگار که چه پرده رونی صفاست  
 دیده پوشیده با خود داشت سیرو حدتی  
 بر پر افشانی نه تنها بینه تنگ میکتند  
 ظاهرا اینجا باطن است باطن اینجا ظاهر است  
 بیج سنگی در ره جولان این معنی نه بود  
 غزل گز آنخروش جهان کینا سری با من آنجمن آرد  
 خیال بر چند پر فشانند ز عالم دل برون زنده  
 نه رست تخمی درین گلستان که نوبهاری و ساد  
 ندارد از طبع مافسردن بغیر پرواز پیش برون  
 ز پیلوی جذب محبت قومی ستا میدتاوان  
 دلی ستم دیده عمر ما شد ندارد از سوختن مانی

نفرش اشک کاش خود را چون شمع زین ببرد  
 دلیل صبح قیامت است این که مرده سر کعبه آرد  
 مباد چون بخیه خود نانی سرت زدلق که بر آرد  
 به غیرت است این که غیر خود را از جرگه سر دور بر آرد  
 تفک قلب تپتی نماند می که دو دزد درین بر آرد  
 سحر می است گرفتار بدسگاه سخن بر آرد  
 کجاست عیرانی که مار از خجلت پیر مین بر آرد  
 قلم با سینه پاک سازد می که تصویر مین بر آرد  
 چو شمع رحمت بر آید بیکه مرگش از سوختن بر آرد

از خاکسار و فانی ناله غبار بهنگامه نفس لعل  
 باین سرو برگ منتنم گیر ترک اندیشه فضولی  
 تخر و اضطراب رنگی نذار و از اعتبار بهمت  
 قدم با پینگ کین فشرود ز عاقبت نیست صزوبه  
 دماغ اهل صفایه چینه بساط انداز خود فروشی  
 غبار اسباب چند پوشد صفای آینه تحسیر  
 بآن صفا چختر است رنگ که بانی کارگاه قدرت  
 نفس لب دیس میگدازم در ز حال میرس بیدل  
 نکتته ورود سخن نزول ملائک است

از عرش حقیقت دل بطور آبا و عالم تصرف و تدبیر و کار فرمای اعیان ممکنات بحکم  
 کمال قدرت و تاثیر بر جا از عشق دم زد آتش در بنای تصور انداخت و هر کجا از حسن او نمود  
 آئینه خانه تخریر و اخت با فسون صیادی فطرتش عنقای غیب اشنایان معنی رشته بر پایی  
 تحرکت نفس و بایای حرص آهنگی قدرتش قافله اسرار تصدیس جاد و پیمای مطالب عشق  
 و هوس نیم گلشن لطفش تابشورش پری افشاند دم از دما نیست مردم خوار و زلال چشمه  
 انفاسش با پهلوی موج گرداند طوفان آتشی بی زمین با مساس عبارات طعن از اثر و رستیش  
 جشن کارگاه و دلگیری و تقشیش معنی خلق بطهور ملائمتش بریر کسوت آفاق تخریری با پیکر گوهر  
 آبدارشش گوشه کنج خانه و دلعت اسرار و با حساس پر تو و عده اش دیدن آفاده مطلع  
 و دیدار اگر انجمن است بی حضورش از آئینه داران عالم تصویر و اگر خلوت بی خیالش از خوابها  
 او لام تعبیر بر چه منتقوش اشارت اوست از صفحہ بستی بیرون و آنچه موسوم عبارت اوست کفلم  
 عدم مضمون همانیکه ملکیت گیر و دار امکان از سایه پروردگان وسعت بال اوست و عنید لیبی که  
 رنگت و بوی بهدار اعیان از گلر و شان کیفیت مقال اوقوت پرواز مقاصد اس اراده حقیقی

بی نشان و شوخی بال مطالبش شوکت زبان حضرت انسان لظنم

چیت انسان حرف و صوت فارغ از نطق و بیان  
 جلوه انیرنگی و در پرده حیرت عیان



یک نفس پرواز آهنگش ز بهستی تا عدم  
 شوخی مضمون او حرف عبارتهای فاس  
 زین صدا مثال بال افشان دو عالم بر روی  
 نسخه اسرار تحقیقش اگر بر هم زنی  
 آب شد اندیشه زین افسون نیرنگی میرس  
 از طلسم خاک طوفان سخن سحرست و بس  
 محض بی یقینی داشت عمری در گمان بیدلم  
 بعد ازین تا زنده ام از بسندگان بیدلم  
 عرش اگر باشم زمین آسمان بیدلم  
 عشق بی پرواست هر نقشی که اندیشیدست  
 چون نگین گردانده پهلوانم بجایش نشیت  
 موج با آن وضع آزادی اسیر گوهر است  
 ساز بیزنگ قاتق اینقد افسونگر است  
 که چو بی پروای خویشم با سببان بیدلم  
 بی تاقل نیست ممکن فکر معنیهای من  
 گوهر آرائیت وقف موجه دریای من  
 آرزوی شتری از باس خون گشت و فرود  
 زندگی زین جوان عبرت بی فنا سیری نبرد  
 بر بساط و هر مفلس میباید بیدلم  
 با چنین بنگار مشکبگیر طلب کوتاه نیست  
 شام از گرو صبح و روز جز بیگانه نیست  
 گردگان صبح و اگر دم پیش شد بی نقاب  
 قید دل بسته است بروشم دو عالم اضطراب

یک قدم جولان غرمش بی نشان تا با نشان  
 عیب در دل روح و فکر و مثال اندر زبان  
 زین نفس طینت عیان صد رنگ پید و نهان  
 چون سخن جز معنی محضش نیابی در میان  
 سوخت بی تابی ازین افسانه حیرت خوان  
 نیست جز اعجاز هر جا سر مهر پرواز و فغان  
 عشق کرد امر و آگاه از نشان بیدلم  
 سجده فرسای حضور استخوان بیدلم  
 در خرابات خود آرائی چه محمود و چه مست  
 گردش جام و گردش رنگ مینا در شکست  
 کرد خالی گردن از خود آشنایان بیدلم  
 با چنان شوق پریشان صبح شبنم پرور است  
 عالم آینه دادن محبت دیگر است  
 سر سری نتوان گذشت از نظم حیرت زانی  
 وقتی میخواند افسون بر لب گویای من  
 سگته بسیار است در حرفم زبان بیدلم  
 تشنه کامیها کلوی حیرت از خشکی فیشرد  
 آخر از طبع فضول افسوس باید خورد و مرد  
 خلق بخود میرود و راهی که آنجا راه نیست  
 بیچکس از مقصد جولان شوق آگاه نیست  
 رنگها گردانده ام من بمعنان بیدلم  
 ورقهایش بوی گل گشتم هوایم برد آب  
 چون نفس گم نیم از سود و سودای حساس

این قدر دانم که جنس کاروان بیدلم  
 سر سر ساز نفس زن تا دقتقریر من  
 بی صدائی میکند چون بوی گل رنجیر من  
 لب بی و میکنم جام طرب خمیازه است  
 دستگاہ اعتبار ناله بی اندازہ است  
 زین دو صفرو در دل افراجهان بیدلم  
 بر که شمارم تظلم تا شود آگاہ عشق  
 چند گویم اب عشق و آہ عشق و آہ عشق  
 لفظ حیرت نقشم از مضمون غمازم میرس  
 ہر تو رمزی می سرایم بشنو بازم میرس  
 بیدلی در پرودہ دارم ترجمان بیدلم

موی چینی خام کن گر میکشی تصویر من  
 سخت ناپیدا است شور شوق عالم گیر من  
 عالمی دارم جنون ناتوان بیدلم  
 میگشایم چشم دل را عیش بی اندازہ است  
 بر کجا باشم و ماغ نا امید می تازه است  
 و ادرس عشق و ستمگر عشق تسکین خواہ عشق  
 از تجیرشش جہت بستہ است بر من ہواہ عشق  
 ماجرای ہیچکس مشنوفعان بیدلم  
 بچو تا رساز از تحقیق آوازم میرس  
 بال معذورم ز شوخیهای پروازم میرس  
 حکایت از بزرگی پرسیدند کہ خوب

افضل است یا بیداری فرمود و فضیلت یعنی فوقیت است و فوقیت دلیل غالبیت است  
 مرگاہ کیفیت نسخہ وجود کہ منقوشش موز این دو حقیقت است بمطالعه امتحان در آید قائل  
 چون بخیال درس تحقیق در آید عبارات تا نو اینہای مغلوب بی تاقل روشن است و معنی فوقیت

غالبی بی گفتگو بہرین عنزل  
 گر و تخیل سر آبست ہستیم  
 یعنی طلسم نقش سر آبست ہستیم  
 اندیشہ کہ در چہ حسابست ہستیم  
 مضمون حیرتی چہ کتابست ہستیم

بیداری میان دو خوابست ہستیم  
 از لطف دو موج جبابی دمیدہ است  
 مغلوب آفتاب چو شد سایہ سایہ نیست  
 روشن نشد ز نسخہ دل جز سواد و ہم  
 سرمایہ وقف غارت و امید محو یا پس

یار بچہ جنس خانہ خرابست ہستیم غزل نام مطبوع دل آر میدہ بخون گلشن ز فسون کنک ہوی  
 تم بہت غنچہ این چین مژہ و اکند بصدای گل  
 مگر از حیا عرقی کند کہ رسد بجنبدہ صدای گل  
 چو گلیم از برود و دوشش من بکشید سایہ زیبای گل

بجدیچہ کہ بتمت فکند بساط شکفتگی  
 بفروع شمع صد انجمن نغمیت مال این چین  
 چینی است عالم کبریا بری از کردورت ماسو

<p>ز بلند و پست بساط رنگ اثری نرزد در آنگهی چمن اثر نظر نهان با اثرت که کشد عمان قدح شکسته فرصتت چقدر شراب نفس کشد تو بدست گناه چه آبرو ز طرب و فاکنی آرزو بخیال خنده که نشسته ام بهوای آینه که گشته ام گذشت خلقی درین چمن بکونی قدح طرب ندومی چو بیدل پنجه دم پیری از پی کر و سنه نکته عالم از درشتیهای طبایع</p>	<p>نشود تی بجان باز بجوم رنگ تو جای گل که چو یافت سبزه کلاه سرود چه دوخت غنچه قبا ز بهار می طلبی نشان گذر ز آینه های گل بکمی طبیعت سنگ هم زده اند آب بقای گل که ز ساخت کاش رنگ و بوی باج خنده ای گل ز دل شکسته کجا روم چو مزار آبله پای گل تو بجم بگیند بجا که نه که خم طاقت بنا می گل که تی است قافله سحر متاع رنگ و درای گل</p>
<p>کو بسیاری است آنچه بر لب می آرد بد لکوبی باز میگردد و هر چه شوق می گستراند افعال در می نورد و اینجایی که دورت دلی که بهین اقبالش او بار نا پسند کرد سخن نگردد و گریست و بی غبار آینه که نقیض تعابش نفس شرم سیاهی کاری بر نیاید کجا کرد و کلفت ناقبولیهایی سخن را در خاک می نشاند و عرق خجالت بی اثر بهمانه را در اشک غلظاند اگر افهام غلظت جاده کجی نمی پیموده خامشی را بر سخن حجتی نبوده و اگر اغراض بر طبیعت نمی گاشت عزلت بر صحبت تفصیل نداشت شکایت این درد بجا باید برد و الم این اندوه بر که باید شمرد حکایت عندهای بهمنوی و اگر شکوه سر کرد کای تو پرورش ز غم درین چمن بار است گفت خاموش بسیار است عالم از جنس این خروش پر است از نوامای هرزه گوش پر است غزل نامطبوع</p>	
<p>زهر بن موجود آب نازیم و محفل ما قمش دارد پیرس انحال یاس مجنون دماغ گفتن خراش دارد و ضو کرده است خام ایشان هزار شانس تراش دارد فلک دور روزی غبار ما هم بر پای تو کاش دارد که رنگ بر گل درین گلستان خیره دور باش دارد سرا ز نعیش سوختن تنالی بخود رسیدن تلاش دارد بنامشی نیز ساز مجنون نهرا آهنگ فاش دارد</p>	<p>جهان چون با غفلت زنگس سر میباش دارد اگر و هم بوی شکوه بیرون ز رنگ تقریر میگذرد خند ز تندی ریزد کیشان مخور فریب صفای اینها چو شد قبول اثر و ابرم ز خاک کل میکند جیا هم کشاد و بند نقاب امکان بعضی بنیش گیر آسان بگردد صد دشت و شبالی که قدر عجز سابدانی نشسته ایم از لباس بیرون در هر چه لفظ و کلام مضمون</p>

سخن زبری داد نمودن و موضع شوخی جیا نمودن	عرق نیاز خطا نمودن گلاب نرم معاش دارد
خطاست بیدل زنگهستی بفر روزی الم پرستی	چو کاسه هر کس بخوان هستی هین گشود و آتش دارد

نکته در زمین تا آسمان یکدرفیض تصور کن که باز بودن از تسلیم طلقه اش بعد از سخن او  
پچید و فراز نمودن هرگز سپر امن جنیاش نتواند گردید تا بستگی این درم دلیل وسعت آغوشی شخص  
رحمت است و گشادگی این پیشگاه محبت و سخا و فضل و کرامت مغفرت پر بهانه جو است و کرم  
التفات خوابچاققه های غفلت بیک آه ندامت نقاب دل آگاه میگشاید و رگ خواب در یک  
شهره باز کردن اندکجا هر می آرد تا رعونت سری در پیش افکند آداب است و تا سرکشی فال خمیدنی

زند محراب و شر و  
بر خود از غفلت بهستی را بنم کرده ایم  
عزل از کجا و بهم دورگی بفتح ریخته بسکم  
شوخیم جز عرق شرم درین باغ چه دارد  
تہمت آلوده سہای دوتی نیست محبت  
شیشه برنگ زدم بیک ز سنگینی غفلت  
زین بیابان بچہ تدمیر شوم رام تملی  
طرفی از شوق نه بستم چه بدینا چه بعضی  
توان کرد باین عجز مگر صید تخیر  
در بہت تا نشوم منفعل ساز فیشنون  
عالمی شد چو سحر پی سپر بخودی من  
بی نیازم ز صنخا نہ نیرنگ دو عالم  
شور موج خطر افسانہ تشویش که دارد  
میکشد محل ساطقی شمع تخیر

کردل از شرم معاصی آب گردد گوهر است  
حسن بیرنگ و من بخیر آئینه بچینم  
ہمچو شبنم گل حیرت چمن آئینہ رنگم  
عکس او گفتم از آئینہ زد و دوزخ زنگم  
چشم گشود درین بزم رگ خواب ترنگم  
ہست ہر ذرہ جنون چنگی از داغ پلنگم  
بجہان دگر افکند فشار دل تنگم  
جوہر آئینہ دارد پر پرواز خدنگم  
چون نفس کاشش پیا میکہ عیان نیست بلنگم  
دامن ناز کہ دارد شکن آرائی رنگم  
کلمک تصویر تو ام درین ہر موسست فونگم  
عافیت ذورقی آراستہ در کام ہننگم  
بیدل آئینہ صدرنگ شتابت درنگم

نکته حسن اگر بتایش آئینہ پرواز در خور  
جلوہ اش باید ستود و معنی چون بتوصیف لفظ گوشد همان رنگینی بہار خود خواهد نمود نیک  
تو حقہ کمال است پچہ منظور کلفت نقصان جابر داشتن و شرم میلان آگاہی امن مرغوب

بخرامش قصور انباشتن ذره موهوم در غبار هستی چیه تسلیم ناپیدانی میشود گرمی نگاه  
 آفتابش آینه چشمک عروج زرد و قطره معدوم در قعر ناکسی بر شمع تیزی نمی پوست برگزیدن  
 اقبال محیطش کلاه گوهر آرائی شکست پس ذره را که در آغوشش پر تو آفتاب جادویدم از  
 ماهش نباید شمردن و قطره را که محیط سامان بزرگی بخشید جز بد جلگی نام نتوان بدون قطعه

خاک شد در زیر رنگ و جوهری پیدا نکرد  
 ریشه داری از زمین باس سربا ناکرد  
 خود بخود در هم شکست و با منی سودا نکرد  
 در همه بومیت بی گل بال شوخی و اندک کرد  
 ناله راهم جز هوای قامتی عینا نکرد  
 کیست منظور تو شد که عالم تنغا نکرد غزل  
 که بخرخ میفکند نفس چو سحر زمین هوایم  
 بجیال سلسله جهان گری شخورد رسایم  
 کشید گرد بوس سمری که نکوفت آبد پایم  
 خوش است آنکه سیر بری کنی ز طلسم شیشه پایم  
 نهی استخوان منو اگر به نشان تیر هوایم  
 سخن بعشوه امتحان سرم شیان رایم  
 ز فسون صنعت و هم وطن بوس آزما میم  
 ثم نبه ال حقیقه حین بهار خدیثم  
 مگذر ز بیهوشی من که قیامت برون شم  
 ز جهان فطرت بیدار بیهوشی من شم

ای بسا مینه کرد و تعافلهای حسن  
 ای بسا تخمی که ازنی التفاتحیبی ابر  
 شیشهها در محفل افسوس امکان چون جباب  
 گر همه رنگست موقوف بهار جلوه ایست  
 همچنان گر حیرت دیدار می باله نگاه  
 قید کلفت بر نزار و شبنم مهر آشیان  
 نبری گمان فسرده کی بغبار بی سرو پایم  
 ز تعلقم ندی نشان که گذشته ام من ازین  
 بد ماغ موج کبر ز دم رجب خون نشه عاجری  
 ز خیال تا مژه بسته ام قدح بیانه شکسته ام  
 هو هم زمانه بی اثر بچه مدعاش کند نظر  
 نه نشینی که کنم مکان نبری که بر پیم از میان  
 بجاست رفتن و آمدن که بغریم کشد از وطن  
 بجهان جلوه رسیده ام ز بهار پرده دمیده ام  
 سر کعبه گرم فسون سن دل دیر جوشش خون من  
 به نگاه حیرت کامل بجیال عقده مشکلم

حکمت غیب - مطلق مرتبه ایست که باعتبار غیبومرئی در حقیقت التفاتحیبی نامیدند  
 و غیب اضافی نشه که بحسب لطافت تمام عالم ارواحش معین گرداننده اند و غیب  
 متمثل لطافی موسوم مثال حکیم میدان کثافت آرائی و غیب مصطور که یعنی مذکور است

جسام مقبضای کمال کثافت یعنی ختم مرتبه پیدائی پس غیب مطلق یعنی حقیقت الحقایق خفای محضت  
 و قطع الاشارات مشر حقیقت ذات و غیب اضافی خفای معین لغی اشارت مطلق  
 اسما و صفات و غیب متمثل اشتباه ثبوت ظهور و غیب مستور شهود لقلنی حسن شعور

عزل بر غیبست شهود اینچایست  
 نتوان جلوه مطلق دیدن  
 اصل هر سوسن و گل نیکبیت  
 شعله خاکستر محض است آخر  
 اعتبارات همه او نام اند  
 محسوس مسمی اگر حذره زد بال عدم پرگشت  
 طلعت نور و جیات پابر کاب هو است  
 صورت این کوه سار طرز نشیت صد است  
 باید از آغاز شمع غیبیت انجام دید  
 تا بسحر چشم دوخت آئینه شام دید  
 صبح طرب بی نفس مملت گل بی تعین  
 کرد روز هر گوشه حیرت دیگر کمین  
 شاهد این انجمن آئینه دارش خطاست  
 تا تو نیای فی ازمین ورطه حیرت برون  
 ضبط نفس باخته است سلسله کاف و نون  
 تا چمن اعتبار ساز گل و سنبلی است  
 شیشه بی باوه را سنگ زدن قلقلی است  
 دامن افسوس گیرد دست اگر بیماست  
 رونق بزم جیاست ساز چرخ خموش  
 دعوی طاقت ببل بر اثر عجز کوشش

جمله اخفاست نمود اینچایست  
 آنکه این پرده کشود اینچایست  
 جز بهین سرخ و کبود اینچایست  
 جز در می گر می دود اینچایست  
 تو عدم باش وجود اینچایست  
 شامی اگر جلو کرد و چراغ فناست  
 ساز جهان وحشت است مایه تکمین کراست  
 بر که درین انجمن رونق او نام دید  
 فطرت ازین انقلاب کار هوس خام دید  
 روز بهمان بر سر است آنچه شب زیر پا است  
 نو بر باغ امید یاس ندامت فترین  
 سیر هوس ختم گیر برنگه و اسپین  
 عشق بگوش خرد خواند ز غیرت فسون  
 سپید مدارشش جیت نغمه بی چند و چون  
 ریخ قیامت مبرطولے معنی راست  
 نغمه صف نوحه نیز زمزمه بلبل است  
 کشمکش یاس هم موج رنگت گلی است  
 رفعت طبع و نیست در نفس بخیر و خوش  
 غنچه تسلیم باش با گل اقبال جوش  
 آبله چون شد بلند پاکف دست دعاست

<p>کرد خروشت گران گوشش هزاران خمین مطرب ساز عرض آهنگه نتوان شدن عمری از افسون سعی سوخت و ماغ امتحان گوشه چشمی ندید آخر از اهل زمان گفت بساط غرض آنچه ندارد چپاست دل بطلبش خون کند تا قدح مل و به جستن چشمی اگر داد تعنا فل د به آه که اقبال عجب غیر ز نذی نکرد سو ختم و بهتم وجد سپندی نکرد بسکه نگون طالع ناله فی بور یا است بست بقایم چشم چشم تو بهم در غبار سدر و کس مباد بام و دور اعلت با بیدل از اینینه جلوه کون و مکان شعله اسرار شوق داغ فسر دن بدان بر ختم دیگر پیچ عشق تا تل نو است</p>	<p>زیر و بم حاجت زود در صد مکرو فن نعمه بی در و سر نیست بر از تن زون ای ز حیا بنجر ساز عرق پر صد است باز مروت و بد شخص و فاقش نشان کرد بحیرت سوال از دل عبرت بیان حرص دنی هر کجا کام تخمیل و صد کرد تک و تا ز چند عرض تخمیل و صد یک مژده بر شش جبت سایه بال پستان طاقت بیدست و پاشعله کندی نکرد دو دلی هم زمن فکر مبندی نکرد از عدم دور داشت بستی بی تنگ و عا سنگ نبود اینقدر عقده بال شدار زین دور خشت بهوس خانه صحرا جدا سوج جنون میزند شوخی مطلق عمان گر گری در نظر داری ازین نیستان</p>
<p>مختصه جمیع ضلایق بجز مصلحت طبعی محتاج بمنذ و کامروای همه حقیقت لرمی که از اینینه هر فردی بطور پیوسته است و بذوق اشغال شوق در کین امداد و گیر نشسته زبان مطلب محتاج بهوای وصول جمعیت خود سایل و سعی احسان منعم همان بوقع وقوع سایل سنگ و کل محتاج آفتاب در کسب کمالات آبرنگ و آفتاب در عرض جوهر زرد مشاق کل و سنگ بایع نقد از جناس سود و بشمار و موشتری جنس را عنایت می پذیرد و مصرف جنس شماریت و جنبها موفع نقش انتظاری یعنی تا بکار و یونیا نی چشم بره دل مراد گشائی پس کریم و جو د ناچار است و محتاج در طلب بی اختیار با ساع</p>	
<p>سایل که جو دم زند دعا میخوانند</p>	<p>آواز کریمه اصلا سے خوبند</p>

یک نغمه شوق است چه فکت سر و چه غنا  
سرفش پای بلندنی رسد از شکوه خرام او  
اگر از زمین بهوار سم و گرا زینک بسا رسم  
ز شکوه جلوه نداشتیم سر و برگ آئینه طلب  
بدونیک می نبود آرزو بچه زخم می طپدین قدر  
ز سراغ منزل بی نشا چه اثر بر دنگ و تا ز دل  
نفتت بسینه شکسته به در جنبش مژه بسته به  
بجز این که خاک عدم بسر فلکند و گر چه کسی  
همه اوست ساز فسون کن خیال آئینه خون کن  
بسواد انجمن ادب مژه باز کردن بیدلم

کز پرده هر ساز جدا می خوانند غزل  
که بلال خط بزین کشد ز تبتم لب بام او  
بدل رسیده کجا رسم که رسم بفهم مقام او  
بزبان موج گهر ز دم در اتماس خرام او  
که هنوز تیغ قبسی نکشیده سر ز نیام او  
که بهر قدم سپر افکند چو نفس در آئینه گام او  
نشود که رم کند از نظر چو نگاه وحشی رام او  
نرسیده دیده جلوه اش چو زبان بکرت نام او  
ز نیاز و نیاز جنون مکن چه دعای ما چه سلام او  
که نزد نفس کجراغ کس سحر آفرینی شام او

نکته اینکه عالم میخوانیم صفحه اولی مطالعه کرده ایم و آنچه آشنا میمانیم سطر گاه بی تخریر  
آورده دل اجتماع کیفیات معلوم است و علوم ادراکات معانی نامفهوم و سوسه  
از خود تراشیدن بهم صنعتی است و او نام بر خود بستن نیز قدرتی در وادی ظهور تلاش  
کسب با غریب است نه اظهار غیبت هر قدر توانی در لباس کوش و ناممکن است خود را

در خود بهوش قطع  
در عالم شهو و ز مردان غیب باش  
یک چند شوق موسیقی و درو شعیب باش  
ما نیم عرض آئینه گو جلوه عیب باش غزل  
حدیث طوفان نوای عشق خموشی از من زبان بگیرد  
چو آئینه دست بی نیازان ز بهر چه گیرد زبان بگیرد  
سبک نگر و چشم مردم کسیکه خود را گران بگیرد  
بساز وحشت پری بر آرم که در منم شیان بگیرد  
رضید مطلب سراغ کم گیر اگر دولت زین جهان بگیرد

باشوخی لباس همان سر عجیب باش  
ماز حقیقتی است نیاز محباز ما  
هنگامه خیال دومی گرم کرده ایم  
فسر و گیهای ساز امکان ترانه ام را عمان بگیرد  
رستگاه جهان صورت نیم خجالتکش کدورت  
سماجتمت اینکه عالمی را بسر فلکند هست خار دل  
ز دست رفتت اختیارم پارسائی کشید کام  
بغیر وحشت هیچ عنوان حضور رحمت ندارد بنگار  
منابر بایه نعلی که کاروان متاع بهمت



بچار سوئی که خود فروشی رواج دارد و  
 به نزد بانهای چین دامن کسی رو آسمان نگیرد  
 که تیر پروازانشاید و میکه بال از مکان گیرد  
 که شہرت وضع رستیها چون حلقه آب سنا نگیرد  
 که از چراغ هوس فروزی تنور آفسوده مان نگیرد  
 کسی چه گیرد ز ساز قدرت که دست و اما گان نگیرد  
 که بہت آئینہ تعلق بہ دست دامن کشان نگیرد

ز خود بر آتا رسد کندی بکنگر قصری نیاز ہی  
 اگر بعزم گشا کار ہی ز گو شہ گبران مباحش فانی  
 کج بہت طور بنامی عالم تو نیز سرکش کج ادائی  
 در آتش عشق ما نسوزی نظر بداع و فاندوزی  
 فنا و دوزاخک بردار یا مبر نام استطاعت  
 اگر زوار سنگان شوقی بفرستی پوچ بیدل

ملکت غافل از معنی میگفت سخن

در من اثر ندارد گفتند از اثرهای سخن است  
 ساخت و ازین نسخہ آبی رنگ بطاعتی تا ملی نباید پرداخت ربا ع

خامشی نیز اثر پرور از سخن است  
 کہ حقیقت ز اسپران مجاز سخن است  
 چون نفس جریذہ مادہ من بہوس نوشتن و حکایت  
 کہ توان ز حرف بہمت بہار پستہ مک زدن  
 کہ درید حیرت تقیذت غم منہ بر کینک زدن  
 بکشاد و بہت گاہ بود از ملک و ملک زدن  
 بہر زمان بہت است کہ ز کل سہ بہجت زدن  
 شوی جرات مرده را ہوس آزما ی ملک زدن  
 بہجا ست کہ شاہ زانوئی کہ توان علم نعلک زدن  
 چمن بہت بر سر زخم مائل انتظار کز کت زدن  
 ز شنائی جو کمان مرو و جیبال باطل کات زدن  
 اثر ہی کہ بیدل ما ز ندہ تو نیست کہ انکست

ز ہمیں صوت و صدا پرده ساز سخن است  
 گوش کو تا بتامل نظری باز کسنہ  
 غزل سوز جو بہر فطرت بچگون شہبہ شک زدن  
 بہ بساط جرعه کشان تو غم نقل و بادو کہ میکشد  
 توشہ قلم و غیرتی چه جنون ز طبع تو جوش زد  
 چه ظہور کرد سپاہ تو چه جفا غافل جاہ تو  
 بجهان رنگ فنا اثر غم امتحان دیگر مبر  
 ز مزاج پیش خلق دون خجست طعمہ و گرون  
 اثر و ماغ رعونت شد و تنگ این دوت  
 بگذر ز حاصل دعا کہ بکار و نسیب بی بقا  
 پی و ہم ہرزہ عنان مد و بہر آب غرق کمان شو  
 خدا می حسود جنون حسب کہ بکرم کبی ادب

ملکت حصہ نعمت کمال بی وساطت کس کی حقان بہت و سیرانی ز لاج معنیست  
 بی وسیلہ تشہ لہی سراب خیال بدن تا از خود تہی نگاری تا آئینہ آفتاب

تا بخشکی سعال بر نیامدیم <sup>سختفتگی</sup> از موج گوهر نه چید جباب در یک نفس <sup>شکل</sup> استعدا در کشتی  
 بهم میرساند و آتشینه بانگ پرواز باطن آسمان ز لقمه میگردد از طرفهای خالی یکسر قابل پر  
 کردند و جا بهای لبریز یکدست فرورختن گران بهای جسم اگر بپای سبک و حی رسد از  
 استقامت ریاضت است و کدورتهای دل اگر آئینه وار صفا گردد بصیقل کاری حراش  
 محنت بی فیض دست اند غبت طعام در کشیدن ممکن نیست آدمی ملک بر نیاید و بین دامن  
 از غبار افتا چیدن از پستی فطرت بال عروج نگشاید سنگ را از پری در گذشتن نشسته پیمانی حسن  
 میناست و خاک را هم از گرانی بیرون ناختن بمعنای لطافت هوا خلای معده در همه حال  
 مستعد جذب کمال است و امتلا و جمیع اوقات ماده غنایان و افعال نظم

دارو اعداد اقل از صفر علم اکثری  
 چون صفا اینهاست گیرد جهان دیگری  
 نمیت بیرون از دکان نان آب شتری  
 آب شوای بخیر از خلعت تن پروری عمل  
 دلکی ز ناله بی اثر گریه ز سر بسته بریده  
 چو جباب میکشم از هوس عرق بدوش خمیده  
 که چو شمع شد بر عضوی کف پای ابله دیده  
 زده شور مستیم این صلا ز دماغ نشسته رسیده  
 بهوست ز عشق نکین خورد غم پشت گزیده  
 بجاست بهمت وحشتی که رسم بدامن حیده  
 مگر این جریده رقم زخم بخط غبار رسید  
 ز حیا بکبه نهفته ام خط بر زمین کشیده  
 که بگوش من کشد آتش بن سخن کس شنیده  
 مژه چو چشم گشوده ام ببار رنگ پریده  
 تم نهال ندانی بزبان ناله رسیده

کیسه خالیست اینجا مایه گنج آوری  
 فیض خواهی در دواع الفت ز نار کوی  
 معده خالی با وج عرت معنی بر آ  
 میکشی دیوار بر روی دل از تعمیر خاک  
 شده عمر ما که نشاند دام بکمین اشک چکیده  
 بجاست آنهمه دسترس که ز غم ز طاقت دل نفس  
 من برق سیر چون قدم بدام مرحله یافتیم  
 از خمار فطرت نارسا بدو جام شعله شون  
 حذر از فضاوی عروشان که مباد در دم محال  
 سخیاال گوشه عافیت چو غبار هرزه فسرده ام  
 ز دواع فرصت پریشان بکدام ناله دهم زبان  
 بفنا مگر شود آتش کارا اثر سجود و امان  
 از قبول معنی دلشین نیمه نقد را با ثرقین  
 ز شور آنجمن خبره بشوخی چمنم نظم  
 من بیدل از چمن و فاجودل شکسته دمیده ام

نکته تحریر و تقریر مرتب اکثری موافق فطرت عوام است نه مطابق همت خواص  
 مقام که خواص را بال تکلف الفاظ معنیها منظور است و عوام با وجود ایضاح بیان در فهم  
 عبارت نیز معذور است کلام تا بحفیض نقصان رسد طبع عوام را از جهل مطلق زیاده و  
 پر تو آفتاب تا جبهه سحاک ناله رنگ از طبیعت سایه مرتفع نگرداند اگر حسن تحقیق بحال ذاتی طلبه  
 نماید بر ضعیف نگایان انجمن قصور ظلم است و اگر جمال معنی از کیفیت اصلی رنگ مگرداند  
 بر لفظ آشنایان عالم صورت شرم در صورت عالم مدرسه حال از ایجاد داستان قیال  
 منزله باید فهمید و در موز خلوت کده یقین از حرف و صوت محفل و هم و مکان متبر باید اندیشید

<p>قطعه همین بزم است که عرض فریب خوب داشت          همان آنی که می بینی ظراوت تا به کلمه          در بر قشره گردا میست خواص حقیقت          صد از کوه همه دشتی است جولا نکه از آدمی          حقیقت سطر بر گلبت که نقص و کمال خود          یکی از صد سپیدین جوی وحشت در نمیاید          تفاوت گر نباشد در میان سار فطر تپا          نفس تازان خط الفت پر سینه است عاشق          تو هم سامان حیرت کن که دره خشک دست          نگاه شوق پیدا کن تا شام تا ناشان کن          غزال گشاد چشمی شد نصیبم به نیرنگ بین دنیا          نمیتوان گشت شمع بزمی که بیستی ز تیر آتش          خرو کند هوس سکار است و رنه در چشم شوق          عدم تان بی نشان یک گلشنی دشت کریموش          خیال آشفگی تحمل اگر شود صرف یک تامل          بخت بیجی اصل که خاکش نمیتوان جز باد داد</p>	<p>نگاه بوالهوس اغیار عاشق بزرگ          چه بر آینه یا شنی کلفت زنگار می بیند          تامل درین بی سوگند و صد بار می بیند          سرنگ مارسانی شست آب ساری سب          این سحر میخورد یکی قطره می بیند          یکی در نقش بهر صورت رفتار می بیند          چرا شکل و ویژگی حیرت جوی چو می بیند          بر همین جاده نامنوال جهان ز تار می بیند          خیال کلمه زانی رود دیدن می بیند          دو عالم جوی بستان منی شود شور می بیند          نکه حضرت که تخت تا خود روشن شود در تار          چشمت آینه تو بود ز لایکه دایره چشم          بجز غبار خیال بیوی کجاست آیه درین بیان          چوبال تلماس به چه دید و زینت و منت کل          دل غبار می و صد چمن گل نگاه سوختی در          هوس چه عقد کرده غرض من بستم کند مانی</p>
--	--

حصول ظرفیت او عزت لاف فضل و تخریب کشت  
رگت تخیل سوال کردن بی نشودن متاع و امن  
هوای لعش کرمت بیدل که با چنان قرب و بکنای

گر رقم ای مور پر آری کجاست کیفیت سیلان  
چو ابر تا کی بلند فتن عرق کن و این غبار نشان  
بهو سه گاه سیاض کردن زد و لب میگرد گریبان

تکست از اراده حق چیزی نفی نمی پیوندد مگر خلق را حیرت آیات و اشیوات ذات مثالی  
مرعی نمیگردد الا صفات قدرت علامات با آنکه اراده خلق حق است و مراد مقید مطلق را بی

در جامه و دلق نیست جز پنبه نهان  
ذات و صفت اینست که کردیم بیان  
مخمس رنگت بهار بالید گل خنده زد که یاکم  
بر دستگاه نازت عم نیست خود ستائیم  
آئینه دیده باشی ما اینست در کجا نیم  
بر ما نمرید هم جز نشسته تغافل  
بوی ز حرف مفت است اینجا اگر کند گل  
در دستگاه تسلیم ما به فرسوده جانی  
و اما نده ایم و داریم صبیادی معانی  
بمطرح موج گوهر در سکتہ بیانیم  
از خویش رفتگانیم اینها چه احتمال است  
زنگی کرین چمن رفت برگشتنش محال است  
کو فطرتی که هست بر فهم ما گما رود  
سعی مخاطب اینجا او با م می شمارد  
بر ما نفس مسوزید کس نیست در سرانیم  
دوریم از تاشا تا چند دید و زیبی  
از حاضران بزمیم اما ز بی نصیبی  
باز ارباس گرم است زین دوستان بهر پنجه

وین جامه و دلق نیز در پنبه عیان  
زین بیشتر از خلق و حق افسانه خوان  
شوری زخم برون زینت می گفت نشسته زائیم  
یا محو آن خیالیم یا مست آن لقا نیم  
هر چند دارد این باغ به سنگها مگر گل و گل  
نی قابل تلاشیم نی مصد در تو کمل  
دیگر چه روید از ما خاک نفس گیا بهیم  
بر طبع ما گران نیست مضمون سر گرانی  
گر فکر بر نیاید از عهده روانی  
ما را نه فکر دوران نه یاد ماه و سال است  
مگر در رس هستی در عشق انفعال است  
ای فصل گل تو پیش آگو ما دیگر نیانیم  
تا شرم نیستی با عذری بعرضه آورد  
تمثال غیر حیرت در آئینه چه دارد  
مهر و م همستیا زم تا کی نظر فریبی  
در خانه نوحه دارد بر حال ما غریبی  
پامال دست افسوس چون یار قد ما نیم  
بر خرمن توقع برقی شود ضروری

کس دستگیر کس نیت ای شور آه بر خیز  
تا گرد ما نشسته است ما محرم عصا نیم  
افسوده ایم و داریم بردار آشیانی  
این گرد تا بگیرد امان بی نشانی  
عمری بسعی باطل دادیم فرصت از دست  
اکنون خیال دیگر در دل نمیتوان بست  
پائی برو نه سودیم دستی است گر بایم  
جز انفعال همت دیگر چه ندعا داشت  
دیروز حرص پیری در دست ما عصا داشت  
عمری درین جنون زاری پاوسه دویم  
آخر بنا امید کس از ما عا بریدیم  
حیف از ولی که با ما است آه ار کسی که ما نیم  
وقف نیاز فکرم چون راز بیز با مان  
بومی گل است بیدل تقرب ما توانان

ساز قیامت کن یافته بر انخیز  
نگت بساط فقریم از خود نگشته فانی  
سامان راحت آنکه اظهار ما توانی  
پیلو خراش همت چون نقش بوریایم  
گر و یک داشت همتی با دامن پیوست  
در صورت ندامت زنگ تلافی هست  
از آن فتنها که در سر شیب و شتاب داشت  
در بر صفت کردیم محرومی عطا داشت  
اکنون ز میکرم خم کجکول این گدایم  
گروی شکست دل شیب در هر کجا رسیدیم  
آئینه در بغل بود ما غافلان ندیدیم  
در فهم معنی ما محو اندکته دانان  
گوشس هوس پرداز از خامشی بیامان  
در ساز ما نوایمست بر غنچه می سرانیم

تلمت توجه خاطر با الفت فقر از علامات لطافت طبیعی است یعنی دماغ خلقت درین  
حسب فطر نراکت تاب که درت اسباب نمی آرد و تعلق ضمائر محبت چاه از دلایل آثار  
کثافت که بار کلفت گیر و دار غیر از دوشش خشونت بر نمی دارد اما بی تو هم لطافت و کثافت  
شخص حقیقت را در هر صفت جزایس ناموس ظهور متصور نیست از آثار حجت چاه آریست  
بساط عظمتش در پیش است و از او ضاع رغبت فقره غا و رسول بر منزل راحت خویش نظم

حقیقت بر کجا آهیت آرا و دست منظورش  
نظر بر خویش و اگر دست اگر بیند پیش  
غره و عجز اینجانی نیاز غمبیه می باشد  
نگه شوق جهان پیش تعافل ذوق تسکینش  
هر جا دماغ میجو شد فراغی کرده سر و سوس  
بجیب خود فرورفته است اگر بماند منظورش  
سلیمانی بخود می نازد از جمعیت مورش  
ادب میان کنینش جنون بیانه سورش

جانی را که می کنی حضورش دارد و یا  
 نامطبوع دل هوش باخته ام ز فسون هوشی طور تو  
 چه فلک چه دته ناتوان هوای شوق تو پریشان  
 نتوان شد از چمن اثر متحیر عجب دگر  
 همه عرض نا کسی خودیم اگر آفتاب و گر آسمان  
 کل صورتی ندیدیم ام می معنی نه چشیده ام  
 بسواد معنی بی گران نخنی تحکم امتحان  
 رقم سفید و سیاه من زمین سکت کجا من  
 خرم ناز صد کلیم رسد که ملائی از گنبر رسد  
 ستم است درین جنون حسرت کندم بد تو غلام  
 همه را بعالم علم و فن به هزار تیشه علم زون

سرا بید که می بینی سیاهی می کنند نورش  
 بخماری از تو شنیده ام همه جافسانه دور تو  
 تو بهار عالم رنگ و بو همه آشنایان طپورتو  
 مگر آنکه ریشه ناز و گوئی سر بر از غرورتو  
 به کمال با چه کمال تو ز قصور ما چه قصور تو  
 بخو و آنقدر رسیدیم که رسم بعلم ظهور تو  
 دل تنگ قافیه شنیدی چگونه شنای سحر تو  
 چه من و چه قدر گناه من خجسته ز نام غفور تو  
 کلفی اگر چه هم رسد کشدم بعالم نور تو  
 زده اند طلقه جامم بر قناعت مور تو  
 چو قلم بود سر بیدم قدم بساط سطور تو

سخت ترین حالتی که هیچ قرصی مهم خیالش مباد و در مانده انتظار و وقت  
 فضولی است و دشوار ترین قیامتی که هیچ متوقعی غبار کمینش مبیند و در وعده گاه امید  
 اندیشه ناقبولی ز با سع

پیدا است تیره روزی جزای آئینه  
 گر حسن و کم نگاه فتد و ای آئینه  
 درد بگری بنا که من بجای روم چو بر آسیم  
 ز خودم نه برده آنچه آن چنان که دگر بخود بر نسایم  
 عرق خجالت فرستم غم انفعال زمانیم  
 چو غبار داغ شستیم چو بر شک سنگ زانیم  
 چقدر عرق کندم نفس که بشنیدی بستانیم  
 ستمت سنگ ترازونی که نفس کشد ز گرانیم  
 که رساند بر درستی خرم پشیت پای جوانیم

آنجا که صیقل آئینه دار تعافل است  
 عمر بیت از امیدونی نقش بسته ایم  
 با مطبوع تو کریم مطلق تو مرغی چکنی جز اینکه بخویم  
 کسی از محیط عدم کران چه قطره و اطلبد نشان  
 بجای است ای مقدم بقا که تا علی گندم وفا  
 بفسر دغم همه تن الم به تر و آبله در قدم  
 سحر طلسم هوا نفس همه جاست منفعیل هوس  
 ترک دورت من و ما برم غم بار دل بکه بشم  
 ز حضور پریم آنقدر اثر امتحان قبول داد  
 ز نقش بسته مشو شوم به جرف ساخته ز خویم

تفسی بیاد تو میکشم چه عبارت او چه معانی  
 من اگر بجلقه منیده ام تو برون در نشانی  
 بجاییم و جیم و کیم که تو جز بناله ندانیم  
 بجلست سبکسری آنقدر که دماغ خون زده تر شود  
 دل مرده بفیض نفس زسد گل شمع دوچار شود  
 چه شود تک و ناز که اگر بش که بجهت حاصل نشود  
 تن برهنه پوشش حال تو بس که لباس غنا جل خرد شود  
 تو چو سایه کرین در خیبری که بزلله زبر زبر نشود  
 خم گوشه زانوش آینه کن که شمش شغل درگ نشود  
 همه که ببلوغ بهشت رسد مرغ بوس خیر نشود  
 در پرده نگشوده دلا که روی تو خنده سحر نشود  
 بفشار هوا طلبان و فاسق است قیامت اگر نشود  
 در سازفغان نرند چنند سر و برگ ناله شکر نشود  
 که مباح خنده ناشود لب دعوتت ز زبان کج  
 سر تیغ به بر آوری که خم است پیش فسان کج  
 بچی است منزل غافل که فتنه بر ابروان کج  
 ره راست مبهیم کجی نخکی ز سعی غسان کج  
 ز خندنگ جوهر راستی نبرد تلاش گمان کج  
 که ز لغزش آبد را شود قدم اولین گمان کج

بیمه عمر هرزه دویده ام خلم کنون که خمیده ام  
 طنین شیشه بی نفس خجلت بیدل بچکس  
 غزل می تو مسموم جسد که قلع کش کردش نشود  
 اگر ابل قبول اثر نشوی توقع سود و زیان ندوی  
 بیعین خود دوی خود سرش کنشی بطولید که خربش  
 برانه اطلس صوف هوس شوی بدراقلم از نفس  
 بدونیک تعین خیره سری زده جام کشاش زبرد  
 ز جنون مشاغل حرص و هوا بطش منقلب  
 تب تاب جنون صفت زده راه تاقل عاقبت  
 بحدیث بنفخته زبان کشتا گل عیب بهر منقلب  
 بقصور وعده و حسل قدم بوسی نه بنفخته خاک هم  
 دای خسته بیدل نوحه سر از تهر لعل تو ماده جدا  
 غزل در راف حلقه زمان من بر انبای این  
 ز غرورد عوی سروری بجلالت میرسد ترف  
 ز عیار جاوه عصیت نسیم حرم عاقبت  
 سمت بر خنده مست از خروج لغزش غامت  
 خلل طبیعت راستان نشو کشاش آسین  
 من بیدل ز طلق ادب نکریدم مزه و منی  
 غزل عنبر منقو طه

سحر و طلوع کل دعا که مراد هسل هم رسد  
 هوس علاوه حرص و کد سحر کل ذکر آورد  
 سر حرص و معصود در دست سر کل کبر دیگر  
 دل طامع و طمع عطا و گرم و سرد سوالها

دل سرد مرده حرص با همه دو آه ام رسد  
 که دم و دماغ هوا سن کس که و طلا و علم رسد  
 که جلالت حاصل مال را همه که بهال درم رسد  
 که دیدم زد که انگر بد دو وام گرم رسد

سر و کار عالم مرده دم ہو سس مطالعه کرده کم  
دل ساده ہو سس و هوا ہمنہ را ہمہ وقت  
کہ وہ مصالح کام دل کہ و مدد گر گل طاقم  
رگت و ہم علم و عمل گل گل علاوہ ہمد دل  
رم طور مصرع بیدلم و م و د سلسلہ ام سا

کہ علوم کرد ہو علم ہمہ در سواد عدم رسد  
رہ دور گرد امل اگر گرہ آور و کھر م رسد  
سحر ار مدد آورد غسل ار وہ ہمہ ہم رسد  
اکہ مراد گر ہمہ دل رسد دل و د و صلہ کم رسد  
الکت و و عالم امل دم کہ سر اسر علم رسد

نکستہ تجربہ کاران امتحان بکدہ شعور متفق اند کہ سخن بیوقع خموشی بہت و خاموشی بیش  
ہرزہ فروشی پس سخن جز بقدر ضرورت نباید گفتن و گو ہرزہ زیادہ بر احتیاج نباید سفقت کہ بی ہر گل  
سخن یا وہ خر جہامی بایہ شعور بہت و تبضع آب گو ہر جو ہر ہنیش در تلف گاہ و توہ حیب عصمت  
خموشی دریدن خطائیت کہ ہزار عرق انفعال یکت بخیمہ علاج نمیتوان کرد و بر ہمزدن نسخہ بایں و بالی  
کہ با صد ہزار لب گزیدن صغیرہ شیرازہ نمیتوان آورد و کفارت این عصیا نہا جز آن نیست کہ ہر خچال  
خود ستم اندیشیدہ فایدہ کسی در نظر داشتہ باشی و بخاریکہ دامن جمعیت خود خراشیدہ گل نفعی در  
راہ مخاطب نباشی یعنی در صورتیکہ صفر بر میانی بر اعتبار کم بضاعتان پیروانی و در حالتی کہ بر خود می نگاہ  
بر تہی ما یگان مدد فرمائی کہ آواز جرس تا دلیل سر منزلی نہا شد کلفت سر غست و دو و سپندی

تا برع گزند می بخوشد آشوب و مانع قطعہ  
ہزار باش حدیثی کہ میوزد بر گوشش  
فسر و کیست چو آئینہ خوشتر است از جوشش  
قتل لب زخمی اگر کشد آغوشش  
زہم کشودن لب عیب فطرتت بہوشش  
کہ چو چشمہ یا قوت خون شود و فحروشش  
کہ از تو آئینہ کس نمیشود مغشوشش  
نفس نہ پر دہ غفلت بس است باد فروشش  
کہ مذعای بیان وصف خاموشی است خاموش

بجفلیکہ فواید حصول خاموشی است  
ز چشمہ کہ بخوشد علاج تشنہ لب  
ہزار گل ز لب ہرزہ گو ست رنگین تر  
دمی کہ ربط سخن صرف اثر خائیاست  
نوامی انجمن حظ آبرو این است  
چو صبح از نفس بی صدا غنیت دان  
ز گفتگو اگر افسانہ مذعابا شد  
کنون بساز ادب محو این نو است سخن  
عرض ہر جا سخنیست بخیانی فادہ مباد و ہر جا خائیاست

انفعال گفتگو میناد نقد الحمر کہ در ساعت سعید او ان عید این نسخہ نکات بیدل تصحیح نام بہام رسیدہ کرد





بسم اللہ الرحمن الرحیم

کہ با نام محمد آشنا شد  
 ز رزم معنی احمد لند  
 کہ آمد گوهر نامش بدستم  
 کہ بیزنگی لباس رنگ پوشید  
 نبود آن میم جز بر خود گواهی  
 اگر میسی فرود آید اسم کی بود  
 ندارد موج جز با بحر پیوند  
 یکی در یک گم است اینجا عدد و پنج  
 گبریک موج هموار است اینجا  
 بغیر از اسم کو موج و کجا بحر  
 و گر خاموش باشی جلد دریاست  
 زبان آرائی اینجا موج خیز است  
 خموشی جز خود آوازی ندارد

ز بانم قابل حمد خدا شد  
 دل از تفسیر این اسم است آنگاه  
 دو عالم چون صدف در هم شکستم  
 از آغوش احد یک میم چو شنید  
 نگر و آن جلوہ جز سازنگا ہی  
 ز احمد بر احد چیزی نپسزود  
 محمد ظاہر و باطن خداوند  
 گنج در احد غیر از احد پنج  
 صدا و ساز یکتا است اینجا  
 چه موج و بحر یا موج است یا بحر  
 زبان تا میگشائی موج پیدا است  
 خموشی در گریبان بحر ریز است  
 سخن غیر از دلی سازی ندارد

اشارات

صفای امیاز آب و گل بود  
 بر مرآب و خاک چشم شد باز  
 چراغ خلوت هر یک عیان شد  
 حباب از آب خود جوش نفس داشت

سحر آئینه بهم پروانہ دل بود  
 نخستین که تحقق کردم آغاز  
 تا تل صرف کار این و آن شد  
 نبال از خاک گلشن در نفس داشت

یقینم شد که در هر قطره جانست	نهان در هر کف خاک جهانست
حکایت	
<p>نصیحگری و عطا آماده داشت      که از لغت می نیفتانده دست      نخستین کف از جام می ساده کن      بیزم گرم دست ساغر کمین      بجز شید رندی که ای خیر      بهستان ز تمهید انکار می      که تا جام می در کف همت است      و دو عالم بچنگ دعا خواستن      در فقر زن یا دشاهی طلب      دمی کارزوشد زمی کامیاب      ولی جای رحمت گراست</p>	<p>نفس گرمی حرمت باوه داشت      خار می وصل نتوان شکست      دگر خویش را رحمت آماده کن      نذار و دعای اجابت قرین      ز حرفی که گفتی نبردی اثر      عیان گشت تقطیر اسرار می      دولت هر چه خواهش کند تهت است      بساطیت در کوری آراستن      زمینا و جام تچه خواهی طلب      دعای دگر گوشو مستجاب      بدستی که از جام و مینا تهی است</p>
اشارات	
<p>شبی داشتم وجد بیایی      نفس مایل صد نو گفتگو      ز بس کز پیش ناله دیوانه شد      بر آبنگ زوق نقل شیشه      که ای خیر در خرابات بهوش      پر جا شود قفل شیشه صرف      تو محوی بجز آن مشو مضم</p>	<p>در آئینه ام بود سیما بینی      بهوس برق تا زهن آرزو      غباری تا شامی میخانه شد      بحیرت دوید از قدح ریشه      همی جام میان بانست و گوش      چه لازم نفس ریزدت خون حرف      بساغر سپر گردش رنگ هم</p>
اشارات	
گوش نغمه سنج محفل راز	ز قانون یقین می آید آواز

<p>کہ کہسار سیت یکسر عالم زنگ  چہ آب آئینہ موج تلاشت  کہ خاک اینجہان گل کردہ است  چہ آتش گرمی ما و من و تو  کزود و دو ماغت را بلند سیت  کہ امی سنگ ساز دل گر نیست  کز پرواز آزادی نوایت</p>	<p>ہجوم آباد آب و آتش و سنگ  عرق پیاسے نے سعی معاش  ببین حرص غم پروردہ اوست  چراغ و ہسم زردا من تو  غبارت شعلہ خیز خود لیسند سیت  فسردنہای قید سخت جا نیست  تعلق گشت و شد زنجیر پائیت</p>
حکایت	
<p>شبی کز گریہ طوفان کاریم بود  نفس در پرودہ دل آہ می بخت  کہ ای غافل تو خود ہم چشم مائی  ظربہا کن گرت اشکی و آبی است</p>	<p>جباب آئینہ دلداریم بود  نگاہ از چشم حیران گریہ میر بخت  ز وضع بیدارے بدل حزینی  سربی مودرین وادی کما ہی است</p>
حکایت	
<p>سقطرہ را بہوا در گرفت  بدست آمدش سرگون سانوی  ہوا عقد کردید و رسیدہ اش  خیالش پشمانی آورد بار  زور یاند آمدش کای جباب  بہر کس دمد و ہم جزوی فسون  کمالات این شیوہ نقصانی است  بجزوی زداندیشہ فال حضور  بہر جزو تاکی تاقل کنے</p>	<p>کہ باید و ماغی بگوہر گرفت  پراز جملت پوچ مغزی نمری  نفس گشت زنگار آئینہ اش  بجہریت فرو ماند بی اختیار  بغفلت زوی نقش و ہی بر آب  ازین پوچ تر خواہد آمد برون  کہ سامان اجزا پریشانی است  کز نو تا دل جمع را ہست دو  مچیلے گرانڈیشہ کل کنے</p>
اشارات	

ز نکت سرستان دل افسرود  
 رستر با بوت خوابش وطن  
 چون نقش قدم لوح تصور خواب  
 بغفلت فراغی ز اسباب داشت  
 طرقتی بگرداند چه سلوی او  
 که ای سرگران بساط ظهور  
 عدم را عبت متهم کرده  
 ره اصل مطلب نگیری چرا

بیکار می زندگے مردہ  
 ز پوشیدن چشم خویشش کفن  
 ز خورفته اما زمین گیر خواب  
 همه گرسری داشت با خواب داشت  
 کلابی زوار جہد بر روی او  
 سر تا قدم خاک پای شعور  
 ز ہستی بیرون ستم کرده  
 ز خوابیکہ داری نمیری چرا

## اشارات

ز چشم طالبان دانش آہنگ  
 کہ در دفاق برجہا کو ہسارست  
 بہر جانتش ابری باشکھہ است  
 درین وحشت سراپہ مردگی نیست  
 زمین گیری کہ دارد سرگرانی  
 اگر کوہ از فردن شد زمین گیر  
 بزرگی کرد باد ماندگے صبر  
 فردن زمین سبب مطلق غمان شد  
 بخاری کرد ماغ شوق ایگخت  
 معین شد بطبع معنی اندیش  
 ہمین بیک نامہ در کہ ہسار پیداست

مباد و محتسب اسرار نیرنگ  
 غبار انگیزی و ابر بہارست  
 ہمین مثال شوخیہای کوہ است  
 ہمہ آزادی است افسردگی نیست  
 طافی چوست از فیض روانی  
 نشد نومید از امداد و تقدیر  
 کہ آخر نخت رنگ وحشت ابر  
 جنون کرد و باین صورت روان شد  
 چو اشک اول بروی خوشین نخت  
 کہ سیر خلق بیرون نیست از خویش  
 کہ بر ما آنچه می آید ہم از ما ست

## حکایت

گذر کرد مجنون لیلی خیال  
 در آن آب یک موج نارفتہ پیش

بر آبی کہ شوید غبار ملال  
 نگہ شد و چارش تمثال خویش

عیان گشت لیلی بحشم ترش  
 مژه تا بر افشاند از خویش رفت  
 ز آبش همان سوز دل موج زد  
 که ای عافیت از برم دور باش  
 چنان آتش از آب بنشینم  
 ندانم محبت چه برق افکن است

چو گرداب در گردش آند سرش  
 بزرگی که نتوان از و پیش رفت  
 طپش شعله گر وید بر اوج زد  
 ز جانم بشود دست و مسرور باش  
 که لیلی در آن پرده می بینم  
 که در آب هم لیلی آتش زن است

اشارات

شبی بر تیغ کوهی بود جایم  
 توانائی بباقت گشت مغرور  
 ندانم که ای محروم اسرار  
 مباد و اینجاست بر سنگ رستی  
 مگوانی بخیر سنگ است اینجا  
 بیک آینه گر بیداد آید  
 بوجی کرزند دست هوس پا  
 همه گرتیشه بانگی ستیرد  
 سرمونی اگر بچاندش درد  
 بهر جزو یک اندیشه تا تل  
 نقوش اعتبار دشمن او دست  
 به رنگی که چشم شوق باز است  
 ورستی با نزاکت میفرود شد

ز بیانی سنگی حور و پالم  
 که از آهش بجزات افکنم دور  
 خرابات نرا کتهاست کبار  
 که مینا در بغل خفته است مستی  
 هزار آینه در رنگ است اینجا  
 دو عالم جلوه در فسرید آید  
 شکستن میدود بر روی دیوار  
 قیامت پروماغ کوه ریزد  
 ز بهفت اعضا کند بیطاعتی کرد  
 بود آئینه کیفیت کل  
 سواد نسخ یکتا نه اوست  
 نزاکت خانه مینامی باز است  
 بخارا پانی دل میخروشده

اشارات

شبی بودم قدح پای عالی  
 که در خمخانه نیرنگ امکان

مستی از خردم سوالی  
 سر هر کس دماغی راست سامان

<p>همانا ز پرستی می پرستی است          جو اجمد او که ای محمود غفلت          چرا منعم نباشد مستی آبنگ          بزنگ شیشه در دستند اینها          لگونی سیر و زرمیچو شد آبنگ</p>	<p>که منعم سرخوش صد رنگ مستی است          نباشی منکر تاثیر صحت          که زر همه صحت میناست درنگ          که بی تکلیف می ستند اینها          ز دنیا میدهد مستی باین رنگ</p>
اشارات	
<p>شب سیر گرم عبرت شد نگاهم          ز شمع کشته دودی بود بر جا          که بی قطع نفس ایمن شدن نیست</p>	<p>بیزم خامشان دادند را هم          به ارباب نظر میگرد ایما          و گرنه خامشی هم بی سخن نیست</p>
مناجات	
<p>اکھی تہمت آباد ظہوریم          کند نارسائی صید آہم          سراپا اشک بیابانی عنانیم          عنان ما کہ دارد جز چکیدن          درین دریای شکستن میرود پیش          طلب سرمایہ شو تسیم پاکو          نہ پای رفتن نہ جامی ماندن</p>	<p>ز ہستی تا عدم یک دست دوریم          چراغ خامشی برق نگاہم          قدم پیدائی و از خود روانیم          دلیل ما کہ غیر از نار سیدن          چه خواهد موج از میتابی خویش          اقامت آرزو داریم جا کو          درین رہ چہ رفتن و ای ماندن</p>
حکایت	
<p>شنیدم زنی صبح ز آئینہ          با آرایش کامل مشکبار          بتدہین و تقطیر شام و سحر          صلا داد کای موشکافان راز          زر مرعیان چشم اگر آشناست</p>	<p>ز نقد خرد داشت گنجینہ          خشن باغشاندی ز جیب و کنار          چو موی بلندش گذشت از کمر          میباشد غافل ز حسن مجاز          چو پرکار ہر ابتدا انتہاست</p>

ز مونی سزا اندیشه و امیرسد	که سر رفته آخر بیامیرسد
حکایت	
<p>شنیدم ادب کرد مولای دوم      که سر گرم ترغیب اسباب بود      بفرمود کاسے پور معنی نظر      که یکبار من هم بحکم شباب      خضر زین او ارج الفت گرفت      هنوز از خیالش خیالم پر است      ز شویش کسوت مکش در دهر      باین پرده گر محسرمی بایدت      مشو مایل آب و رنگ و فریب      خضر تشنه مطلق اگر ای است</p>	<p>خلف راز او ضاع هسل رسوم      ببت گشا دشس گرفتار بود      بدین شغل باطل بیسج آنقدر      فتاوم بگرد اب این سچ و ناب      ز من مدتی ترک صحبت گرفت      جبین از عم الفعالم پر است      مباد این عبارت بسو شده نظر      کفین باید از جامه یاد آیدت      مباش از حضور خضر بی نصیب      کزان آب ظرف سقیمه تپ است</p>
مناجات	
<p>انھی حیرت سازم چه باشد      بدرمان مشبولی تا برم راه      من و حمد تو هیبات این چه نیست      سپندم ناله در بیا دارم      بجرم حرف چون کلک مفرسامی      دوروزی پیش تا مستی من      جبیم بود در نقش جبین کم      بکلمات قدرت آن خط آشنایند      برین بکت نقطه لوح بی نشانی      نمیدانم چه مضمون داشت آن خط</p>	<p>شکست رنگ آه از مرد چه باشد      چو در دم سوز گردد کوچ آد      شکست دل بچندین ناله نیست      بریز داغ دل من بیا دارم      ز بانم لغزشی دارد بنجاسی      بلالی بود ماه آستی من      کفی در نقش جبین آستین کم      ز لبس بالید پیشانی نماست      نوشتنی آنچه آنرا بود تو ای      که وحشت آشکارا نهان خط</p>

من بیدل همان نقش جبینم  
 شای کاتب از خط کی رود پیش  
 ز فہم نقطہ خود و ترہ نومید  
 نزار و نسبت حمد تو ادران  
 سراپا صفوہ خجلت بخارم  
 بگو ہم گر رساند سر کشیدن  
 جہا ہم محو طوفان حسم و بیح  
 بزنگی گر رسم گماشن فروشم  
 بداد این ہستی مہم رس  
 تو در آغوش و من داغ جدانی  
 ز جیب من برون آیک بی من  
 بوہم اندودہ ام ای ہوشیشتا

نگین گل کردہ از نقش نگینم  
 مگر کاتب نوید حرفی از خویش  
 چہ خواندستی خط مضمون خورشید  
 چہ نسبت خاک را با عالم پاک  
 بہ رنگی کہ ہستم سرسارم  
 ہمان چون مالہ پہانم ز دیدن  
 کہ یک دریا بنا لم تا شوم بیح  
 نمی گر نقش بندم بحر جوشم  
 تو ای ہستی بفریاد عدم رس  
 چہ باشد گر برون زمین پردہ آلی  
 ز من تا چند پنہان باشی ای من  
 بیح آودہ ام ای جملہ دریاب

## حکایت

شبہی داتسم سیر میخانہ  
 کہ عالم ہمہ کلفت الود گیت  
 درین عشرت آبا و کفت و شفت  
 ز قانون تحقیق آمد بگوشش  
 خیال تو مصروف فہم آوریت  
 دولت بکہ در فکر راحت کہ دخت  
 چونمبیز در امتحان آیت  
 طلسم ظہور است ای پخیر  
 ز دیر و حرم تا مقامات دل  
 بنای جہان بر سر آفتست

ز اندیشہ در دست پیمانہ  
 تب و تاب موج نیا سو گیت  
 ہمین وقف میخانہ عیش است  
 کہ ای ساغر رفتہ از چنگ ہوش  
 مائل نداری بگہ سر سر ریت  
 سراغ تسلی میخانہ یافت  
 ازین خانہ ہم دل بجان آیت  
 درین جا کان تسلی مسر  
 بچو شید جز رحمت آب و گل  
 در اوقات آسودگی تہمت است



<p>می عافیت وقف این جام نیست  ز ساز ظهور است میخانه هم  عیانست پوشیدگیهای راز  دل آندم که خون گشت می میشود  اگر نشه دارو آن خونهاست  ز بس رنگ گردید پیمان شد  چو خم مید پد نشه عشتی  که اینجا سر از جیب دارد گاه  فنائست مضمون این حرفها  سراغش خرابات بیرنگ و بوست  ز اسباب تقلید باید گشت  نه خم گل کندن قدح لی سبو  رزاحت نشان نیست یعنی زوای</p>	<p>طهور امتحانگاه آرام نیست  حرد را بغفلت مکن تهم  زخمهای این بزم راحت گداز  طرب صید کس مفت کی میشود  بمی نیز سامان عشرت کجاست  جلگر با سجون جفت میخانه شد  نه بین گیری از نشه راست  ولی عافیت کو درین عرصه گاه  شکست مصروف آن ظرفها  گر آسودگی مقصد آرزوست  چو خواهی بان نشه موصول گشت  درین بزم تا کی توان شد گرو  که تا طرف باقیست یعنی صفات</p>
حکایت	
<p>نو آموز نیرنگ عالم دوتی  صفا در بغل طبع بی کینه  گرفتار شد هر قدر بسیش دید  چو معنی نبفت از نظر مای خلق  بجیرت نظر باز صدر رنگ بود  در آغوش و همسی رفیق دگر  هم از خویش اندیشه غیر داشت  چو تصویر حیران تصویر خویش  تو گوئی ولی رفت از سینه اش</p>	<p>یکی غافل از رنگ ما و توتی  ز طاق سرا یافت آئینه  در آن آئینه صورت خویش دید  بو همیکه شکافش دای خلق  ز هر جلوه اش حسرتی می فرود  چنین آید با خویش عمی سر  کل و حدش ریخته غیر داشت  چو گیسو گرفتار ز بجز خویش  که ناگزیر رفت آئینه اش</p>

زوار ناله در جیب آرام چاک  
 شکست دل انگیزت طوفان آه  
 ز بی طاقتی با پر سوش تافت  
 نفس خون شد و ناله ماند از صدا  
 رفیعیان که این رمز دریافته اند  
 که امی بخود آن لوح آئینه بود  
 گر آئینه دیگر آرمی بکف پ  
 طلب پیشه را بعد تفتیش کار  
 ز رمز تو هستم خبردار شد  
 خجل کردش اندیشه و هم خویش  
 بر رخ انفعالی کندش شش نقاب  
 و گرتا نفس بر لبش راه داشت  
 بهر جایش آئینه گشتی دو چار  
 یکی گفتش این فعالیت چراست  
 چو زین صفحه خواندی بچندین نیا  
 نه زین گل چمن رونما داشتی  
 نفس زد کز او نام غفلت مهر  
 نمودم بوی هم آنچه نتوان نمود  
 کنون شست زنگ خدا دایم  
 یقین شد که در بحر اسرار من  
 مرا گر چه با من بدل می نمود  
 تا شای خود غیر خود گشتن است  
 ز بس و هم دارد دوی پرور

چو اشکت از طمیدن بسر کرد خاک  
 جهان شد بچشمش چو مرقا کن سیا  
 نشانی ز کم کرده خود نیافت  
 کسی یارب از خود نگردد جدا  
 معنائی از حجب در شکافتند  
 که هم بر تو نقش تو و امی نمود  
 همان جلوه بایست کشید است صف  
 چو گردید تحت سیق آئینه وار  
 ز خوابی که میدید بیدار شد  
 بنا لید در ماتم منم خویش  
 که صد آئینه از جبین زد بر آب  
 ز تمثال آئینه اگر اه داشت  
 نگه را ز مرقا کن گرتی سجا  
 ز آئینه زنگ ملالت چراست  
 خط اعتبار است ز رنگ با  
 نگامی بخویش آشنا داشتی  
 دمی چند با غیر بردم بسر  
 فرودم بجویش آنچه نتوان فرود  
 بنای اثر نامه ما دانیم  
 همان بود آئینه دیوار من  
 بیگانه ای من خصل می نمود  
 چو آئینه با خود دور و گشتن است  
 بخود تا نظر کرده دیگر

چه لازم کشد تہمت رنگت و بو دو باشم چرا چون معبسی یکم	بہار یکہ صافست مرآت او مگل باغ وحدت کنون پیش و کم
اشارات	
چو فرگان گسستہ رنگ خواب ہم بر اندیشہ وضع قانون ز دم ز ساز و گز نیز سر میکشد بہم بستن اینت در نار صیت کسی محو تفضیل باشد چرا خروشید ساز نوای یقین مثالیت از عالمی عتبا فروند یک عمر در زیر و ہم کہ شاید بگرداند این نغمہ رنگت بمان یکت نواداشت این جملہ سنا بکثرت ہمانست کا مذراحد خلل نیست در وحدت مقبر بران نغمہ نتوان فکندن نقاب چو بہتری نغمہ وحدت است نیایی مگر یکت طیش موج زن طلسم است موضوع یکشعلہ آہ ز چندین زبان یکت سخن آشکار ز صدراہ مقصود یکت منزل است	سحر گاہی از چشم بیدار فہم نگہ داری از پردہ بیدون ز دم گزین پردہ شور کہ بر می کشد درین صورت آئینہ کار صیت زا جمال اگر گل کند مدعا بمضرا بی فکر عرفان گزین کہ ترقیب این شخصہ سحر کار نوا آزان میان ساز قدم ملاش دوئی زو بعد تا چنگ حقیقت نشد مختلف از مجاز پس از امتحان شد یقین کان عدد ازین اعتبارات کثرت اثر با فسوں این تار و پود سراب کہ این رشتہا مجمع کثرت است بچندین عروق و پی اندر بدن چو قانون دو عالم باین دستگاہ بصد برگ و رنگت نوشعلہ کار ز صد حرف یکت مدعا حاصل است
اشارات	
نی و بدور کوشہ محفلی	زار باب تحقیق صاحب دلی

که افتاد از آغوشش مطرب جدا  
 نه سر تا قدم حسرت آواز زده  
 جرس رسته ناله بکسیخته  
 دل تا فرورفته در چاک و سب  
 صلا داد کامی محسوران شعور  
 جهانی درین واحدیت نواست  
 نگر و دعیان بیجان و شکی  
 درین هر یک افعال و آثار کم  
 خروش طشهاهی فعل و اثر  
 ظهورش در آغوش ربط هم است  
 و گر نه چو دف زین همه پیش و کم  
 تب و تاب هسنگامه عتبا  
 درین بزم گر مهر و گر کینه است  
 نتایج بهره‌ها اثر ریز شد  
 دو پاکت چو شد متفق کثرت  
 زبان از دو سو تا نه غلط بگام  
 نباشد اگر ربط لوح و قلم  
 ز کیفیت باده بے باوه خوا  
 غرض موجهسای محیط ظهور  
 مپندار بر روی هم میزنند  
 اگر عرض اعراض و گر جوهر است  
 نیابی درین بزم دانش گذار  
 منی اعتبار جبهان تو نیست

نه برکن طپیدن نه ساز صدا  
 طرب رفته و مانده خمیازه  
 قدح سرنگون گشته می رنجته  
 سری لیکت بر زانو می خاک و بس  
 مباحثید غافل ز وضع ظهور  
 که از هر شئی وحدتی جلوه راست  
 ز تحقیق هر یک بغیر از یک  
 چو دریای خوابیه در قمار کم  
 که دارد ز قانون قدرت خبر  
 اثر یک قلم در دوئی مدغم است  
 نه خیزد نوا نی بیکدست هم  
 زامداد یکدگیر است آشکار  
 نمودار عکس دو آئینه است  
 ز ربط دو واحد اثر خیر شد  
 دو کف تا بهم میرسد شهرت  
 خموشی است ساز ظهور کلام  
 محال است در جلوه آید رقم  
 نه از نشه جو شد اثر نه ضما  
 کز افعال و آثار دارند شو  
 ز وحدت بوحدت قدم میزنند  
 نواهای امداد یکدگیر است  
 یکی را بغیر از دوئی برگت و ساء  
 سر و برگ اثبات وحدت نیست

یکی بی دومی باب تمیز نیست	توئی گریبناشی منی نیز نیست
حکایت	
<p>شنیدم حرفی ترخم پرست      ز بیطاقی ترک اسرار باز      بصد احتیاطش ز جابر گرفت      نصیحتگری گفتش ای خود پسند      بخدمت کای دشمن عافیت      پیچ و خم این خموشی بساط      مباد اسرار رشته بر هم خورد      که مارا بضاعت جز این را نیست</p>	<p>به طنبور ترکی رسانید دست      برون جست چون نغمه آرماسا      چو چشم از مژه زیر چادر گرفت      برین یکدو تار اینقدر بخل چند      شهید بلایت نذار و دیت      مدوا ز کف آینه احتیاط      طرب فرصتی یا بدو روم خورد      اگر بگسلد رشته آواز نیست</p>
حکایت	
<p>ز گلزار معنی یقین پیشه      بگرداب زوموج اندیشه اش      جنونها بسامان زنجیر یافت      بهر گل زمین شوق سرداده بود      ز هر عضو شان دسته بندی کرد      بفرنگ هر یکت گره ناله      ولی هر قدر رنگ پیش گرفت      فرورفت چون نی بجیب نیاز      چه افسون درین پرده تاثیر کرد      ز قانون تحقیق بی قیاس و قال      که اینجا غبار خم و پیچ نیست      شراری بدمان حس بسته اند</p>	<p>دوانید در نیسان ریشه      گره گشت پیچیدن ریشه اش      خروش قیامت ز ملک گیر یافت      نهالی که صد ناله آماده بود      گره گشته چین کندی دیگر      شر و وحشتی برق دنباله      صدائی ازان بنیوایان نجست      که یارب چه سحر است این برگ ساق      که خاک اینقدر ناله تسخیر کرد      نوای خیالی بر افشا ندبال      بغیر از تخیر و گره هیچ نیست      بدوش خیالی نفس بسته اند</p>

نه آشوب خار است اینجا خس  
 بقدر پر افشاندن فرشته  
 که آیا مقیمیم یا مسرویم  
 تحیر گرفت است و امان ما  
 بپندار بیدست و پامانده ایم  
 تا تل گره ساز او نام تست  
 تا تل اگر عقد ایجا نیست  
 چو آهنگ فی تا بر آئی ز خویش  
 که یکدم به تحقیق خود ریشه کن  
 تا تل بفر خود افتاده است

همین ناله میروید از خاک و بس  
 کمین کرد و در طبع ماحی برقی  
 باین بنجو دیبا کجا میرویم  
 که گردیده و امن گریبان ما  
 زمانی بداندیش و امانده ایم  
 بخود هر قدر و ارسی دام تست  
 جهان ناله و ناله جز باو نیست  
 بصد جا گریانت آید به پیش  
 کجا میروی لختی اندیشه کن  
 و گرنه صد سخت آزاده است

## حکایت

شبی روح مسورم آمد بجواب  
 که در خلعت آبا و عجز وجود  
 محال است و دیده اعمت با  
 نیاید به تقیید اطلاق راست  
 زمین آسمانی کند حیرت است  
 تقدس زبان شنیده بیان  
 که ای سخته اعتبارات خام  
 زوات احد اسم چند می مید  
 صفائی کز آسما زنده راه فهم  
 عیان نیست زین گفتگوی هوس  
 چه اسم و صفت نغمه ساز غیب  
 جهانی ازین نغمه ممتاز شد

تنبأ پرسشش نمود اضطراب  
 نفس سرکش دعوی حق چه بود  
 که گردوز امکان و جوب اشکار  
 نشاید رمی عالم تا کت خواست  
 ره بجز ساحل زند خلعت است  
 باین رنگ شد آگهی تر جان  
 مقید چه رنگ است و مطلق کدام  
 زهر اسم کیفیتی شد پدید  
 تو خواهی یقین بشمر و خواهی هم  
 بغیر از یقینی که و هم است و بس  
 تو هم غباری ز آواز غیب  
 صدای جرس کاروان ساز شد

<p>دمی کاین جرسها ز آواز ماند  ازان نغمه های خیال اعتبار  دوروز نفس شوخی اظهار بود  بیکبار حق گفتم و حق شدم  ازان معنی بی نشان دوریم  نفس دار از امتحان دم زدم  تختیل زمانی گل افشاند و رفت  کنون است یازی که من کسیم  نگاهی که درو هم زار تیر بود  بساطی که تا دم زنی بر هم است  غباری که از ارواح و اجسام بود  یقین دان که در عالم قیل و قال  با سیمکه خود را توانی ستود  درین بگر پر کسوت ما و تو  ز بر موج پیدا ست شور و گر  بوقت خموشی ناید عیان  اگر شوق منصوریت نیست میش  به تحقیق این جلوه بی نشان</p>	<p>همان شوخی کاروان باز ماند  نواسته ز منصور آمد بیبار  زگرد من و ما نمودار بود  مقتد ز خود رفت مطلق شدم  نبود است جز اسم منصوریم  هوس نسخه بود بر هم زدم  گلی در نظر رنگ گرداند و رفت  کجا ییم چه بودم کیم چیستم  که میگفت منصور و حق گو که بود  همان اعتبارات پیش کم است  همین نام بود و همین نام بود  بصد رنگ دار می ظهور خیال  رخیب همان جلوه گیر و نمود  زبانهاست چون موج در گفتگو  ولی جمله از شور خود خنجر  که در کام دریاست چندین بان  چه دریایی از شوخی راز خویش  نگاهی است در چشم قربانیا</p>
حکایت	
<p>ببازار شد ابعی خنجر  ز بقال پرسید کای و تار  بمانا که این بیغنه های سنگ  بفندید بقال کای بی خسرو</p>	<p>که و مای خشک آمدش در نظر  بگو تا چه چیز این چنین بیغنه داد  ز اجناس قیل است یا قسم رنگ  درین پرده چندین تو که میخور و</p>

نه فیست فی گرگ تخم خراست  
 قضا کرد در بیضه خرنهسان  
 دل ابله از حرفش آید شود  
 سر خشک مغزش بسودار سید  
 نهال هوس تا شود گل فشان  
 شتاب هوس گشت خاک رنگ  
 ولی همچنان میکشد انتظار  
 سحر گاه بی از اقتضای گفت  
 کدوی معلق از آن تند باد  
 قضا را یکی طوطی خوش نوا  
 چه شور شکست کرد و ساز شد  
 بیکیارگی ابله از خویش رفت  
 گمانش یقین شد که از تخم خر  
 قیاسش نقاب تسلی شود  
 قیاس خرد آن نیز بر میدهد

که چون بشکند جمله بال و پر است  
 هجوم پرافشانی طوطیان  
 به تخم کدویش وطن کرد مؤ  
 کدوی بصد زخ گوهر خرید  
 شاخ بلندیش بست آشیان  
 نه بونی پرافشاند از آتجانہ رنگ  
 که تخم خورش طوطی آرد بهار  
 نسیمی به تندی وزیدن گرفت  
 سهو و ارزدوش شاخ او فشا  
 در آن سرزمین دشت سیر هوا  
 پرافشانی طوطی آواز شد  
 دل دوستش از یکدیگر پیش رفت  
 رم طوطیان میکشد بال و پر  
 ولی عقل داند که کلمی چه بود  
 باین رنگ عرض اثر میدهد

## حکایت

فضولی بآئین کار آگاهان  
 که من بار ما بید رنگ و شتاب  
 بر سم تجارت تا نزدیک و دور  
 زهر موج چندین طپش دیده ام  
 رسید است از فکر معنی نظر  
 ز من معنی بحر پوشیده نیست  
 جبابی اگر چشم واکرده است

بلاف سخن بود گرم بیان  
 بدریا سفر کرده ام چون جباب  
 چو کشتی بصد آب کردم عبور  
 بهر قطره چون موج پچید و ام  
 چو گرداب لغتشم بگنج گهر  
 درین نسخه حرفی نه فهمیده نیست  
 نگاهم در آن پرده جا کرده است



وگر جز رو تدبیر است آنچه عیان  
 بغیر از من این رمز طوفان ادا  
 بسا حل پرستان چه رانی سخن  
 درین عالم آب مستی اثر  
 کف و عویم خالی است از کرب  
 یکی گفت زین جمله سیر و سفر  
 که چون دیده آب دارد وطن  
 سراپا زبان لیک خامش کلام  
 طپش آب کرد مذخون در تنش  
 بر آشفت کاخ درین بحر ما  
 ز ماهی نشان جستن از ابله است  
 ز بحر بیایم گهر چیدن است  
 چو سایل نوای عنایت شنید  
 که من غافل از هیئت ما هم  
 سردگر بیان تو گیرم قیاس  
 سیاه و سفید جهان شعور  
 عیانی که هوشش فہمیدہ است  
 جهان از بد و نیک دارد بسی  
 شناسائی از نیست دام تمیز  
 بحکم ضرورت ز روی مثال  
 کہ ماہی ہمانست ای ہوشمند  
 کنون خویش را از غم آزاد کن  
 بچندید خلقی بر آن بوالفضل

منش با نفس دیدہ ام ہمعنان  
 بغواص فہمیدنی ما حسدا  
 کہ دورند از قعر اسرار من  
 زہر قطرہ دارم سراغ گہر  
 چو موجم معانے دریا شکاف  
 بگو تا زمانہ ہے چه داری خبر  
 ز داغست ہچون دلش میرین  
 نفس کردہ قلاب بچرخش کلام  
 بچون بستہ بال و پرافساندش  
 ہمان ماہسیم بو دیگر غذا  
 چنین علم درس کدام گہی است  
 ز ترکیب ماہی چه پرسیدن است  
 بعددش چو ماہی زبان کشید  
 ازین کیسہ بی نقد آگماہسیم  
 شوم از نشان تو ماہی شناس  
 فکند است صد جا بساط ظہور  
 ہمہ گر چہ ہست پوشیدہ است  
 چہ محرم شود گر نہ بیند کسی  
 بدست تو عنقا است عصفور نیز  
 لب ہرزہ گوشہ محبت سوال  
 کہ دارو چو اشتر و شاخ بلند  
 بین اشتر و ماہی ایجاوکن  
 کہ فی فسرع بود و نہ اصلش حسد

په تقلیدی برو و سوسی بکار  
یقین شد که جز حرف نشنیده بود  
حکایات مردم ازین دست گیر  
جهان بسکه باو هم وطن دو برو است  
بحیرت رو و از تاشا میرس

سراخام رسوائی آورد با  
چو مابی شتر نیز کم دیده بود  
عروج هوس زین سیرت گیر  
چو آئینه تیره اشفته گواست  
جنون بی نقاب است از ما میرس

## حکایت

رتحقیق اسرار بیگانہ  
که شور سخن پر مکر رشداست  
یکی گفت اگر مردی از اهل خو  
مجالست از جلوه پوشی نظر  
سخن بر لبست پشت پا میزند  
و دوا عش مگر تلخی اطهارتت  
کدام است جان آشنای سخن  
چه جان بلکه جان آفرین است بس  
بعا لم نه مردونه زن مانده است  
بفهمی اگر رملوح و قلم  
بفکر مخارج اگر جستجو است  
باین درس فہمت نذار و وقوف  
حقیقت درین پرده دار و خطاب  
بسر رشتہ و ہم دیگر هیچ

په تقلید میخواند انسا نہ  
دل از گفتگو با مکر رشداست  
بغیر از سخن حرف دیگر مگو  
بعضی خموشی بمیری مگر  
که سازت در این نوا میزند  
و گرنہ سخن جان اسرار تت  
چو مردان تنی گشت جای سخن  
نفسهای رحمانی اینست و بس  
ہم رفته اند و سخن مانده است  
بغیر از سخن چیست اینجا رقم  
الف اول و واو در آخر است  
کہ وہم است جز اجتماع حروف  
کہ گر چشم داری منم بی نقاب  
کہ غیر از سخن در جهان نیست هیچ

## اشارات

شبی در طر بگاہ فکر سخن  
در دل ز دم کاندرین خانه کسیت

په تحقیق پیچیدہ اسرار من  
در آئینہ ام جلوه شوق کسیت

<p>نمودار شد قطره دار زخون شدم تا در آن قطره چاک فگنم</p>	<p>بطوفان معنی درون و برون سخن گفت آهسته اینجا منم</p>
<p>حکایت</p>	
<p>بدشتی یکی از سکار افگنان رما کرد و دوز تیری رشت ولیکن نشد کار صیدش تمام گذشت آهواز دیده اش چون نگاه بره بود از خون صیدش چراغ بذوق طلب هر طرف میدوید که چون چرخ در جیب خود داشت پلنگ سوار سیابان را پتکین معنی جهمان و قار کدورت نگردیده پیرانش بگفت ای که بر خویش پیچیده که زخمیت گل کرده در سینه اش بر آورد و مردم معنی کمال یقین و ان که تیر خیالت خطاست در نیچانه صید سیتنه دانه دام چو آئینه بوشش گیرد غبار بهر جان نظر خیر گه می کند اگر بست آهوی خیالت و بس من این جستجو مانمودم بے</p>	<p>پی صید کرد آهوی را نشان که چون استخوانش به پهلوشست نیفتادش آهوی مطلب بدام جوان شد چو اشک از پیش سر بر و بدرنگ از نکبت گل سرخ قضار ابر وقت مروی رسید برون بود ز آئینه اش گرد نهنگ محیط دو عالم که از فرورفته در خویش چون کوه سا بدان صحر اگره دامنش درین رگدرا آهوی دیده شکستی است در رنگ آئینه اش که ای و هم صیا و دام خیال و گرنه درین دشت آهوی کجاست مگر اعتبار خیالات خام رم آهوان میشود آشکا صفت جلوه ما تیرگی می کند وقوع خیال محال است و بس ندیدم درین دشت جز خود کسی</p>
<p>اشارات</p>	

عشق از مشت خاک آدم ریخت  
چسبیت آدم تجلی ادراک  
احذیت بنای محکم او  
دال او مغز اول انجرام  
میرم آن ختم خلقت عالم

انقد خون که رنگ عالم ریخت  
یعنی آن فہم معنی لولاک  
الف افتاده علت دم او  
کہ درو وجد وحدت تمام  
این بود لفظ و معنی آدم

## حکایت

کو دکی نان بدست بازی داشت  
رفت ناگاہ نیچہ اش بگشاد  
گری برداشت طفل بازی گوش  
داد چون موج داد نالبدن  
پچو اشکیکہ از بن مژہ ریخت  
چون پدر مضر اضطراب شکافت  
گفت نان از گفت کہ غارت کرد  
مرد اشفت و رفت بر سر چاہ  
تا تا مل بطبع آب گکاشت  
بانگت بر عکس بند کہ امی ابلیس  
شرم دار از خود ای خیس و غل  
آب در خندہ آمد از لب چاہ  
از تو باشت التفات و عتاب  
طفل و بہت باین فسون انداخت  
زمین شعوریکہ در نظر داسے  
چند با خود خطاب شرم کنی  
تا چو آبت ہمہ زلال شود

بر لب چاہ لایہ سازی داشت  
نان برنگت صدف در آب افتاد  
اضطرابش گرفت در آغوش  
عوطہ زد چون گہر بغلطیدن  
در کنار پدر پیش انگیخت  
کف خالیش جای نان دریافت  
طفل سوی پیش اشارت کرد  
کرد ز آشفستگی در آب نگاه  
عکس آئینہ در مقابل داشت  
کہ خوری بہ کہ نان باین تلبیس  
کہ ز طفلان نان بری بحیل  
کای ز خوشت بروی غیر نگاه  
ورنہ در آب نیست غیر از آب  
کہ ترا از تو در گمان انداخت  
ہر چه گوئی بخود سزاواری  
بہ کہ خود را چو آب نرم کنی  
عکس و آئینہ مینا جمال شود

## اشارات

<p>ای تو ہم غبار و شست چمن      نه بصر اسے و نہ در حمنی      این وطن را بہر پریشانی      این نفس تار سے بگرد آثر      بہ نفس سچۂ حسنوں خیال      ہر طرف بال و ہم گشتانی      این نفس کرو و حشت سحرست      ذرہ تار از بس پریشانی      کہ درین عرصہ خیال قصا      رنگہای شکستہ ایم ہمہ      نہ ز دام و نفس نشان ایم      جو ہر جسم و جان ما پیش است      اگر این جہد خستیا ریاست      چند بنید امید یا بس طرا      تابگی باشد این پیش حسبی      گرد اندیشہ بس کہ حیرت بخت      ذرہ جیب است یار شکافت      نغمہ گشت و برون تار افتاد      کہ بو ہستی تنید و ایم ہمہ      غیر مانیت در قلم و قلم ہمہ      کردش رنگ عالم تصویب      جستن بنفش موجہای شراب</p>	<p>بہو امی طی کجاست و وطن      گرد اندیشہ نفس و سطنے      تنگ دارد غبار ویرانی      وطنی گشته است زیر و زبر      چیدہ دام درفشان دن بال      با نفس میروی و می آئی      این نفس آشیان وطن سست      گرد اندیشہ کریبانے      عمر باشد بخون طپیدن ما      بہو ابار بستہ ایم ہمہ      نہ سراغی ز آشیان داریم      نفس و آشیان ما پیش است      سعی محروم ضبط خویش چہ است      داغ بی آشیانی از پرواز      مرکز سح و تاب بی سہی      حسن تحقیق رنگ آئینہ رخت      رمر عربانی یستین دریافت      بنیہ داری بروی کار افتاد      بیج بر هیچ چید و ایم ہمہ      نقطہ انتخاب نسخہ ہمہ      بچہ و حشت کند کسی تعمیر      از چہ تب میتوان گرفت حساب</p>
--	---

<p>آفتابی ز پرده مآفته است  پیت آن آفتاب شعله نفس  ورنه این سازی سرد پانی  گر نباشد فروغ علم عیان  زنک او بام پرده عدمیم  در عدم ناز بهستی داریم  عدم آئینه است مآتمثال  در خموشی بجوم فریادیم</p>	<p>رمز موسوم می شکافته است  پر تو علم بی نشانی و بس  چه خیال است ما و پیدائی  دوره را کو کجاست نام و نشانی  هر چه گل کرده ایم مغنیم  در دل تا کن بستنی داریم  موسیسی میزند پری بخمال  بفراموشی اینت قدر یادیم</p>
<p>اشارات</p>	
<p>شوکت دستگاه هستی ما  چون هوا از طیش شکست بهم  محو شد شبم و هوا گردید  پیش ازین شبم خیال نمود  این زمان شبم هوا باقیست  پس با و از و پا و نقش و قدم</p>	<p>گاه شبم دمید گاه هوا  نقش پانی دماند از شبم  نقش پای صدای ما گردید  در نقاب هوا پر افشان بود  رفته ایم و نشان باقیست  تا کی اندیشه وجود و عدم</p>
<p>حکایت</p>	
<p>بود کمظرفی از خرد خالی  هر نفس بر کشیدی از لب با  عاقلی گفت این چه ابرام است  تا شا چین مباشش دلیر  تو سرشکی و بام مرگانت  شک هر که جدا شد از مرگان  تا شوی ایمن از برون خطر</p>	<p>خوش نشین نشین عالی  چون هوس از بن طبیعت خام  احتیاطی که خانه بر بام است  که مباد از حیات گردی سیر  ضبط اشک از مرده چه مکانت  تا بخاکش گسته گیر عنان  از لب بام گام آن سو بر</p>

<p>احتیاطش با خرار کشید که از آن سوی بام رفت بجاک خاک تاپرزند پریشان است خند و دارد جسون بانس با</p>	<p>بجز تا باین دقیقه رسید باز گشت آنقدر ز بیم هلاک ختم ناقص دلیل نقصان است بر چنین فطرت نازش ما</p>
اشارات	
<p>نیستی نقش حیرت آینه سار وسط اندیش پای نامفهوم و بن همه شوخی من و مایت پرده گوشش در نظر گیری بس که پیدا است دیدنی دارد از زبان حدوث میدانی که تمیزی نیست بر چنگ است قدم است اینکه میدید آواز نیستی بانگ میزند که منم شعله دارد صد اسپند کجاست</p>	<p>ای عدم زاوه وجود طراز اولت هیچ و آخرت معدوم در شکنج دوستی جایست کاش زین ما و من خبر گیری نه صدایت شنیدنی دارد در کس ما و منی که میخوانی حیف هوش تو نیم آبنگ است نقد فطرت هیچ و پوچ مباح تو بر آنی که من مقیم تهم در تو سامان چون چنگی است</p>
حکایت	
<p>سوق آرای طرز انسانی صحبت آدمیتی در کار سر زدن خلف از آداب صعبانست مستفید کمال وجه لغت تشبیه مانده ساز تعمیر ز نفس دید ضرور حرکاتش عنان سبب گردان</p>	<p>رو کمال انتظا و امکانی داشتند از طبیعت هموار نه نمودند در طریق صواب بشهود مراتب احوال تا قومی هم رسد نمانده جبد هر یک با احتیاط شعور آن یکی تا و بین بلغمه رسافر</p>

از رفسیق دگر برین انداز  
 کای سرپایت اعتدال ظهور  
 هم بچشم تو ای کمال گزین  
 پاس احکام خویش داشتن است  
 نتوان بود هوش اگر بر جاست  
 راستی تا دلیل کار کنی  
 گفت معذور دار و ندانم  
 بسکه دندان راست رفت بد  
 تو پندار که ادب دورم  
 در و پهلویم آنقدر گردانند  
 پس درین در نگاه چیرانی  
 در د عجزی مگر کنیم شفع  
 ورنه تا ساز صحبت است اینجا  
 حرف چندی که صرف انست  
 خاک گردیدن و نیا بودن  
 کاین طلسم را تب چپ و راست  
 کا و و خراز تکلف آزاد است  
 در مقامی که نام آدم نیست  
 لیکت آنجا که نسبت بشریت

لب گزیدن عتاب کرد آغاز  
 در کجالت چراست میل قصور  
 نخس سعد است در بیاروین  
 کم کم و بیش بیش داشتن است  
 بی خبر از طبیعت چپ و راست  
 حیف باشد که خست باری کنی  
 کرد منع ادای ار کام  
 بچشم مبتلای تهمت کرد  
 عاجزی کرده است معذورم  
 گزینیم غم بسیار مانده  
 سخت کاریت گشتن انسانی  
 تا بر اسیم از غم تشنع  
 نغمه بیک سر غربت است اینجا  
 چون تا بل کنی نه آسان است  
 نیست مشکل چو آدمی بودن  
 همه رنگت ضبط رنگ بلاست  
 بار بردوش آدم افتاد است  
 گر همه خرتوان شدن غم نیست  
 اینقدر نیز یک طویل خریست

## اشارات

حیرت او راق رنگ و بورقی  
 از غبار نظر و میدان خط  
 مژه گر قلم کشد پاکند

چیت این باغ و درگاه رمی  
 داغهای دلش سواد نقط  
 این ورقها که دام او را کند



از نفوشیکه لوح اوست هوا  
 شبنم این نکته میکند تکرار  
 آتش است اینکه رنگ میخورد  
 هر که از خاک سر کشید اینجا  
 ابرمالان که ای تاشانے  
 ثمر آب دیده است اینجا  
 صبح جوشان که ای نظاره کنان  
 ساوگی آکبینه دار و  
 انفعالی است در کمین نهال  
 این چمن رنگ کی برون زده است  
 احرازیت دست گاه شفق  
 از مزاج فسرده بیرون آر  
 میخروشند سر و تاشند  
 ناله ایم و ز خود گذشتن نیست  
 جوش گلپای آب و رنگ منو  
 باید اینجا نظر تبرگان دوخت  
 غنچه ما از فشار سینه تنگ  
 لاله ما عرض تیره رختی چند  
 سنباستان ناب و اوده هم  
 موی ما تم کشان رعنا نیست  
 نتوان سخن گلستان نمید  
 لاله زارت چشم کرده غلو  
 چیست آن بنو نشاط فروش

نیست روشن مگر سوا و فنا  
 کای هوس چشم ازین چمن برد  
 عبرت است اینکه جلوه میدانی  
 با عرق باید شش چکید اینجا  
 دست ازین رنگ و بونیالانی  
 خون از دل چکیده است اینجا  
 این چمن زار آئینه عسرون  
 عکس از چاک سینه دارد  
 که گداز آبیاریست بیال  
 عرق شرم فال خون زده است  
 کای نقاب خیال مازده شق  
 رنگ چون مال شد بگردون بار  
 که درین تنگنای غم بنسیا و  
 جز سوی خاک باز گشتن نیست  
 زخم چند است ما امید رفو  
 بر چنین جلوه چشم توان دوخت  
 زده دست نفس بدامن رنگ  
 خفته در خون سیاه بختی چند  
 پرچی چند خاک خورده هم  
 عبرت اینجا دلیل بیانیست  
 مرقه صد هزار رنگ شبیه  
 سوختگیهای کجیان هستند  
 مره چند خواب در آنغوش

<p>لیک تا چشم میسزنی بر هم بسکه وحشت طپیده است اینجا از گل و سبزه آنچه جلوه فاست زگرستان که عجزش مانیت کای یقین محسوسان صورت کما چه دهم جز شکست رنگ نشان</p>	<p>چون نگه برده اند سر بدم نفسی آر مید و است اینجا پرده بر پرده خواب غفلت است بصد آن سینه محو حیرانیت جلوه فیهان شاید اسرار چه نایم که رو برو است خزان</p>	
حکایت		
<p>دید پروانه مشرودنی داد بر باد نسیم پرواز جای آتش بفرق خاک فکن یک قدم حیرت و هزار روش هر طپش صد جنون چراغانش نیمه داغ و نیمه خاکستر یک پر افشانند از تو با عنقا که طپش میچکد زیر وارث که نگه ریخت رنگ مرگانت داد خاکستری بر داغ نفی همه داغ ز داغ پیچ میرس نقد فرصت ز دست باختم سوختن ز وصلای بیابانی در نیرنگ امتحان و ابود بشر چشمت از فشاندن بال کردم انداز خود نمانیجا</p>	<p>شعله جوشی بسیرا نجمنی برده چون اشک سر بچیب گدا کرده شمعی بدامنی روشن داد یک بال و صد هزار طپش بهر نفس صد هزار طوفانمش آتش ماست رنگ اثر گفت ای آشیان طراز فنا چه فرودن دمید ز اندازت چه تحیر گرفت دامانت عجز طاقت سجاک سود کفی که ازین شعله تاب و پیچ میرس بفسون هوس که اختتام دوشم از اقصای بیابانی شب چو آئینه تاشا بود جوش پروانه داشت بی اجمال من بحکم جنون اوانیها</p>	

<p>گفتم آب رخی برم ز گداز      داغها گل کنم بان ناموس      بهوس شعله عشق سرگیرم      ترسیدم بفرصت سرکش      ماهان بال سوخت پروازم      حکم طاقت دگر نبردم پیش      آن فصولی بگردم چید      بعد ازین ناز هستیم رقی است      نه ز شمع و نه از لکن داغم      آتش مرده است من بجای      از پیش زور بر جنون آرام      کس چو پروانه دردناک سوخت      هر کجا ندای عشق فناست      نقد جنسی که ما و من دارد</p>	<p>خاک گردم بصبه تا تل باز      که زیروانه وا کشم طاوس      بال از موج شعله برگیرم      تا بال دگر ز غم آتش      بر همان رشته ختم شد سازم      داغ کشتم ز خامکاری خویش      بال دیگر و بال من گر دید      پرشانی چکیدن عرق است      بعد از سوختن داغم      دامن میسوزم باین کیال      شاید آتش ز خوبرون آرام      که آتش رسید و پاک سوخت      غیر تعجیل هر چه هست خطاست      همه کیب رسوختن دارد</p>
اشارات	
<p>چیت فقر و غمناهی ملک وجود      که کسی در قلم و اظہار      زین ہو اگر کند جذبه دل      زندگی مایه دار گنج بقاست      باز تا آن هوای جلوه سبب      فقر میجو شد از مزاج غما      هر نفس زین حقیقت بیرنگ      لایزال از کینگی آثار</p>	<p>انتقال تخیل مشبو و      نیست بر عزل و نصب آن غما      میکند منصب نفس حاصل      عالمش زیر دست حکم غماست      میگذا روت قدم برون از لب      اینک آئینه بقا و فنا      غدر وید است بی شتاب و درنگ      پرشانت موج این اسرار</p>

<p>دانهاریشه است وریشه نهال نشنا سد مگر تعین ذات شاهد حال و شیشه دروست است</p>	<p>همه جا از تجرد و امثال آگهی کو کز انقلاب صفات اینکه هر کس سباغری مست است</p>
اشارات	
<p>تا سحر چشم بر تخم فروخت به که لختی بخواب آسانی باز کو فرصتی که باز کنم این واو غیر حال و استقبال وضع آرام حال راقب است میکند خویش را تصور این که چو او آمد این منی ماند وحشت آرزو تصور مفهوم</p>	<p>آن یکی شمع مجلسی فروخت ناصری گفتش ای تاشانی گفت گر خود مره فراز کنم نیست در جلوه گاه نقش کمال یا و آینده گر همه طرب است اومی زاد با هزار آئین اینکه خود مغتسم از ان دانم و هم اینست لیک نامعلوم</p>
اشارات	
<p>هر کجا وا کشیدی آرام است میکند تا بسینه پالمات آبروی صفای حال مریز تاک تا میشود دماغ کجاست مایل آنقدر خود بیشمند در قیامت مگر رسند خویش</p>	<p>زین بیابان که وحشت انجام است لیک گرد و فریب آما لت امل آینه است کلفت خیز نقد کیفیت فراغ کجاست این طبایع که غفلت اندیند که اگر بازگشتی آمد پیش</p>
حکایت	
<p>هوس آماده باغ و سبزی داشت به قاعی لبند ببال گشود تا سجا نیکه رنگ طاقت باخت</p>	<p>مرد کی طبع ناشکیبی داشت زاغ سبزی از ان میانه ربود آن حنیس از قعای او پخت</p>

<p>بسکد دودش فروگرفت دماغ  دیده کوشش ندارد اینچاره  جان شیرین به تلخکامی داد  ای ستمکار وضع بیکاری  بہچکس راز کلفتت غم نیست  خواه ماتم فروش خواهی سوا  رحم بر حال خویش باید کرد  تو بوی کز اوج جاہ اسفت  گشته باشد درین بہار ستم  کاری از دست رفت کار و گر  بادہ واری زور و ظرف منال  مثر باغ شوق بسیار است</p>	<p>شد جهانش بدیدہ یکت پرزاغ  از غضب خویش را کند بچاہ  باغ و ادا گت جملہ رفت بان  سنت بر خود است مختاری  گر میری دماغ ماتم نیست  ہم ترا چارہ خود است ضرور  مرہسی صرف ریش باید کرد  نیت از عقل گر بچاہ انقی  سیبی از باغ اعتبار تو کم  عالمی دیگر اعتبار و گر  چینیت گر ہم شکست سفال  یعنی اسباب ذوق بسیار است</p>
اشارات	
<p>دخمہ است این بساط گرد و غبار  بہر کس اینجا دماغ می سوزد</p>	<p>من و تو جملہ نقش لوح مزار  بر مزاری می چراغ می سوزد</p>
اشارات	
<p>بہر رنگ آفاق حرفت و بس  حقیقت کہ آن بومی ما و من است  چہ مقدار بیابان ظہار شد  در انسان نمود اگر دیدنش  درینجا معانی چہ و کوصور  فریبت یکسر نمودار کیت  زباوی بیادیت عرض پیام</p>	<p>نفس در عبارات صرفت سب  چوبی پردہ شد حرف پیراہن است  کہ آخر در انسان نمودار شد  بہ تحقیق خویش است چچیدنش  حباب است از خود بر آورده سر  نخامیزند موج اظہار حسیت  تو همچون نفس بر نفس میخرام</p>

<p>ازین پیش حیب تو هم مدر همان در خفای دوام خودی چو هموار شد طرف و مظرف هیچ</p>	<p>نفس اصل تست ای ز خود بخبر بهر جا تجسلی پیام خودی فاداست در رشته و بهم هیچ</p>
اشارات	
<p>جهد سرمایۀ نامل چند نشوی مرده تن آسانی چشم و اگر ده تعافل نیست مانیہ اصل خویش را در باب یعنی آن بو که مرزد از گل عشق که زا اصلا ب ریخت در ارجام و اطمینان قدر که خون گردید ریشه کرد از رنگ و پی اندازش تا بر آفت رنگ اعضا ریخت بود یک عمر گرم سیما بی گشت آینه خفا اظهار گلشنی مایه دو عالم رنگ بست بر خویش نام انسانی نه به پیری ز اضطراب آسود گل اگر گشت بال و پر گردید همه آینه حقیقت رم که بچندین خیال میسبازی صبح هنگامه هوس شده کو هسار آفرینی از آواز</p>	<p>ای تر و نسب تو کل چند در تردد سرا می جسمانی زندگی پرده تو کل نیست بهوای فسردگی مشتاب نفس غنیچه نامل عشق از خود افشاندهت آرام در رحم کففت فزون گردید خون هم از بسکه شد پیش سازش رگ و پی نیز اضطراب انگیخت عضو لا از هجوم بیستابی پس بر افتاد پرچه اسرار شد نمایان ز پرده نیرنگ کرد از ما و من گل افشانی نی ز طفلی مبهدا من غنود غنیچه تا بود فال رم میدید پیش صبح و طفلیش شبندم تو هما بوی غنیچه آوازی این زمان شعله نفس شده نفس ایجاد ی از پر پرواز</p>

<p>بفسون سازی از خیال هوس منزل و جاده تو در کوچ است کار صاحب نفس فسرودن نیست صبح ناگرومی از نفس دارد نفت یک قدم پرو بال است هیچکاهت نبوده دام قیود تام احسن آنچه در کار است</p>	<p>کس نفس را نگر و دست نفس آرزوی فسرودنت پوچ است که فسرودن بغیر مردن نیست بال افشاندن در نفس دارد ساز آئینه جوش تمثال است بعد ازین نیز هم نخواهد بود پرزو نهایی رنگت اسرار است</p>
اشارات	
<p>انبیا صاحب دعوت بودند عمرها از اثر سع و فاق تا تو زان شیوه مکرم گشتی گر جنون رسم هدایت میداشت و گر این وضع بقانون می بود غافل چسبند که دور از خروند هر کجایی ادبی عریانیست طفلی هست در آب و گل شان بسته از طینت او نام نسب چقدر پیرهن شرم درد تا کجا هوشش شود هرزه عمان رنگت سودا که سراپا رنگت است نیست در عالم دانش مرغوب تو ازین قوم چه الفت دیدی میر و دیدن این قوم خراب</p>	<p>صورت و معنی الفت بودند عرضه دادند طریق اخلاق غولیت محو شد آدم گشتی جذب در خلق سرایت میداشت همه کس امتت مجنون میبود بهوس معتقد دام و داند بهم این بخردان دو کانیست کز مجانین بشکبند دل شان کم با خشن شرم و ادب تا نگه جانب عریان نگرند که دود در پی وحشی صفیان صافی آئینه از آهنگت است صورت وحشت و تالیف قلوب که زیارت که خود فهیبی شرمت از دیده از دل آداب</p>

چشم ازین غیرت بی پرده پوش نیست گر قدرت عریان پوشی	تا غبارت نبسد صافی هوش مانعت کیست ز مرگان پوشی
<b>مثنوی</b>	
<p>آدمی فطرت و قطره نام هر قدر محو معنی آهنگی است عالمی شوخی نفس دارد لیک موزونی نفس و گراست فیضها در کین حسرت اوست گر بوزنیت دهد و شام باجابت دعای ناموزون سرو اگر کج دهد درین گلزار خاک برفوق شمع بجیت بند نفس خلق اگر رسد بر غ زین سبب کز درشتی آهنگ عمر باشور این فرود بساط اعتدالی ازان میان زوجش شیئه ساز ما رسید بنگ بهر صدرنگ موج و قطره شکست هر که موزون نباشد انسان نیست طبع موزون نکبوی عملی است حسن این شاید سراسر ایا ناز بتکلف حنا بچنگ نه بست تا نفسها سوخت سعی کمال</p>	<p>نیست روشن مگر ز لطف کلام دل محیط جهان نیزنگی است از سخن باد و در نفس دارد آن نفس نیست مطلع سحر است نوشها تابع مقدرت اوست مر جا چینی از خواص عوام جز بنفرین نیست و مقرون بقبول نظر ندارد بار که موزونیش ز ریختن اند زنک آئینه است با چراغ لطف موزونیش ز ریخته رنگ گاه تفریط داشت که افراط تا با انسان رسید و در خروش کاین نوا گشت انتخاب نه رنگ آنچه موزون فدا گوهر بست فهم نیزنگ معنی آسان نیست از عطیات فیض لم یزی است جلوه گرفت خیر بخلوت راز تا دلی خون نکر و رنگ نه بست غرفت آئینه بچنگ خیال</p>



خوشتن ناید از میان بروا شت	تا نقاب از رخس تو ان بروا شت
مثنوی	
<p>نه همین عقل راست سیر کمال  واقعان عرض حال می بینند  عقل از فکر خیر و شر مست است  گر چه نظاره سازش اندازیت  عالمی راست با هو اسرو کار  خم و یخ محیط استعداد  بر گل آساخت خفته درنگی  بجز اگر موج کف دهد سامان  یخ جا پای سعی در گل نیست  از نوا مای اعتبار میرس</p>	<p>جبل هم میزند پری بحیال  خوا بنا کان مثال می بینند  غافل از طبع خیر مست است  مژه بسته تیز پروازیت  سنگ هم می پرد بهال شرا  کرده صدر رنگ دام موج ایجاد  ساز هر رشته مست آهنگی  ساحل از گرد میکند طوفان  جاده هم بی سراغ منزل نیست  رنگ با دیدی از بهار میرس</p>
مثنوی	
<p>ای ز الفت بخبر ما از تو ایم  انکه بالنت آن توئی بسیار باش  گر معیت حرف را ائیت ست  شخص واحد چون زبان آرد گفت  چون زبان و گوش اسمای دوست  و نمودن غم سیرانش میکند  پس درینجا ما سوی حرفت بس  ای غرورت شوخی آبنگت خوش  گر شکفتن تو ام طبیعت فتاد  ورد می چاربت سازد حزن</p>	<p>گر بدانی ورنه دانی ما تو ایم  خواب تا کی اندکی بیدار باش  نیت ائیت همان عینیت است  هم بگوش خود سخن باید شفت  سمع و نطق خود تا شای دوست  گفتگویت این تقاضا میکند  قرب و بعدت هم خود حرفت بس  رنگ عجزت نقشی از رنگت خوش  نوبهار برگ عیشت کم مباد  ز کس نازی و محمودیت این</p>

<p>ای شکست چینی از دامان راز غفلت خلوت که و عرض ظهور محرم جیب تا مل نیستی</p>	<p>اضطراب جنبش مرگان ناز ظلمت رنگ تعافلهای نور تا بدانی این قدر پاک نیستی</p>
مثنوی	
<p>اندیشه غیب ما شهبود است در غیب و شهبود ما دوی نیست</p>	<p>مرآت خفای ما نمود است حق تابع مائی و توئی نیست</p>
حکایت	
<p>ابلیحی راز طبع چهل فسون خاک و خشتی بدست می آورد مذعا آنکه میکنم بر پا انهمه باز بر زمین میرنجت مدتی زمین ادای پوچ و خیال بود از آتش محال اندیش آن یکی گفت ای هوس مزدو آنچه سود است کز تو دو و آنجخت چه جنونت درید جیب هوس خشت و گل نقش صفحه خاکست سطح اعلی که جز لطافت نیست خاک گرجام پرخ پماید چند بردارد از تو ای غافل تا بچی باشد از تو ای مردود گرچه سعی تو کامل افتاد است بکمین بلند کے ہمت</p>	<p>جمع گردید ابلیحی بجنون سوی گردون حوالہ اش میکرد بسچو گردون عمارتی ہوا خاک بر فرق غفلتش می بخت داشت گرد تو روش پامال سنگسار ہوس طرازی خویش سنگ بیامی عمت بار شعور و این چه خونت کز دماغ تو بخت کہ بہ خاک می فشانی و بس زمین کہ ورت دل ہوا پاکست قابل ہمت کثافت نیست نیست ممکن کہ بر ہوا پاید لوح صاف ہوا خط باطل و امن آسمان غبار آلود مذعا سخت باطل افتاد است میکنی جان بہ پستی و لت</p>

اگر ایستاد جہت و بس  
گیرم انداز کار شمت بلند  
خاک مکاریست این نہ با خبری است  
استیازی کہ در چہ اندازی  
سرمہ از سواد عبرت گیر  
گر گنہ نیست داغ کو تا بے  
ای غبارت ندیدہ نور نگاہ  
چون نگہ از غبار بردارے  
انفتد دور غبار جا کردن  
عبرت از سعی ہیئت دور است  
شکن این پردہ چشم بالا کن  
ورع سروج نگہ اشارتہاست  
اہل انداز عقل نپسندید  
کامی نصیحتگر اینقدر مفروش  
اینکہ اعلیٰ منزہ از ادنی است  
ابرہا کر نتایج خاک است  
گر ہوا سنگ بر نمی دارد  
آخر این خاک و خشت ہم شاید  
در مشقت ستمی دارم  
قوت طالع گر گنہ نظرے  
پس بدنی خیال بسیار است  
خواہ جہل است و خواہ دانائی  
عقل ہر چند جز فضایل نیست

از تو بالا تراست سعی کس  
لیکت زین پیش و ہم کار بسند  
ریش کاوی و پیش کون خریست  
انفعالی کہ ہرزہ بردارے  
خانہ چشم ہوش کن تعمیر  
بر فلک نہ بنای آگاہے  
کو ریت جو ہر حضور نگاہ  
چون غبار از نگار بردارے  
نیست جز مینع چشم واکردن  
کہ نگہ زین غبار دور گور است  
دستگاہ نظر قاشا کن  
مژہ برداشتن عبارتہاست  
ہچو خریش پیش بانگ دوید  
جہل سرمایہ خرد مفروش  
سند دعوت بگو کہ کجاست  
از چہ سیار اوج افلاک است  
انفتد رزالہ از چہ میبارد  
ہمچو ابر از ہوا فرو ناید  
باتر دوتو تکلے دارم  
سعی بیودہ ہم و بہا تری  
ہیوس عالمی گرفتار است  
لیقلم پیش خویش بر پائی  
جہل ہم خالی از دلایل نیست

<p>دوری حق شناس از باطل عالم شک و گریختن و گریخت</p>	<p>لیک زین جاوه تا بان منزل آسمان دیگر زمین و گریخت</p>
اشارات	
<p>گل خود روی باغ محسوس سر بر بردلی گداختنی پیکر فرشتش ناتوانانی پای شوقیکه رفته رفته رفته شعله اما تمام خاکستر شورش آهنگ نارسانی و بس ناتوانی و کوشش جاوید کلمات تصویر آرزوی محال صبح تهمت شکار گرد نفس موج آبی که نم چنگش نیست اشک اگر بود بی چکیدن مرد وای آنکس که عشقش آئین است</p>	<p>عاشقی صیت داغ محرومی یکفلم رنگت لیک باختنی پنجه نام امید گیرائی لب عرضی که مرده گفتارش همه پرواز لیک ریخته پر جهدش انداز نارسانی و بس نامیدی و یخبندان امید ساز موهوم نغمه زار خیال دام خمیازه صید دست هوس جوش خونی که بیج رنگش نیست آه اگر بست هم بدل افشرد قطعه کوتاه عاشقی نیست</p>
حکایت	
<p>بود ویرانه بساط کین در چه عالم فشرد و چنگال ناتوان کیش عجز کوشا نند من درین ورطه شان پناهموس همه را سود خویشتن منظور نیست بر سود خویش دسترسی</p>	<p>گر بزار طبع حرص کین آن یکی گفتش ای پنگت خصل گفت اینجا ضعیف موثا نند تا نه بسیند آفت کر کس زین نسق در طمع ساری ظهور لیک تا لنگر و زیان کسی</p>
اشارات	

گرچه انسان بکشت زار حسد  
لیکت گندم مثلاً لها دار و  
خوشه اش بی بسته در طبیعت خاک  
ریشه اش راز جید فتنه اثر  
فعل نگشوده شکست احساس  
وضع آغوش لیکت ربط شکن  
بیضه و خنده کاری قفسش  
چشم لیکن ز مار دل جوشش  
بخیه فرسامی چشم دوخته  
لب سوزی ز هم جدا کردن  
از همین پیکر شکسته نقاب  
صدره از انقلاب برده سبق  
مدچنانش ز فندوق تا بقدم  
گندم است آنکه تا بستم کرد  
آن بستم بعرض فصل مذاشت  
تیغ بود آن بستم غفلت  
برق تشویش خرمشش گردید  
بیضه بال و پر طپش و اگر کرد  
زخم بالید عاقبت خون شد  
غیر نریگی آنچه است خیال  
اول آینه منی پروا خست  
آخر این آیشار نشو و نما  
غفلت و آس که میتا کرد

دارد از صد هزار دانه مد  
قفس و دام بالها دارد  
محل راز کجیا ن دل چاک  
نقب کاوشش عروق تا بتر  
عقد نیم باز و صد و سوا س  
فتنه مرده چون حقیقت زن  
محمل و سینه چاک جوشش  
خالی اما به تنگ آغوشش  
لخت شمع فتیل سوخته  
فتنه گرم چشم و اگر دن  
کشی آدمی شسته در آب  
زیر و زیر هم کی پل ذورق  
عرض بیک کوجه اغزش آدم  
موج صد تاب و تب ملاطم کرد  
جز دم صبح تیغ وصل مذاشت  
که بریدش ز نسبت وحدت  
شکن چین و منشش گردید  
منزل آفتت جاود پیدا کرد  
دیده مرگان گتود و مخبوان شد  
داشت این دانه پریشان بال  
بعد از آن شکل آدمی پروا خست  
خوشه از فسون نفس و هوا  
ظلمت و نور آشکارا کرد

از چه شد نسبت جدا شویا وصل گندم بعقل ناید راست دل وحدت دو نیم کرده اوست	بندگی پیشه شد خدا نیبا آن جدائی ز صورتش پیدا عرض کثرت ز چاک پرده اوست
---	---

## اشارات

گر چه عزلت حصار آفتهاست خواه در بحر خواه در ساحل التفاتش همه ستم کوشی از فنون جنون ترانه او هر قدر جام انتظار کشید کرد شبها با انتظار سپید ز شکست از وصال آن بردوش نز و آخرازان لب نوشین با میند طریق ادا دی که تمنای سر کشی دارم من کف خاک و او سپهر بلند مددی که ز وصال آن سرکش به خسی قانعم ز کج گنهی حکمت آموز نکبت تدبیر کاین عمل چون دلیل کار کنی سکل مطلوب آوری بجیال نقش آغاز چون گرفت انجام لیک شرطت لازم تدبیر ان زمان کین عمل کنی بنیاد	جای امین شدن زمرگ کجاست نیست مردن ز زندگی فاعل و عده با یک قلم سر اموشی بود یک عمر صید دانه او جای صیبا همان خار کشید ندمیدش بکام صبح مید جز به خمیازه حسرت اغوشش بوسه انفعال جز بز بین در دل برد پیش اُستادی پنبه در رهین آتشی دارم نبرد خاک بر سپهر کمند مشت آبی زخم برین آتش کر بومسلی نخواندم گنهی نقشی ارشاد و گردش تیغ خلوتی باید اختیاری کنی خامه رانی بوضع این اشکال با دو در جام گیر و صید بام که از ان احتیاط نیست گزیر شکل بوزینه ات نیاید یاد
--	---

اینقدر با ضرورت عمل است  
عاشقی بنیوای باسن آهنگ  
چه فنون از بغل بر آورد  
گر بنخواندی این فنون تیرود  
این زمان هر چه آید بمخیال  
این فنون از صنایع عشق است  
گر ازین دام پرده بشکافی  
لب فشار و تکلم ایما باش  
نبی منکر طبایع اعیان  
خاصه انسان که در طبیعت او  
نه جی تا ز دام و دانه خویش  
گر بر آئی همه مسیح آیات  
آفرینش با آنچه در ماند  
هر طرف باز کرده است غوث  
حرص انصاف دشمن است اینجا  
زده از خون زیر دوستی چند  
بر ضعیفان شکست پیامند  
عاجزان را او بند غوطه بخون  
سیل دست تصرفی است رسا  
گر بجهار واکنند درش  
خوردی بجوشش مارانی  
که ز آزار ما پشیمان شو  
این در شستان نرم کوب هنر

ورنه در نشه امر خلل است  
نوحه برداشت کای جنون و تنگ  
که ز بوزینه ام خبر کردی  
شکل بوزینه در جبهان کم بود  
رقص بوزینه وارد استقبال  
اختراع و بدایع عشق است  
پرگشائی کند قفس با فی  
زخم خوان و تبسم انشا باش  
امر معروف کرده است گمان  
حرص وارد بخت در منع نمو  
خطراتت گکاشت بر دل ریش  
نموان شد معالج خطرات  
آفریننده خوب میداند  
مثل گربه و خرگوش و موش  
پرورشش نام گشتن است اینجا  
قدح نماز خود پرستی چند  
تا کلاه عنبروری آرایند  
تا شو خلعت بیوس گلگون  
لیک بر خانهای شست بنا  
بست بر تنگ پیش پای مرش  
ناله از شکست بینانی  
پای مردی حریف سندان شو  
هر حساب اند باورشست دگر

<p>گر باز دو دست است بهم      هر کس از پهلوی درشتی خویش      نرمی آفت نصیبی دیگر است      نیست از دست ناتوان خالی      بر سر خوان امتحان چین      آب را ارچه میسیرند فرو      گرز سختی الم منیسیر و ند      سختی یکدگر گلو گیر است</p>	<p>مشترک میخورد و شکست بهم      ز آفت غیر کرده پشتی خویش      خرمن چینه نذر یکت شر است      مور را چاره ز پامال      لقمه نرم را است بلعیدن      استخوانی ندیده اندرو      سنگ را همچو آب میخوردند      ورنه کی استخوان کم از شیر است</p>
اشارات	
<p>آدمی تا بجز ص با افشرد      جذبہ حرص داشت این تا اثر      بس جهان صید خارش گریه      آنکه قوتش بجز خون باشد      زمین مروت گذارد حرص آهنگ      مال مردم چنان امان یابد</p>	<p>اول از بر که زاد خوش خورد      که ز خون و اکشید لذت شیر      که بر چیز دست یافت مکید      چون تسلط گرفت چون باشد      خون ما در نیافت صرفه رنگ      خاصه و قتی که رایگان یابد</p>
حکایت	
<p>عاشقی بیدلی بسون زده      داشت معشوقه ستمگاری      بر حتم نگه نفا فل خینه      کجی ابروان جبین لبش      آن یکی از محیط بیرون تاخت      خورد جانی بلغزشش پایش      کا وجبت از سنگی قصاب</p>	<p>تدرج آرزو بخون زده      خود سری شوخ و عاشق آزاری      به تکلم زبان بهسانه گریز      بر تبسم گرفت راه لبش      وحشت رخت بر کنار انداخت      برو تا حاصل بقدر در یایش      شد بصحر از دیده بانایاب</p>



شیر ناگاہ طلق او افشرد از اجل بد کس اینچنین جان برد

## اشارات

ای شراری گرفته دهن سنگ  
یک نگه اگر از سراغ برآ  
سخت سرد گرم است رشتہ راز  
ز اندیشه ات غشی دارد  
کم عیاریت داغ نقصان است  
بتامل نفس دل است اینجا  
تا کی اندیشه شتاب و زنگ  
یک قدم نیز با چراغ برآ  
ناخن جمع کن ز فک گرگداز  
فکر کن فکر آتشی دارد  
بوته ات الفت گریبان است  
راه پیچیده منزل است اینجا

## حکایت

یکی دید در کنج میخانه  
که میگشت بیابگرد سرش  
ز بس پیکرش جا بجا سوخته  
ز بر عضو بوسیده عضای  
چو طایوس عددنگ پرواز داشت  
بدو گشت ای خرمن اندوز داغ  
نیای چیرا جانب انجمن  
ز هر گوشه گل کرده باغ دیگر  
نظر تا کنی عرض نقل است وی  
چراغی که سوزد بوی را  
ز محفل گرفتند شراری کعب  
پرفشان پروانه بیستزار  
که پروانه را کار با جمع میت  
بهر جا چراغی بر افروختند  
مزاری و شمعی و پروانه  
پرافشان ترازو و وبال و پرش  
ز خود بهم چیراغانی اندوخته  
سراپاش داغ سراپای شمع  
ز پروانه بر سوختن ناز داشت  
برین شعله تا چند سوزی داغ  
که فرش است عددنگ شمع لکن  
ز هر جام تابان چراغ دیگر  
نفس تا کنی حرف چنگ است  
وبال است بر وبال پروانه  
بخورشید پروانه وارد شرف  
برون ریخت از پده مٹی شرار  
مرادی جز اندیشه شمع نیست  
دو عالم بچشم ترش سوختند

<p>محال است بی طاقت سوختن بویرانه گرم دعا حاصل است</p>	<p>کنز فسق ویرانه از آنجمن اگر اذوق آرایش محفل است</p>
<p>حکایت</p>	
<p>بدیر معان دل زلف داد و ز بس ناتوان و گرفتار بود از آن آتشین چهره فروختن در آسختنم بهار نظر او اکت قلم مایل سباش بچشمش اگر شوخی سر میزد بزلفش گرازشانه سپید رفت و گر چند فی زود با مانش چنگ بان قرب شوق گرفتار شیش بپایش جبین سائی دور داشت شبی کرد آن برق عاشق گذار معان گرو آتش قدم میزدند از آن شمع هم ذوق پروانگی برقص آمد و برق جواره شد بگرخته در سایه اش طوف داشت چیا گفت ای دروفا متهمم نظر کرد خود را بر آن سایه دید سپند می شد و بنجودی ساز کرد بهر سو همان سایه در کار بود بچشمش نمود از زمین تا بعرش</p>	<p>شکن پرور زلف مغ زاده سرایش یک رشته زمار بود ازین شفت فلشاک و سوختن درینجا سحر خیز چاک نظر نگه جوهر خجرق تلمش زاوراق دل بستر ناله چید شد این ناتوان آه و بر باد رفت شکستن در اعضای این ریخت رنگ اوب دور باش هوا دار شیش همان نسبت سایه و نور داشت طواف شرده خانه ویر ساز چو پروانه بالی بهسم میزدند برسم معان کرد دیوانگی بر آتش سراپای او ناله شد ولی ز آنخراف ادب خوف داشت به بین تا کجا میگذار می قدم عرقهای خجبت شرر مایه دید بروجستن از سایه انداز کرد که بر مرکب شعله پرکار بود جز آتش بهش جبت سایه فروش</p>

<p>چون خاک در شعله افتاد و سوخت که آن شعله بر آتشش آب شد بیاس ادب اینقدر عاشق اند</p>	<p>ز بس انفعال آتش بر فروخت چنان در غم سایه بیاب شد کسانی که در عاشقی صادق اند</p>
اشارات	
<p>خورد جام غفلت پاپندگی پر فشانی بیضه دام زادت بیش ازین بر خود در زندان بند عشرت سر بسته اندیشیده دست بر دل ماندت چون سنگ بست دست و دل بیاید از بیم و کنی در فشار قبر به از چشم تنگ ای شرر در سنگ ماندن تا یکی نیت غیر از عقد نامی تنگ تو شد صد از آنسوی گویا کو سنا سنگ بستی بس که چید می بخویش در نفس چون کشته پرواز شو پر فشان بیبای شوق همتت در گشا دوست و دل بال پرست</p>	<p>آی بزندان خیال زندگے اوج تازی نارسانی جاہ تست عقدہ بخلت بناز شوق چند از دل سنگین باطنی چید گر نہ ساز همتت افسر و گمیت تا ازین زندان در می پید کنی زندگانی تا برون آید ز تنگ شعله شوق مشردن تا یکی گر همه یا قوت بند و سنگ تو معنیت و اماند و لفظ آورد با ماند و ارسته ای جہل کیش اندکی زین بستگیها باز شو چیت پرواز احترام از خمتت گر باین معراج پروازت سرست</p>
اشارات	
<p>آنچه آوردی نفس بود از عدم چون حجر گردیست باوی در نفس رفته و کرد و با کسی مانده می لپی در آرزو سے جمع مال</p>	<p>ای با سباب منج ما شتم عمر مو هو مست ز سامان نفس از نفس بر خود پری افشا ندو با چنین بسنیاد مو هو می خیال</p>

هر چه زین بازار سودا کرده  
 مایهات آن بود و سودای تو این  
 همچو فرصت می رود با د از برت  
 جمع مال آینه ات بی نور کرد  
 زین تلاش آهنگی حسرت سبقت  
 چند فکر گنج باد آورد صبح  
 آنچه با آورد نسیر زو جز بیاد  
 چشم بر تفتیش خود باید گشاد  
 بی شماری دخل او نام هوس  
 چون نفس برو هم ما و من مسیح  
 مایه آگاهی و غفلت توئی  
 از نفس در بوع بست اجناس جو

خاک از باوی بدست آورده  
 بیش ازین دکان رعنائی مبین  
 می کند خاک جهان بار سرت  
 خاک رنگین زندوات در گور کرد  
 خاک باد آورد گل کن از عرق  
 گل نخواهد شد بشبنم گردد صبح  
 تا بچی بر باد باید دل نبسار  
 جبرتی کا ندر چه فکر او فتاو  
 بجسای لیک در حشر نفس  
 گر نفس غیر از تو نتوان یافت هیچ  
 هر چه زینها میخری قیمت توئی  
 حیف که زایشار نتوان برد سود

## اشارات

صدائیت پیچیده در کائنات  
 که امین صدای نغمه ساز کن  
 باخفا حقیقت باقش مجاز  
 بیان عرضه شوخی جلوتش  
 ز بس ریشه و تنگاش رست  
 سخن کار و نیست بی کیف و کم  
 جهان کا نقد عرضه های و هو  
 عقول و نفوس از اولش تا زبان  
 تعقل مقامی نفس پیرهن  
 سه حرف از کتاب کمالش ابد

که پر کرده از شوق طرف جهات  
 همان دستگاہ ظهور سخن  
 به تشبیه عالم به تنزیر را  
 خموشی او ب محفل خلوتش  
 ازل تا ابد عرض مد صد است  
 روان از عدم هم بسوی عدم  
 غبار ره آمد و رفت او ست  
 موالید و عنصر زبان تا بیان  
 بهاری بطبع هوا موج زان  
 ازل را همان از سه حرفش سند

<p>بجوان صدا دور انسان لغات چه عقبنی معنی نظر کرد نشس چو در جلوه آید سخن نام اوست</p>	<p>تا تل مبعدن نفس در نبات چه دنیا ره لفظ سر کرد نشس زا سما اگر جمله اسرار اوست</p>
ایضا	
<p>عدم نیز ممتا ز نام است از چه مردن ہی کشته جای سخن نیاورد غیر از سخن جبیریل</p>	<p>نه هستی ظهور از نظام است از کدام است جان آشنای سخن اُمم را رسول از سخن شد دلیل</p>
اشارات	
<p>ز بانهاست چون موج در گفتگو ولی جمله از شور خود بخبر که در کام دریاست چندین زبان</p>	<p>درین بحر پر کسوت ما و تو ز هر موج پیدا است شور دگر بوقت خموشی نماید عیان</p>
مثنوی	
<p>یک قلم موصوف اوصاف خواند از جهان خاک تهر سراج حق خلعت نیزنگ حق پوشیده اند از سرد نیای دون بر خاکستن کشور آرایان ملک ذوالجلال نا توانی دستگاہ گیر و دار اوج عزت انفعال برتری در سجود دولت خویشند و بس سجده طغرایان پیشانی ز لگین</p>	<p>وصف آنهائی که شاه مطلق اند جاء شان حق تختشان حق باج حق بس که با فقر و فنا جو شیده اند شوکت شان را علم آراستن تاجداران جهان بیزوال خاکساری شان کلاه افتخار پاسبان قصر دولت بیدری بی تکلف شاه درویشند و بس از خم تسلیم خاتم اندرین</p>
مثنوی	
<p>که بالیده در کسوت گفتگو</p>	<p>چه سحر است این حسن نیزنگ و بلو</p>

<p>اگر برم بسریز آواز اوست بسیزنگی این فتنه سامان کند سخن نو بہار است از گل پیرس بہر جا سخن گل کند گوشش باش</p>	<p>و گر خلوت آئینہ راز اوست اگر رنگ گیسو و چہ طوفان کند ہمین شور ہستی است از گل پیرس بجیرت وطن ساز و خاموش باش</p>
اشارات	
<p>درین گنبد شیشہ سادہ رنگ ز خاصیت شیشہ افتراق بہر جا رمی گرد و خشت گریست نگاہی کزین شیشہ عمت با بسوزن گرد و دار و بویرانہ بساط خیالے بہم چیدہ اند چہ خواند کس از لوح فانی رقم اگر از تامل گریبان کنم چہ رنگ و چہ گل عالم عبرتست خفاشہ شوخہ انشا شدہ نفس تا کسے از نظر رفہ ایم</p>	<p>نہ تمثال رو نیست پیدا ز رنگ و ما غیبت شور افکن جفت و طا بہر تو نظر رگشا پدیری است مسی نیست غیر از پری آشکا پری میند موج در خانہ خراب است معمورہ نامیدہ اند نقوش سراب از پری نیست کم ز خود سیر تحقیق امکان کنم چہ عکس و چہ آئینہ کم حیرتست پری بال واکرودہ میناشدہ ز آئینہ یکدگر رفتہ ایم</p>
اشارات	
<p>تعالی اللہ چہ طوفان بہار است اگر خاکست جو لا نگاہ سود است زرنگ و بوج سوزنی خفتہ کبیا گریبان چاکلی آئینہ خاک بہر سو حیرتی واکرودہ آغوشش در و دشت از ہجوم رنگ باغیت</p>	<p>کہ چون گل شش جہت گل در کنار است و گر آبت مواج طیشہا است بشور خندہ گل گشتہ بیدار سحر جو شاندہ از تمثال افلاک جہان در جیب مجنون میند جوش چو گل یکد جنون تزد ماغیت</p>

<p>فلک کشتی بطوفان هوا داد  کہ چون بوبرہوا بست آشیان رنگ  نخاہ از رنگ گل چون سوز آتش  زگرد رنگ و بود سر سر خواب  سویدا دستگا و ابر گردید  شفقہا شعلہ پر افلاک بروند  ز چشم بستہ مشین دست بزل  شگفتہا ست مرگان بستت چند  جنون ہست اینکہ بانہارا جریت  سحر گردیدہ چین و امن خاک  کہ بوی شکست دارد سایہ گل  نفس چون رشتہ شمع است گلریز  رقم ہوش پر طاق و س دارد  مگر در کسوت کیفیت ناز  ز ہر کیفیت آئینہ دار  نمک مجنون کن و لیلی بر گیر  باین رنگست حیرانی پرافشان  مگر از آئینہ رنگی زدودن  نخاہ از جلوہ سامان تاشا  ہمان آئینہ اسباب عشق است  رشمع سرودود حلقہ دارد  چراغش پر تو بخشیدہ باشد  صدای چیدہ از تار رنگ گل</p>	<p>طراوت بسکہ شوخی کرد بنیاد  ز گل جا بر چمن شد آنقدر تنگ  بجو و پیچیدنی دارد شوش  خروشی کز دل بیرون شتاب  جنون سیدلی بر خویش بالید  نمی از دامن مجنون نشیروند  کجائی امی ز ساز رنگ غافل  دو عالم نیست غیر از یک جنون  ز گل تا جیب مرگان آنقدر نیست  بستم بسکہ سپہا رود با فلاک  زعطراست آنقدر سرمایہ گل  بوصف آن بہار رنگ و بوخیز  قلم نا عرف رنگین می نگارو  بہار اینچا نشد آئینہ پرداز  تر آئینہ است حسن گل عذرا  ہمہ حسن است از حیرت خبر گیر  بہر جا شبہی واکرودہ مرگان  کہ ما را نیست بر شوخی فرود  درین حیرت سرا دارد مہیا  متاع حسن یکسر باب عشق است  اگر طوفی ز قمری سر برارد  وگر پروانہ داغ چیدہ باشد  نوا نانی پی منفار مہیبل</p>
---	--

نفس در دیده دارد شوخی برم  
 سحر را از هجوم شوق بیاب  
 هوا ہم تا بگلشن راه دارد  
 ز بس شوقت اینجا عیش تمهید  
 ز سا مان جوشی عیش مرتب  
 درین گلشن پر جا آرزو نیست  
 همه گرو حشت اینجا سر بر آرد  
 کشاید رنگ و بو ہم بال بلبل  
 پرافتالنت شوخی رنگ و بو نیست  
 نگاه از خود تماشا خسری نیست  
 چمن دادان همه حیران خویش اند  
 بعشق قامت خود سیر و آزاد  
 ز بس رعنائی خود کرده مستش  
 با حرام هوای دیدن خویش  
 نشاید از خیال خود برون جبت  
 بدام خویش پچیدا است سنبل  
 حمایل دستها در کردن خویش  
 تا تل کن اگر فهمیدی هست  
 ز جیب غنچه بویی دارد آواز  
 بفکر غیر کے آہنگ و اریم  
 بعرض راز تا سوسن ندجوش  
 جهان گوش سخن فہمی ندارد  
 بخود پر میزند نکہت کہ بس کن

ز بوی گل نگہ در چشم شنیم  
 نفس در رنگت شنیم میشود  
 شفق در آستین آہ دارد  
 چو شمع از خار پاکل می توان چید  
 چو گل خمیازہ دارد جام بر لب  
 اسیر الفت این رنگت و بویت  
 ز الفت رشته شیرازہ دارد  
 بپاک ز رشته اشس نمود رنگ گل  
 تمنا جز حصول آندو نیست  
 مرہ باید گشودن جلوہ این است  
 حباب جلوہ طوفان خویش اند  
 ندارد از بہار رنگ و بو یاد  
 ز خود در گردن یار است دستش  
 ز مزرگان چشم رنگس یکقدم پیش  
 ہجوم حیرتت آئینہ در دست  
 ہمان در دامن خود چخبہ گل  
 ز شاخ و برگ ہر گلبن کم و بیش  
 کہ با ہر برگ دست و دامن ہست  
 کہ ای غفلت نوایان جنون سانس  
 بصد آغوش خود را تکت داریم  
 زبان در سرمہ میغلطد کہ خاموش  
 مبادا گفتگو درد سر آرد  
 خورد یوانہ ضبط نفس کن



بخون خود همان و امیطد رنگ  
 بقبض خود سحر و کرده آغوش  
 اگر از آب موجی پیش رفته است  
 غرض هر گل جنون آهنگ خویش است  
 درین فصل نشاء مستی آهنگ  
 دلی داری تو هم یک غمچه خون کن  
 بزنگ گل ز عسریانی قباگیر  
 چه لازم با حسره و هجرانه بودن  
 چه گل باید شد از جام هو است  
 بفکر خانان پرداختن چند  
 چه بوی گل پرداز جنون آی  
 اگر گیرد درین باغ جنون جوش  
 طرب دارد درین نیرنگ منزل  
 نشاء امروز در ره جنون است  
 برینیز از کشاکش مای تندبیر  
 بفرق ابر چستر از دود سودا است  
 می جام گل آشوب و ماغ است  
 کنون اندیشه فرزانگی چیست  
 بهر رنگ از بهار زندگانی  
 پی هر سازی آهنگ مشاب  
 نه از ناله زنجیر آگاه  
 کجا آهنگ کو سازی جنون  
 نوبخیر سین اینجانی جنونی

که شوق برق تاز است و جهان تنگ  
 هوا هم در پی خود رفته از هوش  
 بطوفان خرام خویش رفته است  
 دل هر لاله داغ رنگ خویش است  
 که میجو شد جنون در کسوت رنگ  
 بجیب خویش طوفان جنون کن  
 ز جیبی پاره دامان هوا گیر  
 دو روز می میتوان دیوانه بودن  
 ولی چون غمچه باید داد آرد است  
 متلع و هم وطن ناباختن چند  
 بخود تا واری از خود برون آی  
 بهار از چشم شبنم خانه بردوش  
 چه شبنم بر نگاه گرم محمل  
 خرد از جرگه عشرت برون است  
 مبادا بگسلانی ربط زنجیر  
 هوا از بوی گل زنجیر در پاست  
 متاع روی دست لاله داغ است  
 کلی رنگین تر از دیوانگی چیست  
 جنونی دسته کن گر میتوانی  
 نوای بلبل زنجیر در یاب  
 که بر آهنگ ساز خود کتک آه  
 بزنجیر پر افشان است آواز  
 خیال از وهم میخواند فسونی

<p>نفس زنجیر و ما آواز زنجیر رم زنجیر ما از ناله بیش است تو خواهی زندگی خواهی گیسر زر زنجیر صدای دام کردند تعلق جز فسون و هم وطن نیست چه فرصت فکر او نام تعلق تعلق محتر طوفان خروشی است جهان زین ساز دارد مایه شور</p>	<p>تخیر نغمه ایم از ساز زنجیر سپند از شعله آواز بیش است صدائی مجوز نجیر هو اگر خیالے را تعلق نام بروند جنون فرصت این ما و من نیست چه ما و من همین دام تعلق زر زنجیر اینقدر غوغا فروشی است الهی خانه زنجیر معسور</p>
مناجات	
<p>ای زبان بخش مغفرت طلبی دل کجا تا نفس فروشد کس هم تو بخشی دلی که ساز است این هم تو و دل طپش کنه عجز درد بخشی که مرهم اندیشیم نه سر شکیت در میان و نه درد ما عدم مایگان خیالاتیم غیر در بارگاه عدل خطاست طبع عاقل بو هم غیر آمیخت جہل ما غیر ازین اثر چه کند قطره از بحر مانگشته جدا سایه را خود نبود چاره سیاه خویش را گرنه بر کرم سپریم گر بگردون رویم در ره تست</p>	<p>حیرت ایجا و آه نیم شبی ساز کو تا زمانه چو شد کس بینوائی که وضع ناز است این تا بنا لیم در خور نسریاد اشک آری که در رخس ما نیم کار و انہسای فضل دار گرد گرد و سنگا منہ محال اتیم دور گردیم ظلم ما بر ماست فہم ما خاک بر سر ما ریخت از تو غافل شدن دگر چه کند اضطرارش سوخت سر بہوا دوری محسوس کرد نامر سیاه این نثار فیر دہ بر کہ بریم ور بدل رو کنیم در کہ تست</p>

<p>جزا جابت بوهم نایدراست  نه رهی نه دری دگر داریم  یکی از خاک ناخت سوی فلک  گر ازین سوگر خستم آن سو  تا چراغ در تور روشن نیست  پیش ازین کافت دوئی بنیم  نظری کن عطا از عالم نور  ورز کوری فنا ده ایم بچاه  گر بطبع کرم نباشد بار</p>	<p>هم تو بنادری دگر بجا است  در تو ایم ویتو نظر داریم  یکی از فلک برده ره بکلت  سوگر یزد کجا دود سو سے تو  ما و من هیچکس معین نیست  سر مه بخش تا توفی بسینم  که جهانست چاه و ماهمه کور  هم بفضلت شکسته ایم نگاه  ریخ افعال ما ز ما بردار</p>
<p>تمام شد اشارات و حکایات متعلقات مکاتیر  عبدالقادر المتخلص به بیدل رحمة الله</p>	
<p>به تصحیح تمام  بمنه و کرمه  مهر</p>	



بسم اللہ الرحمن الرحیم

گر دون در خاک اگر نشاند ما را ما شوخی مصرع روان نفسیم	مشکل که ز وحشت برماند ما را میرد آن کس که سکتہ خواند ما را
--	---

رباعیت

فسریاد که جہل بود ہمیدن ما منظر گشتن اگر دورنگی اینجخت	کور بیاداشت شوخی دیدن ما ز نگار شد آئینہ تراشیدن ما
---	--

رباعیت

امروز کلید نو بہار است جیا از رنگ و فایوی تجلی در یاب	صد قطعہ موج گل بہار است جیا یعنی کہ دعای وصل بہار است جیا
--	--

رباعیت

کر عافیت است و شکست است اینجا دست گیر کسی کہ گیری دستش	از ساغر اعمال تو مست است اینجا مزد ہمہ کس دست بدست است اینجا
---	---

رباعیت

حرف اینجا بودی شنیدم آنجا ہمچو گردون سیر زمین بیرون بیت	آنکسند بر پیش می نمودم آنجا جانی ز رسیدم کہ نمودم آنجا
--	---

رباعیت

واماند دل و سنگ نشان کرد مرا ہمدوش رفیقان بگدشتیم ز خویش	کرد دنبال کاروان کرد مرا بار نفسی چسبند گران کرد مرا
---	---

رباعیت	
از سوی سفید مرگ و اگر و نقاب ای سگت مہتاب است تا صبح خواب	پیری بستر رسید و بگذشت شباب دعوی تا کی زبان عجز است تمیز
رباعیت	
در خون نہ طپیدہ بسملی را در یاب دل بسیار است بیدل را در یاب	آسانی وضع مشکلی را در یاب ای محو تا شاگرد عز و عشر و
رباعیت	
گاہ از عیش و ترانہ بیاید گفت تا خواب برو فسانہ بیاید گفت	گاہی غم آب و دانہ بیاید گفت تا مرگ ہمین نجف و گو بیاید ساخت
رباعیت	
اینجا ہمہ دم و ہم وقیاس آئینہ است چون شخص بر آید ز لباس آئینہ است	یکسر رنگیم تا حواس آئینہ است پیدائی ما بعد فنا خواہی دید
رباعیت	
بی ساختہ خاص نشو مجنون است این مصرع حیرت چقدر موزون است	آن معنی شوق کز روان بیرون است فی لفظ فسانہ استعارات بقا
رباعیت	
بار دل خود درین بیابان بگذاشت ای نقش قدم ترا کہ خواہد برداشت	ہر ہر وہستی پی چند گماشت بیدل تو بجا کہ ما امید میماندی
رباعیت	
کاری کن و بگذر قیاس فرصت دستی کہ منودی بلباس فرصت	ای صورت آیت و ہر اس فرصت در پرودہ خاک عمر ناخواہی نمود
رباعیت	
تا بال بود پیش بجای خویش است	تا زندگیت عیش ارم اندیش است

بی قطع نفس منزل آسایش کو	تارہ باقیست فرشتنی در پیش است
رباعیت	
امشب کہ بجفل ظہور ت گذریت	میر خود کن کرت و شروع نظرت
هر عضو تو عالم خیالی دارد	سر تا قدم شمع گریبان و سریت
رباعیت	
با صفحہ ما گرد جسمون ریختہ است	بیر نقش کہ از پرده برون ریختہ است
حیران نظر عرصہ بسملکہ کیست	اینکہ ہزار رنگ خون ریختہ است
رباعیت	
عالم ہمہ یک جلوہ ذات احدیت	این خانہ ہیولا و نہ صورت جد است
کثرت آثار چشم و اگر دن ماست	این صفر جو موجو شد همان یک عدد است
رباعیت	
حق با ما چون و چرا نزدیکت	کو ہم صحبت چه آشنا نزدیکت
چون پر تو خورشید کہ بر خاک افتاد	دوریم از و بس کہ با نزدیکت
رباعیت	
بیدل چقدر شعور غفلت مراست	دورم ز کسی کہ دایم در نظر است
چون گردول از خیال پردا ختم	اینکہ بعین وصل مثال گراست
رباعیت	
ای سرخوش نشہ تر دو جامت	مشکل کہ توان رفع نمود ابراست
آخسر تو ہمائی کہ دم طفلی ہم	بی جنبش گہوارہ نبود آرامت
رباعیت	
سرناسر این بزم بہارنگی است	از دل تا دیدہ حقیر ازنگی است
چون شمع اگر ذوق تاشایت بود	در رنگ پریدہ ہم غبارنگی است
رباعیت	

نقد طربت طبع کیش بس است دل روشن که شکست اسباب ترا	خورشید ستاع خانه خویش بس است احساس بوس بر که کم و پیش بس است
رباعیت	
این باغ که گلها می خیاالش خود دوست چون غنچه زبس هجوم فکر است اینجا	یار ب چه بلا عالم اندوه نموست صد پیشانی شکست را یک زانو است
رباعیت	
این حیرت محض و چیز و نا چیز ازوست ز حمتکده خیال نتوان بودن	جهل و غفلت شعور و تمیز ازوست از هر که بقا بود فنا نیز ازوست
رباعیت	
اندیشه بخل را یقین هجو ریست بر خویش ستم روا مدار ای غافل	با خلق و حسد ز فیض معنی دور ریست چشمی و اکن که تنگ چشمی کور ریست
رباعیت	
زاهد گفتی کسب سجودی ایست دیوانه ما بر عنعم این بخیران	شیخ اینسند برف که نمودی ایست عریان گردید و گفت بودی ایست
رباعیت	
ای آنکه ترا تخلص حال پری است گرد عدم است موج دریای وجود	غافل شو از جهان که تمثال پری است این شیشه زنگت یک قدم بال پری است
رباعیت	
هر چند این دشت جای سامانی نیست از دیده انتظار غافل نشوی	در صدمه او گره امکانی نیست خمیازه امی چراغانی نیست
رباعیت	
هر نور که ماه بر ورق داشته است از چرخ چکیده تاب پای تو رسید	سامان شارت بطبق داشته است این جبهه چه مقدار عرق داشته است

## رباعیت

بر چند خرد بصنعت خود مرد است  
نقاشش بزور کلت خود میازد  
در محفل عشق آتش کارش سرد است  
گردا من او کشد ز دستم مرد است

## رباعیت

یکم غبار شوق طوفانها ریخت  
آخر ز دل شکسته خفتیم سجا ک  
سودات ز سر شور بیا با نهار ریخت  
این آئینه ابروی جولا نهار ریخت

## رباعیت

جز ضبط نفس سنبل باغ مانیت  
آئینه ناز عرض جوهر یاکت  
جز حیرت ازین چین گلی پیدا نیست  
این گوشه انتظار نقش مانیت

## رباعیت

گر پینه نظر کنی قبا و دلوق است  
حق محسوس است لیک بی عد هم تمیز  
ورکوه شکافی زرو سیم و دلوق است  
برگاه تعلقش نمودی خلق است

## رباعیت

بر چند بداع سوز دل مجوس است  
در آبله شکسته ام دل می سوخت  
در اشک همان گداز دل محسوس است  
این شمع جنون راهی قدر فانوس است

## رباعیت

هر کس گامی براه حیرت برداشت  
عمریت ز سیگیر چون موج گهریم  
چون آئینه در نقش قدم بتردشت  
بنگر که صفای دل عجب ننگردشت

## رباعیت

انار ظهور یک قدم بی اثری است  
زین میگذرد با و من تجلت طرف جاب  
مغرور نفس مشوا قامت سفری است  
تا حوصله جمع میکنی شیشه پری است

## رباعیت

ای معنی تو مننده ابر صورت  
دی گشته ز صورتت مصور صورت



معنی در معنی و صورت اندر صورت	خیر از تو محال است محال است و محال
رباعیت	
تاوان بودن با برو با بلد است این آینه از نجوم جوهر سحر است	عالم قدر ساده لوحی سندانست از عرض بنر و قمار حاجت نیافت
رباعیت	
مظلوم ز کوشش جهان حوصله داشت اینجا مره سودن چه قدر آبله داشت	شب که دل از فرصت فرصت گذشت ما چشم هم زدیم اشکی گل کرد
رباعیت	
با الفت دل و م هو استیز است تصویر ز ناله ناله تصور است	بر چند گس غبار و امن گس است از ادوی مارنگ نفسی نگر است
رباعیت	
میدان یقین که سر کشتی کم بیداشت گر شبستان صحبت آید بیداشت	گر طبع نه از اهل اوب درم میداشت از سجده هیچ کس نمی کرد آریا
رباعیت	
آهی کشیدم که هوای تو در دست ز نگی شکر که صدانی تو در دست	در دمی کشیدم که دوامی تو داشت اشکی نشاندم که بر آسب تو بود
رباعیت	
ایجا هر من طلب حیرال عالم است بر او شش شکوفه جانور است	صبح ببری سمع اجل اشاعتی است موتت سفید و فکر جمعیت چینی
رباعیت	
دیده ام که سکر از دست این زانو امیده را از دست	بیدل دل مارا هوس پیشه پس است خواهی بازل بشاز خواهی باید
رباعیت	

بیدل به نفس هنوز پیش باقی است یاران همه رخت خود بمنزل برودند	دورنگت هوس کین گردش باقیست مار آمد می چند بغزشش باقی است
رباعیت	
بودیم نه بادین دند دنیا محتاج موج گرمی ز جبه مطلق جو شید	نی با امروزونی به بند و محتاج چند آنکه بخوش کرد مارا محتاج
رباعیت	
زان پیش که با خیال بویید صبح اغوش نفس و دواع فرصت دارد	داکن مژه که بار می بندد صبح یاران معزور آن که می خندد صبح
رباعیت	
ای کرده ز افرون هستی گستاخ در پای نواز گرد نفس زنجیریت	ناکی ز بوس پریدت شاخ شاخ سیرت باید ز جرات کام سراج
رباعیت	
انقوم که ز قیب سخارا شقتند از شخه ابر و موج دریا پیداست	بکسر کهر و شرم و جبارا طبع اند کاین نقص طبیعان طلسم عرفند
رباعیت	
جمعی که درین رزم غشلق چینند ضبط نفسی کرد شمعیت روشن	در عین نقاب بر گلستان فلکنند مآدربابی که خاشاکان انجمنند
رباعیت	
منم از بذل های دبو بیی دارد بابی کز آن گلبن این با عجب هم	شیخ از ارشاد گفتگو بیی دارد از اجزای طلب که بویی دارد
رباعیت	
اینست خلق طرفه جوهر دارد گویند که ادحق است و ما باطل محض	صورت دگر است و عرض صورت دارد از باطلی حرف حق که باور دارد

تا رد کنی شفا یابی کاین تو م	چون نغمه ناگوار کسر مرض اند
رباعیت	
کو علم و چه فن چون من ریخته اند	جمعیت دل بدون من ریخته اند
چون شمع ز رنگ حال عبرت گیرند	این پر تو نیست خون من ریخته اند
رباعیت	
اینجا یکمائی که هوس پروردند	باحفت بر دست خود دنیا فرودند
تا هر غولی بر در شوخی نزدیک	ریش آده در میان ایشان مروند
رباعیت	
حلقی پی پرواز هوس میگیرد	مناب کتان و شعله حس میگیرد
با ایستنه اسیر تان خموشی قسیم	صیا و صفای دل نفس میگیرد
اگاه دلائی که فراموش خودند	عاجز نفس عقلی هوش خودند
این درد که میکشند ز بار هستی	کسیر و جواب آبله و دوش خودند
رباعیت	
اخر فلک نکت بل خوابد کرد	رقص هوس توبی دهل خوابد کرد
بازیچه بستت کیننگاه قیامت	از قامت پیری کچه گل خوابد کرد
رباعیت	
توسیق اگر در اهل عالم میبود	غیر از وضع صلاح ماتم میبود
اینجا نقوی گرا اعتباری میداشت	بعد از رمضان عید محرم میبود
رباعیت	
بچندی دانش و قدر گشتم	بچندی تربیت و رتبه گشتم
چون واقف بجهان گشتم	بزرگ همه کردم و قلند گشتم
کریم حساب	نقش تیب
رباعیت	
اینه بیزم دلکشای نوزسد	ایجان بگاه
هم شانه زراف مشکسای نوزسد	

## رباعیت

راهدان سوی فطرت مردانند	در مجید فروستی فردا نند
یکره خیز از کاغذ آتش زده گیر	ما سوخته کان چه سحر میگرددانند

## رباعیت

بیدل فرصت کفیل تدبیر نشد	بشکست دل قابل تعمیر نشد
بر جاده عمر کس اقامت نمود	این رشته رگو هستی گره گیر نشد

## رباعیت

روزیکه قضای فحاکیمان جبت سجود	از اینکینمه نمود ما رست سجود
چون سایه بخوابش تا کمانی دارم	از جبهه ما نیستوان شست سجود

## رباعیت

تا در کف سستی عنایم دادند	از کنگش جهان امام دادند
چون سماع نشان عافیت مجتهدم	زیر قدم خویش نشام دادند

## رباعیت

افسادن طشت ما ز بام خورشید	وز ذره شکنه است جام خورشید
یعنی بساط عمر مازی داریم	بر سایه نوشته ایم نام خورشید

## رباعیت

انسانی زمان بسکه نفاق اینکند	در پرده صلح دستگاه جنگند
چون ترگان شبان تفرقه بهتر کان نوم	هر جان بهیم آمدند چشم تنگند

## رباعیت

دانا هر جا سعی اسان کوشد	بر آدم مار گاه چون غشروشده
گر خود نکنی توقع آن را بشناس	زانسان که گشاده است چمت پوشده

## رباعیت

زین درد سری که چند این العرض اند	بگریز که جوهر حسنون اعرض اند
----------------------------------	------------------------------

ما خاک شویم و سر مرده منظور آفتد دایم ز شکست و خون شود و خواب پای تورسد سبحان الله	رباعیت
انہما کہ جن سال روی گیتا کردند دیدند کہ جلوہ پر تغافل گہ است	رباعیت
از واسطہ دولی شہرا کردند ایہہ شکستہ و تماشا کردند	رباعیت
در مزرع دہر ہر کہ جابینہ دارد اظهار قبتم چہ جن سال است اینجا	رباعیت
از دور و گر سنگی قعابینہ دارد پیدا است کہ کند ملب نامی دارد	رباعیت
گر حلق نہ با عجز سر و میانہ بستند ز حرص و بخلہا بار ہوس	رباعیت
رحمت اسباب بر فلک میرانند دیدند کہ پای در کل است افشانت	رباعیت
آب خاک خرامی تورسانی میگرد زان بوسہ کہ نظارہ نہان است باد	رباعیت
حیرت انداز جہبہ سالی میگرد مژگان ورقی بود حیسانی میگرد	رباعیت
شیرازہ آرزوی ما بستہ شد مضمون ولی کہ ہیچ جا بستہ شد	رباعیت
امروز نسیم بار من بی آید وقت است کران جلوہ برنگی نسیم	رباعیت
بوی گل انظار من بی آید اینست ہونہار من بی آید	رباعیت
ما خواہش باہتا ہیے زسد شیطان در کیش محسّر مان تقدیر	رباعیت
خلق ناجز بر مذعابہیے زسد جدیت کہ حکم آن سجائی زسد	رباعیت

بر سایه خاری که درین بامون بود  
تعظیم مرزا بل دل سہل گیر

لیلی کدہ تصور مجنون بود  
این خاک دور ز پیش ازین گردو

رباعیت

جمعی که بگیرد از ما زمان باشد مفرد  
و الفرقہ کہ باد جوہر اسباب غور سازد

فوجی کہ کنند حمد حیران باشد مامور  
یعنی چون بانجاک یکسان باشد مفرد

رباعیت

طفلی کہ بساط بازی می رازت دامن آفتاب  
اکنون پیری شرفشالی دارد دیگر علاج

و نگاہ جو اینکه در آتش بدست گل کرد  
زین سنجہ ہم آخورد فی چند بجاست باید گرد

رباعیت

بری گل کرد مائی مائی دارد  
یعنی کہ بر نکت دیدہ شربانی

در عرصہ کہ فنا نو آبیے دارد  
چون صبح و بد دست دعائی دارد

رباعیت

بہار رفت و گل آفتابی دماغ نماند  
معاشران سبک و ازین چنین رفتند

شراب در قح و نور در چراغ نماند  
بعیر آب روان یک گل بسایع نماند

رباعیت

ای شعلہ تو حریر پوشش کاغذ  
سوز رفت دو دفروشش کاغذ

مردند ز نور دل نہ مردند جنب  
کردند نظارہ در تہ خاکستر

رباعیت

این تیرہ دلان بی حقیقت یکسر  
در زیر کفن چه دیدہ شربانی

تا گرم چه سود است کلاه تصویر  
بی رنگی نقاش و گاہ تصویر

رباعیت

رفتم سحری بجار گاہ تصویر  
دیدم گلہا کہ در دریا ض عالم

تا گرم چه سود است کلاه تصویر  
بی رنگی نقاش و گاہ تصویر

رباعیت

بیدل تاکی ز جہل دیرین لنگر شد عمرو ہنوز پر نشان ہو سے	کشتی طوفان اسیر و سنگین لنگر رقص بسمل کہ دید با این لنگر
رباعیت	
ی عجیبہ انسانی و غویسے بگزار در خانہ وہم مہما بنے دوسہ روز	اندیشہ دور می وقتولی بگزار خود را چیزی بدان نضویسے بگزار
رباعیت	
خون کرد و بسا غیر نامل می ریز دور از مزم تا کجاری بی اثر است	چون غنچه بہان بحیب خود گل می ریز ای اشک بدان نغافل می ریز
رباعیت	
بہر چند غبار نا تو انم چو نفس بار بدو نیک رحمت دوش منت	سرمایہ بخش این دامنم چو نفس مزدور استکش جب نام چو نفس
رباعیت	
در عالم تحقیق چو عنقا چو مگس بشار کہ چون صبح بزوات کسی	پرواز بس بال گفتگو دارد و بس بر اوج سپہر زبان جز یہ نفس
رباعیت	
عمامتہ بی برگی اندیش مباحش گر کیہ موات آدمیت باقیست	ای مغر خرد عبا رسویش مباحش چون خرس نہ تا بقدم ریش مباحش
رباعیت	
ای محرم موج طیش آموختنش غافل شواز نامل ما وضع صف	غیر از کیف موج طیت انداختنش چیزی دار و لب از سخن دختنش
رباعیت	
سنی کہ رخاک گفتہ اندانش در تعظیم فلک چہ ایسے انگجت	در چرخ گذشت و شد غرور ثنائش آدم کردہ است اینقدر شیطانش

## رباعیت

دیدار گلی نیست که چیدن رسدش	نی صورتی صبحی که دمیدن رسدش
ایمان باید بغیب آرد اخلاص	چیزی نشینده که دیدن رسدش

## رباعیت

ای رفته غبار و همت از دل میرقص	که در خلوت گهی به محفل میرقص
یعنی چون شمع اگر ز خود بحسبری	آتش در فرق و پای در کل میرقص

## رباعیت

افراط حقیقت است و اعیان تقریط	ابحکله مرکب این همه فیض بسیط
کم ظرفی ما وصل از مانع نیست	که قطره بود همه محیط است محیط

## رباعیت

گردست رسی است زردارید در بیغ	از بی نثران نمرمدارید در بیغ
مانمست خست نکشد همت با	اطلاق نزدیک کردید در بیغ

## رباعیت

غیر از حیا چه پیش توان برد در عرو	چون اشک سعی با قدم افشرد در عرو
با این نجوم عجز بهر جا قدم زدیم	جملت بساط ابله گستر در عرو

## رباعیت

خلق است درین جون سرای نیرنگ	زندانی احسنه اع چندین فرنگ
من بنده آنکه در ادبگاه نبات	جو عشق مجنون سازد و میری نگت

## رباعیت

غافل شوای فطرت تحقیق ایننگ	از استعداد کارگاه این نیرنگ
در آئینه و تیغ سردن دارد	ابی که بی باغ میگشاید پرزنگ

## رباعیت

بودم گردی سزده یاس مال	پرواز بسا در فتنه در چینه مال
------------------------	-------------------------------



چون عکس نمودد اشتم لیکت بویم

چون صبح نفس مبردم تا بحیال

رباعیت

دی خفت که ناوه در کجافت بکل  
د او از که ز خود چرا ز سعی باطل

کردم چه فغان از چه بیاد منزل  
کافا د چه باز از که ز سر بر که بدل

رباعیت

دی سر خط شوق بود در بزم وصال  
گرم است امروز در جسم ز افوهم

چپنی زبان ابرویم نو نمیشال  
پنگانه نقش بند می طاق حیشال

رباعیت

باشیفه محیط شد روز و جسم  
لی وصل فن از ورق باطو فاعیت

که داغ حنیض و گاه محو او جسم  
تا غره کشیم اسیر جسم

رباعیت

بیدل نفس سوخته اندوخته ام  
ران ستم که دوش سوخت در محفل علم

داغ کهنه بناز سبگ سوخته ام  
امشب کف خاکستری افروخته ام

رباعیت

این سسکه لان خاک سپاس کشیم  
مخوند بدوق حلت آرایش

یکت اشک مزیده شرم احباب کشیم  
چون آینه نان در بغل و آب کشیم

رباعیت

بر تاز بقا تا نظره انداخته ایم  
این است مگر حقیقت سعی نفس

از کرد امید خانه پرداخته ایم  
چندین قدم آن سوی عدم تاخته ایم

رباعیت

جز حق سویی هر که حاجت بست احرام  
سنگت کم همی دوشوشش سوال

پیش ابدت این چار غم یاس انجام  
سوالی حسیباج و نویدی کام

رباعیت

ایچیسیم در هستی بوسی ریحتم ایلم دل با چه قدر به ضبط ما پردازد	از بی پروایی نفسی ریحتم ایلم در این سینه از نک نفسی ریحتم ایلم
رباعیت	
زین بکاری میگذازد جگر م جسز گریه چه ممکن است کار دگر م	شرمنده اعتبار هر خشک و نرم آن هم وقتی که بر خود افتد نظرم
رباعیت	
بیدل جدی که عمل به گفتن هر چند که تقدیر بد و نیک از اوست	مطلب نکشند نیک مقید گفتن کاری نکنی که باید از خود گفتن
رباعیت	
ای و ایم پرست عربت و فکر وطن چون مغرور استخوان برون اینست	نی آمدیست در میان فی رستن یک چیز شمر خانه و تابوت و کفن
رباعیت	
در صومعه باید تواضع بودن یعنی نقص حقیقت یک رنگی است	در مصیبه سرخوش بخرج بودن در عالم صنع بی نقص بودن
رباعیت	
مارا که نه علم است نه معلوم شدن مضمون ظهوری بحبال آمده است	نه خواش منور نه منطوم شدن باید بزبان خلق موسوم شدن
رباعیت	
با این همه ساز و گبر دار امکان مشکل که ز لوح با طمنت حک گردد	از پرده کجبت است نوای امکان هر چند سخن تراود از دل بزبان
رباعیت	
هر چند توان بصرح و بحکم گفتن چون بر سر انصاف روشی شوار است	صد سخن تا خرد وقت قدم گفتن یک حرف بقدر فهم مردم گفتن

رباعیت	
سرا در قدم زد و دو صد فاش و نهان	نایافت بجیب آدم از خویش نشان
عارف کاینجا نقاب تحقیق کشود	طالب امید دیده مطلوب انسان
رباعیت	
خردم باس بی کلم گشتن	شد محو تا خرد و وقت قدم گشتن
من ماندم در رشته خیال بسینه	آن تیر بربند گره گم گشتن
رباعیت	
بریدیم نهان کبستی و اصل جهان	وز غلت و آثار در گد شتیم آسان
آن نور سید ز نقطه برزدان	زان تیر گد شتیم نه این ماند و نه آن
رباعیت	
بودیم هوس خرام کوه هامون	مانگاه حینال حشم او خواند افسون
پیش آمد بجودی مفاسدی کاینجا	رفتیم شعور و باز گشتیم حسون
رباعیت	
بیدل بجهان غمبار من و تو	محل گشتن هم است و لیل یک دیو
شاهین زازوی که مانی تحسیم	بر میگردد و به جنبشش بکت سر مو
رباعیت	
کل که همه گوش شد شنید نها کو	با این سه چشم گشت دید نها کو
کسی دگر و جوهر ذابته دگر است	گر ابله پایافت دو دیده نها کو
رباعیت	
بیدل سخن از جهان مطلق بشنو	از قید بر آبان مطلق بشنو
حرفی اگر از تو گل کند از حق دان	تحسینش هم از زبان مطلق بشنو
رباعیت	
بر چیزی که دل بحسرت آویزد از تو	مسکلی که عبا برین سر بر خیزد از تو

در ہر خاکی کہ پافشر وانست امید	گر خود دم از دہا است بگرز و از د
رباعیت	
چو سرنیک میر و پایم قدمی ز دہوایتو	کہ ہزار ابلہ در عرق بکد احمم رخیا تو
نہ بدل عجز رسار سم نہ بر مزایندہ وارم	بکار سم کہ بجار سم من بیدل از ہمہ جانو
رباعیت	
گر عین و گرفتار س در یافتہ	در ابجمن ہو اس در یافتہ
در دامن جسم پاک تحقیق بریدو	حق را بہین لباس در یافتہ
رباعیت	
از دامگاہ ابجمن وہم جستہ	بیرون کانیات چہ عمق داشتہ
دامن بگرد کلفت امکان فشا نہ	طرف کلہ ز رنگ دو عالم شکستہ
رباعیت	
گردند بدیر و حرمت دیوانہ	کز ہم نمانشی افتد در بجانہ
یعنی کہ چو سرنیک کو بی صد سال	در خانہ کسی نیست بغیر از خانہ
رباعیت	
چرا خود را اسیر غم ز فکر عشق کم دار	کہ نگذار دوزخ محتاج ایزد تا کہ دم دار
شو بیدست و پا از مفلسی و بکیسی برگز	مگر نشیندہ بیدل خدا واری چہ عم دار
رباعیت	
بیدل بر خلق کسر شان نہا بیے	تا تیر توان شدن کمان نہا بیے
خاصیت این معرکہ عاجز کشی است	ایجاز نہار ناتوان نہا بیے
رباعیت	
زین مرحلہ باید بتامل گذریے	بر خار قدم نہی چو از گل گذری
ہر چند پیش پا است یقطرہ آب	چون ابلہ جہد کن بر پل گذری
رباعیت	

ای آنکہ ز حرف و صوتِ طوفانِ فہمی	کی مصطلحِ جہانِ عرفانِ فہمی
و جا طفا بہت از نا جاہل	تا نام کشادہ بہت مژگانِ فہمی
رباعیت	
جسم آن نمود کہ عینِ جانِ پنی	ہر چند زمین و آسمانِ پنی
در باب کہ آن حقیقتِ بتناہی	چیزی نہاید کہ نہ آتشِ پنی
رباعیت	
صد نالہ بگون کشد الم بروردی	تا سر اوصافِ رود بی رودی
چنانچہ قدر غرضہ ز ہر رنگِ شکست	تا سنگ بر روی خود فنا نہ کردی
رباعیت	
کہ حرفِ بقیں و کر گمانِ می شنوی	از عالم بی لطف و بیانِ می شنوی
خاموش شو و بین کہ بی گفت و شنود	چیزی نیکوئی دمی شنوی
رباعیت	
ای آنکہ بو ہم این و آن مجبوری	کہ در غم مار و گدایِ بزرگی
عربانی پوشید گیتِ ساخند	معدور کہ معدور نہ مسرور می
رباعیت	
تا ہم سبقِ مزاجِ طفلانِ ثوبی	از اوزمید این دستانِ ثوبی
و اما لے و اسودہ دلی حضم ہم اند	ای محو خرد و مہاد نادانِ ثوبی
رباعیت	
اینا کہ بفرصتِ عینِ بقیہ	بچند زندہ یافت ہوئی
بر چشمِ جہانِ بی منغ بروانہ	از رنگِ شکنجہ چیدہ باشند
رباعیت	
ای حرفِ کمالِ چند مہملِ باہی	وز معاطہ جسم و جانِ مہملِ باہی
بر حق پسندتہمتِ وہم دوی	کوری بہ آزانست کہ اہولِ باہی

## رباعیت

سرمی که درین دشت چرمی بجائی	ای سرخوش او بام هوا فرساید
آئینه فروش سعی ناپید ای	تا چند چو کرد باد خواہے بودن

## رباعیت

کابھی سلطان دکاہ میرزا بابے	ای هیچ چه لازم ہوس شاہے
امروز همان باش کہ فردا بابے	زین کیدہ ہستی نشوی نکٹ عدم

## رباعیت

خود را بہمانی و سلانی بنکنے	کر ازادی فسرودہ جانی بنکنے
تا بر یاد کسی کراہے نکنے	کنام فزاعت کہ غمقا میں باش

## رباعیت

خام این کار چون تورفتند بسی	ای بچہ در آرزوی دنیا ہو بی
زنگین نشد از جنای زین دست کسی	براسب بجل کسی نکر دیکھ سوار

## رباعیت

ہمدوش سج سرگردون بابے	کر بخرید فقر مہستون باشی
بر روی زمین نائب قارون باشی	شریت نایت کہ از غور زرد و سیم

## رباعیت

بی دسوسہ تا بکوچہ او کدز ہے	باید ز امید زشت و نیکو کدز ہے
از رنگ چنان برا کہ از بو کدزی	عفتی ہم از آثار حیا ال دنیا است

## رباعیت

ساغ کلف ارشاد معنی دوری	در بزم وصال بسبب مجوری
گر چشم تو بینا بود معذوری	خوشید حقیقی است ہر ذرہ خاک

## رباعیت

اضاف حروف و خط شمار دی ہے	ہر گاہ سر از پردہ برآرد ہی ہے
---------------------------	-------------------------------

آن جو ہر مطلق عرض ماومن است	بشدار کہ ہر لفظ ندارد ہی معنی
رباعیت	
ای ضعف ز جسم لا عزم نگذشتی	و می مالہ ز چاک جگر م نگذشتی
عمریت گداز دل بدامن دارم	ای کر یہ تو نیز از سرم نگذشتی
رباعیت	
ہر گاہ کشد ہر حقیقت علمی	ار ششم امکان توان یافت ہی
توحید بہاری و خیرانی دارد	یعنی ز توحید سلوہ و از ماعد می
رباعیت	
ہر چند دماغ سوخت بال افشانی	جانی رسید کوشش مرگانی
جون ہمغز بسکہ سعی با پستی داشت	شد آبلہ با عرق پیشا پستی
رباعیت	
این خلق مسرودہ طبع جولان سازی	تعمیر اندیش سعی ویران سازی
در دانشکی چو آسپایند ہمہ	سرگشتہ کار گاہ دندان سازی
رباعیت	
ای انگہ ہر صفت مطیع ہوسی	مردم رہتہ بازی آخر چہ کیے
میالی و نیست نک عیبت کردی	مینالی و در دول نداری چہ سے
رباعیت	
ای شتہ خمارت رفون مستی	مغرور شو بدست گاہ ہیستے
سرمایہ لاف اگر ہمین آب و گل است	چندانکہ بلند رفتہ باشی پستی
رباعیت	
ای سار شکست تو غور آہستی	تا چند کشتی نفست سپہ تندیستی
گراگاہی ز آفت نشو ما	رباعیت یکبارہ میاں ہجو می پستی
ای اشکت بکوی دوست سر کن تہی	و ای دیدہ بجزہش لگا ہی کاسی

ای ناله بیا دقامت او ایلی  
ای سینہ تو نیز عرض مد آیبے

دماغت

بیدل کلفت سیاه پوشی نشوی  
نوش کلوی نوحه گوشی نشوی  
بر خاک میر و همچنار و بر باد  
مرکب سنگی است بار و دوشی نشوی

## تمت بالکخیر

اما بعد بر ضمایر از باب بصایر مخفی و محجب مباد که در این او ان سعادت  
اقرا ان مجموعہ زیبا و گلہ ستمہ رعنا یعنی نظم و نثر شاعر جاو و زبان مازم بحر  
بهر موج معانی محیط زخار نکته رانی پیوای اہل دل مقصد امی کامل میرزا عبدالقادر  
بیدل مستی بدیوان و نکات و مثنوی محیط اعظم و دیگر حکایات  
و اشارات متعلقہ بنکات باہتمام امیدوار رحمت ایزد منان جناب  
شیخ نورالدین بن جوخان تاجر کتب و مالک مطبع

حیدری و صفدری بصیغ کمال و تفتح

مالا مال و مطبع صفدری واقع

یعنی در سنہ ۱۳۱۲ ہجری نبوی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رونق طبع و صنای

انتہام پذیر

ہمنہ و کرامت

